فی سنن الأقوال والأفعال

جلد ۵

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

دارالاشاعت

فہرست عنوانات...... حصہ نہم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوانات..... حصہ دہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکتاب الثالث

حرف "صاد"..... کتاب الصحبۃ.....از قسم اقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

فائدہ:..... فقہی اصطلاح میں "کتاب" مسائل کے مستقل مجموعہ کو کہتے ہیں اور صحبت کا معنی دوسرے سے دوستی رکھنا اچھا تعلق رکھنا اور خوش اسلوبی سے پیش آنا ہے۔

پہلا باب..... صحبت کی ترغیب کے بیان میں

۲۴۶۲۸ .. سب سے افضل عمل محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) محبت کرنا اور محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) بغض رکھنا ہے

رواہ ابو داؤد عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۹۸ وضعیف الجامع ۹۹۹

۲۴۶۲۹ .. ایسے دو شخص جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ (قیامت کے دن) عرش کے سائے تلے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۶۳۰ جو لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ عرش کے اردگرد یاقوت سے بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۴۶۳۱ .. اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۷

۲۴۶۳۲ ..... اپنے بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ دوستی رکھو چونکہ قیامت کے دن ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۸۔

۲۴۶۳۳ مومنین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بھائیاں کرو چونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ والحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۲ والتنزیہ ۲/۳۱۴۔

۲۴۶۳۴ ..... میں اپنی بعثت سے تا قیامت ایسے دو بھائیوں کی سفارش کروں گا جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن سلمان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۷۶۳۔

۲۴۶۴۵. جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے اللہ کے لئے دوستی شروع کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۸۲۔

۲۴۶۴۶. اگر کوئی دو شخص اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں آپس میں ملا دے گا اور فرمائے گا یہی وہ شخص ہے جس سے تو محض میرے لیے محبت کرتا تھا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۹۸

۲۴۶۴۷. جو شخص کسی دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے فی الواقع وہ اپنے رب تعالیٰ کا اکرام کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامۃ

۲۴۶۴۸. جب دو آدمی آپس میں (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن حبان والحاکم عن انس

۲۴۶۴۹. جب بھی دو شخص آپس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں (قیامت کے دن) ان کے لیے کرسی رکھی جائے گی دونوں اس پر بٹھائے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی عبیدۃ ومعاذ

۲۴۶۵۰. جو شخص ایمان کا ذائقہ چکھنا چاہتا ہے چاہیے کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے کسی دوسرے شخص سے محبت کرے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

جنت میں زبرجد کے بالاخانے

۲۴۶۵۱. جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالاخانے بنائے گئے ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں وہ ایسے چمکدار ہیں جیسے چمکدار ستارہ ہو۔ ان میں وہ لوگ سکونت اختیار کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ کی رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں الفت رکھتے ہوں گے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۴۶۵۲. جب بھی دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں پھر ان کی آپس میں جدائی پڑ جاتی ہے یہ جدائی ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہونے کی وجہ سے پڑتی ہے۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۴۶۵۳. ایمان کے بعد سب سے افضل عمل لوگوں سے دوستی کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی فی مکارم الاخلاق وسعید بن منصور عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۹ والضعیفۃ ۱۳۹۵۔

۲۴۶۵۴. اللہ تعالیٰ نیکو کار مسلمان کی وجہ سے اس کے گھر کے سو پڑوسیوں سے مصیبت بلا کو دور کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۵۱ والضعیفۃ ۸۱۵

۲۴۶۵۵. اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میں انہیں اس دن اپنے سائے تلے رکھوں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہو گا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۴۶۵۶. ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ تم محض اللہ کے لیے محبت رکھو اور محض اللہ کے لیے بغض رکھو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن البراء

۲۴۶۵۷ ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے دوستی کی جائے اور اللہ کی رضا کے لیے دشمنی کی جائے اللہ ہی کے لیے محبت کی جائے اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۶۵۸ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عابد سے کہو: تم نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرکے اپنے نفس کو جلدی راحت تک پہنچایا ہے اور میرے لیے کٹ کر گوشہ نشینی اختیار کرکے میرا اعزاز حاصل کیا ہے۔ بھلا تمہارے ذمہ میرا جو حق تھا اس میں سے کیا کیا ہے؟ عابد نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! وہ کونسا عمل ہے؟ حکم ہوا: کیا تو نے میری رضا کے لیے کسی سے دشمنی رکھی ہے یا میری رضا کے لیے کسی سے دوستی رکھی ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والخطیب عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۱۵ والضعیفۃ ۸۳۔

۲۴۶۵۹ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرتا ہے اس کے لیے اعلان کردیا جاتا ہے کہ خوش ہوجا اور جنت بھی تجھ پر خوش ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری رضا کے لیے (اپنے بھائی سے) ملاقات کی ہے اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جنت کی مہمان نوازی کا انتخاب کیا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۸۔

دوستی اور دشمنی کا فیصلہ ہوچکا

۲۴۶۶۰ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن روحوں کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے ان کی آپس میں محبت ہوجاتی ہے (اور جو روحیں) ایک دوسرے کو اجنبی لگتی ہیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہوجاتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۶۶۱ بڑوں سے دوستی کرو علماء سے مسائل دریافت کرو اور دانشوروں کے ساتھ میل جول رکھو۔ رواہ الطبرانی عن ابی جحیفۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۳۔

۲۴۶۶۲ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقلمندی کی جڑ لوگوں سے دوستی کرنا ہے کوئی شخص مشورہ سے بے نیاز نہیں ہوتا جو لوگ دنیا میں اچھائیاں کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھائیوں والے ہوتے ہیں اور جو لوگ دنیا میں برے ہوتے ہیں وہ آخرت میں بھی برے ہوتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۲۳ وضعیف الجامع ۳۰۷۳۔

۲۴۶۶۳ ایک شخص کسی بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے کے لیے گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں فرشتہ بھیجا کہ اس سے پوچھو کہاں کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملنے آیا ہوں، فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارے دوست کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم اس سے ملنے جارہے ہو؟ جواب دیا: نہیں البتہ میں اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں، فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسی ہی محبت کرتا ہے جس طرح تم اپنے دوست سے کرتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۶۶۴ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوستوں سے ملاقات کرو چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے ملاقات کرتا ہے ستر ہزار فرشتے خوشخبری دیتے ہوئے اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۱۳۔

۲۴۶۶۵ جو شخص اپنے کسی مسلمان دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے وہ اپنے دوست سے افضل ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن انس

۲۴۷۰۰ اللہ تعالیٰ کے کچھ (نیکوکار) بندے ہیں جو قیامت کے دن عرش کے سامنے نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء کو رشک آئے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی سعید

۲۴۷۰۱ ... یقیناً اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کا آپس میں مالی لین دین ہوگا، بخدا ان کے چہروں سے نور کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے جب لوگ انتہائی خوفزدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ حزن وملال میں ہوں گے یہ بے خوف ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔

خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن وملال۔

رواہ ھناد وابن جریر وابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی شعب الایمان عن عمر

۲۴۷۰۲ ......اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آئے گا، وہ بغیر کسی قسم کے مالی لین دین یا نسبی تعلق کے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا وہ بے خوف ہوں جب لوگ حزن وملال میں ڈوبے ہوئے ہوں گے انھیں کسی قسم کا حزن وملال نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔

خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن وملال۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن جریر والبیہقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۰۳ اے لوگو! سنو سمجھو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہید بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ اللہ کی قربت کے قریب تر بیٹھے ہوں گے وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں کوئی نہیں جانتا ہوگا، ان کا تعلق دور دراز کے قبائل سے ہوگا، ان کا آپس میں کوئی قریبی رشتہ نہیں ہوگا، وہ محض اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا وہ ان منبروں پر بیٹھے ہوں گے ان کے کپڑے نور کے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا تو وہ بے خوف ہوں گے، جب لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے تو انھیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والحکیم وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

۲۴۷۰۴ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا، نور کی تجلی ان کے چہروں پر چھائی ہوئی ہوگی حتی کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

نور کے منبروں پر بیٹھنے والے

۲۴۷۰۵ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کی دائیں طرف کچھ لوگ بیٹھے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے ان کے چہرے نور سے ڈھانپے ہوں گے یہ لوگ نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء ہوں گے اور نہ ہی صدیقین۔

۲۴۷۳۵ جس شخص نے کسی قوم کے جتھے میں اضافہ کیا وہ انہی میں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے عمل سے راضی ہو وہ ان کے عمل میں شریک ہے۔

رواه الدیلمی عن ابن مسعود

۲۴۷۳۶ نیک ہم نشین کی مثال عطر فروش کی طرح ہے اگر وہ تمہیں اپنا عطر نہیں بھی دیتا تم از کم اس کی خوشبو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے اور برے ہم نشین کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ تمہارے کپڑے نہ بھی جلائے کم از کم اس کی بدبو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواه ابویعلی والترمذی وابوداؤد وابن حبان فی روضة العقلاء والحاکم وسعید بن المنصور عن انس

۲۴۷۳۷ نیک وصالح ہم جلیس کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر تم اس کا عطر خرید نہ سکو تب بھی کم از کم اس کی خوشبو تمہیں پہنچ جاتی ہے اور برے ہم جلیس کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ اپنی چنگاریوں سے تمہارے کپڑے نہ بھی جلائے کم از کم تمہیں اس کی بدبو ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواه ابن حبان والترمذی عن ابی موسیٰ

۲۴۷۳۸ وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مسلمان سے بہتر و افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہ رکھتا ہو اور نہ ہی ان کی اذیتوں پر صبر کر سکتا ہو۔ رواه ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والترمذی وابن ماجه

۲۴۷۳۹ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسرے سے اجنبیت اختیار کر لیں ان کا آپس میں اختلاف رہتا ہے۔ رواه ابن عساکر عن سلمان

۲۴۷۴۰ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو آپس میں اجنبیت محسوس کریں ان کا آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے جب نرم باتوں کا ظہور ہو اور نیک عمل کرنا مشکل ہو جائے زبانیں آپس میں متفق ہوں دل ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں اور ہر رشتہ دار سے قطع تعلقی کی جائے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور انہیں بہرا اور اندھا کر دیتا ہے۔

رواه الحسن بن سفیان والطبرانی وابن عساکر عن سلمان

۲۴۷۴۱ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں وہ آپس میں ملاقات کرتی ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جائے وہ آپس میں محبت کرتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے اجنبیت محسوس کریں وہ الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ رواه الدیلمی عن علی

دوسرا باب ...... آداب صحبت ومصاحب اور ممنوعات صحبت

۲۴۷۴۲ اپنے دوست سے ہلکی دوستی کرو محبت نہ کرو ہو سکتا ہے ایک دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اپنے دشمن سے بغض کم رکھو ہو سکتا ہے ایک دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔ رواه الترمذی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة والطبرانی عن ابن عمرو وعن ابن عمر والدارقطنی فی الافراد وابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان عن علی موقوفاً

۲۴۷۴۳ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے دوستی قائم کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اس کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام دریافت کر لے چونکہ یہ سچی محبت کو زیادہ مضبوط کرتی ہے۔ رواه ابن سعد والبخاری فی تاریخه والترمذی عن یزید بن نعامة الضبی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۵ والتمیز ۱۳

۲۴۷۴۴ جب تم کسی کو اپنا دوست بناؤ اس سے اس کا نام اور اس کے باپ کا نام دریافت کر لو اگر وہ تمہارے پاس سے غائب ہو گیا تم اسے یاد رکھو گے اگر بیمار ہو گیا اس کی عیادت کرو گے اگر مر گیا تم اس کے پاس حاضر ہو جاؤ گے۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۸ والضعیفة ۱۷۲۵۔

۲۴۷۴۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن المقدام بن معدیکرب وابن حبان

عن معن والبخاری فی الادب المفرد عن رجل من الصحابة

۲۴۷۴۶ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن ابی ذر

۲۴۷۴۷ جب تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتا دے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ پختہ اور ثابت رکھنے والی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مجاہد مرسلا

۲۴۷۴۸ جس شخص کے دل میں اپنے بھائی کی محبت پیدا ہو وہ اسے محبت کی اطلاع نہ کرے تو اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔

رواہ ابن ابی الدنیا عن مکحول مرسلا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۸ عدد۔

۲۴۷۴۹ جب تم میں سے کوئی شخص کسی بندے سے محبت کرتا ہو وہ اسے خبر کر دے چونکہ جس طرح وہ اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے اسی طرح وہ بھی اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۔

۲۴۷۵۰ جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اس سے جھگڑا مت کرو اور نہ ہی شر وفساد کے لیے اس سے محبت کرو اس کے متعلق کسی سے سوال بھی مت کرو ہو سکتا ہے تم اس کے دشمن سے سوال کر بیٹھو جو تمہیں اس کے متعلق غلط خبر دے بیٹھے اور یوں تمہارے اور اس کے درمیان پیدا شدہ محبت جدائی میں بدل جائے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن معاذ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۴ والضعیفہ۔

۲۴۷۵۱ ... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی بری چیز دیکھے اسے چاہیے کہ وہ چیز اسے دکھا دے۔

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن ابن شہاب والدارقطنی فی الافراد عنہ عن انس بلفظ الامر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۔

فائدہ: ...... سخاوی نے فیض القدیر میں ذکر کیا ہے کہ حدیث ضعیف الاسناد ہے لیکن حدیث مرسل حدیث مسند سے قوی ہوجاتی ہے دیکھئے فیض القدیر ۱/۳۲۰۔

مومن دوسرے مومن کے لیے آئینہ ہے

۲۴۷۵۲ تم اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہو لہٰذا جب اس میں کوئی بری چیز دیکھو اسے دور کر دو۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۳۷ وضعیف الجامع ۱۳۷۵۔

۲۴۷۵۳ تم میں سے جب کوئی شخص مجلس میں آیا اس کے بھائی نے اس کے لیے مجلس میں کچھ گنجائش پیدا کر دی یہ اس کا اکرام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے عزت افزائی دی ہے۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان عن مصعب بن شیبة

۲۴۷۵۴ جب تم میں سے کسی کے پاس کوئی ملاقات کرنے آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی فی الفردوس عن انس

۲۴۷۵۵ جب تم اپنے دوست میں تین خصلتیں دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید رکھو حیا امانت اور سچائی جب یہ خصلتیں اس میں نہ دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید نہ رکھو۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۰۳ وضعیف الجامع ۵۱۲۔

۲۴۷۵۶ تم میں سے جب کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کے لیے جائے پھر اس کے پاس سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک اس سے اجازت نہ لے لے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

۲۴۷۵۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کو جائے اور اس نے اسے خاک آلود ہونے سے بچانے کے لیے زمین پر کوئی چیز (کپڑا، چٹائی وغیرہ) بچھائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب آتش سے بچائے گا۔ رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۴۷۵۸ ایک میل کی مسافت طے کرکے مریض کی عیادت کرو، دو میل کی مسافت طے کرکے دو شخصوں کے درمیان صلح کراؤ، تین میل کی مسافت طے کرکے اپنے دوست کی زیارت کرنے جاؤ۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مکحول مرسلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تنزیہ الشریعۃ ۳۰۳/۲ ضعیف الجامع ۱۱۴۲۔

۲۴۷۵۹ اللہ تعالیٰ پرانے دوست سے قائم شدہ دوستی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا اسی دوستی پر قائم رہا کرو۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۸۔

۲۴۷۶۰ اللہ تعالیٰ پرانی دوستی کی نگہداشت کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ ابن عدی عن عائشۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۱۔

۲۴۷۶۱ وہ شخص حکیم و دانا نہیں ہوسکتا جو اچھے طرز سے گزر بسر نہیں کرتا جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے۔ رواہ البیہقی عن ابی فاطمۃ الایادی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۵۳۸ واسنی المطالب ۱۲۰۱۔

۲۴۷۶۲ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے ساتھیوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ اپنے دوست کے لیے اچھا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے پڑوسیوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ اپنے پڑوسی کے لیے اچھا ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۷۶۳ دوستوں میں سب سے اچھا دوست وہ ہے جب تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم بھول جاؤ تمہیں یاد کرائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الحسن مرسلاً

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۸۰۔

۲۴۷۶۴ تمہارا سب سے اچھا ہم مجلس وہ ہے جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ عبد بن حمید والحکیم عن ابن عباس

۲۴۷۶۵ جب دو شخص آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں تم ان میں دخل مت دیا کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد ۱۵۔

۲۴۷۶۶ جب تین شخص ہوں ان میں سے دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ مالک والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۷۶۷ جب تم تعداد میں تین اشخاص ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ لوگوں میں مل جائیں چونکہ ایسا کرنے سے تیسرا شخص غمگین ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۴۷۶۸ جب تین اشخاص اکٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۶۹ تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ یہ چیز اسے مغموم کردے گی۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۴۷۷۰ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار شخص کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۱ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب تم مسلمان سے ملاقات کرو اسے سلام کرو، جب تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو، جب تمہیں نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرو، جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو، جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت

۲۴۷۸۲ بکری جو کہ تمہارا بھائی ہے اس سے بھی بے خوف مت ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر بن الخطاب وابوداؤد عن عمرو بن الفغواء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۵ وذخیرۃ الحفاظ ۱۳۸

فائدہ:..... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جو حقیقی بھائی ہو اس سے بھی بے خوف مت رہو بلکہ اس کی جانب سے بھی کوئی آزار پہنچے تو اس سے بھی چوکنے رہو۔ بکری کہتے ہیں یہ بات بھی ضرب المثل ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ضرب المثل کے طور پر پیش کی ہے۔

۲۴۷۸۳ جب تم کسی قوم کے ساتھ میں جاؤ ان سے ڈرتے رہو چونکہ کسی دانا نے یہاں تک کہہ دیا ہے: بکری جو کہ تمہارا حقیقی بھائی ہے اس پر بھی بھروسہ مت کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عمرو بن الفغواء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۴

۲۴۷۸۴ جو شخص بھی غائبانہ طور پر اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اس کی مانند ہے۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی الدرداء

۲۴۷۸۵ صرف مومن شخص کی صحبت اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار آدمی کھانے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۲۴۷۸۶ ہرگز ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے بھلائی نہ دیکھنا چاہتا ہو جیسا کہ تم اس کے لیے بھلائی چاہتے ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن سہل بن سعد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۲۷ والتوضیح ۲۵۸۶

۲۴۷۸۷ تین چیزیں تمہارے بھائی کی محبت میں اضافہ کرتی ہیں جب تم اس سے ملاقات کرو تو اسے سلام کرو، مجلس میں اس کے لیے گنجائش پیدا کرو اور اچھے نام سے اسے پکارو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن عثمان بن طلحۃ الحجبی والبیہقی فی شعب الایمان عن عمر موقوفا

ممنوعات صحبت

۲۴۷۸۸ جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑ دیا گویا اس نے خون کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والبخاری فی الادب المفرد والحاکم عن حدرد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ۲۱۹۔

فائدہ:..... حدیث میں بیان کیا جارہا ہے کہ مسلمان سے سال بھر قطع تعلقی کا گناہ خون ناحق کرنے کا گناہ ہے۔

۲۴۷۸۹ مسلمان کا اپنے بھائی سے ملنا جلنا چھوڑے رکھنا ناحق خون بہانے کی طرح ہے۔ رواہ ابن قانع عن ابی حدرد

۲۴۷۹۰ مومن کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (قطع تعلق کرکے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا اگر تین دن گزر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کرلینا چاہیے اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر وثواب میں دونوں شریک ہوگئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار رہا اور سلام کرنے والا گناہ سے نکل گیا۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۰۵۱ وضعیف الجامع ۶۳۲۵

۲۴۷۹۱ پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتے ہیں البتہ وہ دو شخص جو قطع تعلق کرکے ایک دوسرے کو چھوڑ دیں ان کی مغفرت نہیں کی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کرلیں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۹۲ کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۹۱۸ جب تم بیٹھو اور تم معتمد لوگوں کو دیکھو تو ان کے قریب ہو جاؤ چونکہ ایسا کرنے میں حکمت ودانائی ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

۲۴۹۱۹ خدا سے ڈرو جب انجانوں میں تمہارا تعارف کرایا جائے تو بڑے مسلمانوں کی عزت وتوقیر کرو جنت میں تمہیں میرا پڑوس نصیب ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن انس

بہترین دوست جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے

۲۴۹۲۰ تمہارا سب سے بہتر ہم جلیس وہ ہے جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ الحکیم وابو یعلی وابن النجار عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۰۶

۲۴۹۲۱ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے اس طرح خیر وبھلائی کا خواہاں نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔ رواہ العسکری فی الامثال عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۱۹۶ والمشتہر ۱۰۰۹۔

۲۴۹۲۲ لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کی طرح مساوی ہیں البتہ عافیت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے خیر وبھلائی کا خواہشمند نہ ہو جس طرح کہ تم اس کے لیے ہو۔ رواہ ابن لال عن سہل بن سعد

۲۴۹۲۳ لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں البتہ عافیت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں آدمی اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لیے تم طالب خیر ہو اور وہ تمہارے لیے نہ ہو تمہیں سچے دوستوں سے میل جول بڑھانا چاہیے اور انہی کے گھروں میں آنا جانا رکھو چونکہ سچے دوست آسائش میں تمہارے لیے زینت بنیں گے اور تنگی کی گھڑی میں تمہارے شانہ بشانہ ہوں گے۔

رواہ الحسن بن سفیان وابن بشر الدولابی والعسکری فی الامثال وابن عساکر عن سہل بن سعد وابن عدی عن انس

۲۴۹۲۴ اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے خیر کا خواہشمند نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔

رواہ ابن حبان فی روضۃ العقلاء عن سہل بن سعد

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۳ والدرر المنتثرۃ ۱۵۔

۲۴۹۲۵ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش آمدید اور مرحبا کہتا ہے فرشتے بھی اسے خوش آمدید کہتے ہیں اور جب اپنے بھائی سے کہے تمہارا آنا مبارک ہے فرشتے کہتے ہیں تم بھی برکت سے خالی نہ ہو یا جب آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ترش روئی سے پیش آتا ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس وفیہ محمد بن عمر وابو یوسف

۲۴۹۲۶ زیارت کے وقت بشاشت کا اظہار کرنا اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور مرحبا کہنا صدیقین شہداء اور صالحین کے مکارم اخلاق میں سے ہے۔ رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن جابر

۲۴۹۲۷ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسلمان بھائی سے ملاقات کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے جس کی زیارت کی جائے اس کا حق بنتا ہے کہ اپنے زیارت کرنے والے بھائی کی جس قدر ہو سکے خاطر تواضع کرے گو وہ اپنے پاس ایک گھونٹ پانی کا ہی کیوں نہ پاتا ہو اگر وہ اپنے بھائی کو کوئی شے پیش کرنے سے شرما گیا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی اور جس شخص نے اپنے بھائی کے ما حضر کو حقیر سمجھا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۸۲۸ ... از روئے محبت کے اتنی بات کافی ہے کہ دو شخص آپس میں ملیں اور ایک دوسرے کی رفاقت اختیار کریں پھر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اور جدا ہوتے وقت ہر ایک اپنے ساتھی سے "جزاک اللہ خیرا" کہہ دے۔ رواہ الخرائطی وابونعیم عن عائشۃ

۲۴۸۲۹ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے خیریت سے صبح کی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن مالک بن حمزۃ بن اسید الساعدی عن ابیہ عن جدہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ تو یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۴۸۳۰ اپنے بھائیوں کی زیارت کرتے رہو انہیں سلام کرو اور صلہ رحمی کرو چونکہ تمہارے لیے اس میں عبرت ہے۔ رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۲۴۸۳۱ ... مالدار شخص کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ (رات کو عبادت کے لیے) کھڑا رہنا اور (دن کو) روزہ رکھنا اور فقیر کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۴۸۳۲ . میرے پاس ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: آپ کے سامنے کیا ہی چیز ہے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ میں بیٹھے۔

رواہ ابن مندہ عن بریدۃ منکر تفرد بہ محمد بن حفص القطان

۲۴۸۳۳ ... اے فلاں ہرگز نہیں! جو شخص بھی اپنے کسی ساتھی کی محبت اختیار کرتا ہے اس سے محبت کے متعلق سوال ہوگا کہ آیا اس نے اللہ کے لیے ہی محبت اختیار کی ہو۔ رواہ ابن جریر عن رجل

۲۴۸۳۴ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی قتادۃ والخطیب فی التاریخ عن یحیی بن اکثم عن المامون عن الرشید عن المهدی عن المنصور عن عکرمۃ عن ابی قتادۃ عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۹۰ والشذرۃ ۵۰۵

۲۴۸۳۵ سفر میں قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے جو شخص خدمت میں قوم پر سبقت لے جائے قوم سوائے شہادت کے کسی عمل میں اس پر سبقت نہیں لے جا سکتی۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن سہل

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۹۶ والشذرۃ ۵۰۵

۲۴۸۳۶ . جو شخص مسلمانوں کے معاملہ کو اچھی طرح سے نبھانے کا اہتمام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے اس کی کتاب کے لیے امام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہ نہیں ہوتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۱۲ والمتناہیۃ ۳۷۔

۲۴۸۳۷ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جنازہ میں حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام کا جواب دینا مریض کی عیادت کرنا چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے اس پر یرحمک اللہ کہنا۔ رواہ ابو احمد الحاکم فی الکنی عن ابی ہریرۃ

۲۴۸۳۸ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔ جب مسلمان بھائی سے ملاقات ہو اسے سلام کرے جب اسے چھینک آئے اس پر یرحمک اللہ سے جواب دے، جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے جب مر جائے اس کے جنازے میں شرکت کرے اور جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۴۸۳۹ ایک مسلمان کی اس کے مسلمان بھائی پر چھ خصلتیں واجب ہیں جس نے ان میں سے ایک خصلت بھی ترک کی اس نے اپنے بھائی کے واجب حق کو ترک کیا (وہ یہ ہیں) جب وہ اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے، جب اسے چھینک آئے (یرحمک اللہ سے) اس کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے، جب وہ مر جائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلے اور جب وہ اسے نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرے۔ رواہ الحکیم والطبرانی وابن النجار عن ابی ایوب

۲۴۸۴۰ یہ کہ میں اپنے دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ میں اپنے دوست کو سو درہم

عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا عن زید بن عبداللہ بن الشخیر مرسلاً

۲۴۸۴۱ ... میرا دوست جو شخص اللہ کی رضا کے لیے میرا دوست ہو میں اسے ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور میں اسے دس درہم عطا کروں یہ مجھے کسی مسکین پر سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی جعفر معضلاً

۲۴۸۴۲ ... شرف دوست، دوست پر قربان ہوتا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی عمل یوم ولیلۃ عن رباح بن محمد عن ابیہ بلاغاً

۲۴۸۴۳ زیادہ دیکھو تم کن لوگوں میں اپنا گھر تعمیر کر رہے ہو، کن لوگوں کی زمین میں تم سکونت اختیار کرنا چاہتے ہو اور کن لوگوں کے راستے پر چل رہے ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی بکر

فائدہ: ... یعنی اپنے اڑوس پڑوس کو دیکھو کہیں برے لوگ تمہارے پڑوسی نہ بن جائیں پھر تم بھی ان کے ساتھ مل کر برے ہو جاؤ۔

تیسرا باب ...... بری صحبت سے پرہیز کے بیان میں

۲۴۸۴۴ برے ساتھی سے بچو کیونکہ دوست کے ذریعہ تمہیں پہچانا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۰۱ والضعیفۃ ۸۴۷۔

۲۴۸۴۵ ۔ بے وقوف سے تعلق منقطع کرلو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن بشیر الانصاری

۲۴۸۴۶ تنہائی برے ہمنشین سے بہتر ہے اور اچھا ہمنشین تنہائی سے بہتر ہے اچھی گفتگو خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی بری گفتگو سے بہتر ہے۔

رواہ الحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۴۲۲۔

۲۴۸۴۷ بہت سارے عبادت گزار جاہل ہوتے ہیں بہت سارے علماء فاجر ہوتے ہیں جاہل عبادت گزاروں اور فاجر علماء سے بچتے رہو۔

رواہ ابن عدی والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامۃ

۲۴۸۴۸ مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ دیہاتی سفر جب چاہے گا رخصت ہو جائے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۴۸۴۹ اچھے ہمنشین اور برے ہمنشین کی مثال خوشبو اپنے پاس رکھنے والے اور بھٹی میں پھونک مارنے والے لوہار کی سی ہے چنانچہ خوشبو والا یا تمہیں اپنی خوشبو دے گا یا تم اس سے خوشبو خرید لو گے یا کم از کم تمہیں اس کی کچھ خوشبو تو آ جائے گی بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کی بدبو ستائے گی۔ رواہ الطحاوی عن ابی موسیٰ

۲۴۸۵۰ مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ جنگل کا ساتھی تم سے رخصت ہو جائے گا۔

رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۴۸۵۱ تین چیزیں ہیں جو کمر توڑ دیتی ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، برے پڑوسی سے پناہ مانگو چونکہ اگر وہ خیر و بھلائی دیکھ لے اسے چھپا دیتا ہے اگر کوئی بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلانے لگتا ہے، بری بیوی سے پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس داخل ہو گے تو بکواس شروع کر دیتی ہے اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تم سے خیانت کرتی ہے، برے حکمران سے اللہ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس سے اچھائی کرو گے وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرے گا اگر تم اس سے برائی کرو گے تو تمہیں معاف نہیں کرے گا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تمییز الطیب وضعیف الجامع ۲۵۹۰۔

۲۴۸۶۵ ... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے مخفی راز کو جاننے کی کوشش کرے البتہ وہ اطلاع کی بے خبر کردے۔

رواه ابن عساكر عن واثلة

۲۴۸۶۶ . ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک دوسرے سے قطع تعلقی مت کرو، اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، دو مومنوں کا ایک دوسرے کو (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑ دینا صرف تین دن تک ہے اگر تین دن میں بات نہ کی تو اللہ تعالیٰ ان سے اعراض کر لیتا ہے حتی کہ وہ آپس میں بات کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کینہ پرور مسلمان کی مغفرت نہیں ہوگی

۲۴۸۶۷ پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں البتہ وہ دو شخص جنہوں نے ناراضگی کی وجہ سے ایک دوسرے کو چھوڑ رکھا ہو ان کے اعمال پیش نہیں ہوتے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۴۸۶۸ جس شخص نے تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھا وہ جہنم میں جائے گا الا یہ کہ کسی کرامت کی جہت سے اللہ تعالیٰ اس کا تدارک فرما دیں۔ رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبيد

۲۴۸۶۹ ناراضگی کی وجہ سے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا حلال نہیں اگر ان کی ملاقات ہوئی ان میں سے ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے جواب دے دیا دونوں اجروثواب میں شریک ہو جائیں گے، اگر دوسرے نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا (قطع تعلقی کے گناہ سے) بری الذمہ ہو گیا اور دوسرا گنہگار ہو گیا اگر دونوں ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے مر گئے تو جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

رواه الحاكم عن ابي هريرة

۲۴۸۷۰ ... دو مسلمانوں کا آپس میں تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والخطیب عن انس

۲۴۸۷۱ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے الا یہ کہ وہ ان لوگوں میں سے ہو کہ جن کی اذیتوں سے ان کا پڑوسی بے خوف نہیں رہتا۔ رواه الحاكم فی الكنى عن عائشة وانكر احمد بن حنبل هذا الحرف الاخير

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے آخری جملہ کی اصل ابدا نہیں ہے دیکھئے الاولیاء ۴۳ وذخیرۃ الحفاظ ۹۳۱ - ۹۳۶

۲۴۸۷۲ . کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواه الطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۸۷۳ . کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ مسلمان (بھائی) کو تین راتوں سے زیادہ (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے قطع کلامی کیے رہیں گے حق سے منہ موڑے رہیں گے ان میں سے جو پہلے رجوع کرے گا یہی رجوع اس کے لیے پہلے کی کفارہ بن جائے گا اگر ایک سلام کرے اور دوسرا سے سلام کا جواب نہ دے اسے فرشتے سلام کا جواب دیتے ہیں جبکہ دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے اگر قطع کلامی پر دونوں کی موت ہوئی دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

رواه احمد بن حنبل والطبراني والبيهقي في شعب الايمان عن هشام بن عامر

۲۴۸۷۴ کسی مسلمان شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے صلح کی طرف سبقت کرنے والا جنت میں پہلے داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی هريرة

۲۴۸۷۵ کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے اگر تین دن گزر گئے پھر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہوئی اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا تو دونوں اجروثواب میں شریک ہوں گے اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بری الذمہ ہو گیا اور اس کا ساتھی گناہ کا سزاوار ہوگا۔ رواه البيهقي عن ابي هريرة

۲۴۸۷۶ . اگر دو شخص اسلام میں داخل ہوئے پھر آپس میں قطع تعلقی کر لی ان میں سے ایک اسلام سے خارج رہے گا حتی کہ ظالم ہو کر واپس

ہوتے گا۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۴۸۷۷ اسلام میں جب دو شخص آپس میں دوستی رکھتے ہیں پھر ان میں سے کسی ایک سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے جس کی وجہ سے دونوں میں تفریق پڑ جاتی ہے۔ رواہ هناد عن ابی هریرة

چوتھا باب...... صحبت کے حقوق کے بیان میں

پڑوسی کے حقوق

۲۴۸۷۸ جبرئیل امین پڑوسی کے حق میں مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بار بار وصیت و تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمرو احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وعبداللہ بن احمد بن حنبل عن عائشة

۲۴۸۷۹ جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے حق میں مجھے بار بار وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے جبرئیل علیہ السلام مجھے بار بار مملوک کے حق کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ مملوک کے لیے کوئی مدت یا وقت مقرر کر دیں گے جب وہ اس وقت تک پہنچے گا آزاد ہو جائے گا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۵۳

۲۴۸۸۰ میں تمہیں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی امامة

۲۴۸۸۱ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرے۔

رواہ البخاری عن ابی هریرة

۲۴۸۸۲ پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۷۲

۲۴۸۸۳ پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔ رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۰۶ والالحاظ ۸۳۔

۲۴۸۸۴ جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت

۲۴۸۸۵ اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی شریح

۲۴۸۸۶ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرے وہ اپنے پڑوسی کے لیے بھی پسند کرے۔ رواہ مسلم عن انس

۲۴۸۸۷ تم میں سے جب کوئی شخص سالن پکائے اس میں پانی کی مقدار بڑھا دے تاکہ اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی دے سکے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۴۸۸۸ جب تم سالن بناؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو پھر اس میں سے اپنے پڑوسی کو بھی کچھ دے دو۔ رواہ ابن ماجه عن ابی ذر

۲۴۸۸۹ اے ابوذر! جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں سالن کی مقدار بڑھا دو تاکہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کر سکو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد والدیلمی فی مسند الفردوس ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ذر

۲۴۹۲۵ ... کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ یہ کہ اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو، اگر قرض مانگے تم اسے قرض دو، اگر محتاج ہو جائے تم اس کا ہاتھ تھام لو، اگر بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تم اس کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلو، اگر اسے خیر و بھلائی پہنچے تم اسے مبارکباد دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو، تم اس کے مکان کے آگے اپنے مکان کی بھی چوڑی عمارت تعمیر نہ کرو کہ اس کے مکان کی ہوا اس سے رک جائے البتہ اس کی اجازت سے بنا سکتے ہو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی تحفہ دو، اگر ایسا نہ کر سکو تو اسے چھپا کر رکھو اور ایسا نہ ہو کہ تمہارا بیٹا پھل لے کر باہر نکلے جس سے پڑوسی کے بچوں کو حسد آنے لگے، تم اپنی ہنڈی کی بو سے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچاؤ الا یہ کہ اسے بھی کچھ حصہ دو، کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق بہت کم لوگ ادا کر پاتے ہیں جن پر اللہ کا رحم ہو، پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں، ان میں سے بعض کے تین حقوق ہیں، بعض کے دو حقوق ہیں اور بعض کا ایک حق ہے، وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے جو قریبی رشتہ دار ہو اس کا ایک پڑوسی کا حق ہے، ایک قرابتداری کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے، جس کے دو حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوسی کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے، اور وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کا پڑوس کا حق ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کافر پڑوسی کو قربانی کا گوشت کھلا سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مشرکین کو مسلمانوں کی قربانیوں کا گوشت نہیں کھلایا جا سکتا۔

رواہ ابن عدی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۴۹۲۶ ... اے عائشہ! جب تمہارے پاس پڑوسی کا بچہ آئے اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھ دو چونکہ ایسا کرنے سے محبت بڑھتی ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۲۴۹۲۷ ... اے مومن عورتوں کی جماعت! تم میں سے کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے جلے ہوئے کھر کا ٹکڑا کیوں نہ ہو۔ رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان والطبرانی عن حواء

۲۴۹۲۸ ... اے انس! وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس کا پڑوسی بھوکا رات بسر کرے حالانکہ اسے (اس کے بھوکے ہونے کا) علم ہو۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۹۲۹ ... کسی قیام گاہ میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ مسافر پڑوسی جب چاہتا ہے ٹل جاتا ہے۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

پڑوسی کی دیوار پر لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنا

۲۴۹۳۰ ... کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ وابن ماجہ عن ابن عباس واحمد بن حنبل وابن ماجہ عن مجمع بن یزید ورجال کثیر من الانصار

الاکمال

۲۴۹۳۱ ... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے اس کی دیوار پر لکڑی رکھنے کی اجازت طلب کرے وہ اس سے انکار نہ کرے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وقال صحیح وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۳۲ ... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا مطالبہ کرے سامنے والا انکار نہ کرے۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس

۲۴۹۳۳ ... جو شخص (پڑوس میں) دیوار تعمیر کرے وہ اپنے پڑوسی کو دیوار پر شہتیر رکھنے دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۴۴... تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے ہرگز نہ روکے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۴۵... تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو منع نہ کرے کہ وہ اس کی دیوار پر شہتیر رکھے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۴۹۴۶... تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے جب تم راستہ (زمین) میں راستے پر تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو راستے کی مقدار سات ہاتھ مقرر کردو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والبیہقی عن ابن عباس

۲۴۹۴۷... پڑوسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑیاں رکھنے سے منع کرے۔

رواہ البیہقی فی السنن وصححہ عن ابی ہریرۃ

۲۴۹۴۸... پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھے گا جب وہ اسے اپنی دیوار پر شہتیر بھی نہیں رکھنے دیتا۔

رواہ الطبرانی عن ابی شریح الکعبی

۲۴۹۴۹... پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھ سکتا ہے جب وہ اسے اپنی دیوار پر (مکان کی) لکڑیاں بھی نہیں رکھنے دیتا۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عنہ

سواری کے حقوق

۲۴۹۵۰... سواری پر بوجھ (تھیلے وغیرہ) پیچھے کھونچ کر باندھو کیونکہ ہاتھ بندھے ہوتے ہیں اور پاؤں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الزہری ووصلہ البزار وابویعلی والطبرانی فی الاوسط عنہ عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ نحوہ

۲۴۹۵۱... ان گونگے چوپایوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اچھی طرح سے ان پر سوار ہو اور انھیں اچھا چارہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن خزیمۃ وابن حبان عن سہل بن الحنظلیۃ

۲۴۹۵۲... جب تم میں سے کوئی شخص سواری پر سوار ہو تو اسے چاہیے کہ سواری کو نرم راستے پر چلائے چونکہ اللہ تعالیٰ قوی اور ضعیف (ہر طرح کی) سواری پر سوار کراتا ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمرو بن العاص

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۔

۲۴۹۵۳... جب تم ان گونگے چوپایوں پر سوار ہو تو ان پر سوار ہو کر جلدی سے آگے بڑھو اور جب قحط سالی ہو سواریوں کو جلدی سے لے جاؤ تمہیں رات کے وقت سفر کرنا چاہیے چونکہ رات کی مسافت کو اللہ تعالیٰ لپیٹ دیتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن مغفل

۲۴۹۵۴... جب تم ان چوپایوں پر سوار ہو تو انھیں ان کا حق دو اور مختلف منازل میں پڑاؤ کرو شیاطین بن کر ان پر مت بیٹھے رہو۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۳ والکشف الالٰہی ۱۲۷

۲۴۹۵۵... جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدنا چاہتا ہے تو چاہیے کہ اونٹ کی کوہان کا اوپر والا حصہ ہاتھ میں پکڑ کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۰۔

جانوروں کے حقوق ادا کرنا

۲۴۹۵۶... جب تم سرسبز و شاداب زمین میں سفر کرتے ہو تو چوپایوں کو اس زمین کا حصہ دو اور تم قحط زدہ زمین میں سفر کر رہے ہو تو ان سے جلدی

ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے

۲۴۹۷۰ کوئی اونٹ ایسا نہیں جس کی کوہان پر شیطان نہ ہو جب تم اونٹوں پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کیا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے پھر ان سے اپنے لیے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی لاس

۲۴۹۷۱ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو جانور کو عذاب پہنچائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۲۴۹۷۲ تیسرا شخص ملعون ہے یعنی تیسرا شخص جو سواری پر بیٹھا ہو۔ رواہ الطبرانی عن المہاجر بن قنفذ

کلام: ...... حدیث قابل غور ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۰۴ والکشف الالٰہی ۳۰۲

۲۴۹۷۳ جس قسم کا برتاؤ تم لوگ جانوروں کے ساتھ کرتے ہو اگر تمہیں بخش دیا جائے تو تم میں سے بہت سارے لوگوں کی بخشش ہو جائے گی۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی الدرداء

۲۴۹۷۴ چوپایوں کو ایک دوسرے پر برانگیختہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عباس

کلام: ...... سند کے اعتبار سے حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۳۶

۲۴۹۷۵ چیتوں کے چمڑوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن معاویۃ

۲۴۹۷۶ ریشم اور چیتوں کے چمڑوں پر سوار مت ہو یعنی ریشم اور چیتے کے چمڑے سے بنی ہوئی زینوں پر سوار مت ہو۔ رواہ ابوداؤد عن معاویۃ

۲۴۹۷۷ گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۴۹۷۸ چیتوں پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ریحانۃ

۲۴۹۷۹ جانوروں کے منہ پر داغ لگانے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن جابر

الاکمال

۲۴۹۸۰ ان چوپایوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انہیں کھلاؤ تاکہ موٹے ہو جائیں اور جب تندرست ہوں تب ان پر سواری کرو۔

رواہ الطبرانی عن سہل بن الحنظلیۃ

۲۴۹۸۱ موٹے جانور کی قربانی کرو اور عمدہ جانور پر سوار ہو پانی والے بن رہو اور جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

رواہ الدیلمی والطبرانی عن الشریعۃ بن مریم

۲۴۹۸۲ اس چوپائے کے معاملہ میں تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اللہ تعالیٰ ہی نے تجھے اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اسے تھکاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن جعفر

۲۴۹۸۳ اس سواری کا کیا کہنا ہے؟ اس کے معاملہ میں تو اللہ سے نہیں ڈرتا تو اسے کھلا پلا اور اسے چھوڑ دے تاکہ وہ اپنا پیٹ بھر لے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۹۸۴ خبردار ایسا مت کرو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تاکہ وہ اپنی موت مر جائے۔ رواہ عبد بن حمید عن جابر

ایک اونٹ کو اس کے مالکان نے ذبح کرنا چاہا اس پر اونٹ نے شکایت کی۔

۲۴۹۸۵ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانوروں کا مثلہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۳۲

جانوروں کو تکلیف دینے کی ممانعت

۲۴۹۸۶ کیا میں نے تمہیں جانوروں کے منہ پر داغ لگانے سے نہیں روکا تھا ان کو تم جانوروں کے منہ پر داغ مت لگاؤ عرض کیا گیا: پھر کہاں داغ لگاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: گردن کے نچلے حصہ پر۔ رواہ الطبرانی عن جنادة بن جرادة الاسدی

۲۴۹۸۷ کوئی شخص بھی ہرگز جانور کے منہ پر نشان (داغ لگا کر) نہ لگائے اور نہ ہی اس پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق عن جابر

۲۴۹۸۸ اے جنادة! کیا تم نے جانوروں میں کوئی جانور نہیں پایا جس پر تم داغ لگاتے اور صرف منہ ہی پایا ہے خبردار تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلف والباوردی وابن قانع وابن السکن وابن شاهين والطبرانی وابو نعيم وسعيد بن المنصور عن جنادة العلاقي قال ابن السکن: لا اعلم له غير

۲۴۹۸۹ جس شخص نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

نبی کریم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر نشان تھا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۴۹۹۰ میں نے رات گزاری اور فرشتے مجھے گھوڑوں کے دوڑنے اور تھکانے کے متعلق ڈانٹتے رہے۔ رواہ ابن عساکر عن عائشة

۲۴۹۹۱ جو شخص سواری سے اتر کر ایک وقت پیدل چلا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا تم میں سے جو شخص سفر پر جائے اور جب واپس لوٹے تو گھر والوں کے لیے ہدیہ لائے اگرچہ اپنے تھیلے میں پتھر ڈال کر ہی سہی لائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء وفیہ الوضین بن عطاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ سند میں الوضین ابن عطاء ہے۔

۲۴۹۹۲ جو شخص اپنی سواری سے اتر کر ایک وقت پیدل چلا گویا اس نے غلام آزاد کیا۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۹۹۳ جس شخص نے سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھی "سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين" پھر وہ نیچے اترنے سے پہلے مرگیا وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابو الشیخ وابو نعیم عن ابی هريرة

۲۴۹۹۴ جو مسلمان شخص بھی سواری پر سوار ہوتا ہے اور اسی طرح کرتا ہے جو کچھ میں نے کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہنستے ہوئے متوجہ ہوتے ہیں جیسے میں تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا تین بار تکبیر کہی تین بار تسبیح کہی اور ایک بار تہلیل کہی پھر ہنسے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۴۹۹۵ جب کوئی شخص چوپائے پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کے پیچھے شیطان سوار ہو جاتا ہے اور کہتا ہے گانا گاؤ اگر گانا اچھا نہ گا سکتا ہو تو کہتا ہے گانے کی تمنا کرو وہ تمنا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے نیچے اتر جائے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۹۹۶ ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے جب تم اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور پھر اس سے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتے ہیں۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن جابر

۲۴۹۹۷ ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب تم اونٹ پر سوار ہو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔

رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن حمزة

۲۴۹۹۸ یا اللہ! اپنی راہ میں اونٹ کی سواری عطا فرما بلاشبہ تو ہی قوی و ضعیف اور خشک و تر کو بحر و بر میں سوار کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

۲۴۹۹۹ آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور آدمی اپنے بچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ البیهقی عن انس

۲۵۰۰۰ سواری کا مالک اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ تم یہ حق مجھے سونپ دو۔ رواہ الحاکم عن بریدة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۹ والمغیر ۲۲ ۱۴ .

۲۵۰۷۰ جب تم میں سے کسی کا غلام کھانا تیار کرے اس کی حرارت اور پکانے کی مشقت برداشت کرے اور آقا کے قریب لائے تو چاہیے اسے اپنے پاس بٹھائے خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے یا اسے ایک لقمہ دے دے جو اس کی ہتھیلی پر رکھ دے اور کہے یہ کھالو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۷۱ تم نے بیچ کھایا وہ ایسی زمین ہے جو قوم پر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے جب تک اس کے باسی اپنے ہاتھوں سے کام کرتے رہیں گے اور اپنے غلاموں کو کھلاتے پلاتے رہیں گے وہ سرزمین ہلاکت کا باعث نہیں بنے گی۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی عن عروۃ بن جعد

۲۵۰۷۲ مالک پر غلام کے تین حقوق ہیں: آقا اسے نماز میں جلدی نہ کرائے کھانا کھاتے وقت اسے نہ اٹھائے اور جب غلام بیچنے کا مطالبہ کرے اسے بیچ دے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس قال ابن عساکر حدیث غریب

۲۵۰۷۳ رات کے وقت اپنے غلاموں سے خدمت مت لو چونکہ رات ان کے لیے ہے اور دن تمہارے لیے ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ وفیہ معمر بن کثیر مجمع علی ترکہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اس کی سند میں بحر بن کثیر ہے اس کے ترک پر محدثین کا اجماع ہے۔

۲۵۰۷۴ ...جو غلام بھی اپنے آقا کے پاس آتا ہے اور اس سے بچی ہوئی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ انکار کر دیتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک گنجا سانپ اس پر مسلط کر دے گا جو اسے تقاضے پے ڈستا رہے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان والبزار عن حکیم بن معاویۃ عن ابیہ

۲۵۰۷۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔ رواہ البخاری فی الادب عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۷۶ تمہارے غلاموں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور تیرے ساتھ جو جھوٹ بولا ہے ان سب کا حساب کیا جائے گا اور تم نے انہیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے گناہوں کے بقدر ہوئی تو معاملہ برابر سرابر رہے گا جو نہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ ہی تیرے نقصان میں ہے اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو زیادتی کا تم سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ آیت نہیں پڑھی: ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئاً الآیۃ قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے کسی جان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال غریب ورواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشۃ

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بہت سارے غلام ہیں جو میرے سامنے جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے خیانت کرتے ہیں اور میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں اس کی پاداش میں میں انہیں برا بھلا کہتا ہوں اور انہیں مارتا ہوں میرا ان کے متعلق کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ حدیث ۲۵۰۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۰۷۷ اگر یہ غلاموں کے حق میں سود مند ہو (تو اس میں کوئی حرج نہیں) ورنہ قیامت کے دن تم سے بدلہ لیا جائے گا۔

رواہ الحکیم عن زید بن مسلم

روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ غلاموں کو مارنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۰۷۸ عرض کیا گیا: غلاموں کو گالی دینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ عرض کیا اس کی مثال یہ ہو سکتی ہے جیسا کہ ہم اپنی اولاد کو سزا دیتے ہیں اور انہیں برا بھلا بھی کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: غلام اولاد کی طرح نہیں ہیں تم اپنی اولاد پر تہمت بھی لگا سکتے ہو، جس شخص نے اپنے غلام کو بلاوجہ کے مارا حتیٰ کہ اس کا خون بہہ نکلا اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۲۵۰۷۹ غلاموں کا گناہ اور تمہاری دی ہوئی سزا کا وزن کیا جائے گا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوگی تو تم سے اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔ ان کے گناہوں اور تمہاری پہنچائی ہوئی اذیت کا موازنہ کیا جائے گا اگر تمہاری اذیت زیادہ ہوئی تو اس کا بدلہ بھی تم سے لیا جائے گا۔ چنانچہ

مملوک کی آقا کے ساتھ صحبت کے حقوق

۲۵۱۰۳ غلام جب اپنے مالک کا خیرخواہ ہوتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا ہے اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد عن ابن عمر

۲۵۱۰۴ جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۰۵ جب غلام اسلام سے بھاگ کر کفر و شرک میں داخل ہو جائے اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ رواہ ابوداؤد وابن خزیمۃ عن جریر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۳۲ وضعیف الجامع ۲۷۶۔

۲۵۱۰۶ جب غلام اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا رہتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۵۱۰۷ دو شخص ایسے ہیں کہ ان کی نمازیں ان کے سروں سے اوپر تجاوز نہیں کرتیں اپنے مالکان سے بھاگ جانے والا غلام حتی کہ وہ واپس لوٹ آئے نافرمان بیوی حتی کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۱۰۸ جنت کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والا وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا مطیع فرمانبردار ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۳۳ والضعیفۃ ۷۶۷

۲۵۱۰۹ جو غلام بھی اپنے مالک سے بھاگتے ہوئے مر گیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا اگرچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیوں نہ مارا جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

غلام کا آقا کے پاس سے بھاگنا بڑا گناہ ہے

۲۵۱۱۰ جو غلام بھی اپنے مالکوں سے بھاگ جاتا ہے وہ کفر کرتا ہے حتی کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۱۱ ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام جنت میں اپنے سے اوپر والے درجہ میں دیکھا عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا؟ حکم ہوا کہ ہم نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔

رواہ العقیلی والخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۸۹ وضعیف الجامع ۱۸۵۸

۲۵۱۱۲ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو اور اپنے مالکان کا بھی فرمانبردار ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنے مالکان سے ستر سال قبل جنت میں داخل فرمائے گا تو آقا کہے گا: اے میرے پروردگار! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا (یہ مجھ سے پہلے جنت میں کیسے؟) حکم ہوگا: ہم نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۴۶۔

۲۵۱۱۳ بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی حتی کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الطبرانی عن جریر

۲۵۱۱۴ نیکوکار غلام کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

اکمال

۲۵۱۱۵ ... جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر مر گیا تو کافر ہو کر مرے گا۔ رواہ الطبرانی عن جریر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۶۹۔

۲۵۱۱۶ ... اپنے مالک کے پاس واپس لوٹ جاؤ اس سے پہلے کہ تمہاری مثال اس غلام کی سی ہو جو نماز پڑھتا ہو اگر تم اس کے پاس واپس جانے سے قبل مر گئے اسے سلام کہہ دینا۔ رواہ الحاکم عن الحارث بن عبداللہ من بنی ربیعة

۲۵۱۱۷ ... جو غلام بھاگ گیا وہ تمام حرمت و ذمہ داری سے نکل گیا۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ ومسلم عن جریر

۲۵۱۱۸ ... غلام جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کی حدود پوری کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہو اس کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۲۵۱۱۹ وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہو جو اس پر واجب ہو گئی اس کا خیر خواہ ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو اس کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے ایک اجر اپنے رب عزوجل کی اچھی طرح سے عبادت کرنے کا اور دوسرا اپنے مالک کے حقوق ادا کرنے کا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسی

۲۵۱۲۰ ... اللہ تعالیٰ نے جس غلام کو بھی پیدا فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق واجب کو ادا کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسے دوہرا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرة

۲۵۱۲۱ غلام کے لیے اس حال میں آسودگی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور وفات پائے اور اپنے مالک سے حسن سلوک روا رکھتا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ عن ابی ہریرة

۲۵۱۲۲ : وہ غلام جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹائے گا جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو اور اپنے مالکان کا حق ادا کرتا ہو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابی بکرة وھو ضعیف

۲۵۱۲۳ ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام اپنے سے ایک درجہ اوپر دیکھا عرض کیا: اے میرے رب! میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا؟ حکم ہوا کہ میں نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الطیالسی عن ابی ہریرة

عیادت مریض کے حقوق

۲۵۱۲۴ ... جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے موت کے متعلق تسلی دو (کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زندگی عطا فرمائے گا ان شاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی) ایسا کرنے سے اس کی موت ٹل نہیں جائے گی البتہ مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی سعید

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۶۷ وضعیف ابن ماجہ ۳۰۳

۲۵۱۲۵ ... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے پھلدار باغات کے درمیان چلتا ہوا چل رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آ بیٹھتا ہے جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کے وقت آیا ہو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ وابو یعلی والبیہقی فی السنن عن علی

۲۵۱۲۶ ... اللہ تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کو اس وقت سے جب وہ اس کی عیادت کے لیے چلتا ہے ستر ہزار فرشتوں کی گھیری میں دے دیتے ہیں جو دوسرے دن اس وقت تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ الشیرازی عن ابی ھریرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۳۱

۲۵۱۲۷ مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے پھلوں اور باغات میں ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ البزار عن عبدالرحمن بن عوف

۲۵۱۲۸ جو شخص مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں خواہ دن میں کسی وقت بھی جائے فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور رات کو جس وقت جائے صبح تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن علی

۲۵۱۲۹ جو مسلمان بھی کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جاتا ہے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اگر شام کے وقت عیادت کے لیے جائے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں پھلدار باغ ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن علی

۲۵۱۳۰ ... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے آتا ہے تو گویا وہ بہشت کی میوہ چینی میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت گیا ہو تا صبح ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن علی

۲۵۱۳۱ جس شخص نے وضو کیا اور اچھا (یعنی پورا) وضو کیا اور پھر ثواب کے ارادے سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اسے دوزخ سے ستر برس کی مسافت کے بقدر دور کر دیا جاتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۹۔

۲۵۱۳۲ ...... جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت نہ پہنچا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا مالک ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے شفا دیتا ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۳۳ ...... جو مسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے۔

اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس

۲۵۱۳۴ جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی مریض سے ملاقات کی یا اس کی عیادت کی تو پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے "خوشی ہے تمہارے لیے، اچھا ہو تمہارا چلنا اور جنت کا بلند درجہ تمہیں حاصل ہو"۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۵۱۳۵ جب کوئی شخص کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے آئے تو اسے یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہئیں:

اللہم اشف عبدک ینکألک عدوا او یمشی لک الی الصلاۃ

اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے تاکہ وہ تیرے دشمن کو اذیت پہنچائے اور تیری رضا کی خاطر نماز کے لیے چلے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن السنی والطبرانی والحاکم عن ابن عمرو

بیمار کے حق میں دعا

۲۵۱۳۶ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے اپنے لیے دعا کرنے کا کہو چونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن عمر

مریض اگر مغلوب ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت صرف ایک مرتبہ کرنی چاہئے۔ رواہ البغوی فی مسند عثمان عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۳۔

۲۵۱۴۹ اجر وثواب کے اعتبار سے عظیم تر عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔ رواہ البزار عن علی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۵

فائدہ: ...... یعنی عیادت کے وقت زیادہ دیر نہیں بیٹھنا چاہیے بس مریض کا حال دریافت کرنے کے لئے گئے اور اس کی شفایابی کے لئے دعا کرتے پھر مریض کے پاس سے اٹھ کر چلا جائے۔

۲۵۱۵۰ جو شخص تمہاری عیادت نہیں کرتا اس کی بھی عیادت کرو اور جو شخص تمہیں ہدیہ نہ بھیجتا ہو اسے بھی ہدیہ دو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والبیہقی فی شعب الایمان عن ایوب بن میسرۃ مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۹۴ وضعیف الجامع ۳۶۹۳۔

۲۵۱۵۱ .. مریض کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھو اور پھر اس سے حال دریافت کرو پوری طرح سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم (سلام کے ساتھ) آپس میں مصافحہ کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی امامۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۱۳۲ وضعیف الجامع ۵۲۱۵

۲۵۱۵۲ تین دن کے بعد عیادت کرنی چاہئے اور تیسرے دن عیادت کرو۔ رواہ ابویعلی عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۷۵

۲۵۱۵۳ اجر وثواب کے اعتبار سے سب سے افضل عیادت یہ ہے کہ مریض کے پاس سے جلدی کھڑے ہوجانا چاہیے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۱۴۳۳ وضعیف الجامع ۱۰۳۶

۲۵۱۵۴ مریض کی عیادت کرنے کا اجر وثواب جنازے کے ساتھ چلنے کے اجر وثواب سے عظیم تر ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۳۳ وکشف الخفاء ۱۷۷۵

۲۵۱۵۵ عیادت اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہونی چاہیے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۹۹۔

۲۵۱۵۶ اپنے مریض کو "آمین" "آمین" کہنے دو چونکہ آمین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے بیمار کو اس سے راحت پہنچتی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸۵۵ والضعیفۃ ۹۴۱

مریض کی خواہش پوری کرنا

۲۵۱۵۷ جو شخص مریض کی خواہش کے مطابق اسے (کھانا پھل وغیرہ) کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۳۳ والمتناہیۃ ۲۰۴۴

۲۵۱۵۸ تین بیماریوں کے مریضوں کی عیادت نہیں کی جاتی آشوب چشم والا، داڑھ والا اور پھوڑا پھنسی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۵۰۰

۲۵۱۵۹...... جس شخص نے مندرجہ ذیل کلمات وفات کے وقت کہے جنت میں داخل ہو جائے گا لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد لله رب العالمین تین بار اور تبارک الذی بیدہ الملک وھو یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۶۳۔

۲۵۱۶۰...... تمہارے جو لوگ جو قریب الموت ہوں انہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی سعید ومسلم وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ والنسائی عن عائشۃ

اکمال

۲۵۱۶۱...... وقفہ کے بعد عیادت کرو اور چوتھے روز عیادت کرو سب سے بہترین عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو البتہ مریض اگر مغلوب العقل ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت ایک ہی بار کی جائے۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عصری فی امالیہ وحسنہ وابو یعلی والبیھقی وضعفہ والخطیب عن جابر

۲۵۱۶۲...... جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتی کہ مریض کے پاس آکر بیٹھ جائے جب وہ بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے تا شام اس کے لیے دعائے رحمت ومغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو تا صبح ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۶۳...... جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتی کہ جب اپنے بھائی کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ ابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان عن علی کرم اللہ وجھہ

۲۵۱۶۴...... جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتی کہ بیٹھ جائے۔ جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں حتی کہ شام ہو جائے اور اگر شام کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے تا صبح دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وھناد وابو یعلی والبیھقی عن علی

۲۵۱۶۵...... جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتی کہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ ابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

۲۵۱۶۶...... جب کوئی شخص اپنے مریض بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔ رواہ ابن جریر عن ثوبان

۲۵۱۶۷...... جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں: خوش ہو جاؤ تمہارا چلنا اور تجھے جنت میں ایک بڑا درجہ حاصل ہوا۔

رواہ البخاری فی الادب وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۴۹۔

۲۵۱۶۸...... جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ واپس آنے تک رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۵۱۶۹...... مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھسا رہتا ہے جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۱۷۰...... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن عثمان

۲۵۱۷۱...... جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھسا رہتا ہے حتی کہ بیٹھ جائے۔ جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں غوطہ زن

ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ والبخاری فی الادب والحارث وابن منیع والبزار وابو یعلی والحاکم والبیہقی وابن حبان والضیاء عن جابر

مریض کی عیادت کی فضیلت

۲۵۱۷۲۔۔۔ جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتے ہوئے تو وہ اس کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انعامات میں رغبت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کر دیتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک۔ رواہ ابن النجار عن علی

۲۵۱۷۳۔۔۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں گھس جاتا ہے، جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر اول دن میں اس نے مریض کی عیادت کی ہو تو شام ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اگر دن کے آخری پہر میں اس کی عیادت کی ہو تو صبح ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اجر و ثواب اور انعامات تو عیادت کرنے والے کے لیے ہیں مریض کے لیے کیا انعامات ہیں؟ فرمایا: مریض کے لیے اس کا دو گنا اجر و ثواب اور انعام ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۵۔

۲۵۱۷۴۔۔۔ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ہزار سال کے اعمال جاری فرما دیتے ہیں جن میں پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

۲۵۱۷۵۔۔۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے تو غریق رحمت ہو جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن کعب بن عجرۃ واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۵۱۷۶۔۔۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کر دیتے ہیں وہ جہاں بھی ہوتا ہے صبح تا شام اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور (اگر شام کا وقت ہو تو) شام تا صبح نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک وہ مریض کے پاس بیٹھا رہتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔ رواہ ابن عساکر فی امالیہ عن علی

۲۵۱۷۷۔۔۔ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے وہ بہشت میں میوہ خوری کرتے ہوئے چلا جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے نکل پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کر دیتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس دن اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۷۸۔۔۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہو جاتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۵۱۷۹۔۔۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کی میوہ خوری کیا ہے؟ فرمایا: جنت کے پھل چننا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن جریر والطبرانی عن ثوبان

حدیث ۲۵۱۶۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۱۸۰۔۔۔ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہو جاتا ہے پھر جب مریض کے پاس سے اٹھتا ہے برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جہاں سے وہ چلا تھا وہیں واپس لوٹ آئے۔ جو شخص

اپنے مومن بھائی کی تعزیت کرتا ہے جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عزت و کرامت کے جوڑے پہنائیں گے۔

رواہ ابن جریر والطبری والطبرانی والبیہقی والحاکم عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ

۲۵۱۸۱ جو شخص مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آ پہنچ جائے جب اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۵۱۸۲ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغات میں

۲۵۱۸۳ جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ جنت کے باغات میں بیٹھ جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ جاتا ہے اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے جو تا رات اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۸۴ جو شخص بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور مریض کے پاس بیٹھتا ہے جب تک اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے ہر طرف سے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں ایک دن کے روزے کا اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

رواہ العقیلی عن ابی امامۃ

۲۵۱۸۵ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو صبح کی نماز پڑھے اور پھر کسی مریض کی عیادت کے لیے چل پڑے اور اس سے اسے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو اور آخرت کا خواہاں ہو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک برائی مٹا دیتے ہیں، جب مریض کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اجر و ثواب میں ڈوب جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۵۱۸۶ مریض کی عیادت کرتے رہو جنازوں کے ساتھ چلتے رہو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی۔ رواہ ابن حبان عن ابی سعید

۲۵۱۸۷ مریض کی عیادت کرو دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور وقفہ کے بعد مریض کی عیادت کرو۔ البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے، تین دن کے بعد عیادت کی جائے بہترین عیادت وہ ہے جو زائر کے قیام خفیف تر ہو اور بہت ایک ہی مرتبہ کی جائے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۵۱۸۸ مریض کی عیادت تین دن بعد کی جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ و ترتیب الموضوعات ۱۰۳۹

۲۵۱۸۹ تین قسم کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے۔ وہ شخص جسے آشوب چشم ہو۔ جس کی داڑھ میں درد ہو اور جسے پھوڑے پھنسی کی شکایت ہو۔

رواہ ابن عدی والحلیلی فی مشیختہ والرافعی فی تاریخہ والبیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ و ترتیب الموضوعات ۱۰۳۹

۲۵۱۹۰ پوری طرح عیادت کرنے (کے آداب) میں سے ہے کہ آدمی مریض کے پاس بہت تھوڑا قیام کرے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۵۱۹۱ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کے پاس داخل ہو اسے چاہیے کہ وہ مریض سے مصافحہ کرے اور پھر اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر رکھ کر اس کا حال دریافت کرے اس کی موت کے متعلق اس کی زیادتی عمر کی تسلی دے اس سے دعا کرنے کی گزارش کرے چونکہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ عن جابر

۲۵۱۹۲ مریض کی پوری طرح تیمارداری کرنے میں سے یہ ادب بھی ہے کہ تم اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کا حال دریافت کرو اور یہ کہ تم اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھو تمہارا آپس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ بھی کرو۔ رواہ ھناد عن ابی امامۃ

۲۵۱۹۳ پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض (کی پیشانی) پر ہاتھ رکھو اور اس سے یوں حال دریافت کرو تم نے صبح کس حال میں کی ہے اور شام کس حال میں کی ہے۔ رواہ الخطیب وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث سند ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۷ المتناھیۃ۔

۲۵۱۹۴ پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض کی پیشانی پر ہاتھ رکھو۔ یا فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس کا حال دریافت کرو، اور تمہارا اسلام آپس میں مصافحہ کرنے سے مکمل ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وضعفہ وابن ابی الدنیا والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۵۔

۲۵۱۹۵ اپنے بھائی کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس سے دریافت کرو کہ اس نے صبح کس حال میں کی اور شام کس حال میں کی۔ رواہ ابن ابی الدنیا والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۹/۲

۲۵۱۹۶ کیا تم نے کبھی چاہا کہ تمہیں کسی چیز کی چاہت ہو۔ رواہ ابن عساکر وتمام عن ابی امامۃ

ایک شخص پاس سے گزرا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کیا ہوا؟ عرض کیا وہ مریض تھا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۱۹۷ جو شخص مریض کے پاس جائے اور اس کی وفات کا وقت قریب نہ ہوا ہو عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اسال اللہ رب العرش العظیم ان یشفیک

"میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو کہ عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے" وہ شفایاب ہو جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابن عباس

عیادت مریض کی دعا

۲۵۱۹۸ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جائے اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

اگر اس کی موت کا وقت قریب نہ ہوا ہے ضرور شفا مل جاتی ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۹۹ اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور تمہیں تا وقت وفات دین اور جسم میں عافیت عطا فرمائے تمہارے اس دکھ درد کے بدلہ میں تمہارے لیے تین خصلتیں ہیں:

(۱) اس بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یاد فرمایا ہے۔

(۲) تمہارے سابقہ گناہ اس بیماری کی وجہ سے معاف کیے جائیں گے۔

(۳) جو چاہو دعا کرو چونکہ مبتلائے آزمائش کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر عن یحییٰ ابن ابی کثیر

رسول کریم ﷺ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۰۰ اے سلمان! اللہ تعالیٰ تمہیں بیماری سے شفا عطا فرمائے تمہارے گناہ بخش دے اور وقت وفات تک تمہیں دین اور بدن میں عافیت عطا فرمائے۔ رواہ البغوی والطبرانی وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والحاکم عن سلمان

۲۵۳۰۱ اسے مدد نے دعا کی نیں (آ دوبکا) کرنے دے چونکہ انین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے اس کی ادائیگی سے مریض کو راحت پہنچتی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہمارے پاس ایک بیمار شخص آہ وبکا کر رہا تھا ہم نے اسے خاموش ہونے کو کہا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۸۵ والضعیفہ ۱۲

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۳۰۲ تین مرتبہ اجازت طلب کی جائے اگر تمہیں اجازت مل جائے (تو اندر داخل ہو جاؤ) ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

رواہ مسلم والترمذی عن ابی موسیٰ وابی سعید

۲۵۳۰۳ اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے پہلی بار تم غور سے سنتے ہو دوسری بار تم درستی چاہتے ہو اور تیسری بار یا تو اجازت دے دیتے ہو یا واپس کر دیتے ہو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ

کلام:...... ویروی الحدیث بلفظ الغائب فتصور النظر ضعیف الجامع ۲۲۷۱ والضعیفۃ ۱۳۶۸

۲۵۳۰۴ جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اسے (اندر داخل ہونے) کی اجازت نہ ملے واپس لوٹ جائے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد عن ابی موسیٰ وابی سعید معا والطبرانی والضیاء عن جندب البجلی

۲۵۳۰۵ اگر مجھے تمہارے دیکھنے کا علم ہوتا میں تمہاری آنکھ میں چوکا مارتا نظر ڈالنے ہی کی وجہ سے تو اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن سہل بن سعد

۲۵۳۰۶ (گھر میں) نظر ڈالنے کی وجہ سے ہی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن سہل بن سعد

۲۵۳۰۷ جب کسی شخص سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اجازت (بآواز بلند) تسبیح کرنا ہے اور جب عورت سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہی ہو اس کی اجازت تالی بجانا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۰۸ میری طرف سے اجازت یہ ہوگی کہ تم پردہ اوپر اٹھاؤ اور تم میری باتیں سنو حتیٰ کہ میں تمہیں منع کر دوں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی مسعود

۲۵۳۰۹ یہی نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن سعد

۲۵۳۱۰ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر کے اندر نظر ڈالے جب تک اجازت نہ طلب کرلے اگر (اجازت سے قبل) نظر ڈالی گویا اندر داخل ہو گیا، جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو وہ قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے قوم سے خیانت کی اور کوئی شخص پیشاب کی حاجت محسوس کرتے ہوئے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

کلام:...... ضعیف الحدیث ضعیف الترمذی ۵۵ وضعیف الجامع ۶۳۴۳۔

۲۵۳۱۱ باہر نکل کر اس کے پاس جاؤ چونکہ وہ اچھی طرح سے اجازت طلب کرنا نہیں جانتا اس سے کہو کہ وہ یوں کہے: السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ رواہ احمد بن حنبل عن رجل من بنی عامر

۲۵۳۱۲ جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکتا ہو اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ ضائع ہوگئی۔

رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

بغیر اجازت اندر جھانکنا بھی گناہ ہے

۲۵۲۱۳ جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ کی نہ دیت ہوگی اور نہ ہی قصاص۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۴ کہو السلام علیکم! کیا میں اندر آجاؤں۔ رواہ ابوداؤد عن رجل من بنی عامر والطبرانی عن کلدۃ بن حنبل الغسانی۔

۲۵۲۱۵ جس شخص نے پردہ ہٹا کر اجازت ملنے سے قبل اندر نظر ڈالی اور گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھ لی اس نے ایسا کام سرزد کیا جو اس کے لیے قطعاً حلال نہیں تھا جس وقت اس نے اندر نظر ڈالی اگر کوئی شخص آگے سے اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر کوئی عیب نہیں ہوگا اور اگر کوئی شخص دروازے پر سے گزرا جس پر پردہ نہیں لٹکایا گیا تھا اور گزرنے والے نے اندر نظر ڈال دی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ غلطی تو گھر والوں کی ہے۔

رواہ الترمذی عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۱ وضعیف الجامع ۵۸۴۔

۲۵۲۱۶ جو شخص اجازت ملنے سے قبل پردہ ہٹا کر اندر نظر ڈالے اس سے ایسی حد سرزد ہوئی جو اس کے لیے کسی طرح حلال نہیں تھی، اگر کسی شخص نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلا تاوان ضائع ہوئی اگر کوئی شخص دروازے کے پاس سے گزرے جس پر پردہ نہ لٹکایا گیا ہو اور گزرنے والے نے گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھ لی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ گناہ تو گھر والوں کا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۴۰۔

۲۵۲۱۷ ایک شخص کا قصداً کسی دوسرے شخص کی طرف دیکھنا گویا اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۸ اگر کوئی شخص تمہارے اوپر جھانکا بغیر اجازت کے اور تم نے اسے ایک کنکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر اس کا کوئی تاوان نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۹ جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانک کر دیکھا ان کے لیے حلال ہے کہ وہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ ڈالیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۲۰ اجازت دیئے جانے سے قبل جس کی آنکھ نے جھانک کر گھر کے اندر دیکھا اور وہ سلامتی میں رہا گویا اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۷۶۔

اکمال

۲۵۲۲۱ اجازت لینے کا طریقہ یہ ہے کہ تم خادم کو بلاؤ تا آنکہ وہ گھر والوں سے اجازت لے جنہیں تم نے سلام کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۵۲۲۲ اجازت لینے کا طریقہ یوں بھی ہے کہ آدمی تسبیح پڑھے تکبیر پڑھے یا حمد کرے یا کھانس کر گھر والوں کو اطلاع کرے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب

۲۵۲۲۳ آدمی تسبیح تکبیر یا حمد سے بات کرے اور گھر والوں کو اطلاع کردے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب

ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! استیذان (اجازت طلب کرنا) کیا ہے؟ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۲۴.. اس کے پاس جاؤ وہ اجازت طلب کرنے کے طریقے سے اچھی واقفیت نہیں اس سے کہو یوں کہے السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟

رواہ احمد بن حنبل عن رجل من بنی عامر

ایک شخص نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی اور کہا کیا میں داخل ہو جاؤں اس پر غلام سے یہ فرمایا تھا۔

۲۵۲۲۵.. تو لوٹ جا پھر کہہ السلام علیکم! کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ مسند احمد، ترمذی حسن غریب عن کلدۃ بن حنبل

۲۵۲۲۶... جب تمہارا قاصد آئے تو یہی تمہارے لیے اجازت ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخ والدیلمی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۵۳۔

۲۵۲۲۷... گھروں میں تم دروازوں کے بالکل سامنے سے مت آؤ بلکہ دروازوں کے اطراف سے آؤ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر

۲۵۲۲۸. بالکل دروازے کے سامنے آ کر اجازت مت طلب کرو چونکہ اجازت کا حکم تو گھر میں نظر پڑنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سعد بن عبادۃ

۲۵۲۲۹ اے سعد! جب اجازت طلب کرو دروازے کے سامنے مت کھڑے ہو۔ رواہ الدیلمی عن سعد

۲۵۲۳۰ اللہ تعالیٰ نے نظر پڑنے کی وجہ سے اجازت کا حکم دیا ہے۔ رواہ مسلم عن سہل بن سعد

۲۵۲۳۱. تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں ہے وہ تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔

رواہ ابوداؤد وسعید بن المنصور عن مصعب بن سعد بن سعید عن ابیہ

۲۵۲۳۲ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکا گھر والے نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۵۲۳۳ اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے اوپر جھانکے تم نے اسے کنکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۳۴ اگر مجھے علم ہوتا کہ تو نے مجھے دیکھا ہے کھڑا ہو کر یہ (سلائی) تمہاری آنکھوں میں داخل کر دیتا اجازت کا حکم نظر پڑنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف

۲۵۲۳۵. میں اگر تم کو کھڑے دیکھ لیتا تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔ رواہ النسائی والطبرانی وسمویہ وسعید بن المنصور عن انس

ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور دروازے کی جھری سے دیکھنے لگا آپ نے اسے لکڑی یا لوہے کی چھوٹی سلائی سے چوکا لگانا چاہا اور وہ پیچھے ہٹ گیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۳۶. تمہارا گھر تمہاری حرمت ہے جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو جائے اسے قتل کر دو۔ رواہ الخطیب عن عبادۃ بن الصامت

سلام کرنے کے بیان میں

سلام کے فضائل احکام، آداب اور ممنوعات۔

سلام کے فضائل اور ترغیب

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اپنے درمیان سلام (خوب) پھیلاؤ۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۳۸ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ تعالیٰ نے سلام زمین پر رکھا ہے دین پر چلنے والوں کے لیے تحیہ (سلام اور خوش آمدید) کرنے کے لیے مقرر فرمایا ہے اور اہل ذمہ کے لیے امان کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۴۷ آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ یوں تم آپس میں دوستی کرنے لگ جاؤ گے۔ رواہ الحاکم عن ابی موسیٰ

۲۵۳۴۸ سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۷۹ وضعیف الجامع ۹۹۲

۲۵۳۴۹ سلام پھیلاؤ تاکہ تمہارا مقام بلند ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ: ... اس حدیث میں خوانین مسلم کو اجاگر کیا گیا ہے کہ ہمیں اپنا بلند مقام پہچاننا چاہئے اور اس کا حصول آپس میں سلام کو رواج دینے سے ممکن ہے۔

۲۵۳۵۰ سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۷۷۔

۲۵۳۵۱ سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور کفار کی گردنیں اڑاؤ (یعنی جہاد کرو) یوں تم جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۱۴ وضعیف الجامع ۹۹۵

۲۵۳۵۲ جب تم شرپسند لوگوں کے پاس سے گزرو انہیں سلام کرو تاکہ ان کی شرارت اور فتنہ ماند پڑ جائے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۸

۲۵۳۵۳ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فرمانبردار وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں ابتداء کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۱۴

۲۵۳۵۴ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سلام کو ہماری امت کے لیے بطور تحیہ مقرر کیا ہے اور اہل ذمہ کے لیے بطور امان مقرر کیا ہے۔

رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۷

۲۵۳۵۵ سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک اسم ہے جسے زمین میں مقرر کیا گیا ہے آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام کو رواج دو۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۵۳۵۶ لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے اور لوگوں میں سب سے عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے بھی عاجز ہو۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

سلام میں بخل کرنے والا بڑا بخیل ہے

۲۵۳۵۷ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں ابتداء کرے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی امامۃ

۲۵۳۵۸ سلام کرنا اور حسن کلام ان چیزوں میں سے ہیں جو مغفرت کو واجب کر دیتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ہانی بن یزید

۲۵۳۵۹ مسلمان کا مسلمان کے سلام کا جواب دینا صدقہ ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۲۔

۲۵۳۶۰ جس شخص نے سلام کرنے میں ابتداء کی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۶۔

۲۵۲۶۱ جس شخص نے کسی قوم پر سلام کیا اس نے تو ان لوگوں پر نیکیوں میں فضیلت دی بشرطیکہ وہ سلام کا جواب دیں۔ رواہ ابن عدی عن رجل

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۱ وضعیف الجامع ۵۶۳۲۔

۲۵۲۶۲ یہ بھی صدقہ میں سے ہے کہ تم جس کسی سے ملو لوگوں کو سلام کرو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۹ والتنزیہ ج ۲ ۱۷

۲۵۲۶۳ سلام کا جواب دو نظریں نیچی رکھو اور اچھا کلام کرو۔ رواہ ابن قانع عن ابی طلحۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۳۔

۲۵۲۶۴ لوگ سلام کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۳۔

۲۵۲۶۵ سلام میں ابتداء کرنے والا تکبر سے بری ہوجاتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والخطیب فی الجامع عن ابن مسعود

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۵۔

اکمال

۲۵۲۶۶ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر مقرر کیا ہے آپس میں سلام پھیلاؤ جب کوئی شخص کسی قوم کو سلام کرتا ہے اور قوم سلام کا جواب دیتی ہے اسے قوم پر ایک فضیلت حاصل ہوتی ہے چونکہ اس نے انھیں سلام یاد کرایا ہے، اگر قوم نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ جو کہ ان سے افضل ہے (یعنی فرشتے) وہ سلام کا جواب دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۵۲۶۷ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ سلام کرنے اور سلام سے قبل کلام کرنے کا حکم دو ہاں البتہ دینی کلام کرو جو بات مقصود ہو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

۲۵۲۶۸ تم ہرگز اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں دوستی اور محبت نہ کرو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم آپس میں نرمی سے پیش نہیں آؤ گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص رحم دل ہے؟ آپ نے فرمایا: رحمت تم میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص نہیں ہے لیکن رحمت عام ہے۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی موسیٰ

۲۵۲۶۹ اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) اور اس کی امت کو اس تحیہ کے علاوہ سلام سے آپس میں ایک دوسرے کو تحیہ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

رواہ ابونعیم والدیلمی عن عبدالجبار بن الحارث بن مالک

حارث بن مالک کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرب کے مروجہ طریقہ پر آپ کو "انعم صباحا" کہہ کر سلام کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

جنتیوں کا سلام

۲۵۲۷۰ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے تحیہ سے بے نیاز کر کے ہمیں سلام کے تحیہ سے عزت بخشی ہے اور یہ اہل جنت کا تحیہ (سلام کرنے کا طریقہ) ہے۔ رواہ الطبرانی عن عروۃ بن شہاب ومحمد بن جعفر بن الزبیر مرسلاً

۲۵۲۷۱ یہ طریقہ سلام مسلمانوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنے کا ہے جب تم مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس آؤ یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابی راشد عبدالرحمن بن عبد الازدی

(ابوراشد کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں کہا "انعم صباحا یا محمد" آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۷۲.. یہودیوں اور نصرانیوں کے طریقہ پر سلام مت کرو۔ چنانچہ وہ ہاتھوں سروں اور اشارے سے سلام کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن جابر

۲۵۲۷۳. جو شخص "السلام علیکم" کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں۔

رواہ عبد بن حمید وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والطبرانی عن سہل بن حنیف

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۱۹۵

۲۵۲۷۴... جو شخص "السلام علیکم" کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں جو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور جو شخص "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہتا ہے اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن مالک بن التیہان

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۱۹۵

۲۵۲۷۵... تمہارے اوپر مردوں کا تحیہ واجب ہے جب تم اپنے بھائی سے ملو یوں کہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رجل

۲۵۲۷۶. یہودیوں نے جتنا حسد ہمارے اوپر تین چیزوں کی وجہ سے کیا ہے اتنا حسد کسی اور چیز پر نہیں کیا وہ یہ ہیں، سلام کرنا، آمین کہنا اور اللھم ربنا لک الحمد کہنا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشۃ

۲۵۲۷۷... کوئی نقصان نہیں کہ تم نے کیسے سلام کا جواب دیا، یہودی اپنے دین سے مایوس ہو چکے ہیں۔ یہودی قوم سراپا حسد ہے، یہودیوں نے تین چیزوں سے افضل کسی چیز پر مسلمانوں سے حسد نہیں کیا۔ سلام کا جواب دینے پر، صفیں سیدھی کرنے پر اور فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنے پر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۵۲۷۸ تم جواب میں "وعلیکم" کہہ دیا کرو۔ رواہ ابو داؤد عن انس

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں ہم انھیں کیسے جواب دیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۷۹ اللہ عزوجل ہی سلام ہے جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرے وہ اللہ تعالیٰ سے آگے چیز کو نہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

سلام میں پہل کرنے والا اللہ کا مقرب ہے

۲۵۲۸۰ جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہوتا ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۱ . جو شخص سلام میں پہل کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامۃ

۲۵۲۸۲ ان دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی امامۃ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان سے میں کون سلام کرنے میں پہل کرے؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۸۳ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس نے ہمیں سلام کیا ہے۔ فرمایا نہیں اس نے تو کہا

۲۵۲۹۶.... جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو گھر میں رہنے والوں کو سلام کرو اور جب گھر سے باہر نکلو تو گھر والوں کو سلام سے الوداع کہو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی قتادۃ مرسلاً

۲۵۲۹۷.... جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے اس کے جواب میں "وعلیکم" کہہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن انس

۲۵۲۹۸.... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور ان کی پھر ملاقات ہو تو دوبارہ سلام کرے۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۹۹.... جب کچھ لوگ کسی قوم کے پاس سے گزریں، گزرنے والوں میں سے ایک شخص نے بیٹھے ہوؤں کو سلام کر دیا اور ان میں سے ایک نے سلام کا جواب دیا تو یہ سلام اور جواب دونوں جماعتوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

۲۵۳۰۰.... سلام میں ابتداء کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والخطیب فی الجامع عن ابن مسعود

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۳۲۵

۲۵۳۰۱.... سلام میں ابتداء کرنے والا قطع کلامی سے بری ہو جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۹۳ والضعیفۃ ۱۵۱۷

۲۵۳۰۲.... جو شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اس کا حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے اور جو شخص مجلس میں آئے اس کا بھی حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے۔

رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن معاذ بن انس

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۳۵

۲۵۳۰۳.... سلام کا جواب دو اور چھینکنے والے کو بھی جواب دو۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۸۱۳

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے

۲۵۳۰۴.... سوار پیادہ کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر و ثواب اس کے لیے ہوگا اور جو سلام کا جواب نہ دے اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۰۵.... سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۰۶.... سوار پیادہ کو سلام کرے، پیدل چلنے والا کھڑے کو سلام کرے، تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ الترمذی عن فضالۃ بن عبید

۲۵۳۰۷.... جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرنے کا ارادہ کرے وہ یوں کہے "السلام علیکم" چونکہ اللہ تعالیٰ سلام ہے لہٰذا اللہ سے پہلے کسی چیز سے ابتداء نہ کرو۔

رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ہریرۃ

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷ والضعیفۃ ۲۳۶۹۔

۲۵۳۰۸.... جب تم مجھے اس حالت میں یعنی پیشاب وغیرہ کے لیے بیٹھے ہوئے دیکھو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے سلام کیا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۵۳۰۹.... یہودی جب تمہیں سلام کریں گے یوں کہیں گے السام علیک تم جواب میں وعلیک کہہ دو۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمرؓ

۲۵۳۱۰۔ جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتا ہے وہ یوں کہتا ہے السام علیکم تم جواب میں وعلیک کہہ دو۔ رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عمر

۲۵۳۱۱۔ اہل کتاب کو سلام کا جواب دیتے ہوئے "وعلیکم" سے زیادہ مت کہو۔ رواہ ابوعوانۃ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۸۷

۲۵۳۱۲۔ کل میں یہودیوں کے پاس جاؤں گا تم میں سے جو بھی میرے ساتھ جائے انہیں سلام کرنے میں ابتداء نہ کرے، اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف "وعلیکم" کہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجۃ عن ابی عبدالرحمن الجہنی احمد بن حنبل والنسائی والضیاء عن ابی بصرۃ

۲۵۳۱۳۔ یہودی سلام اور آمین کہنے کی وجہ سے تمہارے اوپر حسد کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب والضیاء عن انس

۲۵۳۱۴۔ جب تم راستے میں مشرکوں سے ملو سلام میں ابتداء مت کرو بلکہ انہیں تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔

رواہ ابن السنی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۳ وضعیف الادب ۱۶۸

۲۵۳۱۵۔ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ یوں کہے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رواہ الترمذی عن رجل من الصحابۃ

۲۵۳۱۶۔ مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجۃ عن المھاجر بن قنفذ

۲۵۳۱۷۔ مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رواہ مسلم عن جابر

۲۵۳۱۸۔ "علیک السلام" نہ کہا جائے چونکہ یہ مردوں کو سلام ہے البتہ یوں کہو: السلام علیکم۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثۃ والحاکم عن جابر بن سلیم

۲۵۳۱۹۔ میری امت میں جس سے بھی ملاقات کرو اسے سلام اولی کہو اور تاقیامت سلام اولی ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۶۹۔

اکمال

۲۵۳۲۰۔ سلام سے پہلے کلام مت کرو اور جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کرے اسے جواب مت دو۔ رواہ الحکیم عن ابن عمر

۲۵۳۲۱۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے، ایک دو کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، سوار پیادہ کو سلام کرے اور گزرنے والا کھڑے کو سلام کرے اور کھڑے بیٹھے کو سلام کرے۔ رواہ ابن عساکر عن جابر

۲۵۳۲۲۔ سوار پیادہ کو سلام کرے، پیدل بیٹھے کو سلام کرے اور دو چلنے والے سلام کرنے میں برابر ہیں ان میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کرے وہ افضل ہے۔ رواہ ابن السنی والشاشی وابوعوانۃ وابن حبان وسعید بن منصور عن جابر

۲۵۳۲۳۔ سوار پیادہ کو سلام کرے، پیدل بیٹھے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر وثواب اسی کے لیے ہوگا جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۲۴۔ سوار پیادے کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اس کے لیے اجر وثواب ہوگا جس نے جواب نہ دیا اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبدالرحمن بن شبل

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۲ اگر میں ایسی حالت میں ہوں مجھے مت سلام کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا تو بھی میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ العسکری فی الصحابۃ عن المہاجر بن قنفذ

مہاجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۳ مجھے کسی چیز نے تجھے سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ میں طہارت پر نہیں تھا۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابن عمر

۲۵۳۵۴ مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن زنجویہ عن حنظلۃ الانصاری

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ تیمم کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۵ جس چیز نے مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے پر برانگیختہ کیا ہے وہ یہ کہ مجھے اندیشہ ہوا تم اپنی قوم سے جا کر کہو گے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا جب تم مجھے ایسی حالت میں دیکھو ہرگز مجھے سلام نہ کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفۃ والخطیب عن ابن عمر

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۶ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جب جان پہچان کی بنا پر سلام کیا جانے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

مصافحہ اور معانقہ کا بیان ......از حصہ اکمال

۲۵۳۵۸ مصافحہ کرنا مسلمان کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیہ وابن شاہین فی الافراد عن انس

۲۵۳۵۷ قیامت کی علامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ صرف جان پہچان والے کو سلام کیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: ...... وفیہ انقطاع "ضعیف" انظر ضعیف الجامع ۲۱۱۲ والکشف الالہی ۲۳۵

۲۵۳۵۹ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ کیا جب وہ جبل ازبین پہ ہے تھے وہ سامنے سے آئے تو آپ نے انہیں سلام کیا اور (آپ نے محبت کے لیے) معانقہ مقرر کیا۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن تمیم

۲۵۳۶۰ خلوص محبت کی اصل کا مقام ہوتا تھا ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے معانقہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن تمیم الداری

۲۵۳۶۱ جب بھی دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ان کے ہاتھ چھوڑنے سے قبل ان کی دعا قبول فرمائے حتی کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دیتا ہے۔ جو قوم بھی اکٹھی ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ذکر کرتے ہیں آسمان میں ایک پکارنے والا (فرشتہ) آواز لگاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی جا چکی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابو یعلیٰ وسعید بن منصور عن میمون المرئی عن میمون بن سیاہ عن انس

۲۵۳۶۲ جب مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں جس طرح سخت آندھی کے دن خشک پتے درخت سے جھڑنے لگتے ہیں حتی کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۵۳۶۳۔۔۔ جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کرتا ہے ان میں سے کسی کے دل میں دوسرے کی عداوت نہیں ہوتی وہ آپس میں اپنے اپنے ہاتھ نہیں چھڑا پاتے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس حالیکہ اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہیں ہوتی اس کی نظر واپس نہیں لوٹنے پاتی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۳۶۴۔۔۔ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو چنانچہ ان کے ہاتھ الگ نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پچھلے گناہ بخش دیتے ہیں جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف نظر کی اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو وہ اپنی نظر نہیں اٹھانے پاتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۵۳۶۵ جس شخص نے اپنے بھائی سے لطف و محبت سے مصافحہ کیا وہ جدا نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رواہ ابن شاهین عن البراء

۲۵۳۶۵۔ آپس میں مصافحہ کیا کرو چونکہ مصافحہ عداوت کو ختم کر دیتا ہے ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو چونکہ ہدیہ دلوں کے کینے کو ختم کر لیتا ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۳۲ والضعیفہ ۱۷۶۶

۲۵۳۶۷۔ مصافحہ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی کے ہاتھ کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

۲۵۳۶۸ ہم ان (یہودیوں اور نصرانیوں) کی نسبت مصافحہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں۔ رواہ الروبانی وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والضیاء عن البراء

۲۵۳۶۹۔۔۔ جو بھی دو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا استقبال کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں وہ جدا نہیں ہوتے پاتے حتیٰ کہ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

رواہ ابن السنی فی عمل یوم و لیلۃ وابن النجار عن انس

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۰۴ والضعیفۃ ۲۵۲

۲۵۳۷۰ کپڑوں کے اوپر سے مصافحہ کرنا جفا کشی ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

مجالس اور مجالس میں بیٹھنے کے حقوق

۲۵۳۷۱۔۔۔ جو شخص بھی مجلس کے اختتام پر یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے کسی بھی خیر و ذکر کی مجلس میں یہ کلمات پڑھے جائیں اللہ تعالیٰ اس مجلس پر ان کلمات کی مہر ثبت کر دیتا ہے جس طرح کاغذ پر مہر لگا دی جاتی ہے وہ کلمات یہ ہیں

سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

رواہ ابو داؤد والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۵۔

۲۵۳۷۲۔۔۔ جو قوم بھی کسی مجلس سے اٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کی مثال مردہ گدھے کی سی ہوتی ہے اور مجلس ان کے لیے قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۷۳۔۔۔ شاید تم میرے بعد بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو اور ان شہروں کے بازاروں میں تم مجلسیں لگاؤ گے جب ایسا ہو سلام کا جواب دینا اپنی نظریں نیچی رکھنا نابینا کو راستے کی راہنمائی کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔ رواہ الطبرانی عن وحشی

۲۵۳۷۴. اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والحاکم عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۳۔

۲۵۳۷۵.. جو شخص کسی قوم کے پاس آئے اور وہ مجلس میں بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کر دیں حتیٰ کہ وہاں پر راضی ہو جائے اس مجلس کا راضی کرنا اللہ کا حق ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۵۳۷۶ جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے حلقہ کی گردنیں پھلانگیں اس نے نافرمانی کی۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۰۷

۲۵۳۷۷. مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے۔ رواہ القضاعی عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۲۶۹ وکشف الخفاء ۲۲۹۶۔

۲۵۳۷۸ جب کوئی شخص بات کرے پھر اٹھ کر چلا جائے تو یہ بات تمہارے پاس امانت ہوتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والضیاء عن جابر وابو یعلی عن انس

کلام:.. حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۵۵۵ وکشف الخفاء ۲۲۱۔

۲۵۳۷۹ مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جوئے البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں ایک وہ مجلس جس میں ناحق خون بہانے کی باتیں ہورہی ہوں دوسری وہ مجلس جس میں کسی عورت کی عصمت دری کی باتیں ہورہی ہوں تیسری وہ مجلس جس میں کسی کے مال کو ناحق لوٹنے کی باتیں ہورہی ہوں۔ رواہ ابوداؤد عن جابر

کلام:.. حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۵۸۵ وضعیف ابی داؤد ۱۰۳۷:

۲۵۳۸۰ قبیلے کی مجلسوں سے اجتناب کرو۔ رواہ سعید بن منصور عن ابان بن عثمان مرسلاً

کلام:.. حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۵

۲۵۳۸۱.. دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھو۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو

۲۵۳۸۲.. کوئی قوم مجلس کا انعقاد کرے مگر امانتداری سے۔ رواہ المخلص عن مروان ابن الحکم

۲۵۳۸۳ کوئی شخص مجلس میں باپ بیٹے کے درمیان نہ بیٹھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سہل بن سعد

کلام:. حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۳۸۔

۲۵۳۸۴ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر تفریق ڈالے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عمرو

۲۵۳۸۵. تین چیزیں ہیں جو کوئی شخص رد نہیں کرتا تکیہ، تیل اور دودھ۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۵۳۸۶ کیوں تمہیں الگ الگ ٹولیوں میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر بن سمرۃ

۲۵۳۸۷ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن معاویۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۷

۲۵۳۸۸ دایاں مقدم ہے اور پھر دایاں یعنی مجلس میں کھانے پینے کی اشیاء دائیں طرف سے شروع کی جائیں۔

رواہ مالک فی الموطا والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن انس

۲۵۳۸۹. آدمی کو باپ اور بیٹے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۳۹۰.. منع کیا گیا ہے کہ مجلس سے کوئی شخص اٹھ جائے اور دوسرا اس کی جگہ آن بیٹھے۔ رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۵۳۹۱ دو آدمیوں کے درمیان تیسرے شخص کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے البتہ ان کی اجازت سے بیٹھ سکتا ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمرو

۲۵۳۹۲ سائے اور دھوپ کے درمیان آدمی کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن رجل

مجلس میں وسعت پیدا کرنا

۲۵۳۹۳ جب تم میں سے کوئی شخص مجلس تک پہنچ جائے اس کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کردی گئی ہو اسے بیٹھ جانا چاہیے ورنہ کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جائے۔ رواہ البغوی والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن شیبۃ بن عثمان

۲۵۳۹۴ جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے سلام کرے اگر مجلس میں بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو سلام کرکے چلا جائے چونکہ پہلا دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۹۵ جب تم بیٹھ جاؤ اپنے جوتے اتار لو تاکہ تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے۔ رواہ البزار عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۸۔

۲۵۳۹۶ جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کردی گئی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث عزت واکرام سمجھ کر بیٹھ جائے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کی اگر مجلس میں گنجائش نہ ہو پھر کھلی جگہ دیکھ کر وہیں بیٹھ جائے۔

رواہ الحارث عن ابی شیبۃ الخدری

۲۵۳۹۷ مجلسوں کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرو سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرو اور نظریں نیچی رکھو۔

رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۵۵ وکشف الخفاء ۱۲۴۳۔

۲۵۳۹۸ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ جائے اور پھر دوبارہ واپس لوٹ آئے وہ اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل عن وہب بن حذیفۃ

کلام:.... للکلام فی اسناد الحدیث ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۲۷

۲۵۳۹۹ جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں بیٹھا ہو اور پھر اس سے سایہ چھٹ جائے اور یوں وہ آدھا سائے میں ہو اور آدھا دھوپ میں تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶

۲۵۴۰۰ دھوپ میں بیٹھنے سے گریز کرو چونکہ دھوپ کپڑوں کو بوسیدہ کر دیتی ہے بو کو بدبودار کر دیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کر دیتی ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۶ والضعیفۃ ۱۸۹

۲۵۴۰۱ سب سے زیادہ افضل مجلس وہ ہے جس کا رخ قبلہ کی طرف ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۳۴ وضعیف الجامع ۹۷۶

۲۵۴۰۲ سب سے افضل نیکی ہم جلیسوں کی عزت داری ہے۔ رواہ القضاعی عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ۶ وضعیف الجامع ۱۰۰۸

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۴۳

۲۵۴۱۷ مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ لے:

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لاالٰہ الا انت وحدک لاشریک لک استغفرک واتوب الیک

رواہ الطبرانی عن ابن عمرو وابن مسعود

کلام:...... وفیہ توحید وحدک لاشریک لک وفقط سطرۃ تحریۃ ابطال ۳۲۲۔

۲۵۴۱۸۔۔۔ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے جس میں شور وغوغا کثرت سے ہوا ور مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لے:

سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اشھد ان لاالٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک

اس مجلس میں جو برائیاں بھی سرزد ہوئی ہوں گی وہ بخش دی جائیں گی۔ رواہ الترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶۶۔

۲۵۴۱۹۔ جس شخص نے یہ دعا پڑھی:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لاالٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک

اگر مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے عمدہ کلام پر مہر لگا دی جائے، جس نے یہ دعا لغویات کی مجلس میں پڑھی اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ رواہ النسائی والحاکم عن جبیر بن مطعم

۲۵۴۲۰۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے اور مجلس میں اس کے بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کردی جائے اسے وہاں بیٹھ جانا چاہیے چونکہ یہ اس کی عزت اور اکرام کا باعث ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے مسلمان بھائی نے اسے نوازا ہے اگر مجلس میں اس کے لیے گنجائش نہ پیدا ہو سکے اسے دیکھ کر گنجائش والی جگہ میں بیٹھ جانا چاہیے۔ رواہ الخطیب عن ابی شعیر

۲۵۴۲۱۔۔۔ جب کوئی شخص تمہارے لیے مجلس میں کھڑا ہو جائے تم اس جگہ نہ بیٹھو تمہارا ہاتھ اس شخص کے کپڑے کو نہ چھونے پائے جس کے تم مالک نہیں ہو۔ رواہ الطیالسی والبیھقی فی السنن عن ابی بکرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۳

کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے

۲۵۴۲۲۔ جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہو جاتا ہے اور جو شخص بستر پر لیٹے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۲۳ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود اس کی جگہ بیٹھ جائے لیکن مجلس میں کشادگی کرو اور وسعت پیدا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عمر

۲۵۴۲۴ کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۲۵۴۲۵۔ جو قوم بھی کسی ایسی مجلس کا انعقاد کرتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجا گیا ہو وہ مجلس قوم کے لیے باعث صد افسوس بن جاتی ہے اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں تب بھی ثواب کی لذت سے بہرہ مند نہیں ہوں گے۔ رواہ النسائی عن ابی سعید

الاکمال

۲۵۴۲۶۔ اکابر (بڑوں) سے ابتدا کرو چونکہ برکت اکابر ہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحکیم عن ابن عباس

۲۵۳۵۵ ..... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہوا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا یہ مجلس ان کے لیے نقص اور عیب ہوگی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۹۔

۲۵۳۵۶ ..... جو قوم کسی مجلس میں مجتمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئی دراں حالیکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ رواہ الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان و ابن عمر

۲۵۳۵۷ ..... جو قوم اکٹھی ہو کر بیٹھی پھر متفرق ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گویا وہ لوگ مجلس سے مردہ لاش سے بھی زیادہ بدبودار ہو کر اٹھے۔ رواہ ابوداؤد والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن جابر

۲۵۳۵۸ ..... جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئے دراں حالیکہ اللہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ رواہ ابن حبان عن ابی هريرة

۲۵۳۵۹ ..... جو لوگ مجلس برخاست کر کے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ان کی مثال مردہ گدھے جیسی ہے۔ یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی۔ رواہ الخطيب عن ابی هريرة

۲۵۳۶۰ ..... جو لوگ کسی مجلس کا انعقاد کرتے ہیں پھر دیر تک مجلس برپا کیے رہتے ہیں پھر بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے مجلس برخاست کر دیتے ہیں اور نبی ﷺ پر درود بھی نہیں بھیجتے یہ مجلس ان کے لیے ان کی طرف سے نقص ہوگی اللہ تعالیٰ اگر چاہے انھیں عذاب دے اگر چاہے انھیں بخش دے۔

رواہ ابن شاهين عن انس

۲۵۳۶۱ ..... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی بستر پر ہوتا ہے یا کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا قیامت کے دن یہ اس کے لیے نقص اور عیب ہوگا۔ رواہ ابن شاهين فی الترغيب فی الذکر عن ابی هريرة

۲۵۳۶۲ ..... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے الا یہ کہ ان لوگوں میں نقص آ جاتا ہے جو شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا چلنا اس کی پیشانی پر بدنما داغ بن جاتا ہے اور جو شخص اپنے بستر پر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یوں لیٹنا بھی اس کے لیے باعث نقص وعیب بن جاتا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابی هريرة

۲۵۳۶۳ ..... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں وہ لوگ اپنے رب کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے قیامت کے دن یہ مجلس ان کے لیے بدنما داغ اور نقص ہوگی اگر اللہ چاہے ان سے مواخذہ کرے اور چاہے تو معاف کر دے۔

رواہ ابن شاهين والبيهقی عن ابی هريرة

افسوس وحسرت کی مجلس

۲۵۳۶۴ ..... جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے یہ مجلس قیامت کے دن ان کے افسوس میں اضافہ ہی کرے گی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۳۶۵ ..... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتی وہ مجلس ان کے لیے باعث افسوس بن جاتی ہے جو شخص کسی راستے پر چلتا ہے اور اس راستے پر اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یہ چلنا اس پر بدنما داغ ہوگا۔ رواہ ابن السنی عن ابی هريرة

۲۵۳۶۶ ..... جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی اور محو گفتگو ہوگئی پھر مجلس برخاست کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کر لیا اللہ تعالیٰ ان کی گفتگو میں ہونے والی لغویات کو بخش دیتے ہیں۔ رواہ ابن السنی فی عمل يوم وليلة عن ابی امامة

۲۵۳۶۷ ..... جس شخص نے مجلس میں یہ دعا: "سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک واتوب اليک"

پڑھ لی تو اس مجلس پر مہر لگا دی جائے گی جو تا قیامت نہیں ٹوٹے گی۔ رواہ جعفر الفریابی فی الذکر عن ابی سعید

۲۵۳۶۸ سبحانک اللهم وبحمدک استغفرک واتوب الیک مجلس کا کفارہ ہے۔ رواہ سمویہ عن انس

۲۵۳۶۹ مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ کر مجلس سے اٹھ جائے: "سبحانک اللهم وبحمدک لا اله الا انت تب علی واغفرلی" یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے اگر لغو مجلس ہو تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر ذکر کی مجلس ہو تو اس پر مہر ہو جاتی ہے۔

رواہ ابن النجار عن جبیر

۲۵۳۷۰ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا ہو اور جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے یہ دعا: "سبحانک اللهم وبحمدک لا اله الا انت استغفرک واتوب الیک" پڑھے اس مجلس میں اس سے جتنی بھی خطائیں سرزد ہوئیں معاف ہو جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل والطحاوی والطبرانی ومحمد بن المنصور عن السائب بن یزید عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر عن ابیہ

ممنوعات مجلس

۲۵۳۷۱ جس قوم نے بھی اللہ کی مجلس کی اور پھر مجلس میں وہ ایک دوسرے کے لیے خاموش نہ رہے تو اس مجلس سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن محمد بن کعب القرظی مرسلا

کلام:... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۹

۲۵۳۷۲ اگر چارونا چار راستوں پر مجلس لگاؤ تو پھر راستہ دکھانے میں لوگوں کی رہنمائی کرو سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن البراء

۲۵۳۷۳ تمہارا راستوں کی مجالس سے کیا تعلق راستوں میں مجالس لگانے سے اجتناب کرو ورنہ راستوں کا حق ادا کرو نظریں نیچی رکھو سلام کا جواب دو اور اچھے کھانے میں راہنمائی کرو اور عمدہ کلام کرو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی طلحہ

۲۵۳۷۴ مجلس سے عجمیوں کی طرح کھڑے مت ہو جاؤ جیسے بعض لوگ ایک دوسرے کی بڑائی کی خاطر کھڑے ہو کر مجلس سے چلے جاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی امامۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۴۲، المشتہر ۱۳۹

۲۵۳۷۵ ایسے مت کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے عظماء کے ساتھ کرتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

اکمال

۲۵۳۷۶ کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے نہ اٹھے البتہ اپنے بھائی کے لیے مجلس میں کشادگی پیدا کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ

۲۵۳۷۷ میرے لیے کھڑے نہ ہو بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کھڑا ہوا جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبادۃ بن الصامت

۲۵۳۷۸ ایسا مت کرو جیسے عجمی لوگ کرتے ہیں چنانچہ وہ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۵۳۷۹ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جس کے لیے غلام صفوں میں کھڑے ہوں۔ رواہ الدارقطنی عن النعمان بن السری

۲۵۳۸۰ جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں جائے گا۔ رواہ ابن جریر عن معاویۃ

۲۵۳۸۱ جو شخص اس پر خوش ہوتا ہو کہ لوگ اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی وابن جریر وابن عساکر عن معاویۃ

اس جیسی حرکت کرے یا اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ دوزخ میں گھر بنا دے گا۔

فائدہ: "زیر آنحضرت" آنے والی تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا یا نزدیکی کرنا اس سے جبکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کردہ عنوان "التعظيم والقيام" سے تعظیماً کھڑے ہونے کی اباحت معلوم ہوتی ہے سو حق کی راہ یہ ہے کہ تعظیماً کھڑے ہونا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کی محبت اور تعظیم دل میں ہو اور وہ شخص اپنی نظر میں تعظیم کے قابل بھی ہو مسلمان ہو کافر نہ ہو، اگر کھڑا نہ ہونے کی وجہ سے کسی کی دل شکنی ہوتی ہو یا دشمنی ہو جانے کا یا کوئی اور مصلحت ہو پھر بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ احادیث میں جو ممانعت ہے وہ اس صورت پر محمول ہے کہ کوئی شخص بیٹھا رہے اور اس کی تعظیم میں لوگ کھڑے رہیں یا کوئی شخص دل سے چاہتا ہو کہ لوگ میرے آگے کھڑے رہیں، بعض احادیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے لیے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے تو آپ نے تواضع سادگی اور بے تکلفی کی وجہ سے منع فرمایا ہے۔

تعظیم کرنا اور کھڑا ہونا

۲۵۳۸۲۔۔۔ اس نے اہل حق کے حق کو پہچان لیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن الاسود بن سریع

۲۵۳۸۳۔۔۔ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۵۳۸۴۔۔۔ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔

رواه ابن ماجه عن ابن عمر والبزار وابن خزيمة والطبراني وابن عدي والبيهقي في شعب الايمان عن جرير والبزار عن ابي هريرة وابن عدي عن معاذ وعن ابي قتادة والحاكم عن جابر والطبراني عن ابن عباس وعن عبدالله بن ضمرة وابن عساكر عن انس وعن عدي بن حاتم والدولابي في الكنى وابن عساكر عن ابي راشد عبدالرحمن بن عبد بطلط شريف قومه

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۲ والاتقان ۵۲

۲۵۳۸۵۔۔۔ جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کے لیے آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۶۔

۲۵۳۸۶۔۔۔ جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کرنے آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۸۔

الاکمال

۲۵۳۸۷۔۔۔ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز (یعنی بڑا، غیرت مند آدمی) آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواه ابن ماجه والحكيم والبيهقي عن ابن عمر والحاكم عن جابر بن عبدالله والطبراني عن ابن عباس وعن جرير وابن ابي شيبة وابن عدي والبيهقي في شعب الايمان والبيهقي في الحسن عن جرير والبزار عن ابي هريرة والطبراني وابن عدي عن معاذ بن جبل وابن عساكر عن ابي قتادة وابن عساكر عن عدي بن حاتم وعن طاوس وعن جابر بن جابر الجعفي عن ابيه عن جده ابو الحسن القطان في المطولات وابن منده والطبراني والحكيم من طريق صابر بن سالم بن حميد بن يزيد بن عبدالله بن ضمرة بن مالك البجلي عن ابيه سالم عن ابيه حميد عن ابيه يزيد قال حدثني اخي ابو الضعف عن ابيه عبدالله بن ضمرة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی اور یہ ارشاد فرمایا۔ اگرچہ حدیث پر کلام ہے لیکن کثرت اسانید کی وجہ سے درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے دیکھئے کی

۲۵۵۰۱ جس شخص نے کسی شخص (کی سواری) کی رکاب پکڑی نہ کوئی لالچ تھی اور نہ اس سے خوفزدہ تھا اس کی بخشش کردی جائے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۵۵۰۲ تم برابر بھلائی پر قائم رہو گے جب تک تم اپنے اچھے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اور ان کا حق پہچانتے رہو گے بلاشبہ حق کا پہچاننے والا حق پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ ابونعیم عن ابی الدرداء

۲۵۵۰۳ بوڑھوں کا احترام کرو بلاشبہ بوڑھوں کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔ لہٰذا جو شخص بوڑھوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ ابن حبان فی التاریخ وابن عدی والدیلمی عن انس ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۵۵۰۴ جس شخص نے اسلام میں کسی سن رسیدہ کا اکرام کیا گویا اس نے نوح علیہ السلام کا اکرام کیا اور جس شخص نے نوح علیہ السلام کا ان کی قوم میں اکرام کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا۔ رواہ ابوبکر والدیلمی والخطیب وابن عساکر عن انس وفیہ یعقوب بن تحیۃ الواسطی لاشی، وبکر بن احمد بن یحیی الواسطی مجھول ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۸۱ والتنزیہ ۲۶۱۔

۲۵۵۰۵ ... اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کیا جائے عادل حکمران اور حامل قرآن کے حق میں نہ غلو کیا جائے اور نہ ہی ان کے حق میں جفا کی جائے۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر

۲۵۵۰۶ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کرنا اور امام عادل کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے۔

رواہ ابن الضریس عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الآلی ۱۵۱

۲۵۵۰۷ تین آدمیوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے مرتبے کی تعظیم میں سے ہے۔ عادل حکمران کا اکرام کرنا، ذی علم شخص کا اکرام کرنا اور وہ حامل قرآن جو قرآن میں نہ غلو کرتا ہو اور نہ ہی سرکشی اختیار کرتا ہو اس کا اکرام کرنا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن طلحۃ بن عبداللہ بن کریز

۲۵۵۰۸ تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان میں سے ہیں۔ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کرنا، کتاب اللہ کے عالم کا اکرام کرنا، ذی علم کا اکرام کرنا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ رواہ الشاشی فی مجالس الحکمۃ عن ابی امامۃ

چھینک، اس کا جواب اور جمائی کا بیان

۲۵۵۱۰ ... میرے پاس جبرئیل امین آئے اور فرمایا: جب تمہیں چھینک آئے تو یہ کلمات پڑھو "الحمد للہ لکرمہ والحمد للہ لعز جلالہ" بلاشبہ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا، سچ کہا، اس کی بخشش کردی گئی ہے۔

رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی رافع

۲۵۵۱۱ اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے جبکہ جمائی ناپسند ہے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر سننے والے مسلمان کا حق ہے کہ وہ اس کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہے، رہی بات جمائی کی سو وہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہوسکے اسے روکنے کی کوشش کرے، چونکہ جب کوئی شخص جمائی لیتا ہے اور اس کے منہ سے "ہاہ" کی آواز نکلے اس پر شیطان ہنستا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۱۲ ... چھینک اور جمائی میں آواز بلند کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ رواہ ابن السنی عن ابن الزبیر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۵۶۔

۲۵۵۱۳ شدت والی جمائی اور شدت والی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ رواہ ابن السنی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۰۵۔

۲۵۵۱۴ چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو چاہو جواب دو چاہے نہ دو۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن عبید بن رفاعۃ الزرقی مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ وضعیف الجامع ۱۴۰۲

۲۵۵۱۵ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ علی کل حال۔ اس کے پاس جو شخص بیٹھا ہو وہ کہے یرحمک اللہ چھینکنے والا بھی آس پاس بیٹھنے والوں کے لیے کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی ایوب وابن ماجہ والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۵۱۶ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ، جب وہ کہہ دے تو اس کے جواب میں اس کا بھائی یا ساتھی کہے: یرحمک اللہ جب وہ "یرحمک اللہ" کہہ دے تو چھینکنے والا کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۱۷ جب کوئی شخص چھینکے حالانکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تم اسے جواب دے سکتے ہو۔ رواہ البیہقی فی السنن عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۹

۲۵۵۱۸ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اسے اپنی ہتھیلی منہ پر رکھ لینی چاہیے اور چاہیے آواز دھیمی رکھنے کی کوشش کرے۔

رواہ الحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۱۹ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو، جب وہ الحمد للہ نہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر والبخاری فی الادب المفرد ومسلم عن ابی موسیٰ

۲۵۵۲۰ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے وہ "الحمد للہ رب العالمین" کہے اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جائے اور چھینکنے والا کہے: یغفر اللہ لنا ولکم۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والحاکم عن سالم بن عبید الاشجعی

۲۵۵۲۱ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے اور وہ الحمد للہ کہتا ہے فرشتے "رب العالمین" کہتے ہیں جب چھینکنے والا رب العالمین کہتا ہے فرشتے کہتے ہیں: رحمک اللہ۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۹۵

۲۵۵۲۲ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اس کے جواب میں پاس کا آدمی یرحمک اللہ کہے، اگر تین مرتبہ سے زیادہ چھینکے تو اسے زکام ہے تین بار سے زیادہ اسے یرحمک اللہ نہ کہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۲۳ سب سے سچی بات وہ ہے جس کے وقت چھینک آجائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۳۸۳ والاتقان ۱۱۲

۲۵۵۲۴ جس شخص نے کوئی بات کی اور اس کے پاس چھینک آگئی وہ بات حق ہے۔ رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۸۷۹ وتحفۃ اللآلی ۵۲۵۳

۲۵۵۲۵ دعا کے وقت چھینک کا آجانا سچا گواہ ہے۔ رواہ ابونعیم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۰۶ وضعیف الجامع ۳۸۹۳۔

۲۵۵۳۶ جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے "ھا" کی آواز نکالتا ہے اس سے شیطان ہنس جاتا ہے۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۳۷ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے تو اسے ہاتھ منہ پر رکھ لینا چاہیے تاکہ جمائی کی آواز نہ نکلنے پائے چونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۳ والضعیفۃ ۲۴۲۰۔

اکمال

۲۵۵۳۸ جب کوئی بات کرتے ہوئے تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اس کی وہ بات حق ہوتی ہے۔ رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۴۲ والموضوعات ۳؍۷۷

۲۵۵۳۹ دعا کے وقت چھینک کا آنا آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے۔ رواہ ابو نعیم عن ابی رھم

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۵ وکشف الخفاء ۴۳۱

۲۵۵۴۰ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے منہ بند رکھے یا (جمائی آنے پر) منہ پر ہاتھ رکھ دے چونکہ جب جمائی لیتا ہے اور اس کے منہ سے آہ کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنستا ہے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۴۱ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ علی کل حال۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۵۴۲ جو شخص چھینکا یا ڈکار لیا اور کہا: "الحمد للہ علی کل حال من الاحوال" ستر بیماریاں اس سے دور کردی جائیں گی جن میں سے ہلکی بیماری جذام ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عمرو ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۰۵۳ والتنزیہ ۲؍۳۱۲۔

۲۵۵۴۳ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتے ایک دوسرے پر سبقت لے جارہے تھے کہ اس دعا کو لے کر کون اوپر چڑھے۔ رواہ النسائی وابن قانع والحاکم عن رفاعۃ

رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی میں نے کہا:

الحمد للہ حمدا کثیرا مبارکا فیہ ومبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی

پس آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۵۴۴ جب کوئی شخص چھینکے تو الحمد للہ سے ابتدا کرو چھینک پر الحمد ہر بیماری کی دوا ہے اور پہلو کے درد کی بھی دوا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۴۳۔

۲۵۵۴۵ جس شخص نے چھینکنے والے کو الحمد للہ سے پہلے جواب دے دیا وہ پہلو کے درد سے محفوظ رہ [illegible] کوئی ناگواری نہیں دیکھے گا حتی کہ دنیا سے چلا جاتا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس وفیہ بقیۃ وضعفہ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ... ۱۴۹ والفوائد المجموعۃ ۶۶۷

۲۵۵۴۶ جب کسی کو چھینک آئے تین بار چھینک آنے پر اسے یرحمک اللہ سے جواب دو اگر پھر چوتھی بار چھینک آئے اسے چھوڑ دو چونکہ اسے زکام ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی ھریرۃ

فرمایا تم دونوں میرے حواری ہو جیسے عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے پھر ان دونوں کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اے عمار! تجھے باغی ٹولہ قتل کرے گا پھر آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ پھر آپ نے حضرت عویمر بن زید ابو درداء رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلایا ارشاد فرمایا: اے سلمان! تم ہم اہل بیت میں سے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اول و آخر کا علم عطا فرمایا ہے کتاب اول اور کتاب آخر کا علم عطا کیا ہے پھر فرمایا: کیا میں اچھی بات میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ نے فرمایا: اگر تم ان کے عیب تلاش کرو گے وہ تمہارے عیب تلاش کریں گے، اگر تم انہیں چھوڑ دو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگو گے وہ تمہیں پکڑ لیں گے انہیں اپنی عزت ان کے ذمے قیامت کے دن کے لیے دے دو جان لو بدلہ تمہارے سامنے ہے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کر دی پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو تم پہلے لوگ ہو جو میرے حوض پر میرے پاس آؤ گے تم عالیشان بالا خانوں میں ہو گے پھر آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ضلالت سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھائی اور جسے چاہا ضلالت پر رکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری روح نکل چکی میری کمر ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ چھوڑے رکھا اگر میرے ساتھ یہ برتاؤ کسی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت افزائی کا اختیار حاصل ہے آپ کو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے تمہیں اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا میرے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں کیا پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وراثت میں چھوڑتے رہے ہیں عرض کیا انبیاء وراثت میں کیا چھوڑتے رہے ہیں فرمایا: کتاب وسنت تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہو گے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اخوانا علی سرر متقابلین“ وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے“ یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ائمہ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے مثلاً بغوی، طبرانی نے معجم الصغیر و الکبیر میں، باوردی نے معرفہ میں اور ابن عدی نے اس حدیث کے متعلق میرے دل میں کچھ تردد تھا حتیٰ کہ میں نے ابو احمد حاکم کو کنی میں امام بخاری سے بھی روایت کرتے دیکھا اور اس کی سند یوں ہے حسان بن حبان، ابراہیم بن بشیر ابو عمرو، یحییٰ بن معن، ابراہیم قرشی، سعد بن شرحبیل، زید بن ابی اوفی۔

پھر کہا: یہ سند مجہول ہے اس کا کوئی متابع نہیں پھر سند میں مذکور رواۃ کا ایک دوسرے سے سماع بھی ثابت نہیں۔ انتہیٰ۔

۲۵۵۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جنت میں بہت سارے ستون یاقوت ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، یہ بالا خانے چمکدار ستارے کی مانند چمک رہے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں کون لوگ رہائش پذیر ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان میں وہ لوگ سکونت کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور محض اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن

ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار وفیہ موسیٰ بن وردان ضعفہ ابن معین ووثقہ ابن عساکر

حدیث ۱۵۲۲۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام: ..... حدیث یروی بطرق قلیل ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۰۹

۲۵۵۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں بہت سارے ستون یاقوت کے ہیں جن

۲۵۵۶۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محبت سے سرفراز کرے تو اس کی محبت کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۲۵۵۶۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کو "جزاک اللہ خیر" کہنے میں کتنا اجر و ثواب ہے تو تم آپس میں ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ اس دعا کا دینا شروع کر دو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۵۶۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے سر سے کوئی چیز (جوں یا تنکا وغیرہ) اٹھائے تو وہ اپنے بھائی کو دکھا دے۔ رواہ الدینوری

کسی کی اچھائی معلوم کرنے کا طریقہ

۲۵۵۶۹ عبداللہ عمری کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: فلاں شخص سچا آدمی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی معاملہ ہوا ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا: کیا تم نے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اس کے متعلق کوئی علم نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے اسے مسجد میں سر اٹھاتے اور سر نیچا کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدینوری والعسکری فی المواعظ عن اسلم

۲۵۵۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان چیزوں سے تعرض مت کرو جن میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں، اپنے دشمن سے کنارہ کش رہو اپنے دوست سے بھی ہوشیار رہو البتہ امانتدار میں کوئی حرج نہیں، چونکہ قوم کے امین شخص کے ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہوسکتی، فاجر شخص سے بالکل میل جول مت رکھو چونکہ وہ تمہیں اپنا فسق بھی سکھا دے گا اسے اپنے راز مت بتاؤ اپنے معاملات کے متعلق ان لوگوں سے مشورہ کرو جو خوف خدا کو اپنے پلے باندھے رکھتے ہوں۔ رواہ سفیان ابن عیینۃ فی جامعہ وابن المبارک فی الزھد وابن ابی الدنیا فی الصمت والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۷۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے بھائی کو پھسلتا دیکھو اسے کھڑا کر کے درستی پر لاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اس پر رجوع فرمائے اور اس کی توبہ قبول کرے اور اس کے خلاف شیطان کے معاون مت بنو۔ رواہ ابن ابی الدنیا والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۵۷۲ حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دوستوں میں سے ایک شخص کا بہت زیادہ تذکرہ کرتے تھے اور فرماتے: اسے رات کی درازی، جب فرض نماز پڑھتے فوراً اس کی طرف لپک جاتے جب اس سے ملاقات کرتے اسے گلے لگا لیتے اور اس کے ساتھ چمٹ جاتے۔ رواہ المحاملی

۲۵۵۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو مجھے میرے عیوب بیان کرے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۵۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے دوست سے اندازے کی محبت کرو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اپنے دشمن سے دشمنی بھی اندازے کی کرو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

رواہ مسدد وابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان وقال روی من اوجہ ضعیفۃ موقوفا والمحفوظ موقوف

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۹ والاتقان ۱۱

۲۵۵۷۵ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں قطع تعلقی مت کرو ایک دوسرے سے منہ مت موڑو ایک دوسرے سے حسد مت کرو ایک دوسرے سے بغض نہ کرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ میں بغض کی عبارت نہیں رکھی ۶۱۲۴۔

۲۵۵۷۶ مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر (گنہگار) سے دوستی مت رکھو کیونکہ وہ تمہارے سامنے شیخی ماری کرے گا اور چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اور اپنی بری خصلتیں خوبصورت کرکے تمہارے سامنے پیش کرے گا اس کا تمہارے پاس آنا اور جانا باعث رسوائی اور عیب ہے بیوقوف کو دوست مت بناؤ وہ تمہارے سامنے خوب محنت دکھاتا ہے کام سے گا مگر تمہیں نفع نہیں پہنچائے گا بسا اوقات تمہیں نفع پہنچانے کی کوشش کرے گا لیکن تمہیں نقصان پہنچا جائے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کا دور رہنا اس کے قریب رہنے سے بہتر ہے اس کا مرجانا زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ جھوٹے شخص کو بھی دوست مت بناؤ چونکہ وہ تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتا وہ تمہاری باتیں دوسروں تک منتقل کرے گا اور دوسروں کی باتیں تمہارے پاس لائے گا اگر تکلف کرکے سچ بولنے کی کوشش کرے گا پھر بھی سچ نہیں بولے گا۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۵۵۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حق کو پہچانو خواہ اس کا ظہور کسی شریف اور کم تر آدمی سے ہو، غم اور پریشانی کو صبر سے ٹالتے رہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصبر والدینوری

جس سے محبت ہو اسے اطلاع کرنا

۲۵۵۷۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں محض اللہ کے لیے فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تم نے اسے خبر کر دی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کر دو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی سے ملا اور کہا: میں محض اللہ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں اس نے جواب میں کہا: جس ذات کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۵۷۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں شخص سے محض اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تو نے اسے خبر کر دی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کر دو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے شخص! میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس نے کہا: جس اللہ کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ بھی تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۵۸۰ عبداللہ بن علقمہ بن الفغواء الخزاعی اپنے والد علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: مجھے نبی کریم ﷺ نے کچھ مال دے کر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تاکہ وہ مال ابوسفیان فقرائے قریش میں تقسیم کر دے حالانکہ وہ لوگ مشرک تھے آپ ﷺ ان لوگوں کی تالیف قلب چاہتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کوئی رفیق سفر تلاش کرلو چنانچہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انھوں نے کہا: میں تمہارے ساتھ جاؤں گا وہ تمہارے ساتھ میری رفاقت اچھی رہے گی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے لیے رفیق سفر تلاش کرلیا ہے فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری رفاقت اچھی رہے گی فرمایا: وہ ایسا ہی ہے۔ علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں سفر کی تیاری مکمل کرلی تو آپ نے چلتے وقت مجھے نصیحت کی اور فرمایا: اے علقمہ! جب بنی ضمرہ کے علاقے میں پہنچو تو اپنے رفیق سفر سے ذرا بچ کے رہو چونکہ تم نے کسی کہنے والے کا قول سنا ہوگا "اخوک البکری لا تامنه" یعنی اپنے بکری دوست پر بھروسہ نہ کرو۔ چنانچہ ہم سفر پر نکل پڑے اور جب ہم مقام ابواء پہنچے جو کہ بنی ضمرہ کا علاقہ ہے عمرو بن امیہ نے مجھ سے کہا: اپنے قوم کے بعض لوگوں کے پاس جانا چاہتا ہوں مجھے ایک ضروری کام ہے تم یہیں ٹھہرو میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی جب وہ چلے گئے تو مجھے نبی کریم ﷺ کی نصیحت یاد آگئی اور اپنے اونٹ کو چابک مار کر آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ عمرو بن امیہ ضمری ایک طرف سے چند لوگوں کے ہمراہ تیر اور کمانیں اٹھائے ہوئے نمودار ہوئے جب میں نے انھیں دیکھا تو میں نے اونٹ کو اور زیادہ تیز کر دیا جب میں ان لوگوں سے آگے نکل گیا کچھ دور ہونے کے بعد عمرو نے مجھے پکڑ لیا اور بولا: میں ایک ضروری کام کے لیے اپنی قوم کے پاس گیا تھا میں نے کہا: جی

۲۵۵۸۹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم برابر کہتے رہتے تھے کہ وقفے کے بعد ملاقات کرنے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے حتیٰ کہ یہ بات ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر لیا۔ رواہ ابن النجار

وقفہ کے بعد ملاقات سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے

۲۵۵۹۰ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کبھی کبھار وقفے کے بعد ملاقات کر دیوں محبت میں اضافہ ہوگا۔
رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۱ "مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا چاہے اسے چاہیے کہ لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۲ شعبی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا وہ شخص ایسے آدمی کی صحبت میں بیٹھا تھا جو برائیوں کا مرتکب تھا۔ یہ اشعار کہے۔

لا تصحب اخا الجهل وایاک وایاہ

جاہل کے پاس مت بیٹھو اور تم بھی اس سے دور رہو اور اسے بھی اپنے سے دور رکھو۔

فکم من جاهل اردی حلیما حین آخاہ

کتنے جاہل ہیں جو ایسے بردبار صفت انسانوں کو ہلاک کر دیتے ہیں جب وہ جاہلوں سے دوستی کر بیٹھتے ہیں۔

یقاس المرء بالمرء اذا هو ماشاہ

آدمی کو آدمی پر قیاس کیا جاتا ہے جب وہ کسی چیز کو چاہتا ہے۔

وللشیء من الشیء مقاییس واشباہ

ہر چیز کو کسی دوسری چیز پر قیاس کیا جاتا ہے جبکہ مختلف چیزیں ایک جیسی بھی ہوتی ہیں۔

وللقلب علی القلب دلیل حین یلقاہ

ایک دل کی دوسرے دل پر دلیل ہوتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے۔

۲۵۵۹۳ مجاہد کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص کی صحبت میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے حق کو ایسے نہ دیکھتا ہو جیسے تم دیکھتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۳۰۶۳۔

۲۵۵۹۴ ... محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی آدمی سے اس کے عدل و انصاف کی بناء پر محبت کرتا ہو حالانکہ وہ شخص اللہ کے علم میں اہل دوزخ میں سے ہے اللہ تعالیٰ محبت کرنے والے کو اجر و ثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ (یعنی محبوب) اہل جنت میں سے ہو۔ جو شخص نے کسی آدمی سے اس کے ظلم کی وجہ سے بغض کرتا ہو حالانکہ وہ (یعنی مبغوض) اللہ تعالیٰ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ تعالیٰ بغض رکھنے والے کو اجر و ثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۵۹۵ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: جس نے کسی شخص سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل جنت میں سے کسی آدمی سے محبت کرتا ہو اگرچہ اس کا محبوب اہل دوزخ میں سے کیوں نہ ہو۔ چونکہ وہ ایک اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے محبت کرتا ہے جو اس میں موجود دیکھتا ہے۔ جس نے کسی شخص سے بغض رکھا اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل دوزخ میں سے کسی آدمی سے بغض رکھتا ہو اگرچہ اس کا مبغوض اہل جنت میں سے کیوں نہ ہو چونکہ وہ ایک بری خصلت کی وجہ سے اس سے بغض رکھتا ہے جو اس

۲۵۱۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں، مستقل قیام گاہ میں برا پڑوسی، بری بیوی جب تم اس کے پاس آؤ تو زبان درازی شروع کر دیتی ہے اگر غائب ہو جاؤ اس پر بھروسہ نہیں کرتے تیسرا بادشاہ اگر تم اس کے ساتھ اچھائی کرو وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کر بیٹھو وہ تمہیں معاف نہیں کرے گا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۱۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بادشاہوں کے دروازوں سے بچتے رہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

باب...... ان حقوق کے بیان میں جو پڑوسی کی صحبت سے متعلق ہیں

۲۵۱۰۴ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" عبدالرحمن بن قاسم کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے پڑوسی سے سخت جھگڑا کر رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن سے فرمایا اپنے پڑوسی سے مت جھگڑو چونکہ لوگ چلے جاتے ہیں اور پڑوسی باقی رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن المبارک وابوعبید فی الغریب والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۱۰۵ ضمرہ کہتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا کہ رات کو مجھے پتھر مارے جاتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں سے پتھر آتے ہیں تم بھی ادھر واپس پھینک دیا کرو پھر فرمایا: شر کی اصلاح شر سے ہوتی ہے۔

رواہ السمعانی

۲۵۱۰۶ "مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: تم سائے میں بیٹھے ہو حالانکہ تمہارے اصحاب دھوپ میں بیٹھے ہیں۔ رواہ ابن عدی وقال منکر

۲۵۱۰۷ محمد بن عبداللہ بن سلام کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: صبر کرو، محمد بن عبداللہ دوسری بار پھر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: اپنا سامان اٹھا کر گلی میں پھینک دو جب کوئی تمہارے پاس آئے کہو میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے یوں اس طرح اس پر لعنت متحقق ہو جائے گی چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۲۵۱۰۸ بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہارا پڑوسی بیمار پڑ جائے تم اس کی عیادت کرو اگر مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر اسے کپڑوں کی ضرورت ہو تم اسے کپڑے پہناؤ اگر اسے کوئی اچھائی نصیب ہو تم اسے مبارکبادی دو اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو اس کی عمارت سے اپنی عمارت اونچی نہ بناؤ کہ اس تک ہوا نہ پہنچ پائے اور تم اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت نہ پہنچاؤ ہاں البتہ ہنڈیا میں سے اسے بھی کچھ حصہ کر دو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

حدیث [illegible] نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۱۰۹ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا آپ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۸۲۸ نمبر پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۵۱۱۰ ابوجحیفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا، اس سے نبی کریم

ﷺ نے فرمایا: اپنا سازو سامان راستے میں پھینک دو چنانچہ اس شخص نے اپنا سازو سامان راستے میں پھینک دیا لوگ ادھر سے گزرتے اور اس کے پڑوسی پر لعنت کرتے جاتے چنانچہ اس کا پڑوسی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں سے مجھ کن باتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: بھلا تمہیں کن باتوں کا سامنا ہے؟ عرض کیا: لوگ مجھ پر لعنت کررہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر لعنت کردی ہے عرض کیا: دوبارہ مجھ سے یہ غلطی سرزد نہیں ہوگی۔ اتنے میں شکایت کرنے والا شخص آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: اپنا سامان اٹھالو اب تم امن میں ہو یا فرمایا: تمہاری کفایت کردی گئی ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۱۱ ۔۔۔ ابو قتادہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ایک پڑوسی ہے جو اپنی ہنڈیا چڑھاتا ہے اور مجھے نہیں کھلاتا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ پر اس وقت تک کبھی ایمان نہیں لایا۔ رواہ ابو نعیم

۲۵۶۱۲ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کسے ہدیہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو اسے ہدیہ دو۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والبخاری وابو داؤد

۲۵۶۱۳ ۔۔۔ "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال واولاد سے خوفزدہ ہوتے ہوئے اپنے پڑوسی کے آگے دروازہ بند رکھا یہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے اور وہ شخص بھی (کامل) مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ چنانچہ تمہارا پڑوسی تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو، جب تم سے قرض طلب کرے تم اسے قرض دو جب وہ محتاج ہو جائے تم اس کی طرف رجوع کرو جب بیمار پڑ جائے تم اس کی بیمار پرسی کرو جب اسے بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکباد دو، جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تم اسے تسلی دو جب مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ چلو، تم اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت اس طرح نہ کھڑی کرو کہ اسے تازہ ہوا آنے نہ پائے، اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت مت پہنچاؤ البتہ اپنی ہنڈیا میں سے اس کا بھی حصہ کرو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی ہدیہ دو اگر اسے پھل ہدیہ میں نہ دے سکو تو اپنے گھر میں پھل چھپے سے لاؤ، اور پھل لے کر تمہاری اولاد باہر نہ نکلنے پائے کہ اس کی اولاد پر رشک کرتے پھریں کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بہت تھوڑے سے لوگ پڑوسی کے حقوق ادا کرپاتے ہیں اور یہ بھی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہوتی آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برابر پڑوسی سے حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتی کہ گمان ہونے لگا کہ آپ پڑوسی کو وارث بنا دیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں دوسرا وہ ہے جس کے لیے دو طرح کے حقوق ہیں تیسرا وہ ہے جس کے لیے ایک حق ہے چنانچہ وہ پڑوسی جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں وہ مسلمان رشتہ دار پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوسی کا حق ہے ایک اسلام کا حق ہے اور ایک قرابتداری کا حق ہے، اور وہ جس کے لیے دو حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے ایک پڑوسی کا حق اور دوسرا اسلام کا حق، وہ پڑوسی جس کے لیے ایک حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کے لیے صرف پڑوسی کا حق ہے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم پڑوسیوں کو اپنی قربانیوں کا گوشت کھلا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مشرکین کو اپنی قربانیوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھلاؤ۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان وقال لہ سوید بن عبدالعزیز عن عثمان بن عطاء الخراسانی عن ابیہ والثلاثۃ ضعفاء غیر انھم متھمین بالوضع

حدیث ۲۴۸۹۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۱۴ ۔۔۔ اے ابوذر جب سالن پکاؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو تاکہ اپنے پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ ہدیہ کرسکو۔

رواہ ابو داؤد والطیالسی واحمد بن حنبل والنجار فی الادب ومسلم والبخاری والنسائی والدارمی وابو عوانۃ

حدیث ۲۴۸۹۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

سے نیچے اترے پھر عام آدمی کی طرح سواری سے کجاوہ اتارا پھر سواری کو باندھ دیا، پھر لوگوں کی سواریوں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں اپنی سواری کے قریب ایک سواری دیکھی آپ نے اس کا کجاوہ اتار دیا پھر سخت غصہ میں متوجہ ہوئے حتیٰ کہ میں ان کے چہرے پر غصہ نمایاں دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا اس سواری کا مالک کون ہے؟ ایک شخص نے کہا اس کا مالک میں ہوں، فرمایا: تو نے بہت برا کیا تو نے اس کے بیٹے پر رات گزاری اس کے بیٹے کو ماندہ رہا حتیٰ کہ جب اس کے رزق کا وقت قریب تر ہوگیا تو نے اس کی دونوں ٹانگوں کو علیحدہ ہڈیوں کے درمیان جمع کر کے رکھ دیا۔

رواہ الرویانی

۲۵۶۲۳. حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپایوں کے منہ پر تھپڑ مت مارو چونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

رواہ ابوالشیخ وابن عساکر

۲۵۶۲۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چوپائے کے منہ پر تھپڑ مارا جائے اور نہ ہی داغ لگایا جائے۔ رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۵. عمر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھا جس میں انہیں درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے زین سواری سے دور رکھو۔ رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۷. علقمہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ترکی گھوڑا لایا گیا آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا اے امیرالمؤمنین! یہ فارسیوں کی سواری ہے اور یہ اچھی حالت میں ہے اور یہ خوبصورت بھی ہے اس پر بڑے لوگ سوار ہوتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر سوار ہوگئے جب آگے چلے اور آپ کے کاندھے ہلنے لگے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سواری کا برا کرے آپ فوراً نیچے اتر آئے۔ رواہ ابن المبارک

۲۵۶۲۸ قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا اے لوگو! کوڑے پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں اور پاؤں باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم

جانور پر طاقت سے زیادہ بوجھ رکھنے کی ممانعت

۲۵۶۲۹. مسیب بن دارم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک شتربان کو مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: تم نے اونٹ پر اتنا بوجھ کیوں لادا جس کی اس میں طاقت نہیں ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۶۳۰ سالم بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کے پچھوڑے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: مجھے خوف ہے کہ تیرے بارے میں مجھ سے سوال نہ کیا جائے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۲۵۶۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ صادر فرمادیا ہے کہ سواری پر آگے بیٹھنے کا حقدار اس کا مالک ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم فی الکنی وصححہ

۲۵۶۳۲ "مسند علی کرم اللہ وجہہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک خچر ہدیہ میں پیش کیا گیا آپ کو وہ بڑا دلکش لگا اور آپ اس پر سوار ہوگئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرائیں تو اسی جیسے جانور پیدا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا فعل وہی کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ رواہ ابوداؤد طیالسی وابن وہب واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن جریر وصححہ والطحاوی وابن حبان والدورقی والبغوی ومسلم وسعید بن منصور

۲۵۶۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والدورقی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۸۹۱۔

۳۵۶۳۴۔ .... "مسند بشیر بن سعد انصاری والد نعمان بن بشیر" محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے میں ان کے ساتھ تھا حسین رضی اللہ عنہ جب مقام حرہ میں اپنی زمین میں جانا چاہتے تھے ہم پیدل چل رہے تھے اتنے میں ہم نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے جبکہ وہ خچر پر سوار تھے نعمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبد اللہ! سوار ہو جائیں۔ حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ آپ سوار ہیں تم اپنی سواری پر آگے سوار ہونے کے زیادہ حقدار ہو چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم نے اس طرح فرمایا ہے نعمان رضی اللہ عنہ بولے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا لیکن میرے والد بشیر نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے البتہ اگر مالک آگے سوار ہونے کی اجازت دے دے چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آگے سوار ہوئے اور نعمان رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر وفیہ الحکم بن عبداللہ الایلی متروک

۳۵۶۳۵ .... "مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے منہ پر داغ لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں پر دھواں کے نشانات تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے تم میں سے کوئی شخص ہرگز منہ پر داغ نہ لگائے اور نہ منہ پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۵۶۳۶.....قبیلہ بنی قیلان کا ایک شخص جنادہ بن جراد کہتا ہے میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اونٹ بھیجے جن کی ناک پر میں نے داغ لگا رکھا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے منہ کے علاوہ کوئی اور جگہ داغنے کے لیے نہیں پائی؟ خبردار! انہیں آگے جا کر اس کا بدلہ دینا ہوگا اس شخص نے عرض کیا: ان اونٹوں کا معاملہ آپ کے سپرد ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: میرے پاس ایسا اونٹ لاؤ جس پر داغ نہ لگایا گیا ہو چنانچہ میں نے ایک بنت لبون (اونٹ کا بچہ جیسے دو سال پورے ہو چکے ہوں تیسرے سال میں چل رہا ہو) اور ایک حقہ (جس کے تین سال پورے ہو چکے ہوں اور چوتھے سال میں چل رہا ہو) لایا میں نے ان کی گردن پر داغ لگانا چاہا آپ برابر فرماتے رہے پیچھے داغ لگاؤ حتیٰ کہ وہ شخص ران پر پہنچا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر انہیں داغ لگاؤ چنانچہ میں نے اونٹوں کی رانوں پر داغ لگائے ان اونٹوں کا صدقہ دو حصے تھے جبکہ اونٹوں کی تعداد نوے (۹۰) تھی۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلف والباوردی وابن شاھین وابن قانع وابن السکن وقال لا اعلم لہ غیرہ والطبرانی وابونعیم والضیاء

۳۵۶۳۷۔ .... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ ان کے والد مخرمہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ والد نے کہا: اے بیٹا! اندر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو میرے لیے باہر بلاؤ میں گھر میں داخل ہوا میں ابھی لڑکا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دروازے پر میرا باپ کھڑا ہے وہ آپ کو بلا رہا ہے آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ریشم کی ایک قبا لی جس میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے میرے والد نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو کپڑے تقسیم کیے ہیں ان میں میرا حصہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابوصفوان میں نے تمہارے لیے یہ قبا چھپا رکھی ہے والد نے قبا لے لی اور کہا: آپ نے رشتہ داری کا بھرپور لحاظ رکھا ہے اس مال میں سے کچھ حصہ آپ نے اہل مکہ کے لیے بھی بطور صلہ رحمی کے بھیجا میرے والد کے ساتھ ابن حضرمی کو یہ مال دے کر بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا: اپنے لیے ایک رفیق سفر تلاش کرو میرے والد آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے ایک شخص پا لیا ہے آپ نے فرمایا: وہ کون ہے؟ عرض کیا: فلاں ضمری ہے۔ فرمایا: اسے اپنے ساتھ لے کر نکل جاؤ ضمری تمہارا دوست ہے لیکن اس پر بھروسہ نہیں کرنا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب مقام ابواء پہنچے جو کہ بنو ضمرہ کا علاقہ ہے میرا رفیق سفر (ضمری) بولا: یہاں میری قوم کے کچھ لوگ رہتے ہیں میں ذرا ان کے پاس سے ہو آؤں انہیں سلام کر آؤں اور ملاقات بھی کر لوں چنانچہ ضمری نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال بھیجا ہے تم بھی تو ان کی قوم ہو لہٰذا جا کر وہ مال لے لو رسول اللہ ﷺ نے بتلا دیا تھا اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جب مقام ابواء پہنچے وہاں آ گئی (میرے باپ مخرمہ) کو گمان ہوا کہ معاملہ بگڑ گیا ہے وہ لوگ بولے: یقیناً وہ دانستہ ہلاکت کیا ہے ضمری آگے بڑھ گیا جبکہ اس کے ساتھی واپس لوٹ گئے حتیٰ کہ ضمری نے آگے نکل کر اپنے ساتھی کو پا لیا۔ رواہ ابن عساکر

بے زبان کے ساتھ بھی انصاف ہوگا

۲۵۶۳۸ معاویہ بن قرہ کی روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹ تھا جسے دمون کے نام سے پکارا جاتا تھا چنانچہ لوگ جب ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اونٹ عاریۃً مانگتے تو آپ کہتے اس پر صرف فلاں فلاں چیز لا سکتے ہو چونکہ یہ اس سے زیادہ کی طاقت نہیں رکھتا جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا بولے: اے دمون! کل میرے ساتھ میرے رب کے ہاں جھگڑا نہیں میں نے تجھ پر وہی بوجھ لادا ہے جس کی تو طاقت رکھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۳۹ اوس بن عبداللہ بن حجر اسلمی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ آپ دونوں جحفہ اور ہرشی کے درمیان گفتگو کرتے جارہے تھے جبکہ یہ دونوں حضرات ایک اونٹ پر سوار تھے اور مدینہ کی طرف جارہے تھے اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نر اونٹ پر سوار کیا اور ان کے ساتھ اپنا ایک غلام بھی بھیجا جسے مسعود کہا جاتا تھا اوس رضی اللہ عنہ نے غلام سے کہا: ان کے ساتھ چلو جہاں بھی مختلف راستوں میں جائیں ان سے جدا نہیں ہونا حتیٰ کہ جب یہ تجھ سے اور تیرے اونٹ سے اپنی ضرورت پوری کرلیں چنانچہ غلام انہیں لے کر "ثنیۃ الغائر" لے گیا پھر "ثنیۃ کونہ" میں لے گیا پھر مقام احیاء کی طرف متوجہ ہوا پھر شعبہ ذات کشط مدلج لفیثا سار اور پھر ثنیۃ مرہ سے ہوتے ہوئے مدینہ لے آیا آپ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ضرورت پوری کرلی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے مسعود کو اس کے مالک اوس بن عبداللہ کو واپس کردیا اوس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹوں کے متعلق قدرے داغ والی کا مطالبہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے غلام سے کہا کہ اوس سے کہنا اپنے اونٹوں کی گردن پر داغ لگائے۔

رواہ البغوی وابن السکن وابن مندہ والطبرانی وابو نعیم وقال ابن عبد البر: حدیث حسن

سواری کے آداب

۲۵۶۴۰ "مسند علی" علی بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ ﷺ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو یہ دعا پڑھی۔ بسم اللہ، جب سواری پر سیدھے بیٹھ گئے یہ دعا پڑھی:

الحمدللہ الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون

پھر تین بار اللہ کی حمد کی اور تین بار تکبیر کہی پھر تین بار سبحان اللہ کہا: پھر یہ دعا پڑھی۔

سبحانک لاالٰہ الا انت انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الا انت

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے، میں نے پوچھا: اے امیرالمؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ نے اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رب تعالیٰ اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے: رب اغفرلی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں معاف کرسکتا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لیے ہنستا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے:

لاالٰہ الا انت سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الا انت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے پہچان لیا کہ اس کا رب ہے جو اس کی مغفرت کرتا ہے اور اسے عذاب بھی دیتا ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وعبد ابن حمید والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابویعلی وابن خزیمۃ وابن خلیس فی السنۃ وابن مردویہ والحاکم والبخاری ومسلم والطبرانی

۲۵۶۴۱ "ایضاً" زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹی کشتی پر تین آدمیوں کو سوار دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں

سے ایک اثر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ

۲۵۶۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سرخ زین کی زین پوش پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد

۲۵۶۳۳ ایضاً" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے قسی (کتان اور ریشم سے مخلوط بنے ہوئے کپڑے جو مصر سے لائے جاتے تھے) کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ میں اپنی سواری کے محمل کو بچھونا بناؤں جو کہ سواری کی پیٹھ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اور منع فرمایا ہے کہ میں سواری کی پیٹھ پر مجلس (تزین المجلس) ڈالوں اور اللہ کا ذکر نہ کروں۔ چونکہ ہر سواری کی پیٹھ پر ایک شیطان بیٹھا ہوتا ہے جب سوار ہونے والا اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے شیطان سکڑ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ رواہ الدورقی

۲۵۶۳۴ اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے یہ دعا پڑھی:

الحمد لله الذي هدانا للاسلام وعلمنا القرآن ومن علينا بمحمد صلى الله عليه وسلم وجعلنا في خير امة اخرجت للناس اللهم لا طير الا طيرك ولا خير الا خيرك ولا اله الا انت

ترجمہ:...... تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی دولت سے سرفراز کیا ہمیں قرآن سکھایا اور محمد ﷺ کی ذات اقدس سے ہمارے اوپر احسان کیا اور ہمیں اس بہترین امت میں پیدا کیا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالی گئی ہے یا اللہ تو ہی نیک فال عطا کرنے والا ہے اور ہر طرح کی بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ رواہ ابن عساکر

مملوک کے حقوق

۲۵۶۳۵ "مسند صدیق" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مملوک کے ساتھ برا برتاؤ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں خبر نہیں دی کہ اس امت کے مملوک اور یتیم (یتیم کی جمع) کثیر ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں مملوکین اور یتامیٰ کا اپنی اولاد کی طرح اکرام کرو جو کھانا تم کھاؤ وہی انھیں کھلاؤ تم جیسے کپڑے پہنو ویسے تم پہناؤ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دنیا میں ہمیں کیا چیز نفع پہنچا سکتی ہے؟ فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پالو اور وہ غلام جو تمہاری خدمت کرتا ہو جب وہ نماز پڑھے وہ تمہارا بھائی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ وابو یعلی وابو نعیم فی الحلیۃ والخرائطی فی مکارم الاخلاق وھو ضعیف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۰۶۔

۲۵۶۳۶ ہرمزان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں بیٹھا زیور بنا رہا تھا اور قرآن کریم کی تلاوت بھی کر رہا تھا حضرت عمر نے فرمایا: اے ہرمزان! تم اچھا کام کر رہے ہو اور تم میرے بہتر ہو چونکہ تم اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کر رہے ہو اور اپنے غلاموں کا حق بھی ادا کر رہے ہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۶۳۷ "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" مالک اپنے چچا ابو سہیل بن مالک اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے سنا کہ کسی پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو چونکہ جب تم ایسا کرو گے وہ چوری کرنے لگا جو لونڈی کوئی ہنر نہ جانتی ہو اس سے بھی کمائی کا مطالبہ مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو وہ اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنائے گی جب تمہیں اللہ تعالیٰ پاکدامن رکھے پاکدامن رہو اور جو کھانے پاک اور طیب ہوں وہی کھاؤ۔

رواہ الشافعی والبخاری ومسلم والبیہقی وقال وقفہ بعضہم عن عثمان من حدیث الثوری ورفعہ ضعیف

۲۵۶۳۸ عبداللہ رومی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رات کے وضو کا پانی خود اٹھاتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر

آپ خادموں کو حکم دے دیتے وہ آپ کی کفایت کرتے؟ فرمایا: نہیں چونکہ رات ان کے لیے ہے وہ رات کو آرام کرتے ہیں۔

رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل فی الزهد وابن عساکر

۲۵۶۴۹ ... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: اپنی صفیں سیدھی کرو کندھے سے کاندھا ملاؤ اپنے امام کی مدد کرو، اپنی زبانیں روکے رکھو۔ چونکہ مومن اپنی زبان روک کر رکھتا ہے وہ اپنے امام کی مدد کرتا ہے جبکہ منافق اپنے امام کی مدد نہیں کرتا اور اپنی زبان قابو میں بھی نہیں رکھتا۔ چھوٹے غلام پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو جو ہنرمند بھی نہ ہو چونکہ جب وہ کمائی کا سامان نہیں پائے گا چوری کرے گا، غیر ہنرمند لونڈی سے بھی کمائی کا مطالبہ نہ کیا جائے چونکہ جب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں رہے گا تو اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنائے گی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۵۰ ۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ صفوان بن امیہ ایک بڑا پیالہ لے کر آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ مسکینوں اور غلاموں کو بلایا جو آپ کے آس پاس تھے آپ نے انہیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا برا کرے جو اپنے غلاموں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ کھانا نہیں کھلاتے صفوان رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! آپ غلاموں اور مسکینوں سے منہ نہیں موڑتے لیکن ہمیں ترجیح دی جاتی ہے ہم عمدہ کھانا نہیں پاتے جو ہم کھائیں اور انہیں بھی کھلائیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۵۱ ابن سراقہ کی روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ایک باندی کے متعلق مشاورت کی جسے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ باندی خریدنا چاہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: باندیوں سے کمائی کا کام مت لو چونکہ یہ ایسی قوم ہے جو زنا کو برا نہیں سمجھتی، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں سے پردہ ہٹا دیا ہے جس طرح کتوں کے منہ سے حیا کا پردہ ہٹا دیا ہے البتہ تم عرب باندیوں سے کوئی باندی خرید لو وہ تم سے خیانت نہیں کرے گی اور تمہاری اولاد کی حفاظت کرے گی۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ: ...... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رومی باندیوں کے خریدنے سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو منع فرمایا ہے چونکہ زنا ان میں معمول کی بات تھی۔ عصر حاضر میں اہل مغرب واہل یورپ کی عورتوں سے نکاح کرنا بایں وجہ ناجائز ہوگا اور بعض اہل مغرب واہل یورپ مشرکین ہیں جن سے بدرجہ اولیٰ نکاح جائز نہیں ہوگا۔

۲۵۶۵۲ ... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے کوئی خادم خریدا پھر مالک اور خادم کی عادات میں موافقت نہ ہو سکی تو مالک کو چاہیے کہ وہ خادم بیچ دے اور ایسا خادم خریدے جس کی عادات میں موافقت ہو سکے چونکہ لوگوں کی عادات مختلف ہوتی ہیں اللہ کے بندوں کو عذاب مت دو۔ رواہ ابن راہویہ

۲۵۶۵۳ ۔ یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے ان کے والد عبدالرحمن بن حاطب کے غلاموں نے ایک اونٹ چوری کر لیا اور پھر اسے ذبح بھی کر دیا (بعد از تحقیق) ان سے اونٹ کی کھال برآمد ہوئی۔ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھوڑی دیر توقف کیا گیا ہم بھی سمجھے کہ آپ ہاتھ کٹوا کر چھوڑیں گے پھر آپ نے فرمایا: ان غلاموں کو میرے پاس لاؤ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم ان سے کام لیتے ہو اور پھر انہیں بھوکا رکھتے ہو تم ان سے برا سلوک کرتے ہو حتیٰ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سرزد ہو جاتے ہیں پھر اونٹ کے مالک سے پوچھا: تمہیں اونٹ کے بدلہ میں کتنی رقم دی جائے؟ اس نے کہا: چار سو درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن حاطب سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور جا کر آٹھ سو درہم بطور تاوان ادا کرو۔

رواہ عبدالرزاق والبیہقی فی شعب الایمان

طاقت زیادہ کام لینے والے کی پٹائی

۲۵۶۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ عوالی کی طرف جاتے تھے اور جب کسی غلام کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کام کرتے دیکھتے تو اس سے وہ کام چھڑوا دیتے تھے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۵۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی غلام کے پاس سے گزرتے فرماتے: اے فلاں! خوش ہو جاؤ تمہارے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۵۶۵۶ مسند عمر رضی اللہ عنہ! حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہ اسے پہچانتے تھے وہ ایک مہاجر کی باندی تھی اس نے چادر سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو آزاد ہو چکی ہے؟ جواب دیا: نہیں، فرمایا: پھر تو نے چادر کیوں اوڑھ رکھی ہے سر سے چادر اتار دو، چادر تو مومنین کی آزاد عورتوں کے لیے ہے، باندی نے چادر اتارنے میں تاخیر کی تو آپ رضی اللہ عنہ کوڑا لے کر اس کی طرف بڑھے اور سر پر کوڑا مارا حتیٰ کہ باندی نے سر سے چادر اتار دی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۶۵۷ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے پاس ایک طشتری لاؤں تاکہ اس پر ان امور کی نشاندہی کر دی جائے جو آپ کی امت کو بعد میں گمراہ کرتے مجھے آپ کی رحلت کا خوف ہوا میں نے عرض کیا: میں یاد کروں گا آپ نے فرمایا: میں نماز، زکوٰۃ کی وصیت کرتا ہوں اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل و سعید بن المنصور

۲۵۶۵۸ ... حارث کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے چہرے پر داغ لگایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کر دیا۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب

۲۵۶۵۹ ”مسند بریدۃ بن حصیب الاسلمی“ فرمایا کہ معاف کر دو، اگر سزا دو بھی تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن بریدۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۸۸۔

۲۵۶۶۰ ”مسند جابر بن عبد اللہ“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۶۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بھی ظلماً اپنے غلام کو مارتا ہے قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۲ ابو عمران فلسطینی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی بیوی ان کے سر سے جوئیں نکال رہی تھی اچانک بیوی کی باندی سے آواز دی، بیوی نے جھڑک کر کہا: اے زانیہ! حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے؟ جواب دیا: نہیں، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تجھے اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے بیوی نے اپنی باندی سے کہا: مجھے معاف کر دو، باندی نے معاف کر دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا وہ تمہیں معاف کیوں نہیں کرے گی حالانکہ تمہاری ملکیت میں ہے البتہ اسے آزاد کر دو بیوی بولی: کیا اسے آزاد کرنے سے میرا گناہ معاف ہو جائے گا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امید ہے معاف ہو جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۶۳ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ رات قبل وصیت فرمائی ہے جو میں نے سنی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ان کے پیٹ بھرو انہیں کپڑے پہناؤ اور ان سے نرم لہجے میں بات کرو۔ رواہ ابن جریر

غلام پر ظلم کرنے والے کو تنبیہ

۲۵۶۶۴. ابراہیم تیمی کہتے ہیں: حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مار رہا تھا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: میں جانتا ہوں کہ تم رب تعالیٰ سے کیا کہو گے اور رب تعالیٰ تم سے کیا کہے گا تم کہو گے: یا اللہ میری مغفرت کردے رب تعالیٰ تجھ سے کہے گا: کیا تیری مغفرت کی جاسکتی ہے؟ تم کہو گے: یا اللہ مجھ پر رحم فرما رب تعالیٰ کہے گا: کیا تو رحمت کے قابل ہے؟

۲۵۶۶۵. معرور بن سوید کی روایت ہے کہ میں مقام ربذہ سے گزر رہا تھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان پر ایک قسم کی چادر ہے اور اسی جیسی دوسری چادر ان کے غلام پر ہے۔ میں نے پوچھا: اے ابوذر! اگر آپ یہ دونوں چادریں جمع کر لیتے یوں پورا جوڑا ہو جاتا انھوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے متعلق بتائے دیتا ہوں، میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو گالیاں دے دی تھیں اس کی ماں عجمی تھی میں نے اسے ماں کا عیب لگایا تھا چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس شکایت کرنے آیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری اس عمر میں بھی بڑھاپے کی وجہ سے مجھ میں جاہلیت ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ میں جاہلیت ہے بلاشبہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے لہٰذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے وہی کھانا کھلائے جو وہ خود کھاتا ہو اسے ایسا ہی کپڑا پہنائے جیسا خود پہنتا ہو اس سے وہ کام نہ لے جو اس سے نہ ہو سکتا ہو اگر اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لینا بھی ہو تو کم از کم اس کی مدد کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۶. مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ میں رہتے تھے ان پر قطن (روئی) کی ایک چادر ہے اور ایک شملہ (بدن پر لپیٹنے کی چادر) ہے اور ان کے پاس تھوڑی سی بکریاں بھی تھیں جبکہ ان کے غلام پر بھی قطن کی ایک چادر اور شملہ ہے اور اس کے پاس بھی تھوڑی سی بکریاں ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو کھانا تم کھاتے ہو وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ انھیں بھی ویسے ہی کپڑے پہناؤ جیسے تم پہنتے ہو ان سے وہ کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں اگر ان سے کڑا کام لو بھی تو ان کی مدد کرو، اگر تم انھیں ناپسند کرو تو انھیں بیچ ڈالو یا انھیں تبدیل کر لو اور جو مخلوق تمہاری جیسی ہے اسے عذاب مت دو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۷. "مسند ابی ذر" اے ابوذر! کیا تو نے اسے ماں کی عار دلائی ہے تجھ میں تو جاہلیت ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے ماتحت بنایا ہے سو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے ویسا ہی کھانا کھلائے جیسا خود کھاتا ہو اور اسے ایسا ہی لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہو ان پر ایسے کام کا بار مت ڈالو جو انھیں مغلوب کر دے اگر گراں بار ان پر ڈالو تو ان کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ذر

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو گالی دی اور اسے ماں کا عیب لگایا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۶۶۸. اے ابوذر! تو ایسا شخص ہے کہ تجھ میں جاہلیت ہے، یہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، لہٰذا جسے اپنا غلام نہ بھائے وہ اسے بیچ دے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت پہنچاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

۲۵۶۶۹. "مسند سوید بن مقرن" سوید بن مقرن کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم بنی مقرن کی تعداد سات تھی ہمارے پاس صرف ایک خادمہ تھی اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں تھا چنانچہ ہم میں سے ایک نے اسے تھپڑ مار دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو ہم نے عرض کیا: اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری خدمت کرے اور جب تم اس سے مستغنی ہو جاؤ اس کا راستہ آزاد چھوڑ دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۰. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پر گراں تر اس کا غلام ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

ذمی کی صحبت

۲۵۶۸۰ اسحق کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور میں نصرانی تھا عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر اسلام پیش کرتے تھے اور فرماتے اگر تو اسلام قبول کرلے گا تو میں سرکاری امور میں تجھ سے مدد لوں گا چونکہ میرے لیے حلال نہیں کہ مسلمانوں کے امور میں تجھ سے مدد لوں دراں حالیکہ تو مسلمانوں کے دین پر نہ ہو۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا آپ نے مجھے آزاد کردیا حالانکہ میں نصرانی ہی تھا آپ نے فرمایا جہاں چاہو چلے جاؤ۔ رواہ ابن سعد

۲۵۶۸۱ اسحق رومی کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، آپ رضی اللہ عنہ مجھے فرمایا کرتے: اسلام قبول کرلو میں سرکاری امور میں تم سے مدد لینا چاہتا ہوں، جب تم مسلمانوں کے دین پر نہیں ہو اس حالت میں تم سے مدد لینا میرے لیے روا نہیں ہے۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کردیا آپ نے فرمایا: دین میں زبردستی نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور فی سننہ وابن ابی شیبۃ وابن المنذر وابن ابی حاتم

۲۵۶۸۲ عیاض اشعری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک نصرانی کاتب (منشی) بھی تھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹا اور اچھی طرح سے ان کی خبر لی فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان (نصرانیوں) کی اہانت کی ہے تم انھیں عزت مت دو جب اللہ تعالیٰ نے انھیں دور کردیا ہے انھیں اپنے قریب مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں خائن قرار دیا ہے تم ان پر اعتماد و بھروسہ مت کرو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

یاایھا الذین آمنوا لاتتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء

اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنے دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن ابی حاتم والبیہقی

عیادت مریض کے حقوق

۲۵۶۸۳ سلیمان بن عطاء جزری، مسلمہ بن عبداللہ جہنی اپنے چچا ابومشجعہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ نے مریض سے کہا: لاالٰہ الااللہ کہو۔ مریض نے کلمہ طیبہ پڑھا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کلمہ کی وجہ سے اس کی خطائیں بالکل ختم ہوچکی ہیں۔ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے یہ بات اپنی طرف سے کردی ہے یا اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سن رکھا ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ انعام تو مریضوں کے لیے ہے تندرست کے لیے کیا انعام ہے؟ فرمایا: تندرست کے لیے بہت عظیم اجر وثواب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابونعیم فی الحلیۃ سلیمان بن عطاء الجزری قال فی المغنی متھم بالوضع واہ

۲۵۶۸۴ ... مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ورواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غریب والطبرانی وابن جریر وصححہ ولفظہ: لاشفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما

۲۵۶۸۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں کہہ رہا تھا یا اللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو میرے لیے آسانی فرما اگر موت کا وقت ابھی تاخیر میں ہے تو مجھے شفا عطا فرما، اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر

ہیں اور انھیں اجر زیادہ ملتا ہے اگر تم ان کو پہلے سلام کیا کرو تو تمہارے لیے مکمل کرنے کا زیادہ ثواب ہوگا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن جریر وابو نعیم فی المعرفۃ والخرائطی فی مکارم الاخلاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۳۰ وکشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۵۷۱۷..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کرنا مستحب ہے جبکہ سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ الدیلمی

۲۵۷۱۸..... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ وضو فرما رہے تھے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۱۹..... "مسند جابر بن عبداللہ" ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں واپس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر فی تہذیب

۲۵۷۲۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں اپنے لوگوں کے پاس سے گزروں جو نماز پڑھ رہے ہوں میں انھیں سلام نہیں کروں گا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۲۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپ نے فرمایا: جب مجھے ایسی حالت میں دیکھو تو مجھے سلام نہ کرو، اگر تم نے سلام کیا بھی تو میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... حدیث کی سند میں کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۸۳۔

۲۵۷۲۲..... "مسند رافع بن خدیج" نبی کریم ﷺ کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن محمد بن علی بن حسین مرسلاً

۲۵۷۲۳..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ سلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۲۴..... ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لائے آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ آپ دیوار کی طرف گئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۵..... ابوجہیم کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ جب پیشاب سے فارغ ہوئے اور اٹھ کر دیوار کے پاس گئے اور دونوں ہاتھ دیوار پر مارے پھر چہرے کا مسح کیا پھر دوبارہ دیوار پر ہاتھ مارے کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صہیب رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے آپ نے مسجد میں نماز پڑھی اتنے میں انصار کے کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کو سلام کرنے لگے میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب نبی کریم ﷺ کو نماز کے دوران سلام کیا جاتا تو آپ کیا کرتے تھے؟ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۲۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت سے واپس لوٹ رہے تھے جمل کے پاس آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۴۲۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں چل رہے تھے راستے میں ایک آدمی نمودار ہوا جبکہ آپ قضائے حاجت یعنی پیشاب سے فارغ ہو کر باہر آئے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ بلکہ آپ نے دیوار پر اپنی ہتھیلیاں ماریں پھر ہتھیلیوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری بار دیوار پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے تمہیں سلام کا جواب صرف اس لیے نہیں دیا کہ میں حالت وضو میں نہیں تھا یا فرمایا طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۴۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۴۳۰ زہری ابن معمر، عروہ بن زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں سلام کیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عروہ بولے: ہمارے لیے فضیلت کی کوئی بات نہیں چھوڑی چونکہ وبرکاتہ پر سلام کی انتہا ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۴۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: جب تم سلام کرو تو دوسرے کو سناؤ اور جب جواب دو تب بھی سناؤ (یعنی باآواز بلند سلام کرو یا جواب دو) کہ دوسرا سن لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۴۳۲ ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں میں موجود ہوتے اور آپ کو سلام کیا جاتا تو لوگ یوں سلام کرتے تھے: السلام علیکم اور جب آپ تنہا ہوتے تو یوں سلام کیا جاتا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۴۳۳ "مسند جابر" رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۵۴۳۴ "مسند اغر" اغر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میرا ایک شخص کے ذمہ قرض تھا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص کا حق ادا کردو۔ ہم چل رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: کیا نہیں دیکھتے لوگ فضیلت میں ہم سے پہل کرتے ہیں؟ چنانچہ اس کے بعد ہم سلام میں ابتدا کرتے تھے۔ رواہ ابونعیم

ممنوعات سلام

۲۵۴۳۵ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" میمون بن مہران کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یوں سلام کیا: السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سب لوگوں کے درمیان صرف مجھی کو سلام کیوں کیا ہے؟

رواہ احمد بن حنبل فی الزہد والخطیب فی الجامع ورواہ خیثمۃ الاطرابلسی فی فضائل الصحابۃ

۲۵۴۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھ آدمیوں کو سلام نہ کیا جائے یہود ونصاریٰ، مجوسی، وہ لوگ جن کے سامنے شراب رکھی ہو اور وہ لوگ جو باندیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور شطرنج کھیلنے والوں کو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

۲۵۴۳۷ مہاجر بن قنفذ کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ وضو کیا اور پھر سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۴۳۸ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عید کے موقع پر لوگوں کے اس قول "اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور تمہاری طرف سے قبول فرمائے" کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: یہ اہل کتابین (یہود و نصاریٰ) کا فعل ہے گویا آپ نے اسے ناپسند کیا۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۹۰۰۔

سلام کے جواب کے متعلق

۲۵۲۳۹ "مسند صدیق" زید بن وہب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ہم لوگوں کے پاس سے گزرتے ہم انھیں سلام کرتے لوگ جواب میں ہماری نسبت اکثر الفاظ میں سلام کا جواب دیتے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ آج برابر ہم سے سلام پر غلبہ پاتے رہے ہیں ایک روایت ہے کہ لوگ خیر کثیر میں ہم پر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۲۴۰ ولید بن عمرو کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا:

السلام علیک یا امیر المومنین ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: **السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔** رواہ ابن سعد

۲۵۲۴۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ نے جواب میں فرمایا: وعلیک السلام۔

رواہ ابن جریر فی تہذیبہ

متعلقات سلام

۲۵۲۴۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جاتا تو آپ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۲۴۳ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ لیث کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ نے انگلی سے اشارہ کیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۲۴۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے دوران لوگوں کو اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۲۴۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر تشریف لا رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ آدمی گلی میں چھپ جاتا آپ نے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری ضرب لگائی اور اپنے بازوؤں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس وجہ سے سلام کا جواب نہیں دے سکا چونکہ میں طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

مصافحہ اور ہاتھوں کا بوسہ لینے کے بیان میں

۲۵۲۴۶ تمیم بن سلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا اور ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا پھر دونوں حضرات الگ ہو کر رونے لگے تمیم کہا کرتے تھے کہ ہاتھوں کا بوسہ لینا سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیہقی وابن عساکر

۲۵۲۴۷ "مسند علی" حافظ ابوبکر بن مسدی اپنی مسلسلات میں کہتے ہیں: میں نے ابومحمد بن عبداللہ تجیبی غرناطی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علی بن سیف صقلی سے سکندریہ میں مصافحہ کیا (ح) حافظ ابوبکر کہتے ہیں میں نے ابوالقاسم عبدالرحمن بن ابی الفضل مالکی سے بھی سکندریہ میں مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ثمل بن احمد بن ثمل سے مصافحہ کیا وہ ہمارے پاس تشریف لائے تھے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے

تیسری یہ دھوپ کپڑے کو بوسیدہ کر دیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کرتی ہے۔ رواہ ابن السنی وابونعیم

۲۵۷۵۴۔۔۔ حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کے جم غفیر کو اجازت دیتے ہو جب میرا خط تمہارے پاس پہنچے تو شرفاء مدینہ لوگوں سے ابتدا کرو جب وہ اپنی مجلس میں بیٹھ جائیں پھر لوگوں کو اجازت دو۔ رواہ الدینوری

دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت

۲۵۷۵۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دھوپ میں بیٹھنے سے منع کیا۔ اور کہا: یہ تندرستی کا باعث نہیں ہے اور بدبو پھیلاتی ہے کپڑے بوسیدہ کرتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کر دیتی ہے۔ رواہ الدینوری

۲۵۷۵۶۔۔۔ ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو شخص داخل ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے تکیہ پھینکا ان میں سے ایک تکیے پر بیٹھ گیا اور دوسرا زمین پر بیٹھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین پر بیٹھنے والے سے کہا: کھڑے ہو جاؤ اور تکیے پر بیٹھو عزت و شرف سے انکار صرف گدھا ہی کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبدالرزاق وقال ھذا منقطع

۲۵۷۵۷۔۔۔ "مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: اگر تم مجلس لگا کے بیٹھے ہو تو سلام کا جواب دو، راستہ بتاؤ اور مظلوم کی مدد کرو۔ رواہ الخطیب فی المتفق

۲۵۷۵۸۔۔۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ تھا آپ کی دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپ کی بائیں طرف آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو دیہاتی سے عمر میں بڑا تھا جب نبی کریم ﷺ دودھ پی کر فارغ ہوئے فرمایا: اے نوجوان! اگر تو اجازت دے تو میں دودھ بڑے کو پلا دوں؟ نوجوان بولا: کیا یہ میرا حق ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ عرض کیا: میں آپ کے جھوٹے سے اپنا حصہ بڑے کو نہیں دوں گا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جام اسے تھما دیا اور نوجوان نے دودھ پی لیا۔ رواہ الطبرانی

۲۵۷۵۹۔۔۔ ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ عصا کے سہارے ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا: عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہو جیسا کہ وہ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۶۰۔۔۔ "مسند ابی برزۃ" رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک — رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۷۶۱۔۔۔ "مسند ابی سعید" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے کئی بار رسول کریم ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات کہتے سنا ہے:

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۷۶۲۔۔۔ ابوطلحہ کی روایت ہے کہ ہم لوگ گھروں کے صحنوں میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: صحنوں پر بیٹھنے سے تمہارا کیا تعلق؟ صحنوں پر مجلس قائم کرنے سے اجتناب کرو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کسی پریشانی کے لیے نہیں بیٹھے ہم مذاکرہ کرتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں فرمایا: جب یہ بات ہے تو مجلسوں کا حق ادا کرو ہم نے عرض کیا: مجلسوں کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی گفتگو کرنا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن النجار

۲۵۷۶۳۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسواک کے بارے میں فرمایا: قوم میں جو بڑا ہو اسے دو پھر فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ بڑے کو مسواک دو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۴۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ آدمی کو کھڑا کیا جائے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا بیٹھے لیکن یوں

کہے: کھسک جاؤ اور مجلس میں وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۵۔۔۔ عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے عدی رضی اللہ عنہ کی طرف تکیہ پھینکا۔ لیکن عدی رضی اللہ عنہ زمین پر بیٹھ گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ زمین میں بلندی کے طالب نہیں ہیں اور نہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں۔ عدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم نے آپ کو عدی کے ساتھ عجیب حال میں دیکھا ہے جبکہ ہم نے اس طرح کسی کو نہیں دیکھا۔ فرمایا: ہاں ہاں۔ یہ اپنی قوم کا سردار ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آجائے اس کا اکرام کرو۔

رواہ العسکری فی الامثال وابن عساکر

۲۵۷۶۶۔۔۔ "مسند ابی" رسول کریم ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے تھے اور ٹیک نہیں لگاتے تھے۔ رواہ ابویعلی وابن حبان وابن عساکر والضیاء

۲۵۷۶۷۔۔۔ مجاہد بن فرقد طرابلسی واثلہ بن خطاب قرشی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا اپنی جگہ سے تھوڑے کھسک گئے وہ شخص بولا: یا رسول اللہ جگہ کھلی ہے آپ نے فرمایا: مومن کا حق ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو دیکھے تو اس کے لیے کھسک جائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۷۶۸۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ میری مائیں مجھے آپ کی خدمت پر برانگیختہ کرتی تھیں ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے اپنی ایک بکری کا دودھ دوہا اور اپنے گھر میں واقع کنویں کا پانی نکال کر ملا دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور ایک دیہاتی دائیں طرف بیٹھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں بیٹھے تھے عمر رضی اللہ عنہ بولے: دودھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اعرابی کو دودھ دیا اور فرمایا: دایاں تو دایاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

چھینک اور چھینک کے جواب کا بیان

۲۵۷۶۹۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو فرشتے رب العالمین کہتے ہیں اور جب رب العالمین کہہ دے تو فرشتے یرحمک اللہ کہتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۰۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس چھینک ماری اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا کہو: الحمد للہ رب العالمین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسے کیا کہیں فرمایا تم اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو چھینکنے والے نے کہا: میں انہیں کیا جواب دوں؟ فرمایا: تم کہو:

یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۱۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: الحمد للہ کہو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کے لیے کیا کہیں فرمایا: تم یرحمک اللہ کہو۔ عرض کیا! میں ان کے جواب میں کیا کہوں؟ فرمایا تم کہو:

یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۲۔۔۔ ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری کہا: الحمد للہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یرحمک اللہ پھر ایک دوسرے نے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری اس نے کہا: الحمد للہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اس شخص پر انیس درجے آگے بڑھ گیا۔ رواہ ابن جریر ولا باس بسندہ

۲۵۷۷۳۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ، اس

کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جائے اور چھینکنے والا کہے: یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۴ ابن عطاء، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک ماری وہ بولا السلام علیک۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وعلیک وعلی ابیک۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب کسی کو چھینک آئے تو کیا کہے؟ اسے الحمد للہ کہنا چاہئے اور لوگوں کو یرحمک اللہ کہنا چاہئے اور چھینکنے والا کہے یغفر اللہ لکم۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۵ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بات کے وقت ایک بار چھینک آجانا میرے نزدیک شاہد عدل سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ مسدد

۲۵۷۷۶ معاویہ بن حکم کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت سارے امور اسلام آپ سے سیکھے منجملہ ان میں سے ایک بات یہ بھی مجھے سکھائی گئی کہ جب مجھے چھینک آئے تو میں الحمد للہ کہوں اور جب کوئی چھینک مارنے والا الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۷ "مسند سالم بن عبید اشجعی ؓ" ہلال ؓ بن یساف کی روایت ہے کہ میں سالم بن عبید کے ساتھ ایک سفر میں تھا لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم۔ سالم بن عبید نے کہا: علیک وعلی امک۔ پھر کہا: شاید تم نے میری کہی بات کو محسوس کیا ہو بھائی! اس شخص نے کہا: کیا میں چاہتا ہوں کہ تم نے میری ماں کا تذکرہ شر سے نہ کرتے۔ سالم بن عبید نے کہا: میں نے تم سے وہی بات کہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علیک وعلی امک۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے وہ کہے: الحمد للہ رب العالمین یا کہے: الحمد للہ علی کل حال اور اس کے پاس جو لوگ ہوں وہ کہیں یرحمک اللہ اور چھینکنے والا جواب میں کہے: یغفر اللہ لنا ولکم۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والترمذی وابن جریر وابن السنی والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان والضیاء

۲۵۷۷۸ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ ابی رافع کی سند سے حدیث مروی ہے ابو رافع کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گھر سے نکلا ان دنوں آپ کا گھر مسجد میں تھا، ہم مسجد میں آئے رسول اللہ ﷺ نے چھینک ماری آپ کافی دیر کھڑے رہے میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے کوئی بات کہی ہے جو میں نہیں سمجھ سکا۔ فرمایا: جی ہاں! میرے پاس جبرئیل امین آئے اور مجھے خبر دی ہے کہ جب تمہیں چھینک آئے تو کہو: الحمد للہ لکرمہ والحمد للہ لعز جلالہ فرمایا کہ رب تبارک وتعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے بندے نے سچ کہا اس کی بخشش ہوگئی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

چھینک پر الحمد للہ کہنا

۲۵۷۷۹ عبداللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور کہا جاتا آپ سے یرحمک اللہ تو آپ کہتے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۰ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس اس خیال سے چھینکتے تھے تا کہ آپ یرحمک اللہ کہیں۔ چنانچہ آپ یوں فرماتے تھے۔ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۱ مسند ابی ہریرہ ؓ، ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک اشرف واعلیٰ تھا جو شریف تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ نہ کہا رسول اللہ ﷺ نے یرحمک اللہ بھی نہ کہا، پھر دوسرے نے چھینک ماری اس نے الحمد للہ کہا اور جواب میں رسول اللہ ﷺ نے یرحمک اللہ بھی کہا۔ شریف شخص کہنے لگا: میں نے چھینک ماری آپ نے جواب میں یرحمک اللہ نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے یرحمک اللہ کہا فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تھا میں نے تجھے بھلا دیا اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا۔ رواہ ابن شاھین

۲۵۷۸۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے چنانچہ جب کوئی شخص جمائی لیتے ہوئے ھاھا کرتا ہے یہ شیطان ہوتا ہے جو اس کے پیٹ میں ہنس رہا ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۸۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا انہیں چھینک آئی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو الہام کیا کہ کہو الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: فرشتوں کے پاس آؤ اور انہیں سلام کرو چنانچہ آدم علیہ السلام فرشتوں کے پاس آئے اور کہا: السلام علیکم فرشتوں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ چنانچہ فرشتوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کرکے جواب دیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک زیادہ شریف تھے چنانچہ شریف نے چھینک ماری اور اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کی نبی کریم ﷺ نے اسے یرحمک اللہ بھی نہ کہا۔ پھر دوسرے نے چھینک ماری نبی کریم ﷺ نے اسے جواب میں یرحمک اللہ کہا۔ شریف بولا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے چھینک ماری آپ نے یرحمک اللہ نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری آپ نے یرحمک اللہ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہے جس سے میں نے بھی اس کو یاد کیا تم اللہ تعالیٰ کو بھول گئے میں بھی تمہیں بھول گیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو چھینک آتی آپ اپنی آواز دھیمی کردیتے اور ہاتھ سے یا کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے تھے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں زور سے چھینکنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ کہو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۲۳۔

۲۵۷۸۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث مذکور بالا کو نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان

چھینک کے وقت منہ ڈھانپنا

۲۵۷۸۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چھینک مارتے تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی ہتھیلیاں آبرؤں پر رکھ لیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ علی کل حال۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک زیادہ عزت مند اور شریف سمجھا جاتا تھا شریف نے چھینک ماری اور الحمد للہ نہ کہا نبی کریم ﷺ نے یرحمک اللہ بھی نہ کہا۔ دوسرے نے چھینک ماری اور اس نے الحمد للہ کہا نبی کریم ﷺ نے بھی اسے یرحمک اللہ کہا۔ عزت مند بولا: مجھے آپ کے پاس چھینک آئی تھی آپ نے مجھے جواب نہیں دیا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے اسے جواب دیا؟ آپ نے فرمایا: اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا تو اللہ کو بھول گیا میں بھی تجھے بھول گیا۔

رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۲ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب چھینک آتی اور ان سے کہا جاتا یرحمک اللہ آپ جواب دیتے:
یرحمنا اللہ وایاکم ویغفرلنا ولکم رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس مسلمان اور یہودی تھے دونوں جماعتوں نے آپ کو چھینکنے پر یرحمک اللہ کہا۔ آپ نے مسلمانوں کو جواب میں یہ کلمات کہے:
یغفر اللہ لکم ویرحمنا وایاکم۔
اور یہود کے لئے یہ کلمات کہے:
یھدیکم اللہ ویصلح بالکم

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی داؤد عن ابیہ وھو ضعیف

۲۵۷۹۴ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اس نے الحمدللہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے بخل کیا ہے جب تم نے اللہ کی حمد کی وہاں نبی کریم ﷺ پر درود کیوں نہیں بھیجا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۵ ضحاک بن قیس یشکری کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: الحمدللہ رب العالمین۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: اگر تم مکمل کرتے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج دیتے تو اچھا ہوتا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۶ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص نے چھینک ماری اس نے کہا الحمدللہ والسلام علی رسولہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی تعلیم یوں نہیں دی آپ نے ہمیں یوں تعلیم دی ہے کہ ہم کہیں: الحمدللہ علی کل حال

رواہ البیھقی وقال: اسنادہ الاول اصح من ھذا فان فیہ زیادۃ الربیع وفیھما دلالۃ علی خطاء روایتہ وقد قال النجار لہ نظر

۲۵۷۹۷ ابراہیم نخعی کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یرحمک اللہ اور سلام سے چھینک کا جواب دیتے تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں: چھینک اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۸ قتادہ کہتے ہیں کہ جب چھینکنے والے کو لگاتار چھینک آنے لگیں تو تین مرتبہ چھینکنے پر اسے جواب دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان ومالک

۲۵۷۹۹ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چھینکے اسے یرحمک اللہ سے جواب دو۔ دوبارہ چھینکے اسے جواب دو اگر پھر چھینکے اسے جواب دو۔ دوبارہ اگر پھر چھینکے تو کہو: تو زکام زدہ ہے عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ بات تیسری بار کے بعد کہا ہے یا چوتھی بار کے بعد۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۸۰۰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں: جس شخص نے ہر چھینک پر جواب اس نے کہا: الحمدللہ رب العالمین علی کل حال کبھی وہ داڑھ کا درد اور کان کا درد کبھی محسوس نہیں کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری تکلم الا ذنب شعر وابن منی وابو نعیم فی الطب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعہ ۹۶

۲۵۸۰۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں بشارت نہ دوں۔ عرض کیا: جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں انھوں نے مجھے اللہ تعالیٰ سے خبر دی ہے کہ جو شخص لگاتار تین مرتبہ چھینکتا ہے اللہ اس کا ایمان اس کے دل میں راسخ کر جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۰۱۲۔

۲۵۸۰۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انسان کو چھینک آئے اسے چاہیے کہ کہے: الحمدللہ جب اس سے یرحمک اللہ کہا جائے تو وہ کہے: یغفر اللہ لک۔ رواہ ابن جریر

ہوا ہو شکار (تیر لگنے) کے بعد پانی میں جا پڑے سے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری ومسلم عن عدی بن حاتم

١٥٨١٣۔ جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اگر کتے نے تمہارے پاس شکار پکڑ لایا ہے اور تم نے اسے زندہ پایا ہے تو اسے ذبح کر لو اگر تم نے شکار کو مردہ پایا دراں حالیکہ کتے نے اس میں سے کچھ بھی نہیں تو اسے کھا سکتے ہو۔ اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کا کتا بھی پاؤ دراں حالیکہ شکار مردہ ہو چکا ہے تو اسے مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے اور اگر تم شکار پر تیر چلاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اگر شکار تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر صرف تمہارے تیر کا اثر ہو تو چاہو اسے کھاؤ اگر شکار کو پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں آیا کہ پانی نے اسے قتل کیا ہے یا تمہارے تیر نے اسے قتل کیا ہے۔

رواہ مسلم والنسائی عن عدی بن حاتم

١٥٨١٤۔ جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا ہو کتا جو شکار پکڑ کر لائے اسے کھاؤ گو کہ شکار کو جان سے مار ڈالے اگر تم نے غیر تربیت یافتہ کتا شکار پر چھوڑا ہو اور شکار کو زندہ پاؤ اگر تم نے اسے ذبح کر لیا تو اسے بھی کھاؤ وہ شکار بھی کھاؤ جو تیر سے تمہارے ہاتھ لگے اور اگرچہ شکار مری کیوں نہ ہو جائے اور تیر مارتے وقت اللہ کا نام لیا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ثعلبۃ

١٥٨١٥۔ ہر وہ شکار جو (تمہارے کتے یا تیر کی وجہ سے) تمہاری آنکھوں کے سامنے مر جائے اسے کھاؤ اور جو تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہو کر مر جائے اسے چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث میں سے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے الاحیاء ٢٣٣ وضعیف الجامع ٤١٩٦۔

١٥٨١٦۔ ... ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگا اسے کھاؤ۔

رواہ احمد بن حنبل عن عقبہ بن عامر و حذیفہ بن الیمان واحمد بن حنبل وابوداؤد عن ابن عمرو وابن ماجہ عن ابی ثعلبۃ الخشنی

اکمال

١٥٨١٧۔ ... جب تم اپنے کتے کو اس حالت میں پاؤ کہ وہ نصف شکار کھا چکا ہو تو وہ شکار کھالو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وضعفہ عن سلمان

١٥٨١٨۔ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور وہ شکار کو کھالے تو بقیہ شکار کو مت کھاؤ چونکہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اگر کتا چھوڑا اور شکار کو مار دیا لیکن خود کتے نے نہیں کھایا تم اسے کھاؤ چونکہ کتے نے شکار اپنے مالک کے لیے پکڑا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ١٧٨۔

١٥٨١٩۔ ... جو تیر نوک کی طرف سے شکار کو لگے اسے کھاؤ اور جو تیر چوڑائی کے بل لگے اور شکار مر جائے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اسے نہ کھاؤ۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن عدی بن حاتم

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے بے پر کے تیر سے کیے ہوئے شکار کے متعلق دریافت کیا اس پر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

١٥٨٢٠۔ جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے شکار کو قتل کیا ہے اور شکار میں کسی درندے کا اثر نہ دیکھو تو وہ کھا سکتے ہو۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن عدی بن حاتم

١٥٨٢١۔ ... جو شکار تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگا اسے کھاؤ اگرچہ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے بشرطیکہ تم اس میں تیر یا کچلی کا اثر نہ دیکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابی ثعلبۃ

١٥٨٢٢۔ ... باز جو شکار تمہارے پاس پکڑ لائے اسے کھالو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۵۸۲۳ جو شکار تمہارے تیر کمان سے یا ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آ جائے اسے کھا لو خواہ تم نے اسے ذبح کیا ہو یا بغیر ذبح کیے مار دیا ہو یا مرا ہوا بھی اور جو ذبح نہ کیا گیا ہو وہ بھی۔ عرض کیا: تیر کا شکار میری نظروں سے اوجھل ہو جائے فرمایا: اگر تمہاری نظروں سے غائب ہو جب تک اس میں سے بدبو آنے لگے اسے کھا لو۔ یا اس میں کسی اور کے تیر کا نشان نہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمرو

شاید حشرات الارض نے اسے قتل کر دیا ہو اور شکار کی سے غائب ہو گیا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی رزین

کتاب الصید ...... از قسم افعال

۲۵۸۲۴ زر بن حبیش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے: اے لوگو! ہجرت کرو اور مہاجرین کی مشابہت مت کرو اور خرگوش کو ڈنڈے یا پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو کہ پھر اسے کھانے لگ جاؤ۔ البتہ نیزے اور تیر سے شکار کرو۔

رواہ عبدالرزاق وابو عبید فی الغریب وابن سعد والطبرانی والحاکم والبیہقی وابن عساکر

۲۵۸۲۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خرگوش کو ڈنڈے اور پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو البتہ نیزے اور تیر سے خرگوش کا شکار کرو۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۸۲۶ "مسند عمرو بن جندب" اللہ تعالیٰ نے شکار حلال کیا ہے اور شکار کرنا اچھا عمل ہے، اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے کا زیادہ حقدار ہے، مجھ سے پہلے بہت سے رسول گزرے ہیں جو شکار کرتے تھے یا شکار کی طلب میں نکلتے تھے۔ جب تم رزق کی طلب میں ہو اور تمہارے دل میں جماعت نماز کی محبت موجزن ہو لیکن جماعت سے پیچھے رہ جاؤ تمہیں یہ دل میں جماعت کی محبت کافی ہے۔ اسی طرح ذکر کرنے والی جماعت کی محبت اور ذکر اللہ کی محبت اور ذکر کرنے والوں کی محبت تمہیں کافی ہے اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لیے حلال رزق طلب کرو چونکہ یہی فی سبیل اللہ جہاد ہے جان لو اللہ تعالیٰ کی مدد نیکوکار تاجروں کی جماعت میں ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن امیۃ

کتاب الصلح ...... از قسم اقوال

۲۵۸۲۷ جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۵۸۲۸ راستے کی حد سات ذراع (ہاتھ) ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

اکمال

۲۵۸۲۹ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زمین میں راستے پر جھگڑا کیا تو آپ ﷺ نے سات ذراع کا فیصلہ کیا ہے۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

۲۵۸۳۰ جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ذراع مقرر کر لو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح عن ابی ہریرۃ والبیہقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۱ جب تم راستے میں اختلاف کرنے لگو تو سات ذراع راستہ مقرر کر لو اور جو شخص عمارت بنائے وہ ستون دیوار کے ساتھ رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیہقی عن ابن عباس

۲۵۸۴۲ جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع (ہاتھ) ناپ کر مقرر کرلو اور اس سے کم مت رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۸۴۳ جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کرو پھر عمارت کھڑی کرو۔

رواہ عبدالرزاق عن عکرمۃ مرسلاً

کتاب الصلح ...... از قسم افعال

۲۵۸۴۴ ابو قلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے آمدورفت والے راستے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: اسے سات ذراع مقرر کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

حرف ضاد ... کتاب الضیافۃ ...... از قسم اقوال

اس میں تین (۳) فصلیں ہیں۔

پہلی فصل ...... ضیافت (مہمان نوازی) کی ترغیب کے بیان میں

۲۵۸۴۵ مہمان اپنا رزق ساتھ لے کر آتا ہے، میزبانوں کے گناہوں کو لے کر کوچ کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التمییز ۶ وضعیف الجامع ۳۶۰۳

۲۵۸۴۶ جب مہمان کسی قوم کے پاس آتا ہے وہ اپنے رزق کے ساتھ آتا ہے اور جب واپس جاتا ہے تو میزبانوں کے گناہوں کی مغفرت کے ساتھ جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۱ والتمییز ۵

۲۵۸۴۷ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو ان کے پاس مہمان کو ہدیہ بھیجتا ہے، اس کے پاس اپنا رزق لے کر جاتا ہے، جب کوچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اہل خانہ کی مغفرت کردی ہوتی ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب وابونعیم فی المعرفۃ والصحابۃ عن ابی قرصافۃ

۲۵۸۴۸ مہمان کی طرف سب سے زیادہ جلدی پہنچنے والا صدقہ یہ ہے کہ آدمی کھانا تیار کرے پھر اپنے دوستوں کو دعوت دے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن حبان بن جبلۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۹۷

۲۵۸۴۹ مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان بھوکے کو کھانا کھلائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۱۳

۲۵۸۵۰ مہمان نوازی ہر مسلمان کا حق ہے جو مہمان کسی شخص کے ہاں صبح کرتا ہے وہ اس پر دین (قرض) ہوتا ہے اگر چاہے تو چکا دے چاہے تو چھوڑ دے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن المقدام ابی کریمۃ

۲۵۸۵۱ کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرو۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۵۸۴۲ کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ، جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن حارث

۲۵۸۴۳ بلاشبہ اللہ تعالیٰ فراخی والے گھر والوں سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابن جریج معضلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۱

۲۵۸۴۴ فرشتے لگاتار اس شخص کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں جس کا دسترخوان جب تک لگا رہتا ہے۔ رواہ الحکیم عن عائشۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۹۰

۲۵۸۴۵ بہت بری قوم ہے وہ جس کے پاس مہمان نہ آتے ہوں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۲۴ ضعیف الجامع ۲۳۵۳

۲۵۸۴۶ تم میں بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔ رواہ ابویعلی والحاکم عن صہیب

۲۵۸۴۷ اس گھر کی طرف بھلائی جلدی سے آتی ہے جس میں کھانا کھایا جاتا ہو۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۳۳ وضعیف الجامع ۲۹۵۱

۲۵۸۴۸ خیر و بھلائی سخاوت والے گھر کی طرف چھری کے اونٹ کی کوہان کی طرف پہنچنے سے زیادہ جلدی پہنچتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۵۵

۲۵۸۴۹ جس گھر والوں کو بھی نرمی عطا کی جاتی ہے انہیں ضرور نفع پہنچاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۵۸۵۰ جس شخص نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اسے سیر کر دیا اللہ تعالیٰ اسے سات خندقوں کی مسافت کے برابر دوزخ سے دور کر دیتے ہیں ہر خندق کی مسافت سات سو سال کے برابر ہے۔ رواہ النسائی والحاکم عن ابن عمرو

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۳۵

۲۵۸۵۱ جس شخص نے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۴۲۔

۲۵۸۵۲ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو اس کی پسندیدہ چیز کھلائی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۴۷ والتعقبات ۳۷۔

۲۵۸۵۳ جس شخص نے مہمان کے لیے کوئی جانور ذبح کیا وہ اس کے لیے دوزخ سے فدا بن جائے گا۔ رواہ الحاکم فی تاریخ عن جابر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۱ والمتناہیہ ۸۱۸۔

۲۵۸۵۴ جو شخص میزبان نہ بنتا ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر

۲۵۸۵۵ انہیں کھانا کھلاؤ جس سے تم محض اللہ کے لیے محبت کرتے ہو۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الضحاک مرسلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۸۴۔

الاکمال

۲۵۸۵۶ مہمانوں کا اکرام کرو مہمانوں کی مہمان نوازی کرو چونکہ جبرئیل ان کے گھر والوں کا رزق لے کر آتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس وفیہ عمر بن ہارون

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے کشف الخفاء ۱۹۹۰، ۱۵۱۰ مختصر المقاصد ۱۴۳

۲۵۸۵۷۔ جس شخص نے چار مسلمانوں کی مہمانداری کی اور ایسے کھانے سے ان کی غمخواری کی جس سے اپنے گھر والوں کی غمخواری کرتا ہے یعنی جو کھاتا اور پیتا ہے سالن میں اور پینے میں۔ تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔ رواہ ابوالشیخ عن انس

۲۵۸۵۸۔ میری امت کی بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں اور ریاکاری وشہرت مقصود نہ ہو، اور جس شخص نے دکھاوے اور شہرت کے لئے کھانا کھلایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ میں آگ بھرنے کا حکم کرے جب تک کہ حساب کتاب سے فارغ ہو جائے۔

رواہ الطبرانی عن عائشۃ

۲۵۸۵۹۔ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں۔ رواہ ابن زنجویہ عن صہیب

فصل دوم...... آداب ضیافت کے بیان میں

۲۵۸۶۰۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، مہمان کے ساتھ تکلف اور احسان کرنے کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے مہمانداری کرنے کا زمانہ تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد جو دیا جائے وہ صدقہ اور خیرات ہوگا مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن کے بعد میزبان کے ہاں ٹھہرے حتیٰ کہ میزبان خود اسے گھر سے نکالنے پر مجبور ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی شریح

۲۵۸۶۱۔ مہمانداری کا عرصہ تین دن ہیں اس سے زیادہ صدقہ ہے ہر بھلائی صدقہ ہے۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۵۸۶۲۔ مہمانداری کا زمانہ تین دن ہیں اس کے بعد صدقہ ہے۔ رواہ البخاری عن ابی شریح واحمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۵۸۶۳۔ مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی عن ابی سعید والبزار عن ابی عمرو الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۵۸۶۴۔ مہمان نوازی تین راتوں تک ہے اور یہ حق لازم ہے اس کے بعد صدقہ ہوگا۔

رواہ الباوردی وابن قانع والطبرانی والضیاء عن تلب بن ثعلبۃ

۲۵۸۶۵۔ مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے مہمان پر واجب ہے کہ تین دن کے بعد چلا جائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابی ہریرۃ

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۳، ضعیف الجامع ۳۶۰۱۔

۲۵۸۶۶۔ مہمان داری تین دن تک ہے اس سے زیادہ بھلائی اور احسان ہے۔ رواہ الطبرانی عن طارق بن اشیم

۲۵۸۶۷۔ مہمان نوازی اونٹ پالنے والوں پر واجب ہے اور اہل دیہات پر واجب نہیں۔ رواہ القضاعی عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے، دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۷۲ وتحذیر المسلمین ۱۳۲

۲۵۸۶۸۔ روزہ دار کا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۱۳، ضعیف الترمذی ۱۴۱

۲۵۸۶۹۔ ملاقات کرنے والے روزہ دار کا تحفہ یہ ہے کہ اس کی داڑھی کو سنوار دیا جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور انگیٹھی میں بخور رکھے جائیں روزہ دار عورت کا تحفہ یہ ہے کہ اس کے سر میں کنگھی کر دی جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور بخور لگا دیئے جائیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۶۳، الضعیفۃ ۷۸۹

۲۵۸۷۰ ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں جبکہ بلال کا رزق جنت میں پڑا ہے اے بلال! کیا تم جانتے ہو کہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن بریدة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۵۔

۲۵۸۷۱ سنت میں سے ہے کہ (میزبان) شخص اپنے مہمان کو رخصت کرنے کے لیے دروازے تک جائے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۳۳ وضعیف الجامع ۱۹۹۹

۲۵۸۷۲ آدمی کی خوش بختی ہے کہ وہ اپنے مہمان کی خدمت کرے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۴۳۔

۲۵۸۷۳ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی (سواری کی) رکاب پکڑی اور اسے اپنے بھائی سے نہ کوئی امید تھی اور نہ کوئی خوف تھا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۸۶۔

مہمان کے ساتھ کھانا کھانا

۲۵۸۷۴ اپنے مہمان کے ساتھ کھانا کھایا کرو چونکہ مہمان تنہا کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ثوبان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۰۸

۲۵۸۷۵ مہمان کے لیے تکلف مت کرو۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان

فائدہ: تکلف کا معنی بناوٹ و نمائش ہے یعنی مہمان کے لیے گھر والوں پر تنگی کرنا تکلف ہے۔

۲۵۸۷۶ کوئی شخص بھی اپنے مہمان کے لیے اپنی قدرت سے زیادہ تکلف نہ کرے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرة الموضوعات ۱۴۷ والفوائد المجموعة ۳۲۹۔

۲۵۸۷۷ مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

رواہ احمد عن سلمان ورواہ البخاری فی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب ما یکرہ من کثرة السؤال وتکلف ما لا یعنیه

۲۵۸۷۸ کسی کو اس وقت تک کھانے کی دعوت نہ دو جب تک وہ سلام نہ کرلے۔ رواہ الترمذی عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۲۷۶ وضعیف الترمذی ۵۱۰

۲۵۸۷۹ تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے، ہماری ایک سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ سو سے زیادہ ہوں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے اور چرواہا بکری کا بچہ لاتا ہے تو ہم اس کی جگہ ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔ رواہ ابوداؤد عن لقیط بن صبرة

اکمال

۲۵۸۸۰ سب سے پہلے جس نے مہمان نوازی کا طریقہ اپنایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف وابن عساکر عن ابی ہریرة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیة ۱۲۶۰

۲۵۸۸۱ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے جس سے تم محبت کرتے ہو اپنے بھائی کے ساتھ مہمان نوازی کرو۔

رواہ ابن مبارک فی الزھد عن لقمان مرسلاً

مہمان کے آداب......از اکمال

۲۵۸۹۳ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ اس کا (پیش کیا ہوا) کھانا کھاؤ اور اس کے متعلق سوال مت کرو اور تمہیں جو مشروب پیش کرے وہ پی لو اور اس کے متعلق سوال مت کرو۔ رواہ ابویعلی والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۵۸۹۴ جب قریش سے کوئی شخص کسی قوم کی ضیافت کرے یا وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ ابن عدی عن عائشۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰۔

۲۵۸۹۵ جو شخص بھی اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے وہاں کھانا اسے روزہ دار ہو پھر (میزبان کی دعوت پر) روزہ افطار کرے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں اس دن کا روزہ لکھ دیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن سلمان

۲۵۸۹۶ تمہارے بھائی نے تمہیں دعوت دی ہے اور تمہارے لئے سامان تکلف کیا ہے روزہ افطار کرلو اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اگر چاہو۔

رواہ البیہقی عن ابی سعید

۲۵۸۹۷ تمہارے بھائی نے کھانا تیار کیا ہے اور تمہیں دعوت دی ہے روزہ افطار کرلو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی عن ابی سعید

۲۵۸۹۸ تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو کھانا ہدیہ میں دیا گیا ہم دونوں روزے سے تھیں ہم نے روزہ افطار کرلیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام: ... حدیث پر کلام ہے علاوہ حرف متعلق متن حدیث ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۰۴۔

۲۵۸۹۹ تمہارے بھائی نے تمہارے لیے تکلف کیا ہے اور کھانا تیار کیا ہے اور پھر تم کہتے ہو مجھے روزہ ہے کھانا کھالو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید وابوداؤد الطیالسی عن جابر

۲۵۹۰۰ اے سلمان اس دن کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اور تمہارے لیے نیکی ہے چونکہ تم نے اپنے مومن بھائی کو خوش کیا ہے نفلی روزہ افطار کرکے اور اس کے ساتھ کھانا کھا کر اسے خوش کیا ہے۔ رواہ الدیلمی عن سلمان

۲۵۹۰۱ اپنی کھجوریں اپنے تھیلے میں رکھو اور گھی برتن میں واپس ڈال دو چونکہ مجھے روزہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری تعلیقاً وابن حبان عن انس

مہمان کے حقوق......از اکمال

۲۵۹۰۲ جب مہمان محرومی کی حالت میں رات گزار دے تو مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ اپنی روزی سے اس کی مہمانی کریں۔

رواہ ابن عساکر عن مقداد بن الاسود

۲۵۹۰۳ جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ تمہیں مناسب مہمانی کی دعوت دیں تو ان کی دعوت قبول کرو اور اگر وہ تمہیں دعوت نہ دیں تو مناسب طریقہ سے حق مہمانی ان سے لے سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عقبۃ بن عامر

۲۵۹۰۴ جو شخص کسی قوم کے پاس مہمان بنا لیکن قوم نے اس کی مہمانی نہ کی تو وہ قوم سے اپنی مہمانی کے بقدر مطالبہ کرسکتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن المقدام

۲۵۹۱۸ ...... جب تمہیں (بکری یا گائے وغیرہ کے) پایوں کے لیے دعوت دی جائے (تب بھی) دعوت قبول کرو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۵۹۱۹ ...... اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں قبول کرلوں گا اگر مجھے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان عن انس

۲۵۹۲۰ ...... اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پایوں کے لیے دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا اور اگر مجھے پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں ہدیہ قبول کروں گا۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

فائدہ: ...... مذکورہ بالا تینوں احادیث میں بکری کے پائے کی دعوت قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں کوئی دعوت دے اور تمہاری خاطر مدارات کے لیے تھوڑی سے حقیر تر چیز بھی پیش کرے تو ہر حال میں دعوت قبول کرو طعام پر نظر رکھ کر دعوت کے قبول یا عدم قبول کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ بلکہ مسلمان بھائی کی دلجوئی اور اس کے خلوص ونیت کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ انتہی از مترجم۔

۲۵۹۲۱ ...... اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ تمہیں اس کے پاس جا کر دو صورتیں پیش آسکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں خیر و بھلائی میں تمہاری شرکت ہوجائے گی یا اس کے ہاں برائی کا سامان ہوگا تو تم اسے برائی سے منع کردو گے اور بھلائی کا اسے حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی عن یعلی بن مرۃ

۲۵۹۲۲ ...... جب تم میں سے کسی شخص کو اس کا بھائی دعوت دے اسے دعوت قبول کرلینی چاہیے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور دعوت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابن عمر

۲۵۹۲۳ ...... جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے اسے دعوت ولیمہ میں شرکت کرلینی چاہیے۔

رواہ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد وعن ابن عمر

۲۵۹۲۴ ...... جس شخص کو کھانے کی دعوت دی گئی ہو اور اس حالیکہ وہ روزے سے ہو وہ دعوت قبول کرلے پھر اگر چاہے کھانا کھائے چاہے ترک کردے۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۵۹۲۵ ...... جس شخص کو دعوت دی گئی اور اس نے دعوت قبول نہ کی گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے دعوت میں شریک ہوا گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور غارتگری کرکے باہر نکلا۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۷۹۸ والاتقان ۱۸۹۶

اکمال

۲۵۹۲۶ ...... اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ اس کے پاس جا کر تمہیں دو صورتیں پیش آسکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں تم خیر و بھلائی میں اس کے شریک ہو جاؤ گے یا وہ برائی پر ہوگا یوں تم اسے برائی سے منع کرو گے اور اسے بھلائی کا حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن یعلی بن مرۃ الثقفی

یعنی یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی وہ دعوت میں شریک ہو کر بوجہ حالت روزہ میں ہونے کے چپ چاپ بیٹھے رہے بلکہ لوگ ان کے پاس بیٹھے کھانا کھاتے رہے ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی اور بعض نے یوں کہا اگر ہمیں آپ کے روزہ میں ہونے کا علم ہوتا ہم آپ کو دعوت نہ دیتے یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ انھوں نے مذکورہ بالا حدیث ذکر کی۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۰

۲۵۹۲۷ ...... جب تمہیں دو شخص دعوت دیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہو چونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوتا ہے وہ ہمسائیگی میں بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک پہلے آیا ہے تو اس کی دعوت قبول کرو جو پہلے آیا ہے۔

رواہ ابن النجار عن رجل من الصحابۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۲۵۔

۲۵۹۲۸۔ جو شخص تمہیں بکری کے پایوں کے لیے دعوت دے اس کی دعوت (بھی) قبول کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر والطبرانی عن ابی امامۃ

۲۵۹۲۹ اگر مجھے (بکری کے) پائے جو ہدیہ میں دیئے جائیں میں انہیں قبول کروں گا اگر مجھے پایوں کے لیے دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن جابر

۲۵۹۳۰۔ اگر مجھے (بکری) کے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۳۰۱

دوسری فرع..... موانع قبول دعوت

۲۵۹۳۱ ایسے دو شخص جو (فخر) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ہی ان کا کھانا کھایا جائے۔ رواہ البیھقی عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۳۲ ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب رکھی گئی ہے نیز منع فرمایا ہے کہ آدمی پیٹ پر جھکے ہوئے کھانا کھائے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

۲۵۹۳۳۔ فاسقوں کے کھانے کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن عمران

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۲۹

۲۵۹۳۴۔ ایسے دو شخص جو (فخر) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کا کھانا کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

تیسری فرع..... متفرق آداب کے بیان میں

۲۵۹۳۵ اپنے بھائی کو بدلہ دو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ بدلہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے لیے برکت کی دعا کرو چونکہ جب کسی آدمی کا کھانا کھایا جائے اور اس کا مشروب پیا جائے پھر اس کے لیے دعائے برکت کردی جائے تو یہ مہمانوں کی طرف سے اس کا بدلہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۹

۲۵۹۳۶ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیکوکاروں کی نماز مقرر کی ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں وہ نہ گناہ گار ہیں اور نہ ہی فاجر۔ رواہ عبد بن حمید والضیاء عن انس

۲۵۹۳۷ تمہارا کھانا نیکوکار لوگ کھائیں تمہارے لیے فرشتے دعائے مغفرت کریں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن انس

۲۵۹۳۸۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس داخل ہو وہ اسے کھانا کھلائے اسے چاہیے کھانا کھالے اس کے متعلق سوال نہ کرے اگر اسے مشروب پلائے وہ پی لے اور اس کے متعلق سوال نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۱

۲۵۹۳۹ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کرے البتہ اگر رمضان کا روزہ ہو یا قضائے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو تو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲

۲۵۹۴۰ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کرے البتہ اگر یہ رمضان کا روزہ ہو یا قضائے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو تو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲

۲۵۹۴۱ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس داخل ہو وہ اس پر امیر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہاں سے اس کے پاس سے چلا جائے۔

رواہ ابن عدی عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۳ و ضعیف الجامع ۳۸۳

۲۵۹۴۲ جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے دراں حالیکہ روزہ میں ہو تو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

رواہ مسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۴۳ جب کوئی شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے تو اسے قوم کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۸۷ وضعیف الجامع ۶۰۲

۲۵۹۴۴ اللہ کرے تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں تمہارا کھانا نیکوکار لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن ماجہ وابن حبان عن ابن الزبیر

حدیث ۲۵۹۳۷ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۴۵ جس مہمان نے کسی قوم کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی وہ اپنی مہمانی کے بقدر (اشیائے خورونوش) ان سے لے سکتا ہے اور اس پر کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۴۶ جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا اور مہمان نے محرومی کی حالت میں صبح کی (یعنی اسے کھانے پینے کے لیے کچھ نہ دیا گیا) بلاشبہ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کا حق ہے حتیٰ کہ وہ اپنی مہمانی کے لیے اس رات ان کا غلہ اور دودھ وغیرہ لے سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن المقدام

۲۵۹۴۷ آدمی کی برائی کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے وہ اس سے تنگی محسوس کرے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف وابو الحسن بن بشران فی امالیہ عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۸ والکشف الالٰہی ۶۵۹

۲۵۹۴۸ کسی شخص کو اس کی سلطنت میں امامت نہ کرائی جائے اور نہ ہی کسی شخص کی بیٹھک پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھا جائے۔

رواہ الترمذی عن ابی مسعود

بلا اجازت دوسری جگہ امامت نہ کرائے

۲۵۹۴۹...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو وہ قوم کی امامت نہ کرائے بلکہ قوم میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۰...... جو شخص کسی قوم کی ملاقات کرنے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ ان میں سے کوئی شخص ان کی امامت کروائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن مالک بن الحویرث

واپس آ دیکھا کہ تم انہیں خالی پاؤ کیا تمہیں یہ اچھا لگے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: اونٹوں کی مثال بھی ایسی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سلیط بن عبداللہ ہے جو مدلس ہے۔

۲۵۹۶۳... خبردار! کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کے اسٹور کا دروازہ توڑ کر جو کچھ اس میں ہو وہ کہیں منتقل کر دیا جائے لوگوں کے چوپایوں کے تھنوں میں ان کا سامان خورد ونوش ہوتا ہے خبردار ہوشیار رہو۔ کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۹۶۴... اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو اگر آ جائے تو بہت اچھا ورنہ دودھ دوہو اور چلے جاؤ کچھ دودھ (تھنوں میں) اس کے حوادث کے لیے باقی رہنے دو۔ رواہ الحاکم عن القاسم بن مخول البھزی

۲۵۹۶۵... جب تم میں سے کوئی شخص کسی چرواہے کے پاس آئے اسے چاہیے کہ اونٹوں کے چرواہے کو تین بار آواز دے اگر چرواہا جواب دے دے تو بہت اچھا ورنہ دودھ دوہ لے اور پی لے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی باغ میں آئے تین بار آواز دے اے باغ کے مالک! اگر وہ جواب دے دے (تو بہت اچھا) ورنہ پھل کھا لو اور اپنے ساتھ لے کر مت جاؤ۔

رواہ ابن حبان والبیھقی وضعفہ عن ابی سعید

۲۵۹۶۶... کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ دھاگا تھنوں پر مہر کی مانند ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والطحاوی والبیھقی عن ابی سعید

۲۵۹۶۷... کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ یہ تھنوں پر مالکوں کی مہر ہے اگر تم بھوکے ہو تو اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو۔ رواہ ابن النجار عن ابی سعید

۲۵۹۶۸... جب تم میں سے کوئی شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے اس سے (پھل اتار کر) کھا سکتا ہے البتہ اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۵۹۶۹... اے لڑکے! کھجوروں کو کیوں پتھر مارتے ہو گری ہوئی کھجوریں کھا لو اللہ تمہارا پیٹ بھر دے۔ رواہ الحاکم عن رافع بن عمرو

۲۵۹۷۰... اللہ کی قسم! جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا تم نے اسے علم سے بہرہ مند کیوں نہیں کیا اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا کیوں نہیں کھلایا۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن عباد بن شرحبیل

۲۵۹۷۱... جو شخص کسی قوم کے پاس داخل ہوا حالانکہ اسے دعوت طعام نہیں دی گئی تھی گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور ایسا کھانا کھایا جو اس کے لیے حلال نہیں تھا۔ رواہ البیھقی فی السنن وابن النجار عن عائشۃ

حرف ضاد...... کتاب الضیافت...... از قسم افعال

ضیافت سے متعلق ترغیب

۲۵۹۷۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے دوستوں میں سے کچھ لوگوں کو ایک صاع کھانے پر جمع کروں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بازار میں جاؤں اور کسی غلام کو خرید کر اسے آزاد کروں۔ رواہ البخاری فی الادب وابن زنجویہ فی ترغیبہ

۲۵۹۷۳... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے جب نماز سے فارغ ہوتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے: ہر شخص اپنی وسعت کے بقدر اپنے ساتھ آدمی لیتا جائے چنانچہ ایک شخص اٹھتا وہ اپنے ساتھ ایک دو

باقی آدمی سے جاتا اور جو پانی بچ جاتے انہیں رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ لے جاتے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۹۷۴ عزہ بنت ابی قرصافہ ابو قرصافہ سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کے پاس ہدیہ بھیج دیتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ ہدیہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ مہمان ہے جو اپنا رزق ساتھ لے کر میزبان کے پاس آتا ہے پھر جب کوچ کرتا ہے تو گھر والوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۲۵۹۷۵ "مسند علی" شیخ شمس الدین بن الجزری کتاب "اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب" میں لکھتے ہیں: شیخ محمد بن مسعود الکازرونی نے مشعر حرام میں اسود یعنی پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انہوں نے کہا: میرے والد نے اسود یعنی پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انہوں نے کہا: میرے شیخ ابو الفضائل اسماعیل بن مظفر بن محمد نے اسود یعنی پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انہوں نے کہا ابو حفص عمر بن مظفر نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا ابو بکر عبداللہ بن محمد بن مسعود نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا ابو مبارک عبدالعزیز بن محمد بن منصور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے اسودین (پانی اور کھجور) سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا: ابو مسعود عبداللہ بن ابراہیم ابن متی مالکی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا ابو الحسن علی بن حسن بن صالح نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انہوں نے کہا: ابو بشیر احمد بن ابراہیم مکری عطار نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انہوں نے کہا: جعفر بن محمد بن ماصور دمشقی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا: نوفل بن حباب نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا عبداللہ بن میمون قداح نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا جعفر بن محمد صادق نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انہوں نے کہا: محمد بن علی الباقر نے اسودین (کھجور اور پانی) سے ہماری مہمانی کی۔ انہوں نے کہا علی بن حسین نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انہوں نے کہا حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انہوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسودین (کھجور اور پانی) سے میری مہمانی کی اور ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مومن کی مہمانی کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی مہمانی کی جس نے دو آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے آدم اور حوا کی مہمانی کی۔ جس نے تین آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے جبرئیل میکائیل اور اسرافیل کی مہمانی کی۔

کلام: ... ابن جزری کہتے ہیں: یہ حدیث بہت غریب ہے اس اسناد سے ہمارے لیے اس کا وقوع نہیں ہوا۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن میمون قداح متروک ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں وہ ذاہب الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں جن احادیث میں یہ منفرد ہو ان سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۵۱۳۳

مہمانی کے آداب

۲۵۹۷۶ "مسند القشب بن لقیط" قشب بن زہیر بن القشب ام عبداللہ بنت ملقام سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا القشب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی کی مدت تین دن ہے اور اس سے زیادہ کرنا صدقہ ہے۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر بسندہ الی عبداللہ بن جراد

انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دن تک مہمان کے اکرام میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے۔

میزبان کے آداب

۲۵۹۷۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملے تو

پوچھا آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ تو حضرت براء نے فرمایا: ستو اور کھجور، پس وہ چیزیں لائی گئیں اور انہوں نے سیر ہو کر کھائیں، پھر حضرت براء نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے براء! خوب سمجھ لو کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایسا معاملہ کرے اور وہ کسی قسم کے بدلے اور احسان مندی کا طالب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کی طرف سے ایک سال تک اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور تہلیل کرتے ہیں (لا الہ الا اللہ کہتے ہیں) اور اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور اس شخص کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ جب سال پورا ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لئے ان ملائکہ کی عبادت کے مثل عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی پاکیزہ چیزوں سے کھلائیں گے دائمی جنت میں اور ایسی وراثت میں جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ ابونعیم وفیہ خالد بن یزید

۲۵۹۷۸ ... ثوری بن یحییٰ ثوبان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے مہمان کو کھانا کھلاؤ کیونکہ مہمان اکیلے کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ بیہقی وقال فی اسنادہ نظر

۲۵۹۷۹ ... ابن جریر، ابن حمید سے، وہ ابن المبارک سے، وہ ابراہیم بن شیبان سے، وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی کے پاس آئے تو وہ جس تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے وہ تکیہ اٹھا کر انہوں نے ان دو مہمانوں کو پیش کیا، تو وہ دونوں کہنے لگے کہ ہم اس لئے نہیں آئے بلکہ ہم تو اس لئے آئے ہیں کہ کوئی فائدہ مند چیز سنیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں تو عبداللہ بن حارث نے کہا: جو اپنے مہمان کا اکرام نہ کرے اس کا حضرت محمد وابراہیم علیہما السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ خوشخبری اور بشارت ہو اس بندے کے لئے جو اللہ کے راستے میں گھوڑے پے چڑھے ہوئے شام کرے اور روٹی کے ٹکڑے اور ٹھنڈے پانی سے افطار کرے، اور ہلاکت وبربادی ہے چرنے والوں کے لئے جو ہر وقت گائے کی طرح چرتے رہتے ہیں (اور ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں) یا غلام! اٹھالے اور یہ لے آ، اور اس دوران وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابن جریر

۲۵۹۸۰ ... ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب کسی قوم کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تو سب سے آخر میں کھانا شروع فرماتے۔
رواہ عبدالرزاق

آداب مہمان

۲۵۹۸۱ ... حمید بن نعیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو کھانے کی دعوت دی گئی، ان دونوں حضرات نے دعوت قبول کرلی جب دعوت سے واپس لوٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں دعوت میں شریک ہوا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش اس دعوت میں شریک نہ ہوا ہوتا، عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یہ دعوت فخر ومباہات کی نہ ہو۔ رواہ ابن المبارک واحمد بن حنبل فی الزہد

فائدہ: ...... آج کل زیادہ ایسی دعوتیں دیکھنے میں آتی ہیں لہٰذا جو دعوت بھی فخر ومباہات کی نیت سے ترتیب دی جائے اس میں شرکت نہ ہو تو بہتر ہے۔

۲۵۹۸۲ ... مسند عثمان رضی اللہ عنہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور ولیمہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دعوت دی عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفہ تھے، جب آپ رضی اللہ عنہ دعوت میں حاضر ہوئے فرمایا: میں روزے سے ہوں۔ میں صرف دعوت قبول کرنے کی غرض سے آیا ہوں تاکہ دعا سے برکت کروں۔ رواہ احمد بن حنبل فی الزہد

۲۵۹۸۳ ... مسند جابر بن عبداللہ، عبیداللہ بن عمیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان آیا اس کے پاس آپ رضی اللہ عنہ روٹی اور سرکہ لائے اور فرمایا: کھاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ سرکہ بہترین سالن ہے وہ قوم ہلاکت میں پڑے جسے کچھ پیش کیا جائے اور وہ اسے حقیر سمجھے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جو اپنے دوستوں کو کچھ پیش کرے اور وہ اسے حقیر سمجھتا ہو۔
رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۹۸۴ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی تمہارا دوست یا پڑوسی عامل یا کوئی رشتہ دار عامل ہو وہ تمہیں ہدیہ بھیجے یا تمہیں دعوت طعام دے تو اسے قبول کر لو کھانا تمہیں ملے گا اور اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...یعنی دعوت سے مقصود رشوت دینا یا کوئی اور نیت ہو اس کا وبال میزبان پر ہوگا۔

۲۵۹۸۵ انصار کے ایک شخص جسے ابوشعیب کی کنیت سے پکارا جاتا تھا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات بھانپ لیے میں اپنے ایک غلام کے پاس آیا جو قصاب تھا میں نے اسے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرنے کا حکم دیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی پھر آپ اپنے ساتھ چار آدمیوں کو لیے (یعنی اس طرح کہ پانچویں آپ خود تھے) تشریف لے آئے ان کے پیچھے پیچھے ایک اور شخص آ گیا جب رسول اللہ ﷺ دروازے پر پہنچے فرمایا: یہ شخص ہمارے پیچھے ہو لیا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دو ورنہ یہ واپس لوٹ جائے چنانچہ ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے اسے اجازت دے دی۔

فائدہ: ... یہاں حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ حدیث ۲۵۹۵۲، ۲۵۹۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔ واخرجہ الترمذی کتاب النکاح باب ما جاء فی من یجیء الی الولیمۃ رقم ۱۰۹۹ وقال حسن صحیح۔

۲۵۹۸۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تمہیں تمہارا مسلمان بھائی کھانا کھلائے کھا لو اور جب مشروب پلائے پی لو اور سوال نہ کرو اگر تم شک میں پڑ جاؤ تو اس میں پانی ملا لو۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ... یعنی میزبان اگر تمہیں نبیذ پلائے جس میں نشہ پیدا ہو جانے کا شبہ ہو تو پانی ملا لو۔

۲۵۹۸۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کھجوریں اور روٹی کے کچھ ٹکڑے لیتے آئے آپ نے تھوڑا تناول فرمایا پھر سعد رضی اللہ عنہ دودھ کا پیالہ لیتے آئے آپ نے وہ نوش فرمایا پھر فرمایا: نیکوکار لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں یا اللہ! سعد بن عبادہ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی آپ بغیر زین کے گدھے پر سوار ہوئے ہوئے تھے اور اس کی کاٹھی بھی نہیں تھی۔ جب آپ دروازے پر پہنچے سلام کیا سعد رضی اللہ عنہ نے سن کر سلام کا جواب دیا اور دھیمی آواز میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب نہ سنا اور دروازے سے واپس لوٹ گئے اور فرمایا: تین مرتبہ اجازت لو اگر تمہیں اجازت دے دے تو بہت اچھا ورنہ واپس لوٹ جاؤ جب حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے یہ محسوس کر لیا کہ آپ واپس لوٹ رہے ہیں یہ باہر نکلے اور آپ کے پیچھے ہو لیے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے آپ نے جب بھی مجھے سلام کیا ہے میں نے سلام کا ضرور جواب دیا ہے اور آپ نے سنا ہے تو آپ کو صرف اس لیے بلند آواز سے جواب نہیں دیا یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے اور زیادہ سلام کریں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں واپس تشریف لے آئیں چنانچہ حضرت سعد نے منقے پیش کیے اور واپس اپنے گھر لے آئے اور کشمش اور کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں جب رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمالیں اور اٹھنے کا ارادہ کیا تو یہ دعا کی: نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے ہاں روزہ افطار کرتے تو یہ دعا فرماتے: تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں نیکوکار تمہارا کھانا کھائیں اور تمہارے اوپر رحمت کے فرشتے نازل ہوں۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۱۵۱۳۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

متعلقات ضیافت

۲۵۹۹۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص حالت اضطرار میں کھجور کے باغ کے پاس سے گزرے فرمایا: وہ کھا سکتا ہے بشرطیکہ چھپا کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۹۹۱ طارق بن شہاب کہتے ہیں انصار کے کچھ لوگ کوفہ سے مدینہ کی طرف نکلے اور دوران سفر بنی اسد کی ایک بستی پر سے ان کا گزر ہوا ان لوگوں کا زاد راہ ختم ہو گیا اور بھوکوں مرنے لگے انھوں نے بستی والوں سے کچھ خریدنے کا مطالبہ کیا جبکہ ان کے پاس مویشی تھے تو چوپائے ابھی ابھی سے واپس آرہے تھے اور انھوں نے جواب دیا ہمارے پاس بیچنے کو کچھ نہیں مسافروں نے مہمانداری کا سوال کیا بستی والوں نے کہا ہم اس کی طاقت بھی نہیں رکھتے چنانچہ مسافروں اور بستی والوں کے درمیان تو تو میں میں تکرار ہونے لگا اور قتل تک نوبت پہنچ گئی بستی والوں نے مسافروں کے لیے اپنے گھر خالی کر دیئے چنانچہ مسافروں نے بیروں آدمیوں کے بیچ ایک بکری ذبح کی بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ ذکر کیا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے حمد وثنا کے بعد فرمایا: اگر مجھے اس کی پیشگی خبر ہوتی میں ایسا اور ایسا کرتا پھر آپ نے تمام شہروں میں قبل از وقت خطوط لکھے اور ان میں مہمان کی مہمانداری کا حکم دیا۔

۲۵۹۹۲ سعید بن وہب کہتے ہیں میں پھل کھانے سے گریز کرتا تھا (یعنی مالک کی اجازت کے بغیر) حتی کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے میری ملاقات ہوئی اس نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھلوں کے متعلق اہل ذمہ سے اس شرط پر معاہدہ کیا تھا کہ مسافر باغ میں سے پھل کھا سکتا ہے اس طور کہ وہ باغ میں فساد نہ پھیلائے۔ رواہ ابوذر فی الجامع

۲۵۹۹۳ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے سفر کیا دوران سفر انھیں بھوک نے سخت تنگ کیا انھیں مجبوراً دیہاتیوں کے پاس آنا پڑا مسافروں نے دیہاتیوں سے مہمانی کا مطالبہ کیا لیکن انھوں نے انکار کر دیا مسافروں نے دیہاتیوں کی کھینچا تانی کر دی اور یوں ان کے طعام پر انھیں رسائی ہو گئی دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے گئے اور گھبرا گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسافروں کی مہمانی سے انکار کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے دن رات تمہارے اونٹوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھرا ہے جبکہ مسافر بانسبت پڑوسی کی نسبت پانی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ مسدد

حدیث ۲۵۹۹۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۹۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے وہ اس میں سے پیٹ بھر کر کھا سکتا ہے البتہ چھپا کر اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ رواہ ابوعبید فی الغریب وابوذر الھروی فی الجامع والبیھقی

۲۵۹۹۵ عفیف بن حارث کہتے ہیں: میں بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرتا تھا انصار مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: جو کھجوریں تو خود نیچے گرا پائے وہ کھا لو وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جائے۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۲۵۹۳۲ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۹۷ ابوالاحوص اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایک شخص کے پاس سے گزرا اس نے مجھے مہمان بنایا اور نہ ہی میری مہمانی کی اب اگر وہ میرے پاس سے گزرے کیا میں اسے بدلہ دوں یا اس کی مہمانی کروں؟ فرمایا: بلکہ اس کی مہمانی کرو۔ رواہ ابن عساکر

حرف طاء

اس میں چار کتابیں ہیں۔
طہارت، طلاق، طب بمعہ رقی (جھاڑ پھونک) طیرہ (بدفالی) بمعہ فال، قسم اقوال۔

کتاب الطہارۃ

اس میں پانچ ابواب ہیں۔

باب اول...... مطلق طہارت کی فضیلت کے بیان میں

۲۵۹۹۸ پاکیزگی نصف ایمان ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمدللہ دونوں آسمان وزمین کے درمیان خلا کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے صدقہ برہان ہے صبر روشنی ہے قرآن حجت ہے یا تیرے حق میں ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنا نفس (اللہ تعالیٰ کو) بیچ رہا ہے وہ اسے (عذاب سے) آزاد کر دیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ابی مالک الاشعری

۲۵۹۹۹ پاکی کی حالت میں سونے والا رات کو قیام کرنے والے روزہ دار کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عمرو بن حریث

۲۶۰۰۰ اللہ تعالیٰ پاکباز عبادت گزار کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۹۹۔

۲۶۰۰۱ اسلام سراپا پاکیزگی ہے پاکی کا اہتمام کرتے رہو چونکہ جنت میں صرف پاکباز ہی داخل ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۲۱۸۶ وضعیف الجامع ۲۳۶۱

۲۶۰۰۲ جہاں تک ہو سکے پاکی کا اہتمام کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے نظافت پر اسلام کی بنیاد رکھی اور جنت میں صرف پاکیزہ (صاف ستھرا) انسان داخل ہوگا۔ رواہ ابو الصعالیک الطرسوسی فی جزءہ عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ وضعیف الجامع ۲۳۸۵۔

۲۶۰۰۳ ان جسموں کو پاک رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا جو شخص پاکی کی حالت میں رات گزارتا ہے اس کے ساتھ اس کے شعار میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب بھی بندہ رات کو کروٹ بدلتا ہے وہ کہتا ہے یا اللہ! اپنے بندے کی مغفرت فرمادے چونکہ اس نے پاکی کی حالت میں رات گزاری ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۰۰۴ برتنوں کو دھونا اور صحن صاف ستھرا رکھنا مالداری کا باعث ہے۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۴۳ واسنی المطالب ۹۳۶

۲۶۰۰۵ پاکیزگی نماز کی کنجی ہے نماز میں حلال چیزوں کو حرام کرنے والی تکبیر ہے اور سلام ان حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۲۔

فائدہ: ...... یعنی بغیر طہارت وپاکی کے نماز نہیں ہوتی۔ جب آدمی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے پھر کھانا پینا بولنا ہنسنا اور بیوی کا بوس وکنار وغیرہ ناجائز اور حرام ہو جاتے ہیں پھر جب سلام پھیرتا ہے یہ سب جائز اور حلال ہو جاتی ہیں۔

۲۶۰۰۶... بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور خیانت سے حاصل کئے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔

رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

فائدہ:...... خیانت سے مراد ناجائز کمائی ہے چنانچہ جو ناجائز کمائی سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ عنداللہ قبول نہیں ہوتا۔

۲۶۰۰۷... اسلام سراپا نظافت ہے لہٰذا نظافت کا اہتمام کرو۔ چنانچہ صاف ستھرا شخص ہی جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ الخطیب عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع [illegible]

۲۶۰۰۸... کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال مونڈنا، انگلیوں کے درمیانی جوڑ کا دھونا، استنجا کرنا اور ختنہ کرنا امور فطرت میں سے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ وابوداؤد وابن ماجہ عن عمار بن یاسر

اکمال

۲۶۰۰۹... اے عائشہ! یہ دونوں کپڑے دھولو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کپڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور جب میلا ہوجاتا ہے اس کی تسبیح منقطع ہوجاتی ہے۔ رواہ الخطیب وقال منکر وابن عساکر عن عائشۃ

۲۶۰۱۰... بندے سے سب سے پہلے پاکی کا حساب کیا جائے گا اگر اس کی پاکی اچھی رہی تو اس کی نماز پاکی کی مانند ہوگی اگر اس کی نماز اچھی رہی تو اس کے بقیہ اعمال نماز کی مانند ہوں گے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی العالیۃ مرسلاً

۲۶۰۱۱... اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا، خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرو۔ رواہ ابو عوانۃ عن ابی بکرۃ والطبرانی عن ابن مسعود

فائدہ:...... اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو تمہارا بھائی یا تمہارے والدین ضرورت مند ہوں اور تم دوسرے لوگوں کو عطا کرتے رہو بلکہ قرب الاقرب کا خیال رکھا جائے عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا خرچہ واجب ہو۔

۲۶۰۱۲... دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے درمیانی جوڑوں کو دھونا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال مونڈنا، استنجا کرنا، زکریا کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں البتہ یہ کہ وہ مضمضہ (کلی) ہوسکتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ ومسلم وابوداؤد والترمذی وقال: حسن والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ

باب دوم...... وضو کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل...... وضو کے وجوب اور اس کی فضیلت کے بیان میں

اس میں دو فرعیں ہیں۔

فرع اول...... وضو کے وجوب کے بیان میں

۲۶۰۱۳... اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن والد ابی الملیح

۲۶۰۱۴ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں (یعنی نماز کا ارادہ کروں) تو مجھے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثة عن ابن عباس

۲۶۰۱۵ اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ مسلم وابن ماجه عن ابن عمر وابن ماجه عن انس وعن ابی بکرة والنسائی وابن ماجه عن ابی الملیح

حدیث ۲۶۰۰۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:...... اس حدیث کے بعض طرق میں کلام ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۹۲۳ و ۹۲۴ والوضع فی الحدیث ۱۹۳۳

۲۶۰۱۶ پاکی نماز کی کنجی ہے تکبیر حلال چیزوں کو حرام کر دیتی ہے اور سلام انہیں حلال کر دیتا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک سلام ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورت نہیں پڑھتا خواہ فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

حدیث ۲۰۰۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدارقطنی ۲۶۳

۲۶۰۱۷ جب تم میں سے کسی شخص کو حدث (بے وضوگی) لاحق ہو جائے اللہ تعالیٰ اس وقت تک نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہ کرے۔

رواہ مسلم عن ابی هریرة

۲۶۰۱۸ جب تم میں سے کسی شخص کو حدث لاحق ہو جائے جب تک وہ وضو نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة

تسمیہ کا بیان...... از حصہ اکمال

وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھے

۲۶۰۱۹ جو شخص وضو نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمارة بن غزیة

۲۶۰۲۰ جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں لایا جو انصار سے محبت نہ کرتا ہو۔

رواہ سعید بن المنصور واحمد بن حنبل والشاشی والطحاوی عن سعید بن زید والطبرانی عن ابی سبرة والحاکم عن اسماء بنت سعید بن زید انها سمعت رسول الله ﷺ الی قوله لا یؤمن بی

۲۶۰۲۱ اے لوگو! وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اس شخص کا وضو نہیں جو اللہ کا نام نہیں لیتا خبردار! وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے انصار کا حق نہیں پہچانا۔ رواہ البغوی عن عیسیٰ بن سبرة عن ابیه عن جده

۲۶۰۲۲ جس شخص نے وضو میں اللہ کا نام لیا اس کا سارا جسم پاک ہو گیا اور جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس کا سارا جسم پاک نہیں ہوتا البتہ اعضائے وضو پاک ہو جاتے ہیں۔ رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه وابوالشیخ عن ابی هریرة والدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه عن ابن مسعود والدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه عن ابن عمر

۲۶۰۲۳ جب تم میں سے کوئی شخص پانی حاصل کرنا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے اس کا پورا جسم پاک ہو جائے گا اگر تم میں سے کوئی شخص دوران وضو اللہ کا نام نہ لے اس کا سارا بدن پاک نہیں ہوگا البتہ وہ اعضاء جن پر پانی گزرے گا وہ پاک ہو جائیں گے۔ جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو کر شہادت "اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا

عبدہ ورسولہ" پڑھے پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ ایسا کرلیتا ہے تو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیھقی وضعفہ عن ابن مسعود

ہاتھوں کا دھونا......ازاکمال

٢٦٠٢٤۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے حتی کہ ہاتھ دھولے پھر وضو کرے۔ اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں اس نے ہاتھ ڈبو لیا ہے تو پانی گرادینا چاہیے۔

رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ وقال ابن عدی: قولہ فلیرق ذالک الماء منکر لا یحفظ ، وفی السند ضعیفان وانقطاع

کلام:...... حدیث میں غسل اور وضو کا ذکر ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ٣٠٤٢

٢٦٠٢٥۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اٹھے وہ برتن میں ہاتھ نہ ڈالے حتی کہ تین مرتبہ ہاتھ دھولے چونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ عن ابی ھریرۃ

٢٦٠٢٦۔۔۔ جب تم میں سے کوئی شخص سویا ہو پھر وہ بیدار ہو اور وضو کرنا چاہتا ہو وہ (پانی والے) برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے حتی کہ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر دھولے چونکہ اسے نہیں پتہ کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ٣٤٨٢

فرع دوم......وضو کے فضائل کے بیان میں

٢٦٠٢٧۔۔۔ باوجود ناگواریوں کے پورا وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدموں کا اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کو دھو دیتا ہے۔

رواہ ابو یعلی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن علی

٢٦٠٢٨۔۔۔ پورا وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے تسبیح اور تکبیر آسمانوں اور زمین کے درمیان خلا کو بھر دیتی ہیں نماز نور ہے زکوۃ برہان ہے صبر ضیاء (روشنی) ہے قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کرتا ہے اپنے نفس کو بیچ دیتا ہے تب یا تو (عذاب سے) اسے آزاد کرلیتا ہے یا اسے ہلاک کردیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی مالک الاشعری

٢٦٠٢٩۔۔۔ ناگواریوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کا کفارہ ہے۔

رواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

٢٦٠٣٠۔۔۔ بندہ جب وضو کرتا ہے اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٣٣

٢٦٠٣١۔۔۔ جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے اس کی خطائیں اس کے کانوں سے آنکھوں سے ہاتھوں سے اور پاؤں سے نکل جاتی ہیں۔ جب کر وہ بیٹھتا اس حال میں بیٹھتا کہ اس کی مغفرت کردی گئی ہوگی۔ جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر گناہ کیا ہو یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے اس کا ہر وہ گناہ جو ہاتھوں کے چھونے سے کیا ہو پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے یا آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کا ہر وہ گناہ جو پاؤں سے چلنے سے کیا ہو وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے حتی کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہوجاتا ہے۔ رواہ مالک والشافعی ومسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۶۰۳۲ جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابی امامۃ

۲۶۰۳۳ جب بندہ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہوجاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو گناہ اس کی ناک سے خارج ہوجاتے ہیں اور جب اپنا منہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ہاتھوں سے خارج ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ خارج ہوجاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے خارج ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے خارج ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں پھر مسجد کی طرف اس کا چلنا ہوتا ہے اور اس کی نماز اس کے واسطے اعمال میں زیادتی ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابی عبداللہ الصنابحی

۲۶۰۳۴ جو شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے بدن سے گناہ خارج ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہوجاتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ واحمد بن حنبل ومسلم عن عثمان

وضو سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۶۰۳۵ تم میں سے جو شخص بھی وضو کا ارادہ کرتا ہے کلی کرتا ہے اور منہ سے پانی باہر نکالتا ہے ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے منہ اور ناک کے بانسے سے گناہ خارج ہوجاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے دھونے کا حکم دیا ہے تو گناہ اس کے چہرے سے خارج ہوجاتے ہیں اور پانی کے ساتھ ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے خارج ہوتے ہیں، جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ساتھ انگلیوں کے پوروں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر سر کا مسح کرتا ہے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ بالوں کے اطراف سے خارج ہوتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے پاؤں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے خارج ہوتے ہیں پھر وہ کھڑا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہے اس کی بزرگی بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اپنے دل کو صرف اللہ کے لیے خالی کردیتا ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن عمرو بن عبسۃ

۲۶۰۳۶ جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے اگلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔ عن عثمان

فائدہ:...... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جگہ خالی ہے البتہ مسلم نے کتاب الطہارت باب فضل وضو میں ذکر کی ہے۔

۲۶۰۳۷ وضو پہلے گناہوں کو ختم کردیتا ہے پھر نماز اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۶۰۳۸ جو شخص بھی وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور نماز کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کے گناہ ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے کانوں اور آنکھوں سے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے وہ ہر گناہ سے محفوظ ہوجاتا ہے اور ہر خطا سے پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا جب نماز کے لیے اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتے ہیں اور اگر بیٹھ جائے تو گناہوں سے محفوظ بیٹھتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامۃ

۲۶۰۳۹ جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے اجر و ثواب کے دو حصے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۴۳ والضعیفۃ ۸۳۹۔

۲۶۰۳۰ ۔ جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تو اس کے اعمال میں جو لغزشیں ہوں گی اسے بخش دی جائیں گی۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر

۲۶۰۳۱ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور وہ صرف نماز کے لیے جا رہا ہو اس کا بایاں پاؤں جس قدر اٹھے گا اتنی کے بقدر اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے اور دائیں پاؤں کے اٹھنے کے بقدر اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہوجاتا ہے اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ عشاء اور فجر کی نمازوں میں کتنی بڑی فضیلت ہے تو ان میں ضرور شریک ہوتے گرچہ گھٹنوں کے بل انہیں کیوں نہ چلنا پڑتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۶۰۳۲ جس نے پاکی کے باوجود وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھوی جاتی ہیں۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۸۰ وضعیف الجامع ۵۴۳۶۔

۲۶۰۳۳ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ ناگواریوں کے باوجود کامل وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدموں کا اٹھانا، نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہ رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

فائدہ: ...... رباط کا معنی دشمن کے مقابلہ میں مملکت کی سرحد کی حفاظت کے لیے بیٹھنا یہاں بھی شیطان کے مقابلہ کے لیے اپنی حفاظت کے لیے بیٹھنا رباط ہے۔

۲۶۰۳۴ وضو نصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۱۵۸۔

اکمال

۲۶۰۳۵ جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے صادر ہونے والے گناہ نکل جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہوجاتے ہیں، جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہوجاتے ہیں، جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی جڑوں سے خارج ہوجاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے پاؤں سے صادر ہونے والے گناہ پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۳۶ جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے گناہ ہاتھوں سے بکھر جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے چہرے میں سے اس کے گناہ بکھر جاتے ہیں جب بازو دھوتا ہے تو بازوؤں سے اس کے گناہ بکھر جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عمرو بن عبسۃ واحمد بن حنبل عن مرۃ بن کعب

۲۶۰۳۷ ۔ جب کوئی مسلمان شخص وضو کا پانی منگواتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ داڑھی کے کونوں سے نکل جاتے ہیں، جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ اس کے پوروں اور ناخنوں سے خارج ہوتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی اطراف سے خارج ہوجاتے ہیں، جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ پاؤں کے کونوں سے نکل جاتے ہیں، اگر نکل کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب ہوجاتا ہے اگر دو رکعت نماز پڑھ لے اور اپنی نیت خالص رکھے وہ اس کے لیے کفارہ ہوجاتی ہیں۔

رواہ الضیاء عن عمرو بن عبسۃ

۲۶۰۳۸ جب بندہ اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کی خطائیں خارج ہوجاتی ہیں جب چہرہ دھوتا ہے کلی کرتا ہے مسواک کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے اس کے کان، آنکھوں اور زبان کے گناہ خارج ہوجاتے ہیں، جب اپنے بازو دھوتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۹ ووضع المرتاب ۱۰۱

۲۶۰۶۹ جس شخص کا وضو نہیں ہوتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو مجھ پر (نماز میں) درود نہیں بھیجتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن سہل بن سعد

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰ ووضع المرتاب ۴۸۲

۲۶۰۷۰ جو شخص وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا

رواہ الترمذی عن سعید بن زید والترمذی فی العلل عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل والحاکم فی العلل وابن ماجہ والحاکم عن ابی سعید

کلام:... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے الجامع المصنف ۹۳ ووضع المرتاب ۱۸۰

۲۶۰۷۱ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ تین بار ہاتھ دھو لے چونکہ اسے معلوم نہیں کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

رواہ مالک والشافعی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ

۲۶۰۷۲ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھو لے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۶۰۷۳ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں ہاتھ داخل نہ کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھو لے چونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری اور برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۳۔

۲۶۰۷۴ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمات کہے:

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ النسائی وابن ماجہ والحاکم عن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۷۔

۲۶۰۷۵ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہے:

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن انس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۵ وضعیف الجامع ۵۵۳۸۔

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھے

۲۶۰۷۶ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر یہ کلمات کہے:

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین۔

ترجمہ:... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ

کے بندے اور اس کے رسول ہیں، یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کردے۔ رواہ الترمذی عن عمر

۲۶۰۷۷ جس شخص نے وضو کیا اور وضو کے بعد یہ کلمات کہے

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

ترجمہ: ... یا اللہ! پاک ہے اور تیری ہی تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی کا خواستگار ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ ورق پر لکھا جاتا ہے پھر اس پر مہر کردی جاتی ہے پھر تا قیامت اسے نہیں توڑا جاتا۔

رواہ النسائی والحاکم عن ابی سعید

۲۶۰۷۸ جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو تو یہ کلمہ پڑھے:

اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ

پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ یہ کہے گا اس کے لیے رحمت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۵

۲۶۰۷۹ تم میں سے جو شخص بھی پورا وضو کرتا ہے پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات کہتا ہے

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی والنسائی عن عمر

الاکمال

۲۶۰۸۰ جو شخص پورا وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت واتوب الیک

اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور پھر (یہ وثیقہ) عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے تا قیامت اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواہ ابن السنی عن ابی سعید

۲۶۰۸۱ جس شخص نے وضو کیا اور پھر کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ کلام کرنے سے پہلے پہلے اس کے وضو کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۶۰۸۲ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ رواہ الدیلمی عن ثوبان

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۷۔

۲۶۰۸۳ جس شخص نے پورا وضو کیا پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ کلمہ پڑھا

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ ابن السنی والخطیب وابن النجار عن ثوبان

وضو میں خلال کرنے کا بیان

۲۶۰۹۲ خلال کرو چونکہ خلال کرنا نظافت ہے اور نظافت ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور ایمان والے کا ٹھکانا جنت میں ہے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۱۲ والکشف الالٰہی ۳۲۹

۲۶۰۹۳ بہت اچھے لوگ ہیں وضو میں خلال کرنے والے اور بہت اچھے لوگ ہیں کھانے کے بعد خلال کرنے والے، رہی بات وضو میں خلال کرنے کی سو وہ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور انگلیوں کے درمیان خلال کرنا ہے، رہی بات کھانے کے بعد خلال کرنے کی سو فرشتے جب کسی نمازی کو اس حالت میں دیکھتے ہیں کہ اس کے دانتوں کے درمیان کھانا پھنسا ہوتا ہے تو ان پر یہ کیفیت نہایت گراں گزرتی ہے۔
رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۸۶

۲۶۰۹۴ خلال کرنے والے مردوں اور خلال کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۱

۲۶۰۹۵ میری امت کے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جو وضو میں اور کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں۔ رواہ القضاعی عن ابی ایوب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۰

۲۶۰۹۶ یا تو وضو کرتے وقت انگلیوں کے درمیان دھونے میں مبالغہ کرو یا پھر دوزخ کی آگ ان کا مبالغہ کرے گی۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۹۰

۲۶۰۹۷ جو شخص (وضو کرتے وقت) پانی کے ساتھ اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کے ساتھ اس کی انگلیوں کا خلال کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن واثلۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۳۹

۲۶۰۹۸ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۶۰۹۹ انگلیوں کے درمیان خلال کرو کہیں اللہ تعالیٰ آگ سے انگلیوں کے درمیان خلال نہ کرے، ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ الدارقطنی عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۲۵۔

۲۶۱۰۰ اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سے ان کا خلال کردیں۔
رواہ الدارقطنی عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعفاء الدارقطنی ۱۰۵ وضعیف الجامع ۲۴۲۶۔

۲۶۱۰۱ اپنی داڑھیوں کا خلال کرو اور ناخن تراشو چونکہ شیطان گوشت اور ناخنوں کے درمیان چلتا ہے۔
رواہ الخطیب فی الجامع وابن عساکر عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۲۷۔

۲۶۱۰۲ جب تم وضو کرو تو انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن لقیط بن صبرۃ

۲۶۱۰۳ جب تم وضو کرو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابن عباس

۲۶۱۱۲ مبالغہ کرے (پانی ڈال کر) ناک کو دو یا تین مرتبہ جھاڑو۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۲۶۱۱۳ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہیں جبکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۹۰ وضعیف الجامع ۵۹۳۸

۲۶۱۱۴ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرنا چاہے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۱۱۵ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرتا ہے تو ناک میں پانی ڈالے اور جھاڑے جب ناک جھاڑنا چاہے تو طاق عدد میں (پانی ڈال) کر جھاڑے۔ رواہ ابونعیم فی المستخرج عن ابی ھریرۃ

۲۶۱۱۶ جب تم وضو کرو تو ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑ لو اور جب پتھر سے استنجاء کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن سلمۃ بن قیس الاشجعی

۲۶۱۱۷ جو شخص وضو کرے اسے ناک میں پانی ڈال کر جھاڑ لینا چاہیے اور جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ ومسلم عن ابی سعید

۲۶۱۱۸ کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ ابونعیم فی الخطیب عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدار قطنی ۷۲۔

فائدہ: ... کانوں کا تعلق سر سے ہونے سے یہ حکم مستنبط ہوتا ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ بچے ہوئے پانی سے کانوں کا مسح کر لینا کافی ہے الگ سے کانوں کا مسح کرنے کے لیے مزید پانی لینے کی ضرورت نہیں۔

الاکمال

۲۶۱۱۹ جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اسے مبالغہ کے ساتھ دو یا تین مرتبہ کر لینا چاہیے۔

رواہ البیھقی عن ابن عباس

۲۶۱۲۰ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ تین مرتبہ کلی کرے اور ناک صاف کرے (ایسا کرنے سے) گناہ چہرے سے خارج ہو جاتے ہیں پھر چہرہ دھوئے ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کرے پھر اپنے کانوں میں انگلیاں داخل کرے (یعنی کانوں کا مسح کرے) تین بار، پھر تین بار دونوں پاؤں پر پانی بہائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن

۲۶۱۲۱ جب تم وضو کرو تو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو۔

رواہ ابوبشر الدولابی فیما جمع من حدیث الثوری عن عاصم

۲۶۱۲۲ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس وضو کا حصہ ہیں جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواہ البیھقی والدیلمی عن عائشۃ

۲۶۱۲۳ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

۲۶۱۲۴ ناک میں دو یا تین مرتبہ پانی ڈالو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی عن ابن عباس

۲۶۱۲۵ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

۲۶۱۲۶ ۔ جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈالے اور کلی کرے، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبۃ فی مصنفہ وسعید بن المنصور فی سننہ عن سلیمان بن موسی بلاغاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۷۔

۲۶۱۲۷ جو شخص کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے وہ نماز جاری رکھے اور نماز سے واپس نہ ہو۔ رواہ الدیلمی عن جابر

اسباغ (وضو پورا کرنے) کا بیان

۲۶۱۲۸ جب تم نماز کا ارادہ کرو پورا وضو کرلو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پانی ڈالو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۶۱۲۹ وضو پورا کرو انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے کام لو الا یہ کہ تم روزہ سے ہو تو مبالغہ ترک کردو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وعبداللہ بن احمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن لقیط بن صبرۃ

۲۶۱۳۰ اس نے پورا وضو کیا ہے یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے اور جو شخص اس طرح وضو کرے (یعنی تین تین بار) پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمہ پڑھے:

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۹۷۔

۲۶۱۳۱ ۔ وضو پورا کرو ویل (خرابی) ہے ایڑیوں کے لیے آگ ہو دوزخ سے۔

رواہ ابن ماجہ عن خالد بن الولید ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنۃ وعمرو بن العاص

۲۶۱۳۲ وضو پورا کرو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۶۱۳۳ ۔ مجھے پورا وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ الدارمی عن ابن عباس

۲۶۱۳۴ ۔ میری امت قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید اعضاء وضو سے پکارے جائیں گے ان کی یہ سفیدی وضو کے آثار کی وجہ سے ہوگی جو شخص اپنا غرہ طویل تر کرسکتا ہو وہ ضرور کرے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۳۵ پورا وضو کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تمہاری پیشانیاں اور وضو کے اعضاء (ہاتھ پاؤں) سفید ہوں گے تم میں سے جو شخص غرہ طویل کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اپنا غرہ اور تحجیل طویل کرے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

فائدہ:..... اطالۃ غرہ کا مطلب ہے کہ اعضاء وضو کو مقررہ مقدار سے بڑھ کر وضو کے لیے دھوئے یعنی بازوؤں کو کہنیوں سے آگے بڑھ کر دھوئے اور پاؤں کو ٹخنوں سے زیادہ دھوئے غرہ کا معنی پیشانی کی سفیدی اور تحجیل کا معنی ہاتھ اور پاؤں کی سفیدی۔ قیامت کے دن یہ سفیدی نور کی ہوگی وضو کے لیے اعضاء کی حدود مقرر کردی گئی ہیں اور ان سے تجاوز کرکے انہیں دھونا اطالۃ غرہ ہے۔ لیکن علمائے حدیث نے بایں معنی اطالۃ غرہ کا انکار کیا ہے چونکہ دین میں تعمق اور تشدد غیر محبوب سمجھا گیا ہے لہٰذا استحباب نہیں رہا بلکہ اطالۃ غرہ سے مراد علی وجہ سنت اچھی طرح پورا وضو کرنا ہے دیکھئے فتح الملہم ج ۲ کتاب الطہارۃ باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل۔

۲۶۱۳۶ ۔ مومن کا زیور وہاں تک (اعضائے جسمانی پر) پہنچے گا جہاں تک وضو ہوگا۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۶۵ مسواک کرتے رہو صفائی کا اہتمام کرو اور طاق عدد میں مسواک کرو چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط عن سلیمان بن صرد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۰۰ والضعیفة ۹۳۶

۲۶۱۶۶ مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہیں مسواک مجھ پر فرض نہ کر دیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن واثلة

۲۶۱۶۷ مجھے مسواک کا تنا مبالغہ کے ساتھ حکم دیا گیا کہ مجھے اپنے دانتوں پر خوف لاحق ہو گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۲۶۱۶۸ جب مسواک دستیاب نہ ہو تو انگلیوں کو مسواک کی جگہ پر پھیر لینا چاہیے۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن عمرو بن عوف المزنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۴ والضعیفة ۱۷۷۲۔

۲۶۱۶۹ مسواک کرو، جمعہ کے دن غسل کرو اور جو خوشبو دستیاب ہو اسے لگاؤ یہ ہر مسلمان کا حق ہے۔ رواہ البزار عن ثوبان

۲۶۱۷۰ مسواک کرو مسواک کرو اور میرے پاس دانتوں کی زردی لیے ہوئے مت آؤ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک کرنا فرض کر دیتا۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۱۷۱ مسواک کیا کرو کیا وجہ ہے تم لوگ زرد دانتوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو۔ رواہ الحکیم عن تمام بن العباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۷

۲۶۱۷۲ مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے ختم ہو جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۱۷۳ جبرئیل امین نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سہل بن سعد

۲۶۱۷۴ مسواک کرتے رہو چونکہ مسواک کرنا منہ کی پاکی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی ہے میرے پاس جب بھی جبرئیل امین تشریف لائے مجھے ضرور مسواک کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے خدشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ کر دیا جائے اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا یقیناً میں مسواک کرتا ہوں حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۸۔

۲۶۱۷۵ مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے گرنے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۶۱۷۶ اگر مجھے تمہارے ضعف کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت وضو کا حکم دیتا۔ رواہ البزار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۶۔

۲۶۱۷۷ جب کوئی شخص رات کے وقت یا دن کے وقت وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور دانت صاف کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے گرد چکر لگاتا ہے اس کے قریب ہوتا ہے اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور اس کے منہ میں قرات کرتا ہے اگر دانت صاف نہ کرے تو فرشتہ چکر لگاتا ہے مگر اس کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا۔ رواہ محمد بن نصر فی الصلاة عن شہاب مرسلاً

۲۶۱۷۸ جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت اٹھے اور مسواک کرے اور پھر اگر رات کے وقت قرات کرے تو ایک فرشتہ اس کے منہ میں اپنا منہ رکھ لیتا ہے اور اس کے منہ سے جو بات بھی نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں ضرور داخل ہوتی ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وتمام والضیاء عن جابر

۲۶۱۷۹ مسواک کرکے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وتمام والضیاء عن جابر

۲۶۱۸۰ مسواک کرکے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ کسی وقت مستحب اعلانیہ دعا سے افضل ہے پوشیدہ صدقہ

۲۶۱۹۴ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر وضو کے ساتھ مسواک فرض کر دیتا، اور نصف رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ مالک والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۹۵ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک اور خوشبو کا حکم دیتا۔

رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۳۔

۲۶۱۹۶ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں سحری کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ ابو نعیم فی کتاب السواک عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۲۔

۲۶۱۹۷ جب تم مسواک کرو تو دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرو۔ رواہ سعید بن المنصور عن عطاء مرسلاً

۲۶۱۹۸ میں تمہیں زیادہ سے زیادہ مسواک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن انس

اکمال

۲۶۱۹۹ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر وضو کے وقت مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن جریر عن زید بن خالد

۲۶۲۰۰ وضو ایمان کا حصہ ہے، مسواک وضو کا حصہ ہے، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا، بندے کی مسواک کر کے پڑھی ہوئی دو رکعتیں بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ مرسلاً

۲۶۲۰۱ مجھے مسواک کے بعد پڑھی ہوئی دو رکعتیں مسواک سے پہلے پڑھی ہوئی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ رواہ ابن حبان عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۰۷۱، المقاصد الحسنۃ ۹۹۵

۲۶۲۰۲ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جیسے کہ پاکی ان پر فرض کی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن بعض اصحاب النبی ﷺ

۲۶۲۰۳ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا جیسے کہ وہ وضو کرتے ہیں۔

رواہ ابن جریر عن ام حبیبۃ واحمد بن حنبل عن زینب بنت جحش

۲۶۲۰۴ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی ہریرۃ

مسواک کی تاکید

۲۶۲۰۵ اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۲۰۶ اگر مجھے امت کا ڈر نہ ہوتا میں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والنسائی والخطیب عن ابن عمر

۲۶۲۰۷ کیا بات ہے تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے آتے ہو، اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا، لوگوں کے لیے دیکھ بھال کرنے والے تم ہو، کوئی چوہدری نہیں جب تک دیکھ بھال کرنے والا دوزخ میں جائے گا تو پھر قیامت کے دن اسے پانی کے ساتھ لایا جائے گا، اس سے کہا جائے گا: پتا گوارا رکھو دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ مسدد عن انس

طہارت کا اہتمام کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة عن ابی روح الکلاعی

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۷۰

۲۶۴۲۸۔ لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام نہیں کرتے یہی لوگ ہمارے اوپر قرآن کا التباس ڈال دیتے ہیں۔ رواہ البغوی عن رجل

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۴۳۔

۲۶۴۲۹۔ اس شخص کا وضو نہیں جو نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیجتا۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن سعد

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۱۶۔

۲۶۴۳۰۔ طشت پانی سے بھرا کرو مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان والخطیب والدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۴۲ والضعیفة ۱۵۵۲۔

مباحات وضو

۲۶۴۳۱ اے عمر تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن عدی عن بریدة

اکمال

۲۶۴۳۲ ...لوگوں کو کیا ہوا ہماری نماز میں بغیر طہارت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور ہمارے اوپر ہماری نماز مشتبہ کر دیتے ہیں ہمارے ساتھ نماز میں جو شخص حاضر ہو وہ اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام کرے۔ رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والبغوی والباوردی والطبرانی وابو نعیم وعبدالرزاق عن رجل من الصحابة سماه مؤمل بن اسمعیل الاغر قال ابوموسی: لااعلم احدا سماه غیره وهو احد الثقات وقال البغوی: عن الاغر رجل من بنی غفار وعبدالغنی عن الاغر المزنی وهو صحابی

۲۶۴۳۳ لوگوں کو کیا ہوا جو ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں تمہاری ناقص طہارت ہمیں اشتباہ میں ڈال دیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل من الصحابة

۲۶۴۳۴ طشت (پانی کا برتن) کو نہ اٹھانے یا جب تک بھرنے نہ پائے اجتماع سے وضو اللہ تعالیٰ تمہارے پراگندہ معاملات درست فرمادے گا۔

رواہ ابن لال والبیہقی فی شعب الایمان وضعفه عن ابی هریرة

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۵۵۱_۱۵۵۳۔

۲۶۴۳۵ اللہ تعالیٰ سے کسی قوم تک پہنچائے گا جس سے انہیں نفع پہنچائے گا۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ کا گزر ایک نہر سے ہوا آپ کے پاس پیالا تھا پانی سے آپ نے وضو کیا جو پانی باقی بچ گیا وہ اسی نہر میں بہا دیا اور یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۴۳۶ اے عمر! تم نے اپنی جان بوجھ کر کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل ومسلم وابوداود والترمذی والنسائی والدارمی وابن خزیمة وابن الجارود وابن حبان عن بریدة

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے بہت ساری نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو آپ نہیں کرتے تھے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ یہ حدیث نمبر ۲۶۳۹۱ پر گزر چکی ہے۔

فصل سوم...... ممنوعات وضو کے بیان میں

۲۶۲۴۷ وضو کا ایک شیطان ہے جسے "ولہان" کہا جاتا ہے پانی کے وسوسے سے بچو۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحجۃ ص ۱۵ والجامع المصنف ۱۹۷۹

فائدہ:...... پانی کے وسوسے سے مراد یہ ہے کہ وضو کر لینے کے بعد شک ہونے لگے کہ کوئی عضو رہ تو نہیں گیا پاؤں دھویا یا نہیں۔ اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۲۶۲۴۸ وضو میں اسراف ہے اور ہر چیز میں اسراف ہے۔ رواہ سعید بن المنصور عن یحیی بن ابی عمرو السیبانی مرسلاً

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۴

۲۶۲۴۹ جس شخص نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۸ وذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲۹

۲۶۲۵۰ اسراف مت کرو اسراف مت کرو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۶۲۵۱ جس شخص نے پیشاب کرنے کے بعد دوبارہ وضو کیا اور پھر اسے وسوسوں کی مصیبت پیش آئی وہ اس کی صورت میں صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ رواہ ابن عدی عن ابن عمرو

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۳ وذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳

۲۶۲۵۲ ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۵۳ ایڑیوں کے لیے اور پاؤں کے تلووں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عبداللہ بن الحارث

۲۶۲۵۴ کونچوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ عن عائشۃ وابن ماجہ عن جابر

۲۶۲۵۵ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو بائیں ہاتھ سے پاؤں کو صاف کرے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ وهو مما بيض له الديلمي

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۷ وضعیف الجامع ۳۷۹۔

۲۶۲۵۶ وضو کرتے وقت اپنی آنکھوں کو پانی پلاؤ اور اپنے ہاتھوں سے پانی مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

رواہ الدیلمی وابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۸۳ والکشف الالٰہی ۹۰۔

۲۶۲۵۷ عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو پانی اور دعا میں حد سے تجاوز کرے گی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۲۵۸ یہ ہے وضو جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا یا ظلم کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابن عمرو

۲۶۲۵۹ ... یہ وضو ہے جس نے اس میں کمی یا زیادتی کی اس نے برا کیا یا ظلم کیا۔ رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو

اکمال

۲۶۲۶۰ دوران وضو زیادہ پانی بہانے میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ اسراف شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رواہ ابونعیم عن انس

۲۶۲۶۱ اسراف مت کرو، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ہاں ہر چیز میں اسراف ہے۔
رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر عن الزھری مرسلا

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفہ ۳۰

۲۶۲۶۲ اے عائشہ! ایسا مت کرو چونکہ یہ (پانی جسم کو سفید کر دیتا ہے)۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: دھوپ میں پانی گرم ہو گیا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۲۶۳ اے ابوبکر! مجھے پسند نہیں کہ میری طہارت میں کوئی اور میری مدد کرے۔ رواہ ابن جریر عن ابی بکر

۲۶۲۶۴ مجھے پسند نہیں کہ کوئی شخص میرے وضو میں میری مدد کرے۔ رواہ ابن جریر عن عمر

۲۶۲۶۵ اپنے منہ سے ابتداء کرو چونکہ شیطان منہ سے ابتدا کرتا ہے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن عبدالرحمن بن جبیر عن ابیہ
حضرت ابو جبیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کیلئے پانی منگوایا اور ہاتھ دھونے سے وضو کی ابتداء کی آپ نے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فصل چہارم ..... نواقض وضو کے بیان میں

۲۶۲۶۶ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو کر لینا چاہئے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ بھی وضو کرے۔
رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی عن ابن عمرو

۲۶۲۶۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا دے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ النسائی عن بسرۃ بنت صفوان

۲۶۲۶۸ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا دے جبکہ ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو گویا اس پر وضو واجب ہو چکا اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ الشافعی وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیہقی فی السنن والطبرانی عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۶۹ جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آجائے اور اس نے مذی پونچھی نہیں اسے چاہیے کہ عضو مخصوص اور خصیتین دھولے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۰ جب تم میں سے کسی کو نماز میں ہوا خارج ہو جائے وہ واپس لوٹ جائے وضو کرے اور نماز لوٹائے اور عورتوں سے پچھلی طرف میں جماع مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شرماتا۔
رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثۃ وابن حبان عن طلق بن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۳ وضعیف الجامع ۶۰۷

۲۶۲۷۱ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے پچھلے حصہ میں کوئی حرکت پائے اور اسے شک ہو جائے آیا کہ حدث لاحق ہوا یا نہیں اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح متحقق نہ ہو جائے۔ رواہ ابوداؤد والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۷۲ جب تم میں سے کسی شخص کو مسجد میں موجود ہوتے ہوئے اپنی سرینوں کے درمیان ہوا خارج ہونے کا شک ہو جائے وہ مسجد سے باہر نہ نکلے حتی کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح متحقق نہ ہو جائے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۷۳ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑ بڑ پائے اسے شک ہو جائے کہ ہوا نکلی ہے یا نہیں وہ مسجد سے ہرگز نہ نکلے حتی کہ آواز

سن لے یا خروج ریح محقق ہو جائے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

٢٦٢٧٤ جب تم میں سے کوئی شخص دوران نماز اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ پائے تو اسے لوٹ جانا چاہئے اور وضو کرنا چاہئے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

٢٦٢٧٥ جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے شرمگاہ پر چھینٹے دے لینا چاہئے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل وابن ماجہ وابن حبان عن المقداد بن الاسود

٢٦٢٧٦ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے اسے وضو کرلینا چاہئے۔ رواہ ابن ماجہ عن ام حبیبۃ وابی ایوب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ٣٢١، ٣٢٢ وذخیرۃ الحفاظ ٥٥٩٩۔

٢٦٢٧٧ وضو نہیں ٹوٹتا مگر خروج ریح سے یا ریح کی آواز سننے سے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن السائب بن خباب

٢٦٢٧٨ جب تم میں سے کوئی شخص باوضو کھانا کھائے اسے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے ہاں البتہ اگر دودھ پی لے تو پانی سے کلی کرلے۔

رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٤٣٠ والضعیفۃ ١٠٣٠

٢٦٢٧٩ قے کا آنا حدث ہے یعنی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی عن الحسن

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ٢٣٩ والضعیفۃ ٣٠۔

٢٦٢٨٠ مذی سے وضو واجب ہوتا ہے اور منی سے غسل۔ رواہ الترمذی عن علی

٢٦٢٨١ جو شخص نماز میں ہنس پڑے اسے وضو اور نماز لوٹانا چاہئے۔ رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٥٨٠٠ وذخیرۃ الحفاظ ٢٩٥٢۔

٢٦٢٨٢ جو شخص اپنا عضو مخصوص چھولے اسے وضو کرنا چاہئے۔ رواہ مالک عن بسرۃ بنت صفوان

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ١٩٠٧۔

٢٦٢٨٣ وضو ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو بدن سے خارج ہوتی ہیں اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ٢٢٣٨ واسنی المطالب ١٥٥٩

٢٦٢٨٤ ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دارقطنی عن تمیم

٢٦٢٨٥ وضو نہیں ٹوٹتا مگر آواز سے یا خروج ریح سے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ٢٦٨۔

٢٦٢٨٦ تم میں سے کسی شخص کے پاس شیطان آجاتا ہے حالانکہ وہ شخص نماز میں ہوتا ہے شیطان اس کے دبر سے ایک بال پکڑ کر کھینچ لیتا ہے نمازی سمجھتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا اسے نماز نہیں توڑنی چاہئے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ پالے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو یعلی عن ابی سعید

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ٩٨٩ وضعیف الجامع ١٣٧٩

٢٦٢٨٧ ... مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو وہ سنت ہو جاتی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن عائشۃ

اونٹ کے گوشت اور آگ سے پکی ہوئی چیز کا حکم

٢٦٢٣٨ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو، بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن البراء

٢٦٢٣٩ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو البتہ بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

٢٦٢٤٠ بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن اسید بن حضیر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ١٠١ ضعیف الجامع ٦٢٨٩۔

٢٦٢٤١ جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سہل بن الحنظلیہ

٢٦٢٤٢ جس چیز کو آگ پکائے اس سے وضو واجب ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

٢٦٢٤٣ جس چیز کو آگ چھولے (اس کے کھانے سے) وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ مسلم عن زید بن ثابت

٢٦٢٤٤ آگ چھوئی ہوئی چیز سے وضو ہے اگرچہ وہ پنیر کے چند ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

٢٦٢٤٥ آگ چھوئی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ عن عائشۃ

اکمال

٢٦٢٤٦ جب تم میں سے کوئی شخص ہوا خارج کرے یا گوز مارے اسے وضو کر لینا چاہیے چونکہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔

رواہ عبدالرزاق عن قیس بن طلق

٢٦٢٤٧ جو شخص ہوا خارج کرے یا گوز مارے اسے وضو کر لینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن علی بن طلق

٢٦٢٤٨ الوضوء اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب تم ہوا پاؤ یا (ہوا نکلنے کی) آواز سنو۔

رواہ احمد بن حنبل عن عبداللہ بن زید بن عاصم

٢٦٢٤٩ جس شخص کو نماز میں خیال ہو کہ اسے حدث لاحق ہو گیا (یعنی وضو ٹوٹ گیا) وہ ہرگز نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز سن لے یا خروج ریح متحقق ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

٢٦٢٥٠ نماز مت توڑو حتیٰ کہ (خروج ہوا کی) آواز سن لو یا خروج ریح متحقق ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابن حبان عن عبادۃ بن تمیم عن عمہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ آدمی کو دوران نماز خیال ہوتا ہے کہ اس سے کوئی چیز نکلی ہے اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ سعید بن المنصور عن

٢٦٢٥١ بلاشبہ ہر مرد کو مذی آتی ہے جب منی نکلے تو اس پر غسل ہے اور جب مذی ہو تو اس پر وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن المقداد بن الاسود

۲۶۳۰۲ تمہیں مذی سے وضو کافی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ والدارمی و ابن خزیمۃ وابو یعلی والطبرانی وسعید بن المنصور عن سہل بن حنیف

۲۶۳۰۳ یہ مذی ہے اور ہر نوجوان کو آتی ہے تم پانی سے مذی کو دھولو، وضو کرو اور نماز پڑھ لو۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

۲۶۳۰۴ یہ مذی ہے جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے اور جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہو وضو کرے پھر شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

رواہ عبدالرزاق عن المقداد بن الاسود وعمار بن یاسر

۲۶۳۰۵ وضو کرو اور اپنی شرمگاہ دھو لو۔ رواہ البخاری عن علی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کثرت سے مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ آپ ﷺ سے پوچھو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۶۳۰۶ اس میں وضو ہے اور منی میں غسل ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن علی

۲۶۳۰۷ اس میں وضو ہے یعنی مذی میں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن علی عن المقداد

۲۶۳۰۸ وہ اپنے خصیتین دھو لے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن علی عن المقداد

مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے مذی آجائے جبکہ اس نے عورت سے ملاعبت کی ہو اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ النسائی عن عمار بن یاسر

۲۶۳۰۹ سات چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے: پیشاب سے، بہتے خون سے، منہ بھر قے سے، پیٹھ کے بل سو جانے سے، نماز میں ہنسنے سے اور خون نکلنے سے۔ رواہ البیہقی فی السنن وضعفہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۳۱۰ حدث کی دو قسمیں ہیں: زبان کا حدث اور شرمگاہ کا حدث جبکہ دونوں میں برابری نہیں ہے، زبان کا حدث شرمگاہ کے حدث سے زیادہ سخت ہے جبکہ ان دونوں میں وضو ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۳۹ والتنزیہ ۲۰۴

۲۶۳۱۱ جو چیزیں بدن سے خارج ہوتی ہیں ان سے وضو ہے اور وضو جب ہوتا ہے اور ان چیزوں سے ہے جو اندر داخل ہوتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

شرمگاہ کے چھونے کا حکم ..... از اکمال

۲۶۳۱۲ تین شخص میں سے ایک نے اپنی شرمگاہ چھوئی تھی اور وضو کرنا بھول گیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر

نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر نماز لوٹائی آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو نماز پڑھ لی تھی اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۱۳ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفۃ عن عمر

۲۶۳۱۴ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے اس وقت تک نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب تک وضو نہ کرلے۔

رواہ الحاکم عن بسرۃ بنت صفوان

۲۶۳۱۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۶۳۱۶ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے وضو کرنا چاہیے۔

رواہ مالک وابن حبان عن بسرۃ بنت صفوان وعبدالرزاق عن زید بن خالد الجہنی

۲۶۳۱۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھوئے اسے وضو کرلینا چاہیے اور عورت کا حکم بھی ایسا ہی ہے۔

رواہ ابن حبان عن بسرۃ

٢٦٣١٨ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھوئے اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بسرۃ

٢٦٣١٩ جب تم عورتوں میں سے کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ عن عائشۃ

٢٦٣٢٠ جب عورت اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن بسرۃ

٢٦٣٢١ جو شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ھریرۃ

٢٦٣٢٢ جو شخص اپنا ہاتھ عضو مخصوص کو لگائے جب کہ درمیان میں کوئی شے حائل نہ ہو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الشافعی والطحاوی عن جابر

٢٦٣٢٣ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو کرنا چاہیے اور جو عورت اپنی شرمگاہ چھوئے اسے بھی وضو کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والدارقطنی عن عمرو بن شعیب عن جدہ

٢٦٣٢٤ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو یا خصیتین کو یا کنج ران اور بغلوں کو چھو لے اسے وضو کرنا چاہیے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرۃ

٢٦٣٢٥ مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی اپنی شرمگاہ کو چھو لے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرۃ

٢٦٣٢٦ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اسے وضو دہرانا چاہیے۔ رواہ ابن حبان عن بسرۃ

٢٦٣٢٧ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھو لے اسے نماز جیسا وضو کر لینا چاہیے۔ رواہ ابن حبان عن بسرۃ

٢٦٣٢٨ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھوئے یا خصیتین کو چھو لے یا کنج ران کو چھو لے اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

٢٦٣٢٩ خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنی شرمگاہوں کو چھو لیں اور پھر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وضو نہیں کرتے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ وابن شاہین عن عائشۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ٤٨۔

٢٦٣٣٠ وہ تو صرف گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہارے بدن کا حصہ ہے یعنی عضو تناسل۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والطبرانی والدارقطنی وسعید بن المنصور عن طلق بن علی والطبرانی عن ابن مسعود

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتحافات ٥١٨۔

٢٦٣٣١ یہ تو صرف تمہارے بدن میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ ابن حبان عن طلق

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے اور اس کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچ جاتا ہے؟ آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

٢٦٣٣٢ کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا حصہ ہے۔ رواہ ابن حبان عن طلق

٢٦٣٣٣ کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی امامۃ

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں اپنے عضو مخصوص کو چھو بیٹھا ہوں اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

فائدہ: ... عضو مخصوص کو مس کرنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ علماء امت کا اس میں اختلاف ہے چنانچہ مالک، شافعی واحمد رحمہم اللہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ثوری وغیرہم کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر دیکھا جائے تو مس ذکر میں ابتلاء عام ہے شدید ہے اور حرج عظیم ہے جبکہ حرج مدفوع ہے اس لیے وضو کا نہ ٹوٹنا ہی راجح ہے۔ البتہ اگر شہوت سے مس ذکر ہو تو غالب امکان خروج مذی وغیرہ کا ہوتا ہے اس اعتبار سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اونٹ کا گوشت کھانے کا حکم.....از اکمال

۲۶۴۳۳ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کی حاجت نہیں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کرو۔ الاوسط للطبرانی عن اسید بن حضیر

جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے کا حکم... از اکمال

۲۶۴۳۵ جس چیز کو آگ متغیر کر دے اسے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ النسائی عن ابی ایوب واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی طلحۃ وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن ام حبیبۃ وعن زید بن ثابت

۲۶۴۳۶ آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو کرو۔ رواہ النسائی عن ابی طلحۃ وابن حبان عن ابی ہریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۶۸۔

۲۶۴۳۷ جن چیزوں کو آگ چھوتی ہے اور ہنڈیاں ابالتی ہیں انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی وابن مندہ وابن عساکر عن ابی سعید الخیر

۲۶۴۳۸ آگ جن چیزوں کا رنگ تبدیل کر دیتی ہے انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ

۲۶۴۳۹ آدمی حلال کھانا کھانے کے بعد وضو (جیسے) اذکر ہے۔ رواہ البزار والدارقطنی فی الافراد عن ابی بکر وضعف

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المغیرۃ ۱۳۱۔

۲۶۴۴۰ میرے دل میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں لیکن وہ میرے پاس وضو کے لیے پانی لایا میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے اگر میں ایسا کرتا تو میرے بعد لوگ بھی ایسا کرنے لگ جاتے۔ رواہ احمد بن حنبل عن المغیرۃ

متعلقات فصل

۲۶۴۴۱ جو شخص بت کو چھوئے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ الدیلمی عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

فائدہ:...... مرفوعیت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث منافی میں ہے لیکن کہتے ہیں یہ حدیث بزار نے روایت کی ہے اور اس حدیث کی سند میں صالح بن حیان قرشی ہے اور وہ ضعیف ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۳۸۲۲ ومجمع الزوائد ۱۲۲۴۔

معذور کی طہارت کا حکم.....از اکمال

۲۶۴۴۲ جب تم وضو کرو اور وہ تمہارے بدن سے پاؤں کی طرف بہنے لگے تو تمہارے اوپر وضو کرنا واجب نہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یہ امیری شکایت ہے اور جب میں وضو کرتا ہوں خون بہنے لگتا ہے۔ اس پر حدیث ارشاد فرمائی۔

طہارت ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۳۔

۲۶۳۹۸ جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

۲۶۳۹۹ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے پچھلا حصہ تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن السائب بن خلاد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۳ وضعیف الجامع ۳۳۵۔

۲۶۴۰۰ جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۴۰۱ اللہ تعالیٰ طاق ہے طاق کو پسند فرماتا ہے جب تم پتھر سے استنجاء کرو تو طاق عدد میں کرو۔ رواہ ابویعلی عن ابن مسعود

۲۶۴۰۲ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلہ کی طرف منہ کرے نہ اس کی طرف پیٹھ۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۰۳ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ اپنے ساتھ تین پتھر لیتا جائے تاکہ ان سے پاکی حاصل کرے بلاشبہ تین پتھر اس کے لیے کافی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن عائشۃ

۲۶۴۰۴ میرے آگے پردہ کرو اور میری طرف اپنی پیٹھ موڑ لو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۹

۲۶۴۰۵ تم میں سے جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہو وہ ہرگز یہ دعا پڑھنے سے عاجز نہ رہے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم.

یااللہ! میں گندگی اور خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۶۴۰۶ وہ شخص بیت الخلاء سے نکلے ہو کر نہ نکلیں کہ آپس میں باتیں کرتے ہوں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد وضعیف الجامع ۶۳۳۲۔

۲۶۴۰۷ تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ میں نہ پکڑے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کرے اور پانی پیتے وقت برتن میں سانس بھی نہ لے۔ رواہ مسلم عن ابی قتادہ

۲۶۴۰۸ مینگنی اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر

۲۶۴۰۹ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۶۴۱۰ جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۳

۲۶۴۱۱ غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۴۱۲ آدمی کے کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۹

۲۶۴۱۳ پھلدار درخت کے نیچے آدمی کو پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور جاری نہر کے کنارے پر بھی پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۷

۲۶۴۱۴ مسجدوں کے دروازوں پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن مکحول مرسلاً

۲۶۴۳۱ تین پتھروں سے پاکی حاصل کی جائے ان میں لید نہیں ہونی چاہئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۴۳۲ استنجا تین پتھروں سے کیا جائے یا تین (ڈھیلوں) سے کیا جائے جب پتھر نہ ہو، جس پتھر سے ایک مرتبہ استنجا کیا جا چکا ہو اس سے دوبارہ استنجا نہ کیا جائے۔ رواہ البیہقی فی سننہ عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۹۱

۲۶۴۳۳ کیا وہ تین پتھر نہیں پاتا دو پتھر تو سرینوں کے لیے اور ایک پتھر عضو مخصوص کے لیے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن العباس بن سھل بن سعد عن ابیہ عن جدہ

۲۶۴۳۴ میرے لیے پتھر تلاش کر لاؤ میں ان سے استنجا کروں گا، میرے پاس ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۳۵ جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجا کرے تو تین پتھر استعمال کرے۔

رواہ احمد بن حنبل وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ عن جابر

۲۶۴۳۶ جو شخص پتھر سے استنجا کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے اور جو شخص سرمہ لگائے تو وہ طاق عدد میں سرمہ لگائے۔

رواہ ابن النجار عن لھیعۃ ابن عقبۃ عن ابیہ

۲۶۴۳۷ تین پتھروں کے ساتھ استنجا کرو ان میں کوئی ہڈی نہ ہو

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی فی العلل وابن ماجہ والطحاوی والبیہقی عن عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت

کہ نبی کریم ﷺ سے استنجاء کے متعلق سوال کیا گیا اس پر یہ ارشاد فرمایا:

۲۶۴۳۸ تین پتھروں سے استنجا کیا جائے ان میں گوبر نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۴۳۹ مومن تین پتھروں سے پاکی حاصل کرتا ہے اور پانی سامان طہارت ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۶۴۴۰ تمہارے لیے ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر مینگنی تمہارے چوپاؤں کے لیے چارا ہے لہٰذا ان دونوں چیزوں سے استنجا مت کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہیں۔ رواہ مسلم عن ابن مسعود

کہ جنات نے رسول کریم ﷺ سے اپنی خوراک کے متعلق سوال کیا تھا کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

یہ حدیث ۲۶۴۲۷ پر گزر چکی ہے۔

۲۶۴۴۱ جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے وہ ہڈی مینگنی اور گوبر سے استنجا نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

۲۶۴۴۲ میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ جو شخص ہڈی یا گوبر سے استنجا کرے گا تو وہ محمد اور محمد پر نازل ہونے والی تعلیمات سے بری الذمہ ہے۔

رواہ الدیلمی عن رویفع بن ثابت

۲۶۴۴۳ پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو تین مرتبہ دبانا کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج معضلا

۲۶۴۴۴ جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجا کرے تو طاق پتھر استعمال کرے چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے سات آسمان ہیں، دنوں کی تعداد سات ہے اور طواف و جمرات کی تعداد بھی سات ہے۔

رواہ العسکری وابن حبان والحاکم وتعقب عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۴۵ پانی سے استنجا کرو چونکہ پانی بواسیر کے لیے صحت بخش ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن المسور بن رفاعۃ القرظی

۲۶۴۴۶ جب بیت الخلاء میں داخل ہونا چاہو تو:

بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث۔ رواہ العمری فی عمل یوم ولیلۃ عن انس وصحح

۲۶۴۴۷ ان بیت الخلاؤں میں جنات و شیاطین رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث رواہ ابن ابی شیبۃ عن زید بن ارقم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۴۱۶

راستے اور سایہ دار جگہ میں پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۳۸۵ ایسی دو چیزیں جو موجب لعنت ہیں ان سے بچو یعنی لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنا اور ان کے سائے میں پیشاب کرنا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۶۳۸۶ جو شخص راستے میں مسلمانوں کو اذیت پہنچائے اس پر لعنت واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن حذیفۃ بن اسید

۲۶۳۸۷ ایسی تین جگہوں (میں پیشاب کرنے) سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں آنے جانے کی جگہیں راستے کا درمیان اور سایہ۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۶۳۸۸ ایسی تین جگہوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں سایہ دار جگہ جہاں کوئی سایہ لینے بیٹھتا ہو یا راستے میں یا ٹھہرے ہوئے پانی میں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۶۳۸۹ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو دو، جاؤ تین یاد رکھو لعنت والی جگہوں سے بچو تم میں سے کوئی شخص بھی درخت کے نیچے کوئی اترتا ہو اور نہ ہی پانی کے پاس پاخانہ کرے جس سے پیا جاتا ہو چونکہ لوگ تمہارے لیے بددعا کریں گے۔ رواہ عبدالرزاق عن الشعبی مرسلاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۔

الاکمال

۲۶۳۹۰ لعنت والی دو چیزوں سے بچو لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنے سے اور لوگوں کے صحنوں میں پیشاب کرنے سے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۳۹۱ جس شخص نے مسلمانوں کے راستوں میں سے کسی راستے پر پاخانہ پھیلایا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس کے فرشتوں کی لعنت ہو اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی ہریرۃ

جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

۲۶۳۹۲ بچی کا پیشاب دھویا جائے جبکہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ام الفضل

۲۶۳۹۳ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں جبکہ بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ام کرز

۲۶۳۹۴ جب کھانا نہ کھانے والے بچے کا پیشاب ہو اس پر پانی بہا دیا جائے اور جب بچی کا پیشاب ہو اسے دھو لیا جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۳۔

۲۶۳۹۵ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے جبکہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی السمح وابوداؤد وابن ماجہ عن علی

۲۶۳۹۶ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ الترمذی والحاکم عن علی

اسے صاف کرلے۔ رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۵۔

۲۶۵۱۰ اگر ایک درہم کے بقدر خون (کپڑوں پر یا جسم پر) لگا ہو تو وہ دھو یا جائے اور نماز بھی لوٹائی جائے۔ رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۰۳ واسنی المطالب ۲۴۷۔

۲۶۵۱۱ ایک درہم کے بقدر خون لگنے پر نماز لوٹائی جاتی ہے۔ رواہ ابن عدی والعقیلی فی الضعفاء عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۹۳ وذخیرۃ الحفاظ ۳۳۳۲

برتن پاک کرنے کا بیان

۲۶۵۱۲ جب کتا برتن سے پانی پی لے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے۔

رواہ ابوداؤد ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۱۳ تمہارے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ جب اس میں کتا پانی پی جائے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور بلی بھی اسی کی مانند ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۳۹۔

۲۶۵۱۴ جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ وابن ماجہ عن ابن عمر والطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۱۵ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن میں جو کچھ ہو وہ گرا دے پھر برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۱۶ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۱۷ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھوؤ اور ساتویں بار مٹی سے دھوؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۱۸ جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور ایک مرتبہ مٹی کے ساتھ دھوؤ۔ رواہ الدارقطنی عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۴۴ وضعیف الجامع ۳۳۲

۲۶۵۱۹ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۵۲۰ جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی جائے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مالک والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۲۱ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے آخری بار یا پہلی بار مٹی سے دھویا جائے اور جب بلی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو ایک بار دھویا جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۲۲ مشرکین کی ہنڈیوں میں کھانا مت پکاؤ۔ جب تم ان کے علاوہ اور برتن نہ پاؤ تو انہیں خوب اچھی طرح سے دھولو اور پھر ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۲۶۵۲۳ تمہارے سینے میں شک نہ کھٹکے اس چیز کے بارے میں جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ھلب

۲۶۵۲۴. جو مٹی کے برتن ہوں ان میں پانی ابالو پھر انھیں دھولو اور جو مٹی کے برتن ہوں تو انھیں جلا لو چنانچہ پانی ہر چیز کو پاک کر دیتا ہے۔

رواہ مالک عن عبد اللہ بن السائب

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۳۳۔

۲۶۵۲۵ راستے کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کر دیتا ہے۔ رواہ ابن عدی والبیہقی عن ابی ہریرۃ

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۷۔

اکمال

۲۶۵۲۶ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۲۷... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور جب بلی برتن میں منہ ڈال دے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۲۸. جب تمہیں ان (برتنوں) کی مجبوری پیش آئے انھیں پانی سے دھولو اور ان میں کھانا پکاؤ یعنی مجوسیوں کے برتنوں میں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۶۵۲۹. انھیں دھو کر پاک کرلو اور ان میں کھانا پکاؤ۔ رواہ الترمذی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

کہ رسول کریم ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۰.. اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو ان میں مت کھاؤ اگر تمہیں ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو انھیں دھو کر ان میں کھاؤ۔

رواہ الترمذی وقال: حسن صحیح عن ابی ثعلبۃ الخشنی

انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی ایک قوم کی سرزمین میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۱.. جب تم ان (برتنوں) کے علاوہ کوئی چارہ کار پاؤ تو انھیں چھوڑ دو اگر ان کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو تو انھیں پانی سے اچھی طرح دھولو پھر ان میں کھانا پکاؤ کھاؤ اور پیو یعنی اہل کتاب کے برتنوں میں۔

رواہ الشافعی فی السنن حرملۃ وابو داؤد الطیالسی والحاکم والبیہقی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۲۶۵۳۲. تمہارے دل میں کوئی چیز شک نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ثعلبۃ

حدیث ۲۶۵۲۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۳۳.. ایسی چیز کو مت چھوڑو جس میں تم نصرانیت کی مشابہت پاؤ۔ رواہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

متفرقات......از اکمال

۲۶۵۳۴. اس سے چراغ جلاؤ اور اسے کھاؤ نہیں۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی عن ابی سعید

کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ چوہا گھی یا تیل میں پڑ جائے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ:...... حدیث مذکورہ بالا سے پتہ چلا کہ اگر کوئی چیز نجس ہو جائے تو اسے کسی دوسرے کام میں استعمال کر لینا چاہیے مثلاً اگر کتا دودھ پی لے تو بجائے دودھ گرانے نہیں چاہیے بلکہ کسی جانور کو پلا دینا چاہیے۔

۲۶۵۳۵.. اگر گھی جما ہوا (ٹھوس) ہو تو چوہا اور اس کے ارد گرد کا گھی پھینک دو اور باقی کھا لو اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلاؤ اور

اسے مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن میمونۃ

کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ چوہا گھی میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ مثلہ وعبدالرزاق عن ابی سعید

٢٦٥٣٦ اگر گھی ٹھوس حالت میں ہو تو گھی کے بقدر چوہے کے ارد گرد سے گھی اٹھالو اور بقیہ کھالو۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء بن یسار مرسلاً

٢٦٥٣٧ اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے کے آس پاس سے گھی اٹھا لو اور جب تیل میں پڑ جائے تو اس سے چراغ جلاؤ۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن المسیب مرسلاً

٢٦٥٣٨ ... پاک مٹی جوتوں کو پاک کردیتی ہے۔ رواہ الطبرانی وضعفہ عن عائشۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آدمی جوتوں کے نجاست مسلسل روندتا ہے پھر انہیں پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

٢٦٥٣٩ مٹی اسے پاک کردیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے جوتوں سے نجاست روندتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

٢٦٥٤٠ ... اس کے بعد کی جگہ اسے پاک کردیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا دامن لمبا ہے اور میں نجاست والی جگہ پر چلتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

٢٦٥٤١ ... اے سلمان! ہر وہ کھانا اور مشروب جس میں کوئی ایسا جانور مر جائے جس میں خون نہ ہو اس کا کھانا اور پینا حلال ہے اور اس سے وضو کرنا بھی حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی وضعفہ والخطیب فی المتفق والمفترق عن سلمان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدارقطنی ۔

٢٦٥٤٢ ... تم اسے کھرچ لو پھر اسے پانی سے رگڑ لو اور دھو کر اس میں نماز پڑھو۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہو جاتی ہے اور خون کپڑوں کو لگ جاتا ہے وہ کیا کرے۔ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

٢٦٥٤٣ اسے لکڑی کے ساتھ کھرچ لو اور پھر پانی اور بیری کے پتوں سے اسے دھولو۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ام قیس بنت محصن

کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

باب چہارم...... موجبات غسل اور آداب غسل میں

حمام میں داخل ہونے کے آداب

اس میں دو فصلیں ہیں:

فصل اول...... موجبات غسل کے بیان میں

٢٦٥٤٤ ... جب دو ختنوں کی جگہیں آپس میں مل جاتی ہیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ وعن ابن عمر

۲۶۵۴۵ ... پانی پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی سعید واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی ایوب

فائدہ: ... یعنی غسل خروج منی سے واجب ہوتا ہے جبکہ خروج منی سے مراد شرمگاہوں کا آپس میں مل جانا ہے۔ گویا جب مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ خروج منی ہو یا نہ ہو۔ از مترجم

۲۶۵۴۶ اگر تم مذی کے آنے پر غسل کرنے لگ جاؤ تو یہ صورت تم پر اس سے بھی زیادہ گراں ہو جائے گی۔

رواہ العسکری وسعید بن المنصور فی الصحابۃ عن حسان بن عبد الرحمن الضبعی مرسلاً

۲۶۵۴۷ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اس نے (جسم پر) تری دیکھی حالانکہ اسے احتلام یاد نہ ہو تو وہ غسل کرے، اور جب اسے احتلام یاد ہو لیکن تری نہ دیکھے اس پر غسل نہیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی عن عائشۃ

۲۶۵۴۸ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ مکمل طور پر غائب ہو جائے تو گویا غسل واجب ہو گیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۵۴۹ جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر اسے انزال نہ ہو تو عورت سے اس کے بدن پر جو تری لگی ہے اسے دھو لے اور وضو کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی بن کعب

۲۶۵۵۰ جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے پھر جماع کی کوشش کرے مرد پر غسل واجب ہو جاتا ہے گو کہ اسے انزال نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۵ ... جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرمگاہ شرمگاہ کو مس کرے گویا غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ مسلم والدیلمی فی مسند الفردوس عن عائشۃ

۲۶۵۵۲ جب عورت خواب دیکھے پھر اسے انزال ہو جائے اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

۲۶۵۵۳ جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جاتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ مسلم والترمذی عن عائشۃ والطبرانی عن ابی امامۃ وعن رافع بن خدیج والشیرازی فی الالقاب عن معاذ

۲۶۵۵۴ جب عورت خواب میں وہ کچھ پائے جو مرد پاتا ہے تو عورت کو غسل کرنا چاہیے۔ رواہ میمونہ عن انس

۲۶۵۵۵ عورت پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے جس طرح مرد پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔

رواہ ابن ماجہ عن خولۃ بنت حکیم

۲۶۵۵۶ تم (عورتوں) میں سے جو کوئی یہ چیز (خواب میں) دیکھے اور پھر اسے انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن انس

۲۶۵۵۷ ... فرشتے اس شخص کے پاس نہیں آتے جو جنابت کی حالت میں ہو اور جو خلوق (خوشبو) میں لت پت ہو حتیٰ کہ غسل نہ کرے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۵۸ ... مومن نجس نہیں ہوتا۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن حذیفۃ عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۶۵۵۹ ... جب تم مذی دیکھو تو عضو مخصوص کو دھو کر وضو کرو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو اور جب تم منی دیکھو تو غسل کرو۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان عن علی

اکمال

۲۶۵۶۰ ... جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اگر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہو تو وہ کپڑا بغل کے نیچے سے نکال کر کاندھے پر ڈال لیا جائے۔ مری یہ بات کہ حائضہ سے جو چیز حلال ہے وہ یہ کہ ما فوق الازار تعلق رکھنا ہے البتہ اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۶۵۶۱ جب شرمگاہ شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ وابن عباس معا

۲۶۵۶۲ جب عورت کی چار شاخوں کے درمیان مرد بیٹھ جائے پھر کوشش کرنے لگے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۶۳ جب شرمگاہ شرمگاہ کو چھو لیتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۲۔

۲۶۵۶۴ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ اس کی پارٹی چھپ جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۶۵۶۵ پانی پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ایوب والبغوی عن عتبان الانصاری

۲۶۵۶۶ غسل چار چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے جنابت سے، سینگی لگوانے سے، میت کو غسل دینے سے اور جمعہ کا غسل۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۲۷ ضعاف الدارقطنی ۸۰

۲۶۵۶۷ چار چیزوں کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے جنابت سے، جمعہ کے دن، غسل میت سے اور سینگی لگوانے سے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ عن ابن الزبیر عن عائشۃ

۲۶۵۶۸ جب کوئی شخص جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ:...... یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور یہ حکم معمول رہا کہ جب حشفہ تمام کی تمام ہی عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے خواہ انزال ہو یا نہیں غسل ہو جاتا ہے۔

۲۶۵۶۹ عورت پر غسل نہیں حتی کہ اسے انزال ہو جائے جیسا کہ مرد پر غسل نہیں حتی کہ اسے انزال ہو جائے۔ (رواہ ابن ماجہ عن خولۃ بنت حکیم) انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۰ جب تم میں سے کسی شخص کو قرون بشی ہو یا انزال نہ ہو اسے وضو ہی کافی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل من الصحابۃ لیس فی الا کمال لا الطھور وابن ابی شیبۃ والدیلمی عن ابی رجو صحیح

۲۶۵۷۱ جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے پھر اس کے عضو مخصوص سے کچھ تری ظاہر ہو جائے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الطبرانی عن الحکم عن عمیر الثمالی

عورت کے غسل کرنے کا بیان...... از اکمال

۲۶۵۷۲ جب عورت کو انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ النسائی عن انس

آداب غسل

۲۶۵۸۵ جس شخص نے جنابت کا غسل کرتے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا ایسا کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ عن علی

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۸۔

۲۶۵۸۶ تم میں سے کوئی شخص بھی حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۸۷ رہی بات مرد کی سو وہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سے دھوئے حتیٰ کہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے رہی بات عورت کی اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ مینڈھیاں نہ کھولے اسے چاہیے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دے۔ رواہ ابوداؤد عن ثوبان

۲۶۵۸۸ تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دو پھر تم اپنے بقیہ جسم پر پانی بہالو اس طرح تم پاک ہو جاؤ گی۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۵۸۹ رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

۲۶۵۹۰ رہی بات میری سو میں اپنے چلو سے تین مرتبہ پانی لیتا ہوں اور اپنے سر پر بہا دیتا ہوں پھر اپنے بقیہ جسم پر پانی ڈال لیتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن جبیر بن مطعم

۲۶۵۹۱ اللہ تعالیٰ تمہیں ننگا ہونے سے منع فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے حیا کرو جو تم سے سوائے تین حالتوں کے جدا نہیں ہوتے۔ وہ یہ ہیں: قضائے حاجت کے وقت، جنابت کے وقت اور غسل کرتے وقت جب تم میں سے کوئی شخص کھلی فضا میں غسل کرنا چاہتا ہے کسی کپڑے سے ستر کر لینا چاہیے یا دیوار یا اونٹ کی اوٹ میں غسل کرنا چاہیے۔ رواہ البزار عن ابن عباس

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۳۲ والضعیفۃ ۲۲۳۳۔

۲۶۵۹۲ جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان ستر یہ ہے جب تم اپنے کپڑے اتارو تو (ستر) بسم اللہ پڑھنا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۵۹۳ تم میں سے کوئی شخص بھی بیابان جگہ میں غسل کرے اور نہ ہی ایسی جگہ غسل کرے جو بلند سطح ہو جہاں وہ چھپ نہ سکتا ہو چونکہ اگر وہ نہیں دیکھ سکتا اسے تو دیکھا جا رہا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۵ وضعیف الجامع ۲۳۵۲

۲۶۵۹۴ بھلا کون ایسا ہے جو غسل سے افضل ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۷۱۱

۲۶۵۹۵ ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو اچھی طرح دھوؤ اور جلد کو اچھی طرح صاف کرو۔

رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:.... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۶ وضعیف ابن ماجہ ۱۳۲

۲۶۵۹۶ غسل ایک صاع پانی سے کیا جائے اور وضو ایک مد سے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰۱۔

چھپ کر غسل کرنا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۶۶۰۷ اے لوگو! تمہارا رب حیادار اور کریم ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرنے لگے تو ستر کرنا چاہیے۔

رواہ الطبرانی عن یعلی بن منیہ

۲۶۶۰۸ بغیر ازار کے پانی میں مت داخل ہو کیونکہ پانی کی دو آنکھیں ہیں۔ رواہ العقیلی عن جابر

۲۶۶۰۹ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب پانی میں داخل ہونا چاہتے اس وقت تک کپڑے نہیں اتارتے تھے جب تک کہ آپ پانی میں چھپ نہ جاتے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۶۶۱۰ کیا تمہیں اپنے رب تعالیٰ سے حیا کرتے نہیں دیکھا پانی جب ڈالو (اور چھپے ہو) تو کسی تہبند کی کوئی ضرورت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج

ابن جریج کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو دیکھتے ہیں کہ آپ کا ایک مزدور فضا میں کھلا غسل کر رہا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۱۱ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ ہی عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے کوئی آدمی بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے اور ہر دن کنگھی بھی نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجل من الصحابة

۲۶۶۱۲ غسل جنابت کے لیے چھ پیالے پانی کافی ہے۔ رواہ الخرائطی عن ابی هریرة وضعف

۲۶۶۱۳ جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھوئے۔ رواہ الدیلمی عن ام هانی

۲۶۶۱۴ فرشتے کافر کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی جنبی کے پاس حتیٰ کہ غسل کرے یا وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے غسل کیا جاتا ہے اور فرشتے اس شخص کے پاس بھی حاضر نہیں ہوتے جو مہندی وغیرہ سے اپنے آپ کو لت پت کرے۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن عمار بن یاسر

فصل دوم..... حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۶۶۱۵ اس گھر سے ڈرو جسے حمام کہا جاتا ہے جو بھی حمام میں داخل ہو اسے ستر کرنا چاہیے۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۶۶۱۶ حمام پر تف ہے وہ پردہ ہے ستر نہیں، پانی ہے جو پاک نہیں، کسی مرد کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہو مسلمانوں کو حکم دو کہ اپنی عورتوں کو فتنے میں نہ ڈالیں مردوں کو عورتوں کا نگران مقرر کیا گیا ہے عورتوں کو تعلیم دو اور انہیں تسبیح کرنے کا حکم دو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۱۵ والمغیر ۳۲۔

۲۶۶۱۷ حمام بہت برا گھر ہے اس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۰۹ وکشف الخفاء ۱۴۳۲، ۲۸۲۸

۲۶۶۱۸ حمام بہت برا گھر ہے چنانچہ یہ ایسا گھر ہے جس میں ستر نہیں ہوتا اور ایسا پانی ہے جو پاک نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن عائشة

۲۶۶۱۹ میں اپنی امت کے مردوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ حمام میں بغیر ازار کے داخل نہ ہوں۔ اور میں اپنی امت کی عورتوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ حمام میں داخل نہ ہوں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی هریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحدیث ۲۶ والتنکیت والافادۃ ۹۵

۲۶۶۵۹.. جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے پھر اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۶۶۶۰ جب پانی دو مشکوں تک یا اس سے زیادہ ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ الدارقطنی عن ابی ھریرۃ

۲۶۶۶۱ جب پانی چالیس مشکوں تک پہنچ جائے پھر اس میں گندگی کی گنجائش نہیں رہتی۔ رواہ ابن عدی و العقیلی والدارقطنی عن جابر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۳ واللآلی ۲/۲

۲۶۶۶۲ جب پانی دو مٹکے ہو پھر وہ نجس نہیں ہوتا۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن عمر

۲۶۶۶۳ سمندر کے پانی سے غسل کرو اور اس سے وضو بھی کرو چونکہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ البخاری فی التاریخ والحاکم والبیھقی فی المعرفۃ عن ابی ھریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۷۲

۲۶۶۶۴ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر واحمد بن حنبل والنسائی عن ابن عباس

۲۶۶۶۵ پانی پر جنابت نہیں ہوتی اور اسے کوئی چیز نجس کرتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن میمونۃ

۲۶۶۶۶... پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید والنسائی وابن حبان والحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۶۷ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان والحاکم عن ابی ھریرۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ وابن حبان عن جابر وابن ماجہ عن ابن الفراسی

الاکمال

۲۶۶۶۸ جب پانی دو یا تین مٹکے ہو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

رواہ الشافعی فی القدیم واحمد بن حنبل والحاکم والبیھقی فی المعرفۃ عن ابن عمر

۲۶۶۶۹ جب پانی دو مٹکے ہو وہ نجس نہیں ہوتا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر بلاغا

۲۶۶۷۰ پانی نجس نہیں ہوتا البتہ وہ پانی جس کی بو اور ذائقہ بدل جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ وعبدالرزاق عن عامر بن سعد مرسلاً

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳ و ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۴۔

۲۶۶۷... پانی پیو اور بہاؤ چونکہ پانی حلال ہے حرام نہیں۔ رواہ مسدد عن شیخ بلاغاً

۲۶۶۷۲ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن قیس وعن سلیمان بن موسیٰ مرسلاً وعن یحییٰ بن کثیر بلاغاً

فائدہ: ..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شبہ ہوا تھا کہ بڑی بڑی مچھلیاں سمندر میں مرتی ہیں ان کے گوشت اور اوجھڑی پانی میں شامل ہو جاتے ہیں لہٰذا ہو سکتا ہے پانی پاک نہ ہو یہ شبہ دور کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے تصریح فرمائی کہ سمندر کا پانی پاک ہے بلکہ اسے مزید پختہ کرنے کے لیے فرمایا سمندر کا مردہ حلال ہے یعنی سمندر میں مری ہوئی مچھلی حلال ہے لیکن اس میں عموم نہیں چونکہ "طافی" یعنی وہ مچھلی جو طبعی موت مر جائے اور پھر پانی میں الٹی تیرنے لگے وہ حلال نہیں قابل از مترجم۔

۲۶۶۷۳.. کھجوریں پاکیزہ ہیں اور پانی پاک ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وضعفہ وابن ماجہ والبیھقی فی السنن عن ابن مسعود

فصل دوم۔۔۔۔۔ تیمم کے بیان میں

۲۶۶۸۸ تیمم کی دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے دوسری ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عمر

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۳ وذخیرۃ الحفاظ ۲۵۰۱

فائدہ: ۔۔۔ یعنی پاکیزہ مٹی پر دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر ضرب لگائی جائے اور پورے چہرے پر مسح کرلیا جائے دوسری ضرب مار کر کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کرلیا جائے۔

۲۶۶۸۹ پاک مٹی پاک کرنے والی ہے جب تک تم پانی نہ پاؤ اگرچہ اس میں دس سال ہی کیوں نہ گزر جائیں جب تم پانی پاؤ تو اسے اپنی جلد پر مل لو یعنی غسل کرلو۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن ابی ذر

۲۶۶۹۰ مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے اپنی جلد پر پانی پھیر لینا چاہیے یہی اس کے لیے بہتر ہے۔ رواہ البزار عن ابی ھریرۃ

۲۶۶۹۱ تمہیں مٹی سے تیمم کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عمران بن حصین

۲۶۶۹۲ تیمم ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ہاتھوں کے لیے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ واحمد بن حنبل عن عمار بن یاسر

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۱۸۔

۲۶۶۹۳ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے تو اسے بدن پر لگالے چونکہ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ذر

۲۶۶۹۴ تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگاؤ پھر اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔

رواہ ابوداؤد عن عمار

۲۶۶۹۵ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی شخص کو زخم لگ جائے یا پھوڑا نکل آئے پھر اسے جنابت لاحق ہو جائے اسے خوف ہو کہ اگر اس نے غسل کیا تو مر جائے گا اسے تیمم کرلینا چاہیے۔ رواہ الحاکم والبیہقی عن ابن عباس

۲۶۶۹۶ لوگوں نے اسے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ انھیں قتل کرے کیا عاجز کی بیماری کی شفا سوال کرنے میں نہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۹۷ لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انھیں قتل کرے جب انھیں علم نہیں تھا انھوں نے سوال کیوں نہیں کیا یقیناً عاجز کی بیماری کی شفاء سوال کرنے میں ہے جبکہ اسے تیمم کرنا کافی تھا اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کرلیتا اور بقیہ بدن دھو لیتا۔ رواہ ابوداؤد عن جابر

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۷۳۔

اکمال

۲۶۶۹۸ تمہیں مٹی سے تیمم کرلینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم چار یا پانچ ماہ صحراء جیسے علاقہ میں رہ جاتے ہیں (جہاں پانی بہت کم پایا جاتا ہے)

جبکہ ہمارے درمیان نفاس والی عورت حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں آپ ہمیں ایسی حالت میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۹۹۔ ۔۔۔ تمہیں مٹی سے تیمم کرلینا چاہیے بلاشبہ وہ تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم والترمذی عن عمران بن حصین

کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو جاتی ہے جبکہ پانی دستیاب نہیں ہوتا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۰ انصاری نے دانائی کا مظاہرہ کیا (رواہ عبدالرزاق عن مجاہد) مجاہد کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور ایک انصاری کو مسلمانوں کا پہرہ دینے کے لیے روانہ کیا چنانچہ دونوں حضرات کو جنابت لاحق ہو گئی، بوقت سحری شدید سردی کی وجہ سے انہیں غسل کرنے کی جسارت نہ ہوئی تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے جبکہ انصاری نے تیمم کر لیا۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۱ اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے رہو اگرچہ تمہیں دس سال تک پانی پر قدرت حاصل نہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی ذر

۲۶۷۰۲ پاک مٹی مسلمان کے لیے سامان وضو ہے اگرچہ دس سال تک تیمم کرتا رہے، جب پانی پائے اپنا بدن دھوئے۔

رواہ ابن حنبل عن ابی ذر

۲۶۷۰۳ پاک مٹی سامان طہارت ہے جب تک پانی نہ پا سکے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب تم پانی پاؤ اپنا بدن دھو لو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی الدرداء

فصل سوم ...... موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۷۰۴ ... موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن بلال

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۰۷ وضعیف الجامع ۱۲۷۰

۲۶۷۰۵ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں موزوں میں داخل کرے حالانکہ دونوں پاؤں پاک ہوں اگر وہ مسافر ہو تو تین روز تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن مسح کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرہ

۲۶۷۰۶ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہن لے پہنے ہوئے نماز پڑھے پھر ان پر مسح کرے پھر اگر چاہے تو انہیں اتارے البتہ جنابت کی وجہ سے اتارے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ

۲۶۷۰۷ موزوں پر تین دن تک مسح کرو۔ رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۷۰۸ مسافر موزوں پر تین دن تین رات مسح کرے جبکہ مقیم ایک دن ایک رات مسح کرے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن علی واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان عن خزیمۃ بن ثابت، احمد بن حنبل والبخاری فی تاریخہ عن عوف بن مالک والطبرانی عن اسامۃ بن شریک والبراء بن عازب وجریر البجلی وصفوان بن عسال والمغیرۃ بن شعبۃ ویعلی بن مرۃ وابی بکرۃ الطبرانی فی الاوسط عن انس وابن عمر والبخاری فی تاریخہ عن عمر والدارقطنی فی الافراد عن بلال، البزار عن ابی ہریرۃ وابونعیم فی المعرفۃ عن مالک بن سعد وابی عریب الباوردی عن خالد بن عرفطۃ ابن عساکر عن یسار ابو بکر النیسابوری عن عمرو بن امیۃ الضمری

الاکمال

۲۶۷۰۹ ... موزوں اور موقین پر مسح کرو۔ رواہ الطبرانی والبغوی عن بلال

فائدہ: ..... موق بھی چمڑے کے بنے ہوتے ہیں جو موزوں کی حفاظت کے لیے موزوں پر پہنے جاتے ہیں۔

۲۶۷۱۰ ... موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ عبدالرزاق احمد بن حنبل والطبرانی عن بلال

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ٣٣٤٣ وضعیف الجامع ١٢٧٠

٢٦٧١١ اوڑھنی پر اور موزوں پر مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور عن بلال

٢٦٧١٢ عنقریب تم کثرت سے موزے استعمال کرو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تمہیں ان پر مسح کرنا چاہئے۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

٢٦٧١٣ سنت یوں نہیں ہے ہمیں تو موزوں پر یوں مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے موزے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

٢٦٧١٤ مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن ہیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن خزیمۃ بن ثابت

٢٦٧١٥ موزوں پر مسح مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن علی، الخطیب عن خزیمۃ بن ثابت، الطبرانی عن ابن عباس، الطبرانی عن ابن عمر، ابو نعیم عن خزیمۃ بن ثابت

٢٦٧١٦ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات نیند، پیشاب اور پاخانے کی وجہ سے انہیں نہ اتارو البتہ جنابت کی وجہ سے اتارو۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

٢٦٧١٧ مسافر تین دن تک موزوں پر مسح کرے اور مقیم ایک دن اور ایک رات۔ رواہ البیہقی فی المعرفۃ عن خزیمۃ بن ثابت

٢٦٧١٨ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے موزوں پر مسح کرے جب دونوں پاؤں پاک حالت میں موزوں میں داخل کرے۔ رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

فصل چہارم ..... حیض، استحاضہ اور نفاس کے بیان

حیض

٢٦٧١٩ حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ١٨٢ وضعاف الدارقطنی ٥٠١

٢٦٧٢٠ جنبی اور حائضہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجۃ عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ١٣٠ والکشف الالٰہی ١٣٣٥۔

٢٦٧٢١ روئی (وغیرہ) میں خوشبو لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عائشۃ

فائدہ: ..... حائضہ عورت کے لیے ارشاد ہے کہ روئی وغیرہ میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھے تاکہ حیض کی بدبو چلی جائے۔ حیض سے غسل کرنے کے بعد خوشبو رکھے تاکہ اس کا منفذ معطر ہو۔

٢٦٧٢٢ مجھے جبرئیل امین نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ماں حوا کو پیغام بھیجا جب انہیں حیض کا خون آیا انہوں نے اپنے رب کو پکارا: مجھے خون آیا ہے میں اسے نہیں پہچانتی، رب تعالیٰ نے جواب دیا: میں ضرور تمہارا اور تمہاری اولاد کا خون جاری کروں گا اور اسے تمہارے لیے کفارہ اور باعث طہارت بناؤں گا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمر

٢٦٧٢٣ جب تم عورتوں میں سے کسی عورت کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے وہ اسے کھرچ لے پھر اسے پانی سے رگڑ کر دھولے اور اس میں نماز پڑھ لے۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء بنت ابی بکر

٢٦٧٢٤ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رواہ مسلم واصحاب السنن الثلاثۃ عن عائشۃ ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

اکمال

٢٦٧٢٥ لڑکی کا حیض نہیں اور اس ثیب خاتون کا حیض بھی نہیں جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہو تین دن سے کم اور دس دنوں سے زیادہ۔
رواہ الدارقطنی عن ابی امامۃ

٢٦٧٢٦ عورتوں کو (ایام حیض میں) گھروں میں بند رکھو ان کے ساتھ بجز ہمبستری کے سب کچھ کر سکتے ہو۔ رواہ ابو داؤد عن انس

٢٦٧٢٧ حائضہ عورت کے مختلف مواقع ہیں حیض کے خون کی ایسی بدبو ہوتی ہے جو کسی اور چیز کی نہیں ہوتی جب حیض کی مدت ختم ہو جائے اس وقت تم غسل کرلو اور حیض کا خون دھولو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

استحاضہ کا بیان

٢٦٧٢٨ مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرتی رہے گی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

٢٦٧٢٩ جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ رنگ کا خون ہوتا ہے جب ایسا خون آنے لگے تم نماز چھوڑ دو جب وہ اختتام پذیر ہو وضو کرو اور نماز پڑھو چونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم عن فاطمۃ بنت ابی حبیش والنسائی عن عائشۃ

فائدہ: یعنی اختتام حیض پر غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہے۔

٢٦٧٣٠ یہ حیض نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب مدت حیض ختم ہو جائے غسل کرلو اور نماز پڑھو اور جب ایام حیض آجائیں نماز چھوڑ دو۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشۃ

٢٦٧٣١ ذرا دیکھو یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب تمہارے ایام حیض آجائیں نماز نہ پڑھو جب ایام حیض گزر جائیں پاکی حاصل کرو اور پھر ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان نماز پڑھتی رہو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن فاطمۃ بنت ابی حبیش

٢٦٧٣٢ اسے ہر مہینہ میں حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیے پھر اسے ہر نماز کے لیے وضو کرلینا چاہیے یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔
رواہ الحاکم عن فاطمۃ بنت ابی حبیش

٢٦٧٣٣ مستحاضہ اپنے حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دے گی پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔
رواہ اصحاب السنن الاربعۃ عن دینار

٢٦٧٣٤ میں تم سے کرسف (وہ کپڑا یا روئی جسے عورت ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھتی ہے) بلاشبہ وہ خون کو ختم کر دیتا ہے۔
رواہ ابو داؤد واصحاب السنن الاربعۃ عن حمنۃ بنت جحش

٢٦٧٣٥ تم عورتوں میں سے کوئی عورت (جو مستحاضہ ہو) اپنا پانی رکھے اور بیری کے پتے پھر اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی بہائے اسے شدت کے ساتھ رگڑے حتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر روئی وغیرہ کے ٹکڑے میں خوشبو لگائے اور (اندام نہانی میں رکھ کر) پاکی حاصل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد وابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

٢٦٧٣٦ اسے چاہیے کہ مہینوں کی جن راتوں اور دنوں میں اسے حیض آتا تھا ان کی تعداد دیکھ لے اس مشقت میں پڑنے سے قبل جو اسے پڑی ہے۔ لہٰذا اس کے (حیض کے دنوں کے) بقدر نماز ترک کر دے ہر مہینہ میں اور جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرلے اور کپڑے کی لنگوٹی باندھ کر نماز پڑھے۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

٢٦٧٣٧ پھر تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم کرتا ہوں ان میں سے تم جس ایک کو بھی اختیار کرلوگی دوسری سے بے نیاز ہو جاؤ گی اگر تمہارے اندر دونوں کی طاقت ہو تو تم بہتر جانتی ہو چنانچہ آپ ﷺ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ تو شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات مارنا ہے پھر

تم چھ یا سات دن حیض کے قرار دو پھر غسل کر لو اور جب تم دیکھو کہ پاک ہو گئی ہو (یعنی تمھاری ایام حیض گزر چکے) پھر تم تئیس (٢٣) یا چوبیس (٢٤) دن رات نماز پڑھتی رہو اور روزہ رکھتی رہو یہ تمھیں کافی ہے۔ پھر ہر مہینہ میں اسی طرح کرو جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں۔ اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کی نماز مؤخر کر لو اور عصر کی نماز جلدی کر لو اور غسل کر کے ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو مغرب کی نماز مؤخر کر لو اور عشاء کی نماز جلدی کر لو پھر غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو اور فجر کی نماز غسل کر کے پڑھ لو اور روزہ بھی رکھا کرو اس پر تمھیں قدرت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والحاکم عن حمنۃ بنت جحش

اکمال

٢٦٧٣٨۔ یہ تو ایک رگ کا خون ہے غور کر لیا کرو جب تمہارے حیض کی مدت آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض کی مدت گزر جائے پاکی حاصل کر لو پھر ایک حیض سے دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن فاطمۃ بنت ابی حبیش

کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے خون کی شکایت کی اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

٢٦٧٣٩۔ یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض آجائیں نماز پڑھنا چھوڑ دو جب ایام حیض گزر جائیں اپنے بدن سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

رواہ الترمذی عن فاطمۃ

٢٦٧٤٠۔ یہ تو ایک رگ کا خون ہے یہ عورت اپنے حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک غسل سے ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھے پھر صبح کی نماز کے لیے غسل کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن عیینۃ عن عیینۃ عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ

کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگئی اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

٢٦٧٤١۔ یہ حیض نہیں ہے لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض گزر جائیں نہا کر نماز پڑھو اور جب حیض کے دن آجائیں ان میں نماز پڑھنا چھوڑ دو۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشۃ

کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہو گئیں۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے انھیں یہ ارشاد فرمایا تھا۔

٢٦٧٤٢۔ حیض والی عورت ابتداء سے حیض سے دس دن تک دیکھے گی، اگر وہ طہر دیکھے تو وہ پاک ہو گئی ہے (یعنی دس دنوں کے بعد) اگر خون دس دنوں سے تجاوز کر گیا ہے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کر کے نماز پڑھے گی اگر خون کا غلبہ ہو جائے تو وہ (پاجامے کے) لنگوٹی باندھے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ نفاس والی عورت ابتداء نفاس سے چالیس دن تک انتظار کرے گی، اگر چالیس دن سے پہلے طہر دیکھے تو وہ پاک ہو جائے گی اگر چالیس دنوں سے (خون) تجاوز ہو جائے تو وہ مستحاضہ ہے اور نماز پڑھے گی کپڑے سے لنگوٹی باندھے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

٢٦٧٤٣۔ مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے گی ہر مہینہ میں، جب حیض گزر جائے نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ رواہ الدارمی عن عدی بن ثابت

٢٦٧٤٤۔ مستحاضہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ہر طہر کے وقت غسل کرے پھر شرمگاہ میں کپڑا رکھ کر نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۶۷۴۵ — مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے جن دنوں میں وہ بیٹھی رہتی تھی پھر صرف ایک غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سودۃ بنت زمعۃ

۲۶۷۴۶ — مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے، روزے رکھے اور نماز بھی پڑھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ

۲۶۷۴۷ — ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک ہی غسل کرے پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ رواہ ابن حبان عن عائشۃ

کہ نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۴۸ — تیرا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق ومسلم وابوداؤد والترمذی عن عائشۃ

کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حیض کا عذر کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ مسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ الطبرانی عن ابی بصیر

۲۶۷۴۹ — (مستحاضہ) ایام حیض شمار کرلے پھر ہر دن ہر طہارت کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔ رواہ النسائی وعلی والطبرانی عن جابر

کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ مستحاضہ کیا کرنا چاہیے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۰ — (مستحاضہ) اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے پھر طہر کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔

رواہ الحاکم عن فاطمۃ بنت قیس فی المستحاضۃ

۲۶۷۵۱ — سبحان اللہ! (یعنی تعجب ہے) یہ تو شیطان کی طرف سے ہے بلکہ وہ عورت ٹب میں بیٹھ جائے اور جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لیے ایک ہی غسل کرے مغرب اور عشاء کے لیے بھی ایک ہی غسل کرے پھر فجر کے لیے غسل کرے اور ان کے درمیان میں وضو کرلے۔

رواہ الحاکم عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو اتنے عرصہ سے استحاضہ آرہا ہے وہ نماز نہیں پڑھتی۔ اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۲ — نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب تمہارا حیض آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض ختم ہو جائے خون دھو ڈالو اور نماز پڑھو پھر ہر نماز کے لیے وضو کرو حتیٰ کہ یہ وقت آجائے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فاطمہ بنت ابی حبیش (ابو حبیش وہ بنی عبدالمطلب بن اسد ہیں) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۵۳ — نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہو اگرچہ چٹائی پر (دوران نماز) خون کے قطرے گرتے رہیں۔ رواہ ابن ماجہ

۲۶۷۵۴ — اس سے کہو کہ ہر مہینہ میں ایام حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ہر دن ایک غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے طہارت حاصل کرے نظافت حاصل کرے اور اندام نہانی میں کرسف نرم کوئی چیز (کپڑا روئی وغیرہ) رکھے چونکہ یہ بیماری ہے جو اسے پیش آگئی ہے یہ شیطان کی ایک لات ہے یا کوئی رگ منقطع ہوگئی ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

نفاس اور حیض کے بعض احکام

۲۶۷۵۵ — نفاس والی عورت کے جب سات دن گزر جائیں اور پھر طہر دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ الحاکم عن معاذ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷ والضعیفۃ ۱۹۳۳

۲۶۷۵۶ حائضہ عورت سے (مباشرت) تہبند کے اوپر سے حلال ہے اور تہبند کے نیچے سے حرام ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۱۱۔

۲۶۷۵۷ تہبند کے اوپر سے (مباشرت حلال) ہے اور اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ ابوداؤد عن معاذ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۵

فائدہ: ... یہاں مباشرت سے مراد حائضہ عورت سے مس اور بوس وکنار ہے۔ قول فی الخرج مراد نہیں۔

اکمال

۲۶۷۵۸ نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی ہاں البتہ اگر اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ چالیس دن تک پہنچ جائے اور طہر (پاکی) نہ دیکھے وہ غسل کرے اور وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن مکحول عن ابی الدرداء عن ابی ھریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۸۲۔

۲۶۷۵۹ نفاس والی عورت چالیس راتیں انتظار کرے گی اگر اس سے پہلے پاکی دیکھ لے تو وہ پاک ہو جائے گی اور اگر خون چالیس دن سے تجاوز کر جائے تو مستحاضہ ہوگی غسل کرکے نماز پڑھے گی اگر خون اس پر غالب آجائے تو ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعفاء الدارقطنی ۱۵۲ المتناھیۃ ۲۹۹۔

فصل پنجم ... دباغت کے بیان میں

۲۶۷۶۰ چمڑے کو دباغت دینے سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عباس ابوداؤد عن سلمۃ بن المحبق والنسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ابو یعلی عن انس والطبرانی عن ابی امامۃ وعن المغیرۃ

۲۶۷۶۱ مردار کے چمڑے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔ رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

۲۶۷۶۲ ہر کچے چمڑے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عمر

۲۶۷۶۳ مردار کی پاکی کرنا اس کی دباغت ہے۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشۃ

۲۶۷۶۴ ہر جانور کو ذبح کرلینا اس کے چمڑے کی دباغت ہے۔ رواہ الحاکم عن عبداللہ بن الحارث

۲۶۷۶۵ دباغت ہر چمڑے کو پاک کردیتی ہے۔ رواہ ابوبکر فی الغیلانیات عن عائشۃ

۲۶۷۶۶ جس کچے چمڑے کو دباغت دے دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۳۵ وذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۲

۲۶۷۶۷ جب کچے چمڑے کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ مسلم وابوداؤد عن ابن عباس

۲۶۷۶۸ جب مردار کے چمڑے کو دباغت دی جائے تو دباغت اس کی پاکی ہے اور اس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلا

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۔

۲۶۷۶۹ مردار کا چمڑا دباغت سے اسی طرح حلال ہوتا ہے جس طرح شراب سے سرکہ۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی السنن عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام: ... ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل المعتبر ۲۵۳ وذخیرۃ الحفاظ ۸

۲۶۷۷۰ اگر تم اس (مردار) کا چمڑا لے لیتے اسے پانی اور کانٹ چھانٹ پاک کر دیتی۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن میمونة

۲۶۷۷۱ اس میں کوئی حرج نہیں اگر تم اس کے چمڑے سے نفع اٹھاؤ، اللہ تعالیٰ نے تو اس کا کھانا حرام کیا ہے۔ رواہ النسائی عن میمونة

۲۶۷۷۲ تم لوگوں نے اس (مردار) کا چمڑا کیوں نہیں لیا؟ اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے اس کا تو صرف کھانا حرام ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن ابن عباس

اکمال

۲۶۷۷۳ پانی اور چونکہ دباغت مردار کے چمڑے کو پاک کر دیتی ہے۔

رواہ البغوی وابن قانع وابن مندہ وابن عساکر عن جون بن قتادة التیمی

جون بن قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ہم تھکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس سے گزرے مشکیزے سے پانی لینے لگے، یہ مردار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۷۴ تم نے اس (مردار) کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اسے دباغت اسی طرح حلال کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

فائدہ: ...... شراب کا سرکے کو حلال کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ شراب میں سرکہ ڈال لو وہ حلال ہو جاتا ہے نہیں ایسا نہیں! بلکہ مطلب یہ ہے کہ شراب کو اگر کچھ عرصے کے لیے مزید مخصوص حالت سے گزارا جائے تو وہ سرکہ بن جاتا ہے گویا اس کی حالت بدل جاتی ہے۔ از مترجم

۲۶۷۷۵ تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ دباغت اسے اسی طرح حلال کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۶ بھلا تم نے اس (مردار) کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی جو تم اس سے نفع اٹھاتے۔ رواہ ابن حبان عن میمونة رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۷ اس مردار کے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہوتا اگر وہ اس کے چمڑے سے نفع اٹھاتے۔

رواہ ابن ماجہ عن سمعان والطبرانی عن ابی مسعود

۲۶۷۷۸ بھلا تم نے اس سے نفع کیوں نہیں اٹھایا چونکہ دباغت اسے پاک کر دیتی ہے یہ اسی طرح حلال ہو جاتا ہے جس طرح شراب (کی حالت بدل جائے) سے سرکہ۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۶۷۷۹ بھلا تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اس کو تو صرف کھانا حرام ہے۔

رواہ مالک والشافعی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن حبان عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مردار بکری دیکھی تو مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۸۰ مردار کے چمڑے میں پائی جانے والی نجاست (گندگی) کو دباغت ختم کر دیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۲۶۷۸۱ مردہ چمڑا جسے دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابن عباس

۲۶۷۸۲ مردار کے چمڑے کو جب دباغت دی جائے تو اس (کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة

اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا پھر وہ مسجد کی طرف چل پڑا اور صرف نماز کے لئے اپنی جگہ سے چلا اس کے (کبیرہ) گناہوں کے علاوہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ مسلم و ابو عوانہ

۲۶۷۹۷　حمران مولائے عثمان کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر فرمایا: بہت سارے لوگ رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث سناتے ہیں میں نہیں جانتا وہ کیا ہیں البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اسی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے عمل میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ رواہ مسلم

۲۶۷۹۸　حمران کی روایت ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور پھر فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو اپنی اسی جگہ بیٹھے دیکھا اور آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے نیز رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: دھوکا مت کھاؤ۔ رواہ ابن ماجہ وابن حبان

۲۶۷۹۹　حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا اور (جاتے ہی) دو رکعتیں پڑھیں اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

رواہ ابو یعلی و رجالہ ثقات

۲۶۸۰۰　حمران کہتے ہیں: میں وضو کا پانی لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے کا اہتمام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فلاں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حتی کہ اپنے ساتھیوں میں سے تین آدمیوں کو واسطہ دیا ان سب نے کہا: ہم نے سنا ہے اور یاد رکھا ہے۔

رواہ الحارث وفیہ اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر ضعیف

۲۶۸۰۱　حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین مرتبہ وضو کیا (یعنی ہر عضو کو تین تین بار دھویا) پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اسی طرح دو رکعتیں پڑھیں کہ دل میں کوئی برا خیال نہ پیدا ہوا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۰۲　عمرو بن میمون کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اتنا ان ... تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر اس نے نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو گواہ بنا کر اس کی تصدیق چاہی سب نے کہا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۲۶۸۰۳　حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا ہر دن غسل کرتے تھے ایک دن میں نے نماز کے لئے وضو کا پانی رکھا جب وضو کیا اور فرمایا: میں نے چاہا تھا کہ تمہیں ایک حدیث سناؤں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں حکم بن عاص بولے: اے امیر المومنین اگر خیر و بھلائی ہو تو ہم اسے اختیار کریں گے اگر کوئی بری بات ہو تو ہم اس سے بچیں گے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں سناتا ہوں چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا اور اہتمام کے ساتھ رکوع و سجود کیا تو اس نماز سے دوسری نماز تک کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے بشرطیکہ جب تک اس سے کوئی کبیرہ گناہ سرزد نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی شعب الایمان

۲۶۸۰۴　حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انہوں نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی اور

ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک تین تین بار ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کے ظاہری حصہ پر پھیرے اور پھر داڑھی پر پھیر لیے پھر ٹخنوں تک تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے پھر میں نے دو رکعتیں پڑھیں جس طرح میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تھا پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے اور پھر دو رکعتیں پڑھیں بایں طور پر اس کے دل میں کوئی بری بات نہ پیدا ہوئی تو اس نماز اور گذشتہ کل کی نماز کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ ابن منیع فی علمائہ

۲۶۸۰۵ عکرمہ بن خالد مخزومی کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عصر کے لیے مؤذن نے اذان دی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے طہارت کے لیے پانی منگوایا وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح اسے حکم دیا گیا تھا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بیان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گواہ بنایا چنانچہ انھوں نے گواہی دی۔ رواہ سعید بن منصور

۲۶۸۰۶ حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا جب فارغ ہوئے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب پورا وضو کرتا ہے اور پھر نماز میں داخل ہو جاتا ہے وہ نماز سے اس طرح پاک ہو کر نکلتا ہے جس طرح آج ہی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۶۸۰۷ ابو امامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے حد کا ارتکاب ہوا ہے لہٰذا مجھ پر حد قائم کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اس شخص نے پھر اپنی بات دہرائی اتنے میں نماز کھڑی کر دی گئی اور آپ نے اس شخص کو کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ کیا جب تم گھر سے نکلے تھا اچھی طرح سے وضو نہیں کیا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۰۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن لوگوں کو نہیں دیکھا انھیں آپ کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: وضو کے اثرات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکدار) ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۶۸۰۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اسے حدث لاحق نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا نہیں کی اس سے مجھے تم سے حیا آتی ہے۔ حدث ہوا خارج ہونا یا گوز مارنا ہے۔ رواہ ابن جریر وصححہ

وضو کے فرائض

۲۶۸۱۰ ...مسند صدیق رضی اللہ عنہ ...حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اس نے وضو کیا ہوا تھا البتہ اس کے پاؤں پر انگوٹھے کے ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی (وضو میں دھل نہ سکی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور پورا وضو کرو۔ وہ واپس چلا گیا اور دوبارہ وضو کیا۔ رواہ ابن ابی حاتم فی العلل والعقیلی والدارقطنی وضعفہ والطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۱۱ ...مسند عمر ...حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو نماز کے لیے وضو کرتے دیکھا اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی اس جگہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو وہ شخص واپس لوٹ گیا وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ

۲۶۸۱۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو ایک ایک بار وضو کرتے دیکھا ہے (یعنی اعضاء کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والطحاوی وھو حسن

۲۶۸۱۳ ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ بڑا اہتمام سے پاؤں دھوتے تھے۔ رواہ الطحاوی

۲۶۸۱۴ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۱۵ مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاؤں پر خشک جگہ ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابودرداء! تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا امیر المؤمنین شدید سردی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس کمبل بھیجا اور فرمایا: اب نئے سرے سے وضو کرو۔ رواہ ابن سعد

۲۶۸۱۶ عبید بن عمیر لیثی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص دیکھا اس کے پاؤں پر خشک جگہ رہ گئی تھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اس وضو کے ساتھ تم نماز میں حاضر ہوئے ہو؟ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! سردی شدید ہے میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے میں گرمی حاصل کروں، عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے اس کو ڈانٹنے کا ارادہ کیا لیکن فوراً ہی اس پر رحم آ گیا اور فرمایا: پاؤں پر جو جگہ چھوڑ دی گئی اسے دھو اور نماز لوٹاؤ پھر آپ نے اس کے لیے کمبل کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور والدارقطنی

۲۶۸۱۷ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے پاؤں پر پیسے کے برابر خشک جگہ دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۱۸ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اس کے پاؤں پر تھوڑی سی جگہ خشک رہ گئی تھی اسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اسے وضو اور نماز دہرانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سر کا مسح ایک بار کیا ہے۔ رواہ ابن ماجہ

۲۶۸۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور سر کا ایک ہی بار مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۲۱ "مسند براء بن عازب" یزید بن براء بن عازب کی روایت ہے کہ میرے والد حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیٹوں سے کہا: کیا میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور کیسے نماز پڑھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بیٹوں اور گھر والے جمع کیے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار بایاں ہاتھ دھویا پھر سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں تین بار دھویا پھر تین ہی بار بایاں پاؤں دھویا اور پھر فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۲ "مسند تمیم بن زید مازنی" عباد بن تمیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے پانی سے داڑھی اور پاؤں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ومسدد وابن حنبل والبخاری فی تاریخہ والبغوی والبارودی والطبرانی وابونعیم قال فی الاصابۃ رجالہ ثقات

فائدہ:۔۔۔ پاؤں پر مسح کیا یعنی موزوں پر مسح کیا موزوں پر مسح کرنا پاؤں پر مسح کرنا ہے یا یہ لغوی وضو تھا۔

۲۶۸۲۳۔ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے اگر میں نے آپ کو ایک بار یا دو بار یا تین بار یا چار بار حتیٰ کہ سات بار تک نہ سنا ہوتا میں زیادہ خاموش رہتا کہ تمہیں یہ حدیث سناؤں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے چلا جاتا ہے۔

۲۶۸۲۴ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا وضو بتایا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سر کا مسح کیا حتیٰ کہ

ان کے سر سے پانی ٹپکنے لگا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۵ قاسم بن معاویہ ثقفی کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ سکھایا جب سر کے مسح پر پہنچے تو انہوں نے دونوں ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھیں پھر انہیں پھیرتے ہوئے گدی تک لے گئے پھر ہتھیلیاں واپس لائیں اور وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۶ عثمان بن ابی سعید نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پاؤں پر مسح کرنے کا تذکرہ کیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے محمد ﷺ کے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خبر پہنچی ہے ان میں سے ایک تمہارے چچا زاد بھائی مغیرہ بن شعبہ بھی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پاؤں دھوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونے کا حکم

۲۶۸۲۷ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں جو کہ کر دیکھا ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) وضو کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے چنانچہ ہم نے اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونا اور رگڑنا شروع کردیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۸ ابورافع کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو تین تین بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے اور ایک ایک بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۳۰ عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ وضو کیا اور ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: کم از کم ایک ایک بار ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرضیت بیان کی ہے جبکہ تین تین بار ہر عضو دھونا مسنون ہے جیسا کہ بعد میں آنے والی حدیث سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸۳۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک چلو وضو کیا (یعنی ہر عضو کو ایک ہی بار ایک ایک چلو سے دھویا) اور پھر فرمایا: اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۳۲ "مسند ابی واقد" ابوواقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے اور آپ نے یوں سر کا مسح کیا چنانچہ جس طریقہ سے جاتے ہوئے ہاتھ سر پر پھیرا اور پیچھے گدی تک لے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۳ ابن نجار نے درج ذیل سند سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوالاحمر الاشقر (سرخ رنگ والا) اپنی کتاب میں ابوالفضل الشیب (بوڑھا) کہتے ہیں مجھے ابوالقاسم الاعمی (نابینا) نے خط لکھا کہ میرے والد ابوعبداللہ مقعد (اپاہج) نے خبر دی ہے محمد بن ابی خراسان مقطوع الاقرم (ٹوٹے ہوئے دانتوں والا) حسن بن مہران بن ولید ابوسعید اصبہانی الاحدب (کبڑا) الاصم (بہرہ) ضریر (چندھا) الاعمش (کمزور آنکھوں والا) الاعور (کانا) الاعرج (لنگڑا) الاعمی (نابینا) کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک بار وضو کیا یعنی ہر عضو کو ایک ہی بار دھویا۔ احدب سے مراد ابوعبداللہ بن حسن بن عمر بن مصیصہ مراد ہے۔ اصم عبداللہ بن نصر انطاکی ہے ضریر ابومعاویہ ہیں اعمش سلیمان بن مہران ہیں اعور ابراہیم تیمی ہیں اور اعرج سے مراد تمام ہے اور اعمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

۲۶۸۳۴ قتادہ بن قریر کی روایت ہے کہ ابن عمر کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ ابن النجار

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۴۰۔

۲۶۸۳۵ "مسند الربیع بنت معوذ" ربیع بنت معوذ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کثرت سے تشریف لاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے بیٹھنے کی جگہ میں وضو کے لیے پانی رکھا آپ نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور ہاتھ سر پر رکھ کر پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لے آئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۶ "ایضاً" ربیع کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور وضو کیا اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے سر کا مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۷ "ایضاً" عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کہتے ہیں ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس گیا میں نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تم سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کروں ربیع بولی: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ملاقات کرنے ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے اور اس برتن میں وضو کرتے تھے وہ برتن مد کے لگ بھگ تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن مد یا سوا مد کے برابر تھا آپ ﷺ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھوتے تھے تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار چہرہ دھوتے تین تین بار ہاتھ دھوتے پھر دو مرتبہ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے سر کا مسح کرتے ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کرتے پاؤں کو تین تین بار دھوتے پھر ربیع بولی: ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمارے ہاں تشریف لائے اور اس حدیث کے متعلق پوچھا میں نے انہیں یہ حدیث بتائی ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے: لوگ پاؤں کو دھونے کے سوا کسی چیز کا نام نہیں لیتے جبکہ ہم کتاب اللہ میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم پاتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ

۲۶۸۳۸ "ایضاً" عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں: میں ایک جماعت کے ساتھ ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس گیا ہم نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا: وہ بولیں: جی ہاں میں نے ہی رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا اور وضو کے لیے پانی اس برتن جیسے ایک برتن میں رکھا تھا ربیع نے چمڑے کے ایک برتن کی طرف اشارہ کیا جو ایک مد کے لگ بھگ تھا ربیع کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ دھویا اور تین تین بار ہاتھ دھوئے پھر سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور سر کے پچھلے حصہ کے ساتھ کانوں کا مسح کیا اور پھر تین بار پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۳۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر کوئی سر کا مسح بھول جائے وہ نماز دہرائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وضو دو اعضاء کے دھونے اور دو اعضاء کے مسح کرنے کا نام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دو اعضاء دھونے اور دو اعضاء کا مسح کرنا فرض کیا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب تیمم کا ذکر کیا گیا تو دھوئے جانے والے اعضاء کی جگہ مسح کرنے کا حکم دیا جب وضو میں مسح کیے جانے والے اعضاء کا مسح ترک کر دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۳ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کا صرف ایک بار مسح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۴ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ہتھیلی کا باطن پانی پر رکھتے پھر اسے جہاں تک پہنچتی پھیرتے پھر پیشانی کے درمیان ایک بار مسح کرتے اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۵ نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ پانی میں داخل کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے صرف ایک بار مسح کرتے پھر اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کا مسح کر لیتے پھر انگوٹھوں کو کانوں کے پیچھے پھیر لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۶ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ کان سر کا حصہ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۸ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چہرے کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کو دھوتے تھے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پھر سر کا مسح کرنے کے بعد انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کے سوراخوں میں ڈال دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۹ حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اس شخص سے فرمایا: اچھی طرح سے وضو کرو۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننه وابن ابی شیبة فی مصنفه

۲۶۸۵۰ قتادہ کی روایت ہے کہ آیت میں "وارجلکم الی الکعبین" کی رو سے پاؤں کو دھوتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۶۸۵۱ شعبی کہتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن جریر

۲۶۸۵۲ شعبی کی روایت ہے کہ قرآن میں مسح کا حکم نازل ہوا ہے جبکہ سنت (پاؤں) دھونے کے حکم میں چل پڑی ہے۔

رواہ عبدالرحمن بن حمید والنحاس فی ناسخه

۲۶۸۵۳ عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر پر تھے آپ نے عمامہ نیچے بنایا اور یوں مسح کیا یعنی پیچھے سے چہرے کی طرف مسح کرنے کا اشارہ کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۴ عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا عمامہ کندھوں کے درمیان ڈال رکھا تھا آپ کا ہاتھ عمامہ کے درمیان تھا آپ نے صرف ایک بار مسح کیا عطاء نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا انھوں نے کھوپڑی پر ہاتھ رکھا اور پھیرتے ہوئے آگے چہرے کی طرف لے آئے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۵ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کے پاؤں پر درہم کے بقدر خشک جگہ دیکھی رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اچھی طرح وضو کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۶ "مسند علی" عبدالملک بن میسرہ کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے پیشاب کیا درآنحالیکہ آپ کھڑے تھے پھر پانی منگوایا اور وضو کیا پھر جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر مسجد میں چلے گئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔ رواہ سعید بن المنصور

آداب وضو

۲۶۸۵۷ "مسند صدیق" معمر بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے انگلیوں کے درمیان خلال کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۵۸ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے جب اللہ کا نام نہ لے (بسم اللہ نہ پڑھے) صرف وہی اعضاء پاک ہوتے ہیں جنہیں وضو کا پانی پہنچا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۵۹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانی سے ضرور بالضرور اپنی انگلیوں میں خلال کرو ورنہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے ان کا خلال کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۶۰ عطا حجمی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں احتیاط سے کام کرنا چاہیے اور انگوٹھی کے نیچے بھی طرح سے پانی پہنچانا چاہیے۔ رواہ ابن قتیبة فی غریب الحدیث والصوری فی المصافحة

۲۶۸۶۱ حضرت عاصم بن حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھاتے ہوئے دیکھا میں ان کی طرف دوڑا آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھاتے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تو انھوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھاتے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا

انھوں نے فرمایا: ایک بار میں نے رسول کریم ﷺ کو طہارت کے لیے پانی اٹھاتے دیکھا، میں بھی ان کی طرف فوراً لپکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! مجھے پسند نہیں کہ پاکی حاصل کرنے پر میری کوئی مدد کرے۔

رواہ ابوالقاسم اللہ لقی فی جزء البطاقة و رحا الجمیع فی مسند ابی یعلیٰ من الصحابة وفیه احمد بن محمد بن القیسی کذاب

۲۶۸۶۲ ... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۶۳ ... حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور پھر آپ ہنس گئے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا ہے آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا اور تین بار ہاتھ دھوئے سر کا مسح کیا اور پاؤں کے اوپر سے مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۶۴ ... عطاء کی روایت ہے کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا، سر پر ایک بار مسح کیا اور پاؤں کو تمام سے دھویا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۶۸۶۵ ... انصار کے ایک شخص سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں ضرور دکھائیں۔ اس شخص نے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر کہا جان لو! کانوں کا تعلق سر سے ہے میں نے تمہیں ٹھیک ٹھیک سوچ سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھایا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والعدنی والخطیب

داڑھی کا تین بار خلال کرنا

۲۶۸۶۶ ... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے داڑھی کا تین بار خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبغوی

۲۶۸۶۷ ... "مسند عثمان" میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے سر پر صرف ایک بار مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن ماجه

۲۶۸۶۸ ... سفیان بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا اور کلی، ناک میں پانی ڈالنے سے ٹھوڑی اور دونوں کا مسح تین تین بار کیے۔ پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے۔

رواہ البغوی فی مسند عثمان وابن عساکر

۲۶۸۶۹ ... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، انگلیوں کا خلال کیا، داڑھی کا خلال کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا، پاؤں دھونے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن منیع والدارمی وابوداؤد وابن خزیمة وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والبغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

- جبکہ بغوی کی روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے تین بار انگلیوں کا خلال کیا اور تین بار داڑھی کا خلال کیا۔

۲۶۸۷۰ ... حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے تین بار ہتھیلیوں پر پانی ڈالا اور انھیں دھویا پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر بایاں ہاتھ دھویا پھر کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر آپ نے فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں

پڑھیں کہ ان دو رکعتوں کے دوران اس کے دل میں کوئی بری بات پیدا نہیں ہوئی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

رواہ ابن حبان والدارقطني والعدني واحمد بن حنبل وابن خزيمة والبخاري ومسلم وابو داؤد والنسائي

۲۶۸۷۱... ابن دارہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر پر مسح کیا اور تین تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: جو شخص رسول کریم ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے وہ میرا یہ وضو دیکھ لے یہی رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطني وسعيد بن المنصور

۲۶۸۷۲... حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا، جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر آپ مسکرائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا: بندہ مسلمان جب اہتمام کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور اہتمام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اسی طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح آج ہی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

رواہ الحارث وابو نعیم فی المعرفۃ وھو صحیح

۲۶۸۷۳... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے۔ رواہ الترمذي وقال حسن صحيح

۲۶۸۷۴... ابو وائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو تین تین بار وضو کرتے دیکھا پھر دونوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ ابو داؤد الطيالسي وابن ماجه والطحاوي

۲۶۸۷۵... شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے تین تین بار بازؤں کو دھویا تین بار سر کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو داؤد

۲۶۸۷۶... ابو جعفر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا جبکہ آپ کے ساتھ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے؟ ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ رواہ مسدد وابو یعلیٰ

انگلیوں کا خلال کرنا

۲۶۸۷۷... عمر بن شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ

۲۶۸۷۸... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا ہے۔ رواہ الدارقطني

۲۶۸۷۹... حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے تین بار سر کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: جس شخص نے اس سے کم وضو کیا اسے کافی ہے۔ رواہ ابن ماجه

۲۶۸۸۰... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ چنانچہ آپ کے پاس لوٹا لایا گیا آپ نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا (اور اسے دھویا) پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا، تین بار بایاں ہاتھ دھویا پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا، کانوں کا ظاہر اور باطن ایک بار دھویا پھر پاؤں دھوئے پھر کہا: کہاں ہیں وضو کے متعلق سوال کرنے والے؟

۲۶۸۸۷۔۔۔۔محمد بن عبدالرحمن بیلمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے مقاعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا اس نے سلام کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا ہاتھ دھوئے۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، سر پر مسح کیا، پاؤں دھوئے اور پھر کوئی کلام نہیں کیا حتی کہ یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له وان محمداً عبده ورسوله

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف ہو جائیں گے۔رواہ البغوی فی مسند عثمان

۲۶۸۸۸۔۔۔۔ابن بیلمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقام مقاعد میں وضو کیا، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ جب وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور اس سے معذرت کرلی پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ کو ایک شخص نے سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

رواہ البغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

۲۶۸۸۹۔۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور اہتمام کے ساتھ پاؤں دھوئے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۹۰۔۔۔۔ابو مالک دمشقی کی روایت ہے کہ مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وضو کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی لوگ اندر داخل ہوئے آپ ﷺ نے پانی منگوایا تین بار ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے چلو بھر اپنے منہ کی طرف لے گئے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ کام ایک ہی چلو سے کیا، جبکہ ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا اور یہ کام تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ ساتھ ملا کر اوپر چہرے تک لے آئے (اور چہرہ دھویا) آپ نے یہ کام بھی تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور کہنی تک تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر سر کے اگلے حصہ پر ایک ہی بار مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیا، پھر کانوں کے سوراخ میں انگلیاں داخل کیں اندر اور باہر سے مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دایاں پاؤں دھویا اور اس کی انگلیوں میں خلال کیا پھر بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک دھویا اور اس کی انگلیوں میں بھی خلال کیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح ہمیں اجازت دی تھی جس طرح میں نے تمہیں اجازت دی ہے اور اسی طرح ہمارے لیے وضو کیا جس طرح میں نے تمہارے لیے وضو کیا ہے سو جو شخص رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کرتا ہو تو یہی آپ ﷺ کا وضو ہے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۹۱۔۔۔۔ابوحیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہتھیلیاں دھوئیں، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے وہی کچھ کیا (وضو میں) جو کچھ تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے میں نے چاہا کہ تمہیں (وضو) دکھادوں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والنسائی وابویعلیٰ والطحاوی والھروی فی مسند علی والضیاء

۲۶۸۹۲۔۔۔۔عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار کلی کی ایک ہی چلو سے تین بار چہرہ دھویا پھر برتن میں ہاتھ داخل کرکے (ہاتھ گیلا کیا اور) سر پر مسح کیا دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا تمہارے نبی محمد ﷺ یہی وضو ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۶۸۹۳۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے تھے البتہ مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۹۴۔۔۔۔عبد خیر کی روایت ہے کہ ایک دن صبح کی نماز میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے برتن مانگا (جو پانی سے بھرا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر انگلیاں کانوں میں داخل کر دیں اور پھر ہم سے فرمایا: میں نے رسول کریم

ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۹۵ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا چنانچہ برتن آپ کے قریب کر دیا گیا آپ نے ہتھیلیاں تین بار دھوئیں برتن میں داخل کرنے سے قبل۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنی تک تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک ہی بار سر پر مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں اسی طرح دھویا پھر کھڑے ہوئے اور مجھ سے کہا برتن مجھے دو چنانچہ پانی والا برتن میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو تھما دیا آپ نے کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی پیا میں نے ایسا کرنے پر تعجب کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے میرا تعجب دیکھا فرمایا: تعجب مت کرو چونکہ میں نے تمہارے باپ نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو اور کھڑے ہو کر پانی پینے کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ النسائی والطحاوی وابن جریر وصححہ وابن ابی شیبۃ

۲۶۸۹۶ سالم بن ابی الجعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور یہ دونوں کام ایک ہی چلو سے کیے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ

۲۶۸۹۸ "مسند عباس بن سفیان برولی" ام ارجمنت مقد عطیہ کہتی ہیں کہ مجھے میری والدہ ام مقد بنت عباس بن سفیان برولی نے اپنے باپ عباس سے مروی حدیث سنائی کہ وہ (عباس) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ایک بار وضو کرنا کافی ہے ورنہ بارہا بھی اچھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔ رواہ ابو نعیم وقال غریب لا یعرف الا من ھذا الوجہ

۲۶۸۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا اور دو دو بار دھو کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۶۹۰۰ ابراہیم کہتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔ رواہ عبدالرزاق

اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا

۲۶۹۰۱ عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب کی روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: مجھے وضو کے متعلق خبر دیں چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہاتھ بند کیا اور پھر کھول دیا فرمایا: میں نے تمہارے بچا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا تھا انھوں نے دونوں ہاتھ بند کیے اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا اور فرمایا: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا۔ رواہ ابن مندہ وقال غریب بھذا الاسناد وابن عساکر

۲۶۹۰۲ اسود کی اسود بن یزید کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا آپ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے آپ کے لیے برتن میں پانی رکھ دیا گیا آپ نے تین بار دونوں ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن میں کانوں کا مسح کیا پھر اہتمام کے ساتھ دونوں پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۳ علقمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۴ قرظہ بن کعب انصاری کی روایت ہے کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا چنانچہ ہم ایک مکان کی طرف چل پڑے جسے صرار کہا جاتا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خبردار! پورا وضو یہ ہے کہ اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے دو دو بار دھونا بھی کافی ہے خبردار! تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے جن کا قرآن سے کوئی شغف نہیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات قبول کرو میں تمہارا شریک ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۵ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تین بار ہاتھ دھوئے برتن میں داخل کرنے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

۲۶۹۰۶ "مسند علی" زر ابن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے سر پر مسح کیا حتیٰ کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وسمویہ والضیاء

۲۶۹۰۷ "ایضاً" ابوالنضر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ کے پاس حضرت طلحہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہم حضرت علی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا جبکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے آپ نے تین بار چہرہ دھویا، پھر تین بار دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر تین بار بائیں ہاتھ پر پھر دائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے بھی تین بار دھویا۔ پھر حاضرین سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے جس طرح میں نے ابھی کیا ہے؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ یہ کیسی وہ چیز ہے جو لوگوں کو وضو سے پہنچی ہے۔

رواہ ابن منیع والحارث وابو یعلی قال البوصیری: ورجالہ ثقات الا انہ منقطع ابو النضر سالم لم یسمعہم عن عثمان

۲۶۹۰۸ "ایضاً" ابومطر کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھاؤ آپ رضی اللہ عنہ نے قنبر کو بلایا اور فرمایا میرے پاس لوٹا اور پانی سے بھرا ہوا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا ایک انگلی منہ میں ڈالی تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار بازو دھوئے سر پر ایک بار مسح کیا پھر فرمایا: کانوں کا ظاہری اور باطنی حصہ چہرے میں سے ہے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے آپ کی داڑھی سے چہرے پر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر وضو کے بعد ایک گھونٹ پانی پیا پھر فرمایا: کہاں ہے وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا تھا رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسے ہی ہوتا تھا۔ رواہ عبد بن حمید وابومطر مجہول

۲۶۹۰۹ "ایضاً" عبدالرحمن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح ایک بار کیا پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسے ہی تھا۔ رواہ ابوداؤد وسعید بن المنصور

۲۶۹۱۰ "ایضاً" ابوالغریف کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار بازو دھوئے پھر سر پر مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے پھر قرآن میں سے کچھ پڑھا پھر فرمایا: یہ وضو اس شخص کے لیے ہے جو جنبی نہ ہو اور جو جنبی ہو اس کے لیے نہ تھوڑا ہے اور نہ ہی آیت۔

رواہ احمد بن حنبل وابو یعلی

سر کے مسح کے لئے نیا پانی

۲۶۹۱۱ "مسند حارثہ بن ظفر" عمران بن جاریہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سر کے لیے نیا پانی لو۔ رواہ ابو نعیم

۲۶۹۱۲ "مسند حذیفہ بن الیمان" منصور روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انگلیوں میں خلال کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے انگلیوں کا خلال کردیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۳ حسان بن بلال کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور داڑھی میں خلال کیا۔ ان سے کہا گیا یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابونعیم

۲۶۹۱۴ حکم بن سفیان ثقفی سے مروی ہے کہ انھوں نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا پھر چلو بھر پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابونعیم

۲۶۹۱۵ ..."مسند جابر بن حارثہ" نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور پھر چلو بھر پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۱۶ ...حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور پھر فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۶۹۱۷ ..."مسند وائل" نبی کریم ﷺ کے پاس ڈول میں پانی لایا گیا آپ نے اس پانی سے وضو کیا اور کلی کی پھر ڈول میں کلی کا پانی مشک میں کیا یا اس سے بھی زیادہ خوشبو دار ایسا تھا کہ ڈول سے الگ ہو کر بہا دی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۸... "مسند ابی امامۃ" رسول کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۱۹... ابو غالب کہتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق خبر دیں چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا داڑھی کا خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۲۰ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں وضو کا پانی ڈالنے، انگلیوں کو ہلاتے رہنے اور جوتی کو دھونے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الضیاء

۲۶۹۲۱ ۔ "مسند عبداللہ بن زید مازنی" نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا دو دو بار ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور دو مرتبہ پاؤں دھوئے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۲۲ ۔ عمرو بن یحییٰ مازنی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ جواب دیا جی ہاں۔ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دو مرتبہ دھوئے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا پہلے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے لائے، سر کے اگلے حصے سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو واپس کیا اور وہاں لے آئے جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی پھر دونوں پاؤں دھوئے

رواہ عبدالرزاق ومالک واخرجہ البخاری کتاب الطہارۃ باب الغسل فی الوضوء واخرجہ مسلم کتاب الطہارۃ باب فی وضوء النبی ﷺ

۲۶۹۲۳... حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری

۲۶۹۲۴..... حبان بن واسع انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کو ذکر کرتے سنا کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا: آپ نے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار بایاں دھویا اور سر کا مسح کیا بعد ازیں مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ دونوں پاؤں دھوئے اور انھیں بھی اچھی طرح صاف کیے۔

رواہ سعید بن المنصور ومسلم وابوداؤد والترمذی

۲۶۹۲۶ ...... عمرو بن ابی حسن کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن منگوایا برتن کو سرنگوں کر کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ برتن میں داخل کیے اور پانی لے کر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور وہ دو مرتبہ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا پہلے ہاتھ پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لائے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۷ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم وضو کرو تمہیں وضو کی ناک سے ابتدا کرنی چاہیے چونکہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی خباثت کو ختم کر دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۲۸ ...... عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان سکھلائی گئی تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دو دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۹ ...... "مسند عبداللہ بن عباس" رسول کریم ﷺ نے وضو کیا ایک چلو لیا اور اس سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا۔ پھر چلو بھر پانی لیا اور چہرہ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور دایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو بھر پانی لیا سر کا اور کانوں کا مسح کیا بایں طور کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کیں اور انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کر لیا، پھر چلو بھر کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر چلو بھر کر بایاں پاؤں دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۳۰ ...... "ایضاً" رسول کریم ﷺ نے دو دو وضو کے اعضاء وضو کو ایک بار بھی دھویا اور اعضاء وضو کو تین تین بار بھی دھویا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۱ ...... "مسند ابی ہریرۃ" اے ابوہریرہ! جب تم وضو کرو تو کہو: بسم اللہ الحمد للہ" چنانچہ تمہاری حفاظت کرنے والے فرشتے راحت میں نہیں رہیں گے تمہارے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے حتیٰ کہ تمہارا یہ وضو ٹوٹ جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۰۹ وتذکرۃ الموضوعات ۳۱۔

۲۶۹۳۲ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ وضو کرتے تو دائیں طرف سے ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۶۹۳۳ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۳۴ ...... دیلمی نے مسند فردوس میں اس سند سے حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن طاہر حافظ ابو قاسم حبیش موصلی ابوالحسن مخشل ابوبکر محمد بن علی بن جابر، ابوالحسن بن حجر عسقلانی محمد بن عبداللہ سنا بھی وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ اور اپنے ہاتھوں سے پانی نہ جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

۲۶۹۳۵ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا ہاتھ برتن میں داخل کیے ایک ایک بار کلی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ہاتھ برتن میں داخل کیا اور ایک بار چہرے پر پانی ڈالا ایک ایک بار ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ایک بار سر اور کانوں کا مسح کیا پھر آپ نے چلو بھر کر پانی لیا اور پاؤں پر چھینٹے مارے چونکہ آپ نے جوتے پہن رکھے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۳۶ ...... ابوحمزہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے داڑھی کا خلال کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۷ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے شکایت کی کہ میں نماز میں ہوتا ہوں اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ میرے عضو مخصوص میں تری آگئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے چونکہ شیطان ہی دوران نماز انسان کے "کو چھوتا ہے تا کہ اسے دکھائے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے لہٰذا جب تم وضو کرو شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لیا کرو، اگر پھر یہی صورت نماز میں پیش آئے خیال کر لیا کرو کہ یہ پانی ہے چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور یوں اس کی مشکل جاتی رہی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۲۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا یہ وظیفہ وضو ہے اور اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور فرمایا جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دگنا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے پھر تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے نبیوں کا وضو ہے۔ رواہ سعید بن منصور

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جامع المصنف ۳۴۹ و ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۹۰۔

۲۶۹۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے رخساروں کو ہلکا ہلکا ملتے تھے پھر ہاتھوں کو نیچے سے داڑھی میں گھسا دیتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۳۰ ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا: جب ابن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے برتن کہاں رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پہلو میں برتن رکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۱ "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر فرمایا: بس یہی ہے پاکی جس شخص نے اس میں زیادتی یا کمی کی اس نے حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۶۹۳۲ حشیم، ابو عوام ایک محدث سے حدیث نقل کرتے ہیں کہا یہ جاتا تھا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں) اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھونا کافی ہے تین تین مرتبہ دھونا پورا وضو کرنا ہے اور اس کے بعد فضول بات ہے۔

۲۶۹۳۳ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنی انگلیوں میں خلال کرو قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے تمہاری انگلیوں میں خلال کردے۔ رواہ عبدالرزاق

ناک کو جھاڑنا

۲۶۹۳۴ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑے چونکہ شیطان انسان کی ناک کے نتھنے کی جگہ میں چھپتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۵ ابراہیم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ (وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) وضو کرنے میں دائیں طرف سے ابتداء کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے پانی منگوایا اور بائیں طرف سے وضو کی ابتدا کی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۳۶ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا ہے آپ نے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۶۹۳۷ عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تذکرہ کر رہے تھے آپ نے بائیں ہاتھ سے دائیں ہتھیلی پر تین بار پانی بہایا پھر آپ نے برتن میں ہاتھ داخل کیا کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ داخل کیا اور پانی لے کر سر پر پھیرا اور پھر ایک بار سر کا مسح کیا پھر تین تین بار ٹخنوں تک پاؤں دھوئے پھر چلو بھر کر پانی پیا۔ پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۳۸ حسن بن محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے داڑھی میں خلال کرتے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۶۹۳۹ ابو تمیم کی روایت ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی منگواتے چلو بھر پانی لیتے اس سے کلی کرتے ناک میں ڈالتے پھر جو بچ جاتا اس سے چہرہ، بازو، سر اور پاؤں کا مسح کر لیتے پھر فرماتے یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۱ مجاہد کہتے ہیں ناک میں پانی ڈالنا نصف وضو ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۵۲ مکحول کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اعضاء وضو تین تین مرتبہ دھوتے تھے اور سر کا ایک مرتبہ مسح کیا کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۳ مکحول کی روایت ہے کہ جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تب صرف اعضاء وضو ہی پاک ہوتے ہیں۔ رواہ سعید بن منصور

۲۶۹۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے بعد وضو کے ازار پر تین مرتبہ چھینٹے مارے۔ رواہ ابوبکر وسندہ ضعیف

فائدہ:..... بعض احادیث میں شرمگاہ پر چھینٹے مارنے کا حکم ہے جیسے حدیث نمبر ۲۶۹۳۷ اور اس حدیث میں ازار پر چھینٹے مارنے کا ذکر ہے۔ مراد دونوں حدیثوں کی ایک ہی ہے الفاظ کا فرق ہے البتہ یہ چھینٹے شلوار پر مارے جائیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اس کا واضح حکم ہے اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھینٹے مارنے کی تعلیم دی ہے چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ شکایت کی تھی کہ مجھے مذی آتی ہے لہٰذا ان کو بھی مذی آنے کی شکایت تھی: ممکن ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ نے خود عمل کرکے دکھا دیا۔ از مترجم۔

۲۶۹۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک پر تین مرتبہ مسح کیا۔ رواہ ابوبکر

۲۶۹۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور سر پر ڈال لیا چنانچہ میں نے دیکھا کہ پانی کے قطرے آپ کے چہرہ اقدس پر گر رہے تھے۔ رواہ المصنف وسندہ حسن

فائدہ:..... ان حدیث سے جو چیز سمجھ میں آتی ہے وہ سر کا مسح ہے خواہ ایک بار ہو یا تین بار یا چلو بھر کر سر پر ڈالا جائے مقصود سب سے سر کا مسح ہے آپ ﷺ کا آخری عمل ایک بار سر کا مسح کرنے کا ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت (آگے آرہی) ایک بار مسح کرنے پر صریح دلیل ہے۔

۲۶۹۵۷ "مسند ابی" رسول کریم ﷺ نے وضو کے لیے پانی مانگا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا۔ پھر فرمایا: وضو کا یہ وظیفہ ہے یا فرمایا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا اور پھر فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دوگنا اجر عطا فرمائے گا پھر آپ نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا وضو ہے۔ رواہ ابن ماجہ وھو ضعیف

۲۶۹۵۸ "مسند اسامہ" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب جبرئیل امین رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو وضو کا طریقہ تعلیم کیا جب جبرئیل علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے چنانچہ نبی کریم ﷺ اس کے بعد چھینٹے مارتے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۵۸۵۔

۲۶۹۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی پر اوپر سے پانی بہاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۰۔

فائدہ:..... لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل یعنی داڑھی پر پانی بہانا اتفاقی قرار دیا جائے گا ورنہ مسنون عمل خلال کرنا ہے۔

۲۶۹۶۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۶۳ "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا چہرہ دھوتے اور دونوں ہاتھ پانی میں بھگوتے اور آنکھوں کے نیچے ملتے۔ رواہ عبدالرزاق

شریک، ابوالاحوص، جعفر بن حارث، ہارون بن سعد، جعفر بن محمد، حجاج بن ارطاۃ، ابان بن تغلب، علی بن صالح، علی بن حازم، ابراہیم، حسن بن صالح، جعفر احمر، ان حضرات محدثین نے یہ حدیث خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں ایک بار مسح کرنے کا ذکر ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس حدیث میں تین بار مسح کرنے کا ذکر کیا ہو سوائے ابوحنیفہ کے کہ انھوں نے۔

۲۶۹۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا اور سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی

۲۶۹۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا سر اور کانوں کو تین تین بار مسح کیا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح ہوتا تھا میں نے چاہا کہ تمہیں دکھا دوں۔ رواہ الدارقطنی

مسواک کا بیان

۲۶۹۷۲ ۔ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو کئی بار مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن شیبۃ

۲۶۹۷۳ ۔۔ "مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" نبی کریم ﷺ جب اپنے اہل خانہ کے پاس سے سو کر اٹھتے ایک باندی کو جسے بریرہ کہا جاتا تھا مسواک لانے کا کہتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۴ "مسند بھز" یحیی بن عثمان بن زیاد بن نہد کی حضرمی ثبیت بن کثیر ضبی یحیی بن سعید، سعید بن مسیب کی سند سے بھز رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عرضا (دانتوں کی چوڑائی) میں مسواک کرتے تھے چوس چوس کر پانی پیتے (پانی پیتے وقت) تین بار سانس لیتے اور فرماتے: یوں اس طرح پانی زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر قال ابونعیم رواہ ابراھیم بن العلاء الحمصی عن عبادۃ بن یوسف عن ثبیت عن یحیی بن سعید بن المسیب عن القشیری ورواہ سلیمان بن سلمۃ عن النعمان بن عدی عن معاویۃ القشیری

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۲ والمجامع المصنف ۹۵۔

۲۶۹۷۵ عبداللہ بن حنظلہ غسیلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۶۹۷۶ "مسند عبداللہ بن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۷ "ایضا" ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتی کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہیں قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نہ نازل ہو جائے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۸ ۔۔ "ایضا" رسول اللہ ﷺ برابر مسواک کا حکم دیتے رہے حتی کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ قرآن میں مسواک کا حکم نازل ہوا چاہتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

رات کو سوتے وقت مسواک کرنا

۲۶۹۷۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک مسواک نہ کر لیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات کو دو رکعتیں پڑھتے پھر فارغ ہو کر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

بسہولت تمام احادیث بالا کی تاویل کرتے ہیں۔

۱.... یہ احادیث معلل ہیں کما قال الشیخ عبدالحئی الکھنوی۔

۲ امام محمد رضی اللہ عنہ نے موطا میں فرمایا ہے کہ پہلے لباس پر مسح تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

۳ عذر کی بنا پر مسح کیا گیا تھا۔

وضو کے متعلق اذکار

۲۶۹۸۹ "مسند ابن عمر الدیلمی، احمد ابن نصر، احمد بن نیال حسین بن ابن عمر محمد بن عبداللہ شافعی محمد بن سلمان ابو الفضل متاتی فضل بن سعید سفیان ثوری عبیداللہ عمری نافع کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث مروی ہے کہ جو شخص وضو کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اسے چالیس عالموں کا ثواب ملتا ہے اس کے چالیس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور چالیس حوروں کے ساتھ اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ والفوائد المجموعۃ ۲۱۔

۲۶۹۹۰ حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وضو کا ثواب (اذکار) سکھائے اور فرمایا اے علی! جب تم وضو کرنا چاہو تو کہو۔

بسم اللہ العظیم و الحمدللہ علی الاسلام"

جب شرمگاہ دھولو تو یہ دعا پڑھو:

اللھم حصن فرجی واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من الذین اذا ابتلیتھم صبروا واذا اعطیتھم شکروا

یا اللہ مجھے پاکدامنی عطا فرما مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کر دے اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جنہیں جب تو آزمائش میں ڈالتا ہے وہ صبر کر دیتے ہیں اور جب تو انہیں عطا کرتا ہے وہ شکر کرتے ہیں۔

جب کلی کرو تو یہ دعا پڑھو

اللھم اعنی علی تلاوۃ ذکرک

یا اللہ تلاوت قرآن پر میری مدد فرما۔

جب ناک میں پانی ڈالو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم لاتحرمنی رائحۃ الجنۃ

یا اللہ مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ رکھنا۔

جب چہرہ دھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ

یا اللہ قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن کر جس دن بہت سارے چہرے سفید ہوں گے بہت سارے چہرے سیاہ ہوں گے۔

جب دایاں بازو دھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا

یا اللہ میرا نامہ اعمال مجھے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور مجھ سے ہلکا پھلکا حساب لینا۔

جب بایاں بازو دھو تو یہ دعا پڑھو۔

جب دایاں ہاتھ دھوئے یہ دعا پڑھئے

اللهم آتني كتابي بيميني وحاسبني حسابا يسيرا

جب بایاں ہاتھ دھوئے یہ دعا پڑھئے

اللهم لا تعطني كتابي بشمالي ولا من وراء ظهري

جب سر کا مسح کرے یہ دعا پڑھئے

اللهم غشني برحمتك

جب کانوں کا مسح کرے یہ دعا پڑھئے

اللهم اجعلني من الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه

جب پاؤں دھوئے یہ دعا پڑھئے

اللهم اجعل لي سعيا مشكورا وذنبا مغفورا وتجارة لن تبور

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھئے

الحمد لله الذي رفعها بغير عمد.

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ فرشتہ وضو کرنے والے کے سر پر کھڑا ہوتا ہے جب وہ جو کچھ کہتا ہے فرشتہ اسے ایک ورق پر لکھتا رہتا ہے پھر ورق پر مہر کر کے لے جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے چنانچہ قیامت تک اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواه المستغفري في الدعوات وورده ابن دقيق العيد في الاقتراح وقال ابو صدق هي عني مطلع وفي اسناده عبر واحد يحتاج الى معرفته والكشف عن حاله قال ابن الملقن في تخريج احاديث الوسيط وهو كما قال فقد بحثت عن اسمائهم في كتب الاسماء فلما ارا احمد بن مصعب المروزي قال في الميزان هو متهم بوضع الحديث والراوي عنه ابو مقاتل سليمان بن محمد بن الفضل ضعيف

۲۶۹۹۴۔۔۔ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے بائیں طرف ایک برتن پانی سے بھرا رکھا ہوا تھا آپ نے برتن دائیں طرف رکھ لیا پھر استنجا کیا اور یہ دعا پڑھی

اللهم حصن فرجي واستر عورتي ولا تشمت بي الاعداء

یا اللہ مجھے پاکدامنی عطا فرما میری پوشیدہ چیزوں کا ستر کر اور دشمنوں کو مجھ سے خوش نہ کر۔

پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ دعا پڑھی

اللهم لقني حجتي ولا تحرمني رائحة الجنة

پھر چہرہ دھویا اور یہ دعا پڑھی۔

اللهم بيض وجهي يوم تبيض وجوه وتسود وجوه

پھر اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی

اللهم اعطني كتابي بيميني والخلد بشمالي.

پھر بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی

اللهم لا تعطني كتابي بشمالي ولا تجعلها مغلولة الى عنقي

پھر سر کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی

اللهم غشنا برحمتك فانا نخشى عذابك اللهم لا تجمع بين نواصينا والقدام

پھر گردن کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللھم بعدنی من مقطعات النیران واغلالھا

پھر پاؤں دھوئے اور یہ دعا پڑھی۔

اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام

پھر کھڑے ہوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللھم کما طھرتنا بالماء فطھرنا من الذنوب

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور پوروں سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے پھر فرمایا: اے بیٹے! ایسا ہی کرو جیسے میں نے کیا ہے سو جو قطرہ بھی انگلیوں کے پوروں سے ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تا قیامت اس شخص کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے اے بیٹے! جو شخص بھی ایسا کرتا ہے جیسا میں نے کیا ہے اس کے گناہ اسی طرح گرتے ہیں جس طرح خزاں آنے کی وجہ سے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر فی تاریخہ وفیہ اصرم بن حوشب کان یضع الحدیث

۲۶۹۹۳ ۔۔۔ جعفر بن محمد اپنے والد محمد کی سند سے اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرو تو یہ دعا پڑھا کرو۔

بسم اللہ اللھم اسألک تمام الوضوء وتمام الصلوۃ وتمام رضوانک وتمام مغفرتک

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال نماز کا کمال تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال ۔۔۔ یہ دعا تمہارے وضو کی زکوۃ ہو جائے گی۔ رواہ الحارث ولم یسق متنہ وفیہ حماد بن عمرو النصیبی کان یضع الحدیث

کلام: ۔۔۔ حدیث موضوع ہے چونکہ سند میں حماد بن عمرو ہے جو حدیثیں وضع کرتا تھا۔

۲۶۹۹۴ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ رب اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین.

متفرق آداب

۲۶۹۹۵ ۔۔۔ شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی آپ ﷺ کو دوران نماز اشتباہ ہو گیا آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو جاتا ہے ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کرے چونکہ یہی لوگ ہمارے اوپر قرآن میں التباس ڈال دیتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۹۶ ۔۔۔ ابو روح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی آپ پر اشتباہ ہو گیا آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو جاتا ہے ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کیا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ تمہاری ناقص طہارت [illegible] ہے۔

رواہ عبدالرزاق

مباحات وضو

۲۶۹۹۷ ۔۔۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کپڑا ہوتا تھا جب آپ وضو کر چکتے تو اعضاء وضو کو اس کپڑے سے صاف کرتے تھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۶۹۹۸ ۔۔۔ اسود بن یزید کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو دو دو مرتبہ دھوئے۔ رواہ ابن جریر

۲۶۹۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص کو داڑھی پر تری کرنا پاک نہ کرے اسے اللہ تعالیٰ پاک نہ کرے۔
رواہ عباس الدوری فی جزئہ

۲۷۰۰۰ نیاس کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کرنے کے بعد اعضاء وضو تولیہ سے صاف کرتے تھے۔
رواہ ابن سعد وسعید بن المنصور

۲۷۰۰۱ حسن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پرنالے سے پانی بہا رہا ہاتھ اور آپ وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۰۰۲ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبة

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۱۰ و ۲۲۰۲۔

۲۷۰۰۳ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تو چادر وغیرہ کے کنارہ سے چہرہ صاف کر لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۴۳۔

۲۷۰۰۴ حطان بن عبداللہ رقاشی کہتے ہیں: ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لشکر میں دریائے دجلہ کے کنارے پر تھے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا مؤذن نے ظہر کی اذان دی لوگ وضو کے لیے کھڑے ہوئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور لوگوں کو نماز پڑھائی پھر لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا مؤذن نے اذان دی لوگ وضو کے لیے دوڑ پڑے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ وضو صرف اس شخص پر واجب ہے جس کا وضو ٹوٹ چکا ہے۔ پھر فرمایا: عنقریب علم ختم ہو جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہو گا حتیٰ کہ جہالت کی وجہ سے آدمی تلوار سے اپنی ماں کو قتل کر دے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۵ عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پیتل کے برتن میں وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گرم پانی سے غسل اور وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۷ بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے کہ میں نے منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ وضو خانہ سے باہر نکلے دراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ ننگے پاؤں چل رہے تھے اور آپ کے پاؤں سے جو چیز آتی روندتے پھر مسجد میں داخل ہوئے اور مزید وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۸ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے (تازہ) وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۰۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کوئی پرواہ نہیں خواہ میں وضو کی ابتداء دائیں طرف سے کروں یا بائیں طرف سے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہیں کوئی نقصان نہیں چاہے تم دائیں ہاتھ سے ابتدا کرو یا بائیں سے اور جس پاؤں کو چاہے پہلے دھولو اور جس جانب چاہے مسح کر لو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۱ "مسند انس رضی اللہ عنہ" شریک بن عبداللہ بن عمرو بن عامر کہتے ہیں: ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہر نماز کے وقت وضو کیا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کرتے تھے رہی بات ہماری سو ہم جرأت کا مظاہرہ کرتے ہیں چنانچہ ایک ہی وضو سے پورے دن کی نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ رواہ الطبرانی

مکروہات وضو

۲۷۰۱۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کے لیے کنویں سے پانی نکالتے دیکھا میں فوراً آپ کی طرف

پکا اور آپ کے لیے پانی ڈالنا چاہا۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! رک جاؤ میں تو پسند کرتا ہوں کہ میرے وضو میں کوئی اور بھی شریک ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے وضو میں کوئی میری مدد کرے۔ رواہ البزار وابن جریر وضعیف وابن عفرۃ

۲۷۰۱۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کرو تو تولیہ استعمال نہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا لیکن ان کی ایڑیوں کو پانی نے چھوا تک نہیں تھا آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۱۵ حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابونعیم

۲۷۰۱۶ "مسند معاویہ" حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے تانبے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۱۷ مجھے تانبے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں غرہ ماہ کے دوران اپنی بیوی سے ہمبستری کروں اور یہ کہ میں عصر نماز ختم کرنے تک مسواک کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ وضو کے بعد تولیہ کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے جبکہ غسل جنابت کے بعد تولیے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۹ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگ منتقصین کے نام سے پکارے جائیں گے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمن! منتقصین سے مراد کون لوگ ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض لوگ اپنی نمازوں میں نقص ڈالتے ہیں اور وضو میں نقص ڈالتے ہیں اور نماز میں التفات کثیر کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۰ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تانبے کے برتن میں وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۲۱ عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پیتل کے برتن میں وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۲ عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تانبے کے بنے ہوئے طشت میں پاؤں دھو لیتے تھے جبکہ پیتل کے جام میں پانی پینا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۳ ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ کثرت سے وضو کرنا شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۴ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زیادہ وضو کرنا شیطان کی طرف سے ہے اگر اس میں کوئی فضیلت ہوتی تو اصحاب محمد رضی اللہ عنہم اس کو ترجیح دیتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۵ ابراہیم کی روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کرتے وقت چہرے پر تھپڑ نہیں مارتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۶ ابراہیم کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چہروں پر پانی سے تھپڑ نہیں مارتے تھے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تم سے کہیں زیادہ وضو کے دوران پانی بچاتے تھے صحابہ تو یہ سمجھتے تھے کہ چوتھائی مد وضو کے لیے کافی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے حد متقی و پرہیزگار متعدل کے بھی تھے اور لڑائی میں خوب ڈٹ جانے والے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۷ زہری کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ شخص وضو کر رہا تھا اور وہ وضو کے لیے برتن پر برتن بھر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے اسراف مت کرو اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۳۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پیشاب کرنے کے لیے چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پانی لے چل پڑے آپ ﷺ نے پوچھا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی ہے آپ اس سے وضو کریں فرمایا: مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کروں گا تو یہ سنت ہو جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۰۔

۲۷۰۳۹..... ''مسند علی'' حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا آپ نے وضو کیا اور جو پانی وضو سے بچ گیا وہ کھڑے ہو کر پی لیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جب آپ کے پاس ایک اعرابی سوال کرنے آیا تھا۔

رواہ ابن جریر

۲۷۰۴۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں ایک وضو کافی ہے جب تک وضو نہ ٹوٹے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۱..... حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے نعلین (جوتوں) پر مسح کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ رواہ ابو داؤد والطیالسی واحمد بن حنبل والعدنی وابن حبان وابو نعیم والضیاء

فائدہ: ...... ممکن ہے وہ جوتے موزوں نما ہوں تب ہی آپ نے مسح کیا جو کہ موزوں کے حکم میں تھے۔

۲۷۰۴۲..... ھیثم بن یعلی بن عطاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ طائف میں ایک قوم کے چشمہ کے پاس آئے آپ ﷺ نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا ھیثم کہتے ہیں۔ یہ اول اسلام کی بات ہے۔

فصل ...... وضو کو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں

۲۷۰۴۳..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی حاتم فی العلل وقال الناس یروونہ موقوفا کمافی الموطا

۲۷۰۴۴..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا آپ ﷺ سے کہا گیا: ہم آپ کے لیے وضو کے واسطے پانی لائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا وضو نہیں ٹوٹا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۵..... ابو صبیح کی روایت ہے کہ ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے آپ رضی اللہ عنہ نماز مغرب کے لیے باہر تشریف لے گئے اتنے میں مؤذن نے اذان دی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایک برتن تھما دیا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا آپ نے فرمایا: بیٹھو اور کھاؤ چونکہ کھانا کھانے کے لیے بنایا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر ہاتھ دھوئے کلی کی اور نماز پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۴۶..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اپنی بغلوں کو چھو لے اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والدار قطنی

۲۷۰۴۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پہلو کے بل سو جائے وہ وضو کرے۔

رواہ مالک وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والحارث والبیہقی

۲۷۰۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ لمس میں سے ہے لہٰذا وضو کرو۔ رواہ الدار قطنی والحاکم والبیہقی

۲۷۰۴۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم میں سے کسی (کے عضو مخصوص) سے موتی کی مانند مواد نکلتا ہے ایک روایت میں ہے کہ منکے کی مانند مواد نکلتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص ایسی کیفیت پائے وہ اپنے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا

جاتا ہے ۔ مواد سے مراد مذی ہے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۰ ــــ ربیعہ بن عبداللہ ھدیری کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ مالک

۲۷۰۵۱ ــــ ابن جریج کی روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ کو سنا انھوں نے ایسے شخص سے حدیث سنائی جسے میں متہم نہیں سمجھتا۔ یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے جوں ہی آپ نے نماز کی ابتدا کی آپ کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچا۔ آپ نے اشارے سے لوگوں کو رکنے کا کہا اور آپ رضی اللہ عنہ وضو کرنے چلے گئے پھر واپس آئے اور نماز پڑھی عبداللہ کہتے ہیں میرے والد نے راوی سے کہا: شاید عمر رضی اللہ عنہ نے مذی کا اثر پایا ہو؟ وہ بولا مجھے معلوم نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۵۲ ــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے مذی کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ قطرے ہیں اس میں وضو ہے۔ رواہ ابو عبیدہ وابو عروبۃ فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۰۵۳ ــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ وضو کرے۔ رواہ ابو طاھر الحنائی فی الحنائیات

کلام: ــــ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۲،۳۲۱ وذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۹

۲۷۰۵۴ ــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وضو ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو جسم سے باہر نکلتی ہیں جیسے پاخانہ پیشاب اور ہوا وغیرہ اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۵۵ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا مذی پر وضو ہے جبکہ منی پر غسل ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والترمذی وقال: حسن صحیح وابو یعلی والطحاوی وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۶ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مذی پاتا تھا میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرو چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میری نکاح میں ہے اس لئے سوال کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا: ہر ایک کو مذی آتی ہے لہٰذا منی کے بعد غسل کرنا چاہئے اور مذی کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۷ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جبکہ میرے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھی مجھے آپ سے سوال کرنے میں حیا آتی تھی میں نے ایک شخص سے سوال کرنے کو کہا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مذی دیکھو وضو کرلو اور عضو مخصوص دھولو جب تم کود کر منی نکلتی دیکھو تو غسل کرلو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبۃ وابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان والدارقطنی سعید بن المنصور

۲۷۰۵۸ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی چنانچہ جب بھی مجھے مذی آنے کی شکایت پیش آتی میں غسل کرتا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے مجھے وضو کرلینے کا حکم دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

مذی سے وضو واجب ہے

۲۷۰۵۹ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے کثرت سے مذی آتی تھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے مجھے شرم آتی تھی چونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کو کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا عضو دھو کر وضو کرے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری والنسائی ومسلم وابن جریر وابن خزیمۃ والطحاوی والدورقی والبیہقی

۲۷۰۶۰ ــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ دیہات میں رہتے ہیں ہم میں سے کسی کی معمولی سی ہوا نکل جاتی ہے وہ کیا کرے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا لہٰذا جب تم

۲۷۱۳۵۔۔۔ محمد بن المنکدر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس حاضر ہوا میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا، میں نے کہا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں کہ رسول کریم ﷺ نے آپ کے ہاں ایسی چیز تناول فرمائی ہو جسے آگ نے متغیر کردیا ہے؟ وہ بولیں: جی ہاں۔ رسول کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے ہاں (ذبح شدہ) بکری کا پیٹ لٹک رہا تھا آپ نے دیکھ کر فرمایا: اگر تم اسے ہمارے لیے پکاؤ اور ہم اسے کھائیں، ہم نے گوشت پکایا اور آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا، محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اسی طرح ان کے علاوہ اور ازواج مطہرات کے پاس گیا اور ان سے پوچھا وہ بولیں: رسول کریم ﷺ نے جب بھی ہمارے ہاں رات گزاری ہم یہیں رہتے ہوئے آپ کے لیے بکری کے پہلو کا گوشت لایا گیا اور آپ نے تناول فرمایا: پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور والضیاء

۲۷۱۳۶۔۔۔ ھشیم، مغیرہ، ابراہیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور وضو نہیں کیا، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۷۔۔۔ ابوعوانہ، منصور کی سند سے ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث سنائی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں سوجاتے تھے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگتے آپ کی نیند خراٹوں سے پہچانی جاتی تھی پھر آپ کھڑے ہوجاتے اور نماز پڑھنے لگ جاتے۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۸۔۔۔ ”مسند ابن مسعود“ ہم پاؤں تلے روندی جانے والی اذیتوں نجاسات سے وضو نہیں کرتے تھے ہم ستر نہیں کھولتے تھے اور نہ ہی بالوں کی کنگھی بناتے تھے ابن جریج کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول ”ہم ستر نہیں کھولتے تھے“ سے مراد یہ ہے کہ دوران نماز جب ہاتھ پر کپڑا آجاتا ہم ہاتھ سے کپڑا نہیں ہٹاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۹۔۔۔ ہمیں رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم ستر کھولیں، بالوں کی کنگھی بنائیں یا وضو پہ وضو کریں یحییٰ بن ابی کثیر نے ان فرامین کی یوں تفسیر کی ہے: ”ہم ستر نہیں کھولیں“ یعنی جب سجدے میں ہاتھ پر کپڑا آجائے اسے نہ ہٹایا جائے ”وضو پہ وضو نہ کیا جائے“ یعنی جب باوضو ہو کر چلتے ہوئے پاؤں تلے نجاست روندی جائے اس کے بعد وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۴۰۔۔۔ عبیداللہ بن عکراش کی روایت ہے کہ ابو عکراش بن ذویب کہتے ہیں: مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقات دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مہاجرین وانصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس اونٹ لے کر آیا جو ایک قطار میں چل رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: میں عکراش بن ذویب ہوں فرمایا: اپنا نسب بیان کرو۔ میں نے عرض کیا: عکراش بن ذویب بن حرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید اور یہ بنو مرہ بن عبید کے صدقات ہیں، رسول کریم ﷺ مسکرائے پھر فرمایا: یہ میری قوم کے صدقات ہیں: یہ میری قوم کے صدقات ہیں پھر آپ نے اونٹنی سے داغ لگانے کا حکم دیا اور یہ کہ انہیں دوسرے صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ ضم کردیا جائے۔ پھر مجھے ہاتھ سے پکڑ کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے آپ نے فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ چنانچہ ہمیں ایک بڑے پیالے میں ثرید اور اونٹ کی چربی دی گئی ہم کھانے میں مصروف ہوگئے رسول اللہ ﷺ بھی اپنے سامنے سے تناول فرمانے لگے۔ میں نے برتن کے کناروں کناروں سے کھانا شروع کردیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر فرمایا اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ چونکہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے پھر ہمارے پاس ایک طبق لایا گیا جس میں انواع واقسام کی تازہ کھجوریں یا چھوہارے تھے (عبیداللہ بن عکراش کو کھجوریں یا چھوہارے ہونے میں شک ہوا ہے) میں نے کھجوریں اپنے سامنے سے کھانی شروع کردیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پورے برتن میں گھوم رہا تھا پھر آپ نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے چاہو کھجوریں کھاؤ چونکہ کھجوریں مختلف انواع واقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھوں کے ساتھ لگی ہوئی تری ہتھیلیوں، بازوؤں چہرے اور سر پر مل لی پھر فرمایا: اے عکراش! آگ سے متغیر ہوجانے والی چیزوں کی وجہ سے اسی طرح کا وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۱۴۱۔۔۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک ہنڈیا کے پاس آئے اس سے ایک ہڈی نکال کر کھائی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

اس بارے میں بہت ساری حدیثیں سنائیں جس میں وضو کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ جن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ذکر کیں وہ یہ ہیں حضرت ابوہریرہ، عمر بن عبدالعزیز، معاذ بن زید، سعید بن خالد اور عبدالملک بن ابی بکر، میں نے زہری سے کہا: یہاں ایک قریشی ہے جس کا نام عبداللہ بن محمد ہے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی تھی ان میں ایک جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے (جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے روٹی اور گوشت کھایا پھر رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جبکہ ہم میں سے کسی نے وضو کے لیے پانی کو چھوا تک نہیں۔ پھر ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک کام سے واپس لوٹے میں رات کے کھانے کی تلاش میں تھا چنانچہ کیا گیا ہمارے ہاں اس بکری کے سوا کچھ نہیں اس نے بچہ جنم دیا ہے بکری کا دودھ دوہا گیا پھر اس کی کھیس تیار کی گئی ہم نے کھائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھیس کھائی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جب مال آئے گا میں تمہیں اتنا اتنا اور اتنا مال دوں گا چنانچہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ لپ بھر بھر کر دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی چھوا تک نہیں اور میں نے بھی پانی چھوا تک نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں بسا اوقات ہمارے لیے بڑے پیالے میں کھانا رکھتے ہم روٹی اور گوشت کھاتے پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جاتے ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے جبکہ ہم میں سے کوئی شخص وضو کے لیے پانی کو مس تک نہیں کرتا تھا۔ زہری کہنے لگے: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسی طرح اور حدیث سناؤں چنانچہ مجھے علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا (عضو) تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اسی طرح مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے اپنے والد کی حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایک عضو (بکری کی دستی یا شانہ) تناول فرماتے دیکھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ہم نے کہا: اس کے بعد کیا ہوا؟ کہا: کچھ ہوا اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۵ ۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول مقبول ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انصار کی ایک عورت کے پاس سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا فلاں عورت آپ کو بلا رہی ہے رسول کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ حتی کہ جب ہم مطلوبہ مقام پر پہنچے تو کھجوروں کے باغ میں ہمارے لیے دسترخوان لگا دیا گیا اور اس عورت نے بھونی ہوئی بکری لائی یہ وقت ظہر سے قدرے پہلے کا تھا رسول اللہ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا ہم نے بھی گوشت کھایا پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی اس عورت نے پھر پیغام بھیجا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بکری کا باقی بچا ہوا گوشت نہ بھیجوں؟ فرمایا: جی ہاں ضرور بھیجو گوشت لایا گیا آپ نے تناول فرمایا: ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا پھر آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۶ ۔۔۔ "مسند حمزہ بن عمرو الاسلمی" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کی وجہ سے وضو کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۱۹۷ ۔۔۔ ابوطلحہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر وضو کیا۔

رواہ الطبرانی

۲۷۱۹۸ ۔۔۔ ابوطلحہ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا: پھر نماز کھڑی کر دی گئی آپ قبل ازیں وضو کر چکے تھے میں آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا آپ نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا: پیچھے ہو بخدا مجھے ایسا کرنے پر سخت پریشانی ہوئی پھر آپ نے نماز پڑھی اور میں نے اس جھڑک کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مغیرہ پر آپ کی جھڑک بہت گراں گزری ہے حتی کہ شاید آپ کے دل میں اس کے متعلق کچھ بات ہو؟ آپ نے فرمایا: میرے دل میں اس کے متعلق بھلائی ہی بھلائی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لایا تھا تاکہ میں وضو کروں۔ حالانکہ میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے، اگر میں وضو کر لیتا میرے بعد لوگ بھی ایسا کرتے۔ رواہ الضیاء، ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۹۹ ۔۔۔ "مسند سوید بن نعمان الانصاری" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ خیبر تشریف لے گئے حتی کہ جب مقام صہباء پہنچے نماز

عصر پڑھی پھر کھانا لائے جانے کہا گیا اور آپ کے پاس صرف ستو لائے گئے سب نے ستو کھائے اور پانی پیا پھر آپ نے پانی منگا کر کلی کی ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۰ــــ ابوطلحہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کے بعد وضو کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۱ــــ ابوقلابہ بنو ہذیل کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جسے ابوفروہ کے نام سے پکارا جاتا ہے جسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ کہتا ہے: وہ چیزیں جنہیں آگ متغیر کر دیتی ہے ان کو کھانے کی وجہ سے وضو کیا جاتا تھا دودھ پینے پر کلی کی جاتی تھی اور کھجوریں کھانے کے بعد کلی نہیں کی جاتی تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

میٹھی چیز کھانے کے بعد کلی کرلے

۲۷۱۷۲ــــ ابن عساکر اپنی سند سے عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بجز حلواء (میٹھی چیز) کے ہر چیز کو کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا اور جب آپ کوئی میٹھی چیز تناول فرماتے پانی منگوا کر کلی کر لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۳ــــ ابوہریرۃ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے لوگوں کو سنت و دین کی تعلیم دینا شروع کی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیٹ میں بول و براز نہ روکے رکھے (پھر وہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے) تم میں سے اگر کوئی شخص ایک یا دو مرتبہ شرمگاہ میں خارش کرے اور خارش بھی ہلکی سے ہو اتنے میں لوگوں کی آنکھیں چند ھیا کر جھک گئیں، ابوموسیٰ نے پوچھا تم لوگوں نے مجھ سے اپنی نظریں کیوں جھکالیں؟ لوگوں نے کہا: چاند کی چمک براہ راست آنکھوں میں لگتی ہے تب ہم نے آنکھیں جھکالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم سرعام اللہ تعالیٰ کو جلوہ افروز دیکھو گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۴ــــ جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آگ چھوئی ہوئی چیز وں کی وجہ سے وضو کرنے کے قائل تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے ابوہریرۃ کو پیغام بھیجا کہ مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنی داڑھی میں پاک تیل لگاؤں کیا میں باوضو رہ سکتا ہوں؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے! اگر میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں تم اس کے مقابلہ میں مثالیں نہ بیان کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۵ــــ "مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تیل استعمال کرتے ہیں جو آگ پر پکایا جاتا ہے ہم آگ پر ابلے ہوئے گرم پانی سے وضو بھی کرلیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۷۶ــــ ابن عباس رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم پاؤں تلے نجاست روندے جانے کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور و ابن ابی شیبۃ والترمذی فی کتاب الطھارۃ باب ماجاء فی الوضوء من الموطاء

فائدہ:...... فقہاء کا اجماع ہے کہ اگر خشک نجاست روندی جائے تو اس کا پاؤں کے ساتھ لگنے کا امکان کم ہی ہوتا ہے لہٰذا دھونے کی ضرورت نہیں البتہ اگر تر نجاست پاؤں کے ساتھ لگ جائے تو پاؤں دھونا واجب ہے گویا صورت مذکورہ نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔ از مترجم

۲۷۱۷۷ــــ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سو جاتے تھے درانحالیکہ آپ سجدہ میں ہوتے ہمیں آپ کے سونے کا علم آپ کے (ہلکے ہلکے سانس نما) خراٹوں سے ہوتا تھا پھر آپ اٹھتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۷۸ــــ "مسند علی بن قیس بن ابی حازم" ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے نماز میں عضو مخصوص کو چھو لیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۹ــــ "مسند جری حنفی" "حکم بن سلمہ بنی حنفیہ کے ایک شخص جری نامی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

۲۷۱۹۱ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ان بیت الخلاؤں میں جنات پائے جاتے ہیں جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم

یعنی میں گندگی اور گندے شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۲ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب استنجا کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

الحمدللہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔ یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۳ مجاہد کہتے ہیں دو حالتوں میں فرشتہ انسان سے دور رہتا ہے پاخانہ کرتے وقت اور جماع کرتے وقت۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۴ ابن سیرین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبلتین (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۵ اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے کہتے اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوتا ہوں جو اذیت پہنچانے والی چیزوں سے حفاظت فرمانے والا ہے جب بیت الخلاء سے باہر آتے دونوں ہاتھ پیٹ پر ملتے اور کہتے اگر لوگوں کو اس اذیت (ازالہ حاجت) سے راحت کی نعمت کا علم ہو تو ضرور اس کا شکر ادا کرتے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الشکر والبیھقی فی شعب الایمان

۲۷۱۹۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرے۔ رواہ الطبرانی

۲۷۱۹۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: جب تم بیت الخلاء سے فارغ ہو کر پانی سے پاکی حاصل کرو چونکہ پانی برکت والی چیز ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے عذاب قبر

۲۷۱۹۸ ''مسند عمرو بن العاص'' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا ہم نے عرض کیا آپ تو اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد کے کپڑوں کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں یہ کرنے سے منع کیا تو اسے قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۹ ''مسند انس'' شعبی بن مساور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے اور آپ کا سفید خچر بدک گیا لوگوں نے خچر کو پکڑنا چاہا آپ نے فرمایا: خچر کا راستہ چھوڑ دو چونکہ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے چونکہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ رواہ البیھقی فی کتاب عذاب القبر

۲۷۲۰۰ معقل بن ابی الہیثم کی روایت ہے کہ (معقل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی صحبت حاصل رہی ہے) نبی کریم ﷺ نے قبلتین کی طرف منہ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۰۱ ''مسند سراقہ بن مالک'' ابو راشد کی روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے لوگوں نے ان سے کہا: سراقہ تمہیں یہ بھی سکھاتے ہیں کہ تم رفع حاجت کے لیے کیسے جاؤ گے؟ سراقہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی۔ سراقہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے تو اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا احترام کرے اور اس کی طرف منہ کرنے سے بچے۔ بیٹھنے کی جگہوں میں پیشاب پاخانہ کرنے سے اجتناب کرے جو لعنت کا سبب بنتی ہیں یعنی راستہ اور سایہ دار جگہ، ہوا کے رخ میں پیشاب نہ کرے اور پنڈلیوں پر ٹیک لگا کے زمین کے قریب تر ہو جاؤ اور پانی سے پاکی حاصل کرو۔ رواہ عبدالرزاق

آپ نے دونوں ٹانگیں کھول رکھی تھیں حتی کہ میں نے گمان کیا کہ آپ کی سیرین الگ ہونا چاہتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۴۱۰۔۔۔ نافع کی روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سناتے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۴۱۱۔۔۔ "مسند عائشہ رضی اللہ عنہا" نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر تشریف لاتے یہ دعا پڑھتے تھے: غفرانک یا اللہ ہم تیری مغفرت کے خواستگار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۱۲۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم عورتیں اپنے خاوندوں کو حکم دو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثر کو دھولیا کرو چونکہ رسول کریم ﷺ ایسا ہی کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ اس چیز کا حکم دیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

۲۷۴۱۳۔۔۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عورتوں سے کہا: اپنے خاوندوں سے کہو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثرات دھولیا کریں چونکہ اگر مجھے حیاء نہ آتی میں خود انھیں اس چیز کا بتاتی۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۱۴۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا میرے لیے تین پتھر تلاش کر لاؤ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے آیا۔ آپ نے دو پتھر تو لے لیے البتہ گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ نجس ہے ایک پتھر اور لاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۱۵۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ حاجت کے لئے باہر گیا آپ نے فرمایا میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس سے میں استنجاء کروں اور میرے پاس ہڈی اور گوبر مت لاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۱۶۔۔۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پیشاب کرتے دونوں ٹانگوں کو پھیلا لیتے تھے حتی کہ ہم آپ پر رحم کرنے لگتے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۱۷۔۔۔ ابوعالیہ کی روایت ہے کہ جنات اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر یہ ہے کہ آدمی یہ کہہ لے: بسم اللہ۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۱۸۔۔۔ "مسند اسامہ" رسول کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البزار وسعید بن المنصور

۲۷۴۱۹۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

میں نر اور مادہ جنات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۴۲۱۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے۔ میں اس وقت لڑکا تھا میں ایک برتن یا چھوٹا مشکیزہ پانی سے بھر کر آپ کے استنجاء کے لیے اٹھا لاتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۲۲۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے انگوٹھی دائیں ہاتھ میں لے لیتے جب باہر تشریف لاتے تو بائیں ہاتھ میں لگا لیتے۔ رواہ ابن الجوزی فی الواھیات وقال الذھبی فیہ عمرو بن خالد الواسطی کذاب یضع الحدیث

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۶۷

بیت الخلاء کے متعلقات

۲۷۲۲۳ جعفر بن محمد اپنے آباء کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ میں پانی کی چھاگل اٹھا کر آپ کے پیچھے ہو لیتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۷۲۲۴ قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ:.... کھڑے ہو کر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کسی عذر کی وجہ سے پیشاب کیا ہوگا عام حالات میں بلاعذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

۲۷۲۲۵ عون بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے لوگ آپ سے مسائل دریافت کر رہے تھے ایک اعرابی نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ آپ سے پاخانہ کے متعلق پوچھیں آپ انہیں اس کے متعلق بھی بتا دیں گے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے بھتیجے میں تمہیں لعنت کا سبب بننے والی جگہوں میں پیشاب کرنے سے منع کرتا ہوں یعنی راستے کے درمیان سایہ دار جگہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جہاں مسافر پڑاؤ کرتے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۲۶ "مسند عائشہ" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں یہودیوں کی ایک عورت کے پاس داخل ہوئی وہ بولی پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ میں نے کہا: تو جھوٹ بولتی ہے۔ بولی: جی ہاں پیشاب لگنے کی وجہ سے چمڑا اور کپڑا کاٹ دیا جاتا ہے اتنے میں رسول کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے ہماری آوازیں بلند ہو رہی تھیں آپ نے وجہ دریافت کی میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: یہ عورت سچ کہتی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۲۷ "مسند عبداللہ بن عمر" ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو دور تک نکل جاتے حتیٰ کہ آپ کو کوئی نہ دیکھتا اس وقت تک اپنا کپڑا نہ اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۲۸ "ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے قبلہ رو بیٹھے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ:.... دوسری احادیث کے پیش نظر یہ حدیث منسوخ ہے یا اس وقت تک یہ حکم لاگو نہیں تھا۔

۲۷۲۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو رفع حاجت کرتے دیکھا آپ اینٹوں کے درمیان بیٹھے تھے اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۰ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا اور ایسے وقت آیا کہ میرا خیال تھا کہ کوئی بھی باہر نہیں نکلے گا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیٹھے دیکھا اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ راستے میں پیشاب کرنا اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۲ "مسند عبدالرحمن بن ابی قراد" میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور بہت دور تک نکل گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۳۳ علماء کہتے ہیں جب تم رفع حاجت کر رہے ہوتے ہو فرشتے حاضر نہیں ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۴ ابو عثمان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے زرد رنگ کی تہبند باندھ رکھی تھی اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی آپ کے ہاتھ میں چھوٹا سا نیزہ تھا آپ جنگل خانے کی دیوار کے آئے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا حتیٰ کہ آپ کے پیشاب پر جھاگ چڑھ

نیچے پیچھے سے وضو کرلیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۲۴۶ "مسند علی" نخعی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے جبکہ آپ نے اپنے عضو کو دھویا نہیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی فی شعب الایمان

۲۷۲۴۷ خزیمہ بن ثابت کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے استنجاء کے متعلق فرمایا کہ اس میں تین پتھر استعمال کیے جائیں اور ان میں کوئی گوبر نہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۲۴۸ عبداللہ بن یزید کی روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو پاخانے کا اثر دھوتے دیکھا تو فرمایا: صحابہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ وسعید بن منصور

۲۷۲۴۹ مجاہد کہتے ہیں کہ دبر (پچھلے حصہ) کا دھونا سنت میں سے ہے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۲۵۰ "مسند علی" ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عضو مخصوص دھوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اپنے دین میں وہ چیز مت شامل کرو جو دین کا حصہ نہیں ہے تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اوپر عضو مخصوص کو دھونا واجب ہے جب وہ پیشاب کرے اور اس کا تزکیہ کرنا (تطہیر) ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور

۲۷۲۵۱ "مسند ازداد یا ابی عیسیٰ" عیسیٰ بن ازداد کی روایت ہے (امام بخاری کہتے ہیں عیسیٰ بن ازداد کو صحابیت کا شرف حاصل نہیں) یہ روایت وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب پیشاب کرتے تو اپنے عضو کو تین بار جھاڑتے (آگے کی طرف دباتے تھے تاکہ پیشاب کے اٹکے ہوئے قطرے خارج ہوجائیں)۔ رواہ ابونعیم

۲۷۲۵۲ عبدالملک بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ مینگنیوں کی مانند پاخانہ کرتے تھے جبکہ تم لوگ پتلا پاخانہ کرتے ہو لہٰذا پتھر استعمال کرنے کے بعد پانی سے دھولو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور

۲۷۲۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی سے استنجا کیا۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۲۵۴ "ایضاً" یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ شبنم سے استنجا کرتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور

ازالہ نجاست اور بعض اقسام نجاست

۲۷۲۵۵ زید بن وہب کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آذربیجان میں جہاد کیا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط موصول ہوا کہ مجھے خبر ہوئی ہے کہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کا کھانا مردار کے ساتھ خلط ملط ہوجاتا ہے اور لباس بھی مردار کا استعمال کیا جاتا ہے لہٰذا تم وہی کھانا کھاؤ جو پاک ہو اور وہی کپڑے پہنو جو پاک ہوں۔

رواہ ابن سعد

۲۷۲۵۶ ابوعثمان اور ربیع یا ابی حارثہ کی حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوتے ہیں تو نورہ استعمال کرنے کے بعد عصفر ملی ہوئی شراب کے ساتھ مالش کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کے ساتھ مالش کرتے ہو حالانکہ شراب کا ظاہر و باطن حرام ہے جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح شراب کو مس کرنا بھی حرام ہے اپنے جسموں کو شراب مت لگاؤ کیونکہ یہ نجس ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۲۵۷ سفیان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شام میں حمام میں داخل ہوتے ہو جبکہ ان حماموں میں کافی لوگ داخل ہوتے ہیں جو بدن پر ایسی ادویات ملتے ہیں جو شراب سے تیار کی جاتی ہیں اے آل مغیرہ! میں تمہیں دوزخیوں کے رنگ میں خیال کرتا ہوں۔ رواہ ابوعبید فی الغریب

کو لگ گیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھرچ کر پھر پانی سے رگڑ کر دھولو اور اس میں نماز پڑھ لو۔

رواہ الشافعی وسعید بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والنسائی وابن حبان والبیہقی فی السنن

۲۷۶۶۸. زینب بنت جحش کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر میں سوئے ہوئے تھے اتنے میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما چلتے چلتے ہوئے آئے مجھے خدشہ ہوا کہ حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو جگا دیں گے میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے بہلانا شروع کر دیا۔ پھر میں حسین رضی اللہ عنہ سے غافل ہو گئی حسین رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل چلتے اور نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر چڑھ کر بیٹھ گئے پھر اپنا عضو تناسل رسول کریم ﷺ کی ناف میں رکھا اور پیشاب کر دیا میں یہ دیکھ کر گھبرا گئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ میں نے پیشاب پر پانی بہا دیا پھر آپ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی کا پیشاب دھو لیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۶۹. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جوتوں سمیت روندا اسے آپ نے فرمایا مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۹۳۔

۲۷۶۷۰. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی اس کے کپڑوں میں خون لگ جاتا وہ پھر پانی سے خون کھرچتی پھر اسے دھو کر نماز پڑھ لیتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۱. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حیض کا خون اپنی تھوک سے دھو لیتی اور (پہلے) اسے ناخن سے کھرچ لیتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۲. عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ ایسے مٹکے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس میں گھی ہو اور اس میں چوہا پڑ جائے پھر مر بھی جائے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلانے کا کام لو اور اگر جامد ہو تو چوہا اور اس کے ارد گرد کا گھی باہر نکال دو اور بقیہ کو اپنے استعمال میں لاؤ۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۳. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پیشاب کر دیا میں نے غصہ سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پکڑا آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اور اس کا پیشاب باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن النجار

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدارقطنی ۱۱

۲۷۶۷۴. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پیشاب پر پانی بہایا اور اسے دھویا نہیں۔ رواہ البزار

۲۷۶۷۵. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حیض کا خون پانی سے دھویا جاتا ہے لیکن اس کا اثر ختم نہیں ہونے پاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا ہے اگر چہ اثر زائل نہ ہو کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۶. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حیض کا خون پانی سے دھولیا جائے کسی نے کہا: خون کا اثر نہیں ختم ہوتا۔ فرمایا: کپڑے کو زعفران میں رنگ لیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

چوہا تیل میں گر جائے تو؟

۲۷۶۷۷. ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک چوہا تیل میں گر گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے چراغ جلانے کا کام لو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۸. "مسند ام سلمہ" میرا اور ام سلمہ کا ساتھ میں گندگی والی جگہ سے گزرتی تھیں اور پھر پاک جگہ سے بھی گزرتی تھی پھر میں نے حضرت ام سلمہ رضی

اللہ عنہا کی خدمت میں داخل ہوئی ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے بہتا ہوا پانی ہر چیز کو پاک کردیتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۷۹ ... حسن اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو بچی کا پیشاب دھوتے دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہا بچے کا پیشاب نہیں دھوتی تھیں حتیٰ کہ بچہ کھانا کھانے لگتا، بچے کے پیشاب پر پانی بہا دیتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

۲۷۲۸۰ ام الفضل کہتی ہیں ایک مرتبہ حسین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی گود میں پیشاب کردیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کپڑے مجھے دیں اور آپ دوسرے کپڑے پہن لیں تاکہ میں انھیں دھولوں آپ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۱ موسیٰ بن عبداللہ بن یزید ایک عورت جو کہ بنی عبدالاشہل سے تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میرے اور مسجد کے درمیان راستے میں نجاست ہے؟ آپ نے فرمایا: گندے راستے کے بعد صاف تھرا راستہ بھی آتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہوگیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۲ ابو لیلیٰ آل علی کے ایک نوجوان سے روایت نقل کرتے ہیں وہ نوجوان یا تو ابن حسن بن علی ہے یا ابن حسین بن علی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہمارے گھر کی ایک عورت نے ہمیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کروٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے ایک بچہ آپ کے سینے پر کھیل رہا تھا۔ بچے نے پیشاب کردیا یہ عورت کھڑی ہوئی تاکہ بچے کو اٹھائے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑدو میرے بیٹے کو۔ پھر پانی کا لوٹا منگوایا میں نے پانی سے بھرا لوٹا لایا آپ نے پیشاب پر پانی گرادیا حتیٰ کہ پانی پیشاب کے قابل ہوگیا آپ نے فرمایا: اسی طرح لڑکے کے پیشاب کے ساتھ کیا جاتا ہے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۸۳ ۔ ”مسند ام قیس بنت محصن“ ام قیس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑے وغیرہ پر لگ جاتا ہے آپ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ دھولو اور کسی لکڑی وغیرہ سے رگڑلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۸۴ ”مسند ام قیس بنت محصن اسدی“ ام قیس کی روایت ہے کہ میں اپنے ایک بیٹے کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی یہ بچہ ابھی کھانا نہیں کھاسکتا تھا، بچے نے آپ پر پیشاب کردیا آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر چھینٹے مار دیئے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۵ ... ”ایضاً“ ام قیس کہتی ہیں: میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے بچے پر علق لٹکا رکھی تھی تاکہ بچے کی گندگی ختم ہو سکے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں اس علق کے ساتھ اپنی اولاد کے گلے میں انگلیاں کیوں چبھوتی ہو؟ تمہیں یہ چاہئے کہ ہندی عود (کُتَھ) سے کام لینا چاہیے چونکہ اس میں سات شفائیں ہیں ان میں سے ایک ذات الجنب (نمونیہ) سے شفا کو ملنا بھی ہے پھر نبی کریم ﷺ نے بچہ لیا اور اپنی گود میں بٹھایا بچے نے آپ پر پیشاب کردیا آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہا دیا اور دھویا نہیں بچہ کھانا کھانے کی عمر کو بھی نہیں پہنچا تھا زہری کہتے ہیں: یہی طریقہ چل پڑا ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہی طریقہ چل پڑا کہ جو بچے کھانا کھاتے ہوں ان کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور جو کھانا کھاتے ہوں ان کا پیشاب دھویا جائے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۸۶ ... حسن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر کھیل رہے تھے انھوں نے پیشاب کردیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اٹھے تاکہ بچے کو اٹھالیں آپ نے فرمایا: چھوڑدو اور میرے بیٹے کا پیشاب منقطع نہ کرو۔ بچے کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کردیا پھر پانی منگوایا اور پیشاب پر بہا دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۸۷ ۔ عبدالرحمن بن حسنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں ڈھال کی مانند کوئی چیز تھی آپ نے اسے نیچے رکھا پھر اس کی آڑ میں پیشاب کیا بعض لوگوں نے کہا ان کی طرف دیکھو یہ ایسے پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے

منی زائل کرنے کا بیان

۲۷۲۹۷ــــ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم منی کو اذخر (گھاس) یا فرمایا اون سے صاف کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۸ــــ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے منی کے متعلق فرمایا منی تو بس رینٹ اور بلغم کی طرح ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اسے کپڑے یا اذخر سے صاف کر دو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۹ــــ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تمہیں کپڑوں میں احتلام ہو جائے تو اسے اذخر یا کپڑے سے صاف کر دو چاہو تو اسے نہ دھو ہاں البتہ اگر تمہیں اس سے گھن آئے یا اسے کپڑوں پر دیکھنا اچھا نہ سمجھو تو دھولو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۰ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بخدا! میں تو رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ لیتی تھی اور پانی سے آپ اسے نہیں دھوتے تھے پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے ہم بھی نماز پڑھ لیتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۱ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے میں انگلی کے ساتھ منی کھرچ دیتی تھی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۲ــــ "مسند علی" مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑوں سے منی کھرچ لیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۳ــــ زید بن صلت کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گیا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ انہیں احتلام ہوا ہے اور بغیر غسل کرنے کے نماز پڑھ لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں تو یہی سمجھا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا ہے حالانکہ مجھے پتہ بھی نہیں چلا اور میں نے نماز بھی پڑھ لی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کپڑوں پر دکھائی دینے والی منی بھی دھوئی اور جو دکھائی نہیں دیتی تھی اس پر پانی کے چھینٹے مارلئے، پھر اذان دی اقامت کہی اور سورج بلند ہو جانے کے بعد نماز پڑھی۔

رواہ مالک وابن وھب وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی

۲۷۳۰۴ــــ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح صبح اپنی زمین کی طرف تشریف لے گئے جو کہ مقام جرف میں تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں پر احتلام کے اثرات دیکھے اور آپ نے فرمایا: جب سے میں نے بار خلافت اٹھایا ہے آج میں احتلام میں مبتلا ہوا ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کپڑوں پر جو منی نظر آتی تھی اسے دھویا پھر سورج طلوع ہونے کے بعد نماز پڑھی۔ رواہ مالک

۲۷۳۰۵ــــ یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کیا ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے راستے ہی میں عمر رضی اللہ عنہ نے پچھلے پہر پڑاؤ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی آپ نے مسافروں کے پاس پانی نہ پایا آپ نے وہاں سے کوچ کر دیا۔ حتیٰ کہ پانی کے پاس پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑوں پر لگی ہوئی منی جو دکھائی دیتی تھی اسے دھونا شروع کیا حتیٰ کہ صبح کی سفیدی اچھی طرح پھیل گئی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے صبح کر دی حالانکہ ہمارے پاس کپڑے ہیں، آپ اپنے کپڑے چھوڑ دیں بعد میں دھو لئے جائیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن العاص! بڑے تعجب کی بات ہے اگر تمہارے پاس کپڑے ہیں تو کیا سب مسلمانوں کے پاس کپڑے ہیں، بخدا! اگر میں ایسا کرتا تو سنت بن جاتی بلکہ میں تو دکھائی دینے والی منی دھوؤں گا اور جو نظر نہ آئے گی اس پر پانی کے چھینٹے ماروں گا۔

رواہ مالک وابن وھب وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی ورواہ ابن وھب فی مسندہ

۲۷۳۰۶ــــ "ایضاً" نافع، سلیمان بن یسار کے طریق سے مروی ہے ہمیں ایک شخص نے حدیث سنائی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں شریک تھا جس سفر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا تھا۔ جبکہ آپ کے پاس پانی نہیں تھا آپ نے فرمایا: ذرا تیز چلو، ہو سکتا ہے

طلوع آفتاب سے پہلے ہمیں پانی مل جائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں لوگوں نے اپنی سواریاں تیار کیں اور پانی تک جا پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر کپڑوں پر لگی ہوئی منی کو دھونے لگے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیرالمومنین! اگر آپ دوسرے کپڑوں میں نماز پڑھ لیں۔ فرمایا: تم چاہتے ہو کہ میں ان کپڑوں میں نماز نہ پڑھوں جن میں جنابت لاحق ہوئی پھر کہا جائے گا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کپڑوں میں نماز نہیں پڑھی جس میں انہیں جنابت لاحق ہوئی تھی؟ نہیں بلکہ میں دکھائی دینے والی منی دھولوں گا اور نہ دکھائی دینے والی پر پانی کے چھینٹے ماروں گا۔ رواہ عبدالرزاق

منی ناپاک ہے پاک کرنے کا طریقہ

۲۷۳۰۷... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ مجھے شرید نے حدیث سنائی ہے کہ میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے درمیان نالی حائل تھی عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں میں منی کے اثرات دیکھے فرمایا: جب سے ہم نے چربی کھائی ہے ہمارے اوپر احتلام ہوا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دکھائی دینے والی منی دھوڈالی اور غسل کر کے نماز لوٹائی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۸... ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اور کہا ہے یہ حدیث ہمارے نزدیک ثابت شدہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بعض مرتبہ سوار ہو کر باہر تشریف لے جاتے تھے ایک مرتبہ بحرین جاتی کے اموال کو دیکھنے کے لیے اور دوسری مرتبہ لوگوں کے غلاموں کو دیکھنے کے لیے۔ چنانچہ ایک دن اسی سلسلہ میں آپ مقام جرف پہنچے شلوار میں ہاتھ ڈال کر دیکھا اور کچھ محسوس ہوا فرمایا میرا خیال ہے کہ میں نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھی ہے ہم جب چربی کھالیتے ہیں تو ہماری رگیں نرم ہو جاتی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور صبح کی نماز (دوبارہ) پڑھی جب کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۲۷۳۰۹... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات ہمارے ہاں ایک شخص مہمان ہوا ہم نے اسے زرد رنگ کی چادر اوڑھنے کے لیے دی۔ اسے چادر میں احتلام ہو گیا۔ مہمان کو اس طرح چادر بھیجنے میں حیاء آئی چونکہ چادر میں احتلام کا اثر تھا۔ مہمان نے چادر پانی میں بھگو دی اور پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوا دی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا ہے تو اتنی بات کافی تھی کہ انگلی سے کھرچ دیتا بسا اوقات میں خود رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو انگلی سے کھرچ دیتی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

دباغت کا بیان

۲۷۳۱۰... ابووائل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مردار کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۱... ابن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اس نے ایک لومڑی کی رنگی ہوئی ٹوپی کا استر لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر سے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے یہ پاک نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۱۲... "مسند جابر بن عبداللہ" رسول کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے کو استعمال کرنے میں رخصت دی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وفیہ حجاج بن ارطاۃ ضعیف

۲۷۳۱۳... "مسند عمران بن قتادہ تمیمی" عمران بن قتادہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ کے صحابی ایک جگہ نکلے ہوئے مشکیزے کے پاس سے گزرے مشکیزے میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا۔ مشکیزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنا ہوا ہے صحابہ رک گئے حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ اس جگہ پہنچے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا: پانی پیو چونکہ دباغت چمڑے کو

پاک کردیتی ہے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال هكذا حدث هشيم بهذا الحديث لم يجاوز به جون بن قتادة وليس لجون صحبة ورواه هشيم فقال عن جون عن سلمة بن المحبق

۲۷۴۱۴۔۔۔ ”مسند سلمہ بن المحبق“ جون بن قتادہ سلمہ بن المحبق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک مشکیزے کے پاس آئے اس میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا مشکیزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنا ہے صحابہ رک گئے، اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا فرمایا: پانی پی لو چونکہ دباغت چمڑے کو پاک کردیتی ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۷۴۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے سے نفع اٹھانے کا حکم دیا ہے جبکہ چمڑے کو دباغت دی گئی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۸۳

۲۷۴۱۶۔۔۔ ”مسند ابن عباس“ رسول کریم ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی کی مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے کیسے نفع اٹھایا جاسکتا ہے حالانکہ یہ مردار ہے؟ فرمایا: حرام تو صرف اس کا گوشت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۱۷۔۔۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک بکری مردار ہوگئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی۔

رواہ عبدالرزاق

باب موجبات غسل۔۔۔۔۔۔آداب غسل

حمام میں داخل ہونے کا بیان

موجبات غسل

۲۷۴۱۸ ”مسند صدیق“ جعفر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر و علی رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جو چیز دو حدیں یعنی کوڑے اور رجم کو واجب کرتی ہے وہ غسل کو بھی واجب کرتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۴۱۹ ابن شہاب کی روایت ہے کہ ابوبکر صدیق، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے نزدیک جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کرجاتی ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن المنصور

۲۷۴۲۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ لگ جاتا ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۲۱۔ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور مہاجرین اولین فرماتے تھے کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو مس کرلیتی ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۱۳۔

مجامعت سے غسل واجب ہے

۲۷۴۲۲۔۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ پاؤں

احتلام سے عورت پر بھی غسل واجب ہے

۲۷۳۳۴..... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ ایک عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں بشرطیکہ جب عورت کو انزال ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۵..... عبدالعزیز بن رفیع، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبدالرحمن ومجاہد وعطا کہتے ہیں: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں عرض کیا: یارسول اللہ! عورت خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا عورت شہوت پاتی ہے عرض کیا: ہوسکتا ہے پاتی ہو فرمایا کیا تری (منی کا اثر) پاتی ہے؟ عرض کیا: ممکن ہے پاتی ہو فرمایا: پھر غسل کرے گی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے عورتیں ملیں اور کہا اے ام سلیم رضی اللہ عنہا تو نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسوا کر دیا، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں رک سکتی جب تک مجھے معلوم نہ ہوجائے آیا کہ میں حلال میں ہوں یا حرام میں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق جس کے عضو سے غسل کرنے کے بعد کچھ نکل آئے فرمایا: اگر غسل سے پہلے پیشاب کیا ہے تو وضو کرلے اور اگر پیشاب نہیں کیا تو غسل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو چیز حد واجب کرتی ہے وہ غسل بھی واجب کرتی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:...... یعنی ناجائز اور حرام مجامعت سے حد (کوڑے یا رجم) واجب ہوتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہوتا ہے البتہ غسل واجب ہوتا ہے خواہ حرام ہو یا حلال جبکہ حد حرام مجامعت پر واجب ہوتی ہے۔

۲۷۳۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دو شرمگاہوں کا آپس میں ٹکراؤ ہوجائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ رواہ العقیلی

۲۷۳۳۹..... ''مسند ابی'' رفاعہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص داخل ہوا اور بولا: امیر المومنین! یہ زید بن ثابت مسجد میں جنابت سے غسل کرنے کے متعلق اپنی رائے سے فتویٰ دے رہے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید بن ثابت کو میرے پاس لاؤ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! بخدا میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میں نے اپنے چچاؤں ابوایوب، ابی بن کعب اور رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے انھوں نے کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے دور میں ایسا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریم کا حکم نہیں آیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم تھا کہا: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین والانصار کو جمع ہونے کا حکم دیا سب جمع ہوگئے آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ اس صورت میں غسل نہیں ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہوجاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی آدمی کے متعلق نہ سنوں کہ اس نے ایسا کیا ہے (یعنی اکسال کی صورت میں غسل نہیں کیا) تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والطبرانی

۲۷۳۴۰..... ''ایضاً'' یہ جو فتویٰ دیا جاتا تھا کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے (یعنی غسل انزال سے واجب ہوتا ہے) یہ ابتدائے اسلام میں رخصت تھی جیسے رسول اللہ ﷺ نے رخصت مقرر کی تھی۔ پھر بعد میں غسل کا حکم دیا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن منیع وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والدارقطنی والباوردی والطبرانی وسعید بن المنصور

۲۷۳۴۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا جسم ورنگ متغیر دیکھا فرمایا: اے علی! تمہارے جسم کا رنگ متغیر ہوچکا ہے میں نے عرض کیا: چونکہ میں پانی سے بہت غسل کرتا ہوں چونکہ مجھے شدید مذی آتی ہے جب بھی میں کچھ مذی دیکھ لیتا ہوں غسل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مذی آنے پر غسل مت کرو البتہ منی آنے پر غسل کرو اے محمد ایسا نہ کرنا اپنا عضو مخصوص دھولیا کرو غسل مت کرو۔ البتہ منی آنے پر غسل کرو۔ رواہ ابن السنی

میں نے اس کا اندازہ ایک صاع کے برابر کیا جو تمہارے اس صاع کے مطابق ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ فی المصنف

۲۷۳۵۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے بسا اوقات میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میرے لیے کچھ پانی چھوڑ دیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۵ ابوجعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دریائے فرات میں داخل ہوئے دونوں صاحبزادوں نے تہبند باندھ رکھے تھے پھر دونوں نے فرمایا: یقیناً پانی میں مخلوق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۶ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے پانی کا برتن سرنگوں کیا اور دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ہتھیلی دھوئی پھر شرمگاہ پر پانی ڈالا اور شرمگاہ دھولی پھر زمین پر ہاتھ رگڑ لیا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ دھویا پھر ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا پھر سارے بدن پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے الگ ہوگئے اور پاؤں دھوئے میں آپ کے پاس کپڑا لائی تو آپ نے ہاتھوں سے پانی جھاڑنا شروع کردیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۵۷ میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کرنا چاہا۔ آپ نے دو یا تین بار ہاتھ دھوئے پھر شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھوئی پھر بایاں ہاتھ زمین پر رگڑ لیا اور ہاتھ کو مٹی سے رگڑا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنے سر پر تین لپ بھر کر پانی ڈالا پھر سارا جسم دھویا پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھونے پھر میں آپ کے پاس تولیہ لائی آپ نے تولیہ واپس کردیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۵۸ قتادہ کی روایت ہے کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا پانی کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۹ یزید ہاشمی کی روایت ہے کہ میری قوم کی ایک عورت نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک برتن نکال کر دکھایا اور کہا: نبی کریم ﷺ اس میں پانی لے کر وضو کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک مکوک (پانی کا ایک پیالہ جو ڈیڑھ صاع کا پیمانہ ہوتا ہے) پھر مجھے ایک اور برتن دکھایا اور کہا آپ ﷺ اس میں پانی لے کر غسل کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک قفیز سے لگایا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے جنبی ہونے کی حالت میں اچھی طرح سر دھولیا وہ یعنی سارا جسم دھولے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

غسل جنابت میں احتیاط

۲۷۳۶۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے انس! اے میرے بیٹے! مبالغہ کے ساتھ غسل جنابت کیا جائے چونکہ ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیسے مبالغہ کروں؟ آپ نے فرمایا: بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کرلو اور اپنے چمڑے کو اچھی طرح صاف کرلو تم غسل خانہ سے باہر نکلو گے تمہارے سب گناہ معاف ہوچکے ہوں گے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۳۶۲ حضرت یعلیٰ بن امیہ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو صحرا میں غسل کرتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیادار، بردبار اور ستر رکھنے والی ذات ہے جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے وہ ستر کرے اگرچہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۳۶۳ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کرتے اور ایک مد سے وضو کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۶۴ ... "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا میں اپنے سر پر کتنا پانی ڈالوں درانحالیکہ میں جنبی ہوں؟ ابوہریرہ نے جواب دیا: رسول کریم ﷺ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس شخص نے کہا: میرے بال لمبے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کے بال تم سے زیادہ تھے اور آپ ﷺ تم سے زیادہ پاکیزگی والے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۶۵۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا غسل جنابت اور وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد۔ وہ شخص بولا: مجھے یہ مقدار کافی نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے اس ہستی کے لیے کافی ہوجاتا جو تم سے بہتر تھا افضل تھی پوچھا: وہ کون؟ فرمایا: رسول کریم ﷺ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۶۶ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا اور غسل کی ابتدا ہاتھ دھونے سے کی ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور بالوں میں خلال کرنے لگے حتی کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ جلد سے [illegible] کرنے لگے ہیں، پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۶۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرتے آپ کے لیے پانی والا برتن رکھ دیا جاتا آپ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھو لیتے جب ہاتھ دھو لیتے تو دایاں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھو لیتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے دھو لیتے پھر تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار لپ بھر کر سر پر پانی ڈالتے پھر پورے بدن پر پانی ڈالتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

غسل کا مسنون طریقہ

۲۷۳۶۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل جنابت کرتے تو سر کے دائیں حصے کے لیے ایک لپ پانی لیتے پھر سر کے بائیں حصے کے لیے ایک لپ لیتے۔ رواہ ابن منصور

۲۷۳۶۹... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل کی ابتداء وضو سے کرتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے (پھر سر کو بھگوتے پھر برتن سے سر پر پانی ڈالتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۷۰ بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و نافع عن ابن عمر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں آپ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: بائیں ہاتھ پر دو مرتبہ پانی ڈالے پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے پھر دائیں ہاتھ سے شرمگاہ پر پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے اسے دھوئے حتی کہ صاف کرلے پھر اپنا بایاں ہاتھ مٹی پر رگڑے اگر چاہے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے حتی کہ اسے صاف کرلے پھر اپنا ہاتھ تین بار دھوئے پھر تین بار کلی کرے اور تین بار ناک میں پانی ڈالے، تین بار چہرہ دھوئے تین بار بازو دھوئے جب سر پر پہنچے تو مسح نہ کرے بلکہ سر پر پانی ڈالے لیکن ایسے ہی تھا رسول اللہ ﷺ کا غسل جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۷۱۔ سالم کی روایت ہے کہ میرے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) غسل کرتے پھر وضو کرلیتے تھے میں نے عرض کیا: کیا آپ کا غسل کافی نہیں ہے؟ فرمایا: غسل سے بڑھ کر کونسا وضو مکمل ہوسکتا ہے جنبی کے لیے؟ لیکن مجھے خیال ہوتا ہے کہ آلہ تناسل سے کچھ نکلتا ہے اس لیے میں وضو کرلیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۷۲ ... نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تم اپنی شرمگاہ کو غسل کے بعد نہ چھوؤ تو پھر کونسا وضو ہے جو غسل سے بڑھ کر ہو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۳۷۳... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غسل کے بعد وضو کرنے کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا وضو غسل سے افضل ہوسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

واجب غسل

۲۷۳۷۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم غسل کرو تو تین بار کلی کرو چونکہ اس سے غسل میں مبالغہ ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے غسل جنابت کیا اور پھر نماز فجر پڑھی پھر جب روشنی اچھی طرح پھیل گئی میں نے دیکھا کہ ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی ہے وہاں تک پانی نہیں پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے ہاتھ سے مسح کر لیا ہوتا تو یہ تمہیں کافی ہو جاتا۔ رواہ ابن ماجۃ والشاشی وسعید بن المنصور

۲۷۳۷۶ حذیفہ بن الیمان کی روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی سے کہا: اپنے سر میں خلال کر لیا کرو قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں اس کا خلال کرے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۳۷۷ ”مسند عبداللہ بن عباس“ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا پھر تھوڑی سی جگہ خشک دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے سر کے بالوں سے تری لے کر اس جگہ کو تر کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وفیہ ابو علی الرحبی ضعیف ورواہ من طریق اخر موصول وبلفظ

۲۷۳۷۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم جنابت کی حالت میں ہو اور کلی اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جاؤ تو نماز لوٹا لو۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

فائدہ:... یعنی غسل بھی دوبارہ کرو اور نماز بھی لوٹاؤ چونکہ واجب چھوٹ گیا ہے لہٰذا غسل نہیں ہوا۔

۲۷۳۷۹ ... ہیثم بن جمیل کی سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو اچھی طرح تر کرو اور جلد کو صاف کرو لوگ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے یا نہیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ اخرجہ الترمذی کتاب الطہارۃ باب ما جاء تحت کل شعرۃ جنابۃ)۔

۲۷۳۸۰ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اہل طائف نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا ہماری زمین ٹھنڈی ہے ہمیں کتنی مقدار میں غسل کافی ہے؟ آپ نے فرمایا: رہی بات میری تو میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۳۸۱ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں ایک روایت میں ہے: میں اپنے سر پر تین مرتبہ چلو پانی بہاتا ہوں۔ زہیر نے اس کا طریقہ یوں بیان کیا کہ ہتھیلیوں کا باطنی حصہ آسمان کی طرف کیا اور ظاہری حصہ زمین کی طرف۔ رواہ ابو داؤد والطیالسی وابونعیم

ممنوعات غسل

۲۷۳۸۲ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اور ایک دوسرے شخص نے غسل کیا ہمیں اس حالت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ تم بعد میں آنے والے ان جاہل لوگوں میں سے نہ ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا

ان کے بعد ایسے نالائق لوگ آئے جنھوں نے نماز ضائع کی خواہشات پر چل پڑے وہ گمراہی میں پڑ جائیں گے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۷۳۸۳ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں اور ایک دوسرا شخص غسل کر رہے تھے ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھے اسی

حاجت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ لیا فرمایا: مجھے ڈر ہے تم دونوں بعد میں آنے والے ان ناخلف لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فخلف من بعدھم خلف" الآیۃ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۴ "مسند علی" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو نہر میں ننگے غسل کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے تہبند بھی نہیں باندھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پکار کر فرمایا: تمہیں کیا ہوا تمہیں اللہ کی عزت و وقار کا خیال نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل خانے میں پیشاب کرتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۶ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے غسل خانے میں پیشاب کر دیا وہ پاک نہ ہو۔

رواہ بیہقی

۲۷۳۸۷ "مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص جنابت میں مبتلا ہو گیا اس کے جسم میں زخم تھا پھر اسے احتلام ہو گیا مسئلہ دریافت کیا لوگوں نے اسے غسل کرنے کا کہا چنانچہ اس نے غسل کیا اور مر گیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا: تم نے اسے قتل کر دیا اللہ تمہیں قتل کرے کیا نہ جاننے کی شفاء سوال کرنے میں نہیں؟ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زخمی آدمی غسل کرے اور زخم والی جگہ چھوڑ دے۔ رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن جریر والطبرانی والحاکم دون قول عطاء

اور حاکم نے یہ اضافہ کیا ہے اگر وہ جسم دھوتا اور زخم والی جگہ چھوڑ دیتا اسے کافی تھا۔

۲۷۳۸۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک برتن سے مرد اور عورت کو غسل کرنے سے منع کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل خانے میں پیشاب کرتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۰ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غسل خانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۹۱ عامر بن ربیعہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم غسل کر رہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم غسل کرتے ہو اور ستر نہیں کرتے بخدا مجھے ڈر ہے کہ تم کہیں بعد میں آنے والے برے لوگ نہ ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۲ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی باندی کہتی ہیں: میں نے غسل کیا اور میں جنبی تھی پھر اٹھی تو ننگی تھی میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خبر کی وہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا ان کا ہاتھ میرے سر پر رہا اور وہ دعا کرتے رہے حتیٰ کہ میں ٹھیک ہو گئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درختوں کے جھنڈ میں غسل مت کرو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں پیشاب کیا جاتا ہو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں پانی راستہ ہو اور نالی چلتی ہو۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۷۳۹۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غسل خانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات غسل

۲۷۳۹۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیوار میں رسول اللہ ﷺ کے غسل کے نشانات دکھا سکتی ہوں جہاں آپ غسل جنابت کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۲۔

۲۷۳۹۵ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ کسی جاتی ہیں

غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے فرمایا: تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم تین لپ پانی کے سر پر ڈال لو پھر اپنے بدن پر پانی ڈالو یوں پاک ہو جاؤ گی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۹۶ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں میں کیا کروں جب میں غسل کروں؟ فرمایا: اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو پھر ہر لپ کے بعد سر کو مل لو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۹۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت جب غسل جنابت کرتی تو اپنی مینڈھیوں پانی رکھتی تھی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۹۸ ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکٹھے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۳۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت جنابت لاحق ہوتی آپ ﷺ صبح ہونے تک پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۴۰۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ایک مرتبہ غسل کرتے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۰۱ مسند انس: معمر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ سے سماع کر رکھا ہے سوال کیا گیا کہ ایک شخص غسل جنابت کرے اور دوران غسل کے پانی سے چھینٹے پڑیں ان کا کیا حکم ہے۔ فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۲ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سینگی لگوانے کے بعد غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۳ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حمام سے باہر تشریف لاتے تو غسل کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۴ اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گرم پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۵ عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا دوران سفر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں ایک جھاڑیوں کے پیچھے پڑاؤ کیا جگہ پانی سے قریب تھی آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا جب بیدار ہوئے فرمایا: کیا ہم پانی پاسکتے ہیں طلوع آفتاب سے پہلے پہلے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں: چنانچہ جلدی سے وہاں سے چل دیئے حتیٰ کہ پانی تک پہنچ گئے آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۶ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے پانی رکھوں تاکہ غسل کروں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا پھر سونے کے لیے لیٹ گئے تاکہ گرم ہو لیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۷ ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسا کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۸ ابن جریج کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

گرم پانی سے غسل کرنا

۲۷۴۰۹ اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی گرم کیا جاتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اسی میں غسل کے لیے پانی لیتے تھے۔ رواہ الدارقطنی وصححہ

۲۷۴۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کی بیوی ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے بعد ان میں سے کوئی

ہوا۔ حمام میں اللہ کا نام نہ لے یہاں تک کہ باہر نکل آئے اور دو شخص ایک ہی برتن سے غسل نہ کریں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۲۲ "مسند حبیب بن سلمہ فہری" ابن زغبان کی روایت ہے کہ حبیب بن سلمہ فہری مقام حمص میں حمام میں داخل ہوئے اور پھر کہا یہ اہل دنیا کے عشرت کدوں میں سے ایک عشرت کدہ ہے اگر اس میں ایک گھڑی بھی ٹھہروں گا ہلاک ہو جاؤں گا میں اس سے اسی وقت تک باہر نہیں نکلوں گا جب تک اللہ تعالیٰ سے ایک ہزار مرتبہ استغفار نہ کرلوں۔ رواہ ابو عبید

۲۷۴۲۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے البتہ مریضہ یا نفاس والی عورت داخل ہو سکتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۲۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کو اجازت دے دی بشرطیکہ انھوں نے تہبند باندھ رکھی ہو۔ رواہ ابن جریر

۲۷۴۲۵ ابن طاؤس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس گھر سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! حمام تو میل کچیل اور اذیت دور کرتا ہے فرمایا: تم میں سے جو شخص حمام میں داخل ہو وہ پردہ کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۲۶ ابو جعفر محمد بن کعب قرظی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے الا یہ کہ بچہ ہو یا عورت ہو یا غلام ہو جو شخص لہو ولعب یا تجارت میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور ستائش کا سزاوار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۲۷ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا! جو عورت بلا وجہ اور بغیر کسی بیماری کے حمام میں داخل ہوتا کہ اس کا چہرہ سفید ہو جائے۔ اس کا چہرہ سیاہ کرے جس دن بہت سارے چہروں کو سفید کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

جنبی کے احکام آداب اور مباحات

۲۷۴۲۸ عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنبی کو قرآن پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ ابو عبیدہ وابن جریر

۲۷۴۲۹ عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں آدمی کا قرآن پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۷۴۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے بجز حالت جنابت کے اگر آپ حالت جنابت میں ہوتے تب ہمیں قرآن میں سے کچھ نہیں سناتے تھے۔

رواہ ابو عبید فی فضائلہ وابن ابی شیبۃ والعدنی وابو یعلی وابن جریر وصححہ

۲۷۴۳۱ مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ نے جنبی کو رخصت دی ہے کہ جب وہ سونا چاہے یا کھانا چاہے یا پینا چاہے تو وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۳۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ جنبی پانی میں ہاتھ داخل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۳۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنابت کی حالت میں ہو وہ اس وقت تک نہ سوئے جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۳۴ یحییٰ بن یعمر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں سو جاتے

تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بسا اوقات آپ ﷺ سونے سے قبل غسل کر لیتے اور بسا اوقات غسل سے قبل سو لیتے لیکن وضو کر لیتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۳۳۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے کلی کرتے پھر پانی پیتے یا کھانا کھا لیتے۔ رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۳۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہونے اور وہ سونا چاہے یا باہر جانا چاہے یا کھانا پینا چاہے تو استنجاء کرے اور وضو کرے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۳۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ سونے کا ارادہ کرتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۳۳۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور اگر کھانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے پھر کھانا کھاتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۳۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ حالت جنابت میں کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے وضو کر لیتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۴۰ غضیف بن حارث کی روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصہ میں غسل جنابت کرتے تھے یا آخری حصہ میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بسا اوقات پہلے حصہ میں غسل کرتے بسا اوقات پچھلے حصہ میں۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۴۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور پھر سوتے اور جب کھانے کا ارادہ کرتے استنجاء کرتے کلی کرتے اور پھر کھانا کھاتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۴۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جب اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کی حاجت ہوتی تو اپنی حاجت پوری کرتے اور پھر اسی طرح سو جاتے کہ آپ نے پانی کو چھوا تک نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور عبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۷۳۴۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کرتے اور پھر میرے پاس بیٹھ کر گرمی حاصل کرتے حالانکہ میں نے ابھی تک غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۴۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں ایک برتن سے پانی پیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی نبی کریم ﷺ برتن مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ رکھ کر میں نے پیا ہوتا اور آپ پانی پی لیتے۔ میں ہڈی سے گوشت نوچ رہی ہوتی پھر آپ ﷺ مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ لگا لیتے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا اور آپ گوشت نوچ کر کھانا شروع کرتے۔

رواہ عبد الرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۳۴۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ دیتے پھر قرآن پڑھنے لگتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۳۴۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھ لیتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور آپ قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۴۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ، میں نے عرض کیا: میں حالت حیض میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ رواہ عبد الرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطائف ۲۹ و ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۹۶

۲۷۳۴۸ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور پہنے ہوئے (یا اوڑھے ہوئے) کپڑے میں اسے پسینہ آجاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب ایسی صورت پیش آتی کی عورت ایک کپڑا اختیار کرتی تھی وہ اس سے پسینہ صاف کرتی، مرد بھی پسینہ صاف کرتا پھر اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی اور اسی میں نماز پڑھ لیتی تھی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۴۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنابت کپڑے اور زمین کو لاحق نہیں ہوتی اور نہ ہی جنبی شخص کو چھونے سے دوسرا شخص جنبی ہوتا ہے اور پانی کو بھی جنابت لاحق نہیں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۷۳۵۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ ایک شخص برتن میں وضو یا غسل کرے پھر پانی کے چھینٹے اس میں پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جن میں جنبی کو پسینہ آیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۲ "مسند عبداللہ بن عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو اسی حالت میں سو جایا کروں؟ آپ نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو وضو کر لیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۵۳ "مسند عبداللہ بن عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی شخص حالت جنابت میں سو سکتا ہے اور کھانا کھا سکتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں وہ وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۴ "مسند عبداللہ بن عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کے وقت مجھے جنابت لاحق ہو جاتی ہے میں کیا کروں؟ فرمایا: استنجا کرلو اور وضو کرکے سو جایا کرو۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی

۲۷۳۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا: جب سونا چاہے وضو کرلے چنانچہ کھانا بھی کھا سکتا ہے۔ رواہ العسکری

۲۷۳۵۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کر لیتی تھی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی اور آپ اعتکاف میں ہوتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حالت اعتکاف میں سر دھونا

۲۷۳۵۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنا سر میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر میری گود میں رکھ دیتے میں سر دھو دیتی اور کنگھی بھی کر دیتی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جنبی جب کھانا کھانا چاہے یا سونا چاہے یا دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کر لے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۹ مسور اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے میں تمہارا سر بکھرا بکھرا دیکھ رہی ہوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ام عمار مجھے کنگھی کرتی ہے اور اب وہ حالت حیض میں ہے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بیٹے! حیض کس کے ہاتھ میں ہے، رسول کریم ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھتے حالانکہ وہ حیض ہوتی اور حالت حیض میں ہوتی آپ کو بھی اس کا علم ہوتا آپ ﷺ اس کی گود کا تکیہ بنا لیتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے پھر وہ اٹھتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور چٹائی بچھاتی آپ اس پر نماز پڑھتے گویا حیض کسی کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۶۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص جنبی ہو اور وہ سونے یا کھانے کا ارادہ رکھتا ہو اسے وضو کر لینا چاہیے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ النسائی

غسل مسنون

۲۷۳۷۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کیا۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور پھر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ رواہ ابونعیم

۲۷۳۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فرمایا طہارت کی چھ قسمیں ہیں (۱) جنابت سے طہارت (۲) حمام سے طہارت (۳) غسل میت کے بعد طہارت (۴) سینگی لگوانے کے بعد طہارت (۵) غسل جمعہ (۶) اور غسل عیدین۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۷۲...... زاذان کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو ہر دن غسل کرو، فرمایا: نہیں بلکہ غسل مستحب ہے فرمایا: ہر جمعہ غسل کرو عیدالاضحیٰ، عیدالفطر اور عرفہ کے دن بھی غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ومسدد والبیہقی

باب...... پانی، پھتن، تیمم، مسح، حیض، نفاس، استحاضہ اور طہارت معذور کے بیان میں

فصل...... پانی کے بیان میں

۲۷۳۷۳...... حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا: آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ ورواہ ابن مردویہ وابن النجار من طریق عمرو بن دینار عن ابی الطفیل عن ابی بکر مرفوعاً مثلہ

۲۷۳۷۴...... ابوطفیل عامر بن واثلہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور مردہ حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی وابن مردویہ

۲۷۳۷۵...... "مسند عمر" حیان بن منقذ انصاری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھوپ میں گرم کیے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ رواہ ابن حبان فی کتاب الثقات والدارقطنی

۲۷۳۷۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کی پانی سے غسل کرو چونکہ یہ مبارک پانی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عبدالحکم فی فتوح مصر والبیہقی

۲۷۳۷۷...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سمندر کے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ! کونسا پانی ہے جو سمندر کے پانی سے زیادہ پاک ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۷۸...... عبداللہ بن ملیکہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں قضائے حاجت کے لئے گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے وضو کے لئے پانی مانگا لوگوں نے انہیں پانی نہ دیا، ام مہزول جو کہ زمانہ جاہلیت کے نو (۹) مشہور طوائف میں سے ایک طائفہ تھی بولی: اے امیر المؤمنین! یہ ہے پانی لیکن یہ ایسے مشکیزے میں ہے جسے دباغت نہیں دی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن تمیل سے فرمایا: کیا یہ وہی عورت ہے؟ کہا: جی ہاں فرمایا: پانی لاؤ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک بنایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۲ "ایضاً" میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور ہم اکٹھے برتن میں ہاتھ ڈالتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۵۱۳ "ایضاً" میں اور نبی کریم ﷺ اکٹھے غسل کرتے تھے ایک ہی برتن سے البتہ آپ غسل میں پہل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۱۴ "مسند عبداللہ بن عمر" ہم اور عورتیں اکٹھے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۵ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک ہی برتن سے مردوں اور عورتوں کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۱۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرد اور عورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اکٹھے ایک بڑے برتن سے وضو کر لیتے تھے۔

رواہ ابن النجار

۲۷۵۱۸ میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۵۱۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عورت کے جھوٹے پانی اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ عورت جنبی اور حائضہ نہ ہو، جب عورت تنہا پانی استعمال کرے تو اس کے بچے ہوئے پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۰ "مسند ام علی" ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۲۱ حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان کے پاس ایک برتن پایا جس میں پانی رکھا ہوا تھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ یہ پانی میرے غسل سے بچا ہوا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۲۲ "مسند ام صبیہ جہنیہ" ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات میرا ہاتھ اور رسول کریم ﷺ کا ہاتھ وضو کرتے وقت ایک ہی برتن میں پڑا رہتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۲۳ عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک ہی لحاف میں لیٹے ہوئے تھے، یکایک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف سے باہر نکل گئیں، آپ نے فرمایا: تم کو کیا ہوا؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! مجھے حیض آنے لگا ہے۔ آپ نے فرمایا: اٹھو اور تہبند باندھ کر میرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف میں آپ کے پاس داخل ہو گئیں۔ رواہ سعید بن منصور

درندوں کے جھوٹے پانی کا بیان

۲۷۵۲۴ یحییٰ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے گئے ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے حتیٰ کہ ایک حوض پر آ پہنچے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حوض کے مالک سے کہا: کیا تمہارے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! ہمیں مت بتلاؤ چونکہ ہم درندوں پر وارد ہوتے ہیں اور وہ ہمارے پانی پر وارد ہوتے ہیں۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والدارقطنی

۲۷۵۲۵ عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے لیے برتن رکھا بلی نے پانی پیا پھر بلی کے جھوٹے سے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا اور فرمایا: بلی تو گھر کا سامان ہے یا سامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۶۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے جھوٹے کیے ہوئے برتن کے متعلق فرماتے تھے کہ اسے ایک بار دھویا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بلی کے جھوٹے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی درندوں میں سے ہے اس کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ مسدد والدارقطنی

۲۷۵۲۸۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے متعلق فرمایا: جب برتن میں منہ ڈال جائے تو برتن کو سات مرتبہ دھو۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۵۲۹۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کرلیتے تھے جس سے پہلے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔
رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور

۲۷۵۳۰۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلی گھریلو سازوسامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۵۳۱۔۔۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اگر بلی برتن میں منہ ڈال دے تو کیا برتن دھویا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی تو گھریلو سازوسامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۳۲۔۔۔ انصار کے ایک آزاد کردہ غلام اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ انھوں نے اپنی آزاد کردہ باندی کو حشیش (گندم کھجوروں اور گوشت سے تیار کیا ہوا کھانا) ہدیہ دے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جب باندی ہدیہ لے کر حاضر ہوئی تو دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں باندی نے کھانا نیچے رکھ دیا اتنے میں بلی آئی اور کھانے میں سے کھانے لگی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عورتیں جمع تھیں جب آپ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو عورتوں کو دیکھا کہ جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا وہاں سے وہ نہیں نکال رہی تھیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہیں ہاتھ رکھا جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا اور فرمایا: بلی نجس نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۳۳۔۔۔ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گدھے کے اور بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

مراسیل حسن بصری

۲۷۵۳۴۔۔۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارے اور مکہ کے درمیان یہ جو حوض ہیں ان سے درندے اور کتے پانی پیتے رہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا پانی ان کے پیٹ میں چلا گیا وہ ان کے حصہ کا ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارے لیے پاک ہے۔ رواہ سعید بن منصور

برتنوں کا بیان

۲۷۵۳۵۔۔۔ اسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی ایک نصرانیہ کے سوا کسی سے نہ ملا پانی لے کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو وہ پانی بہت اچھا لگا اور فرمایا: یہ پانی کہاں سے لائے ہو؟ عرض کیا: اس نصرانیہ کے پاس سے لایا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر اس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اسلام قبول کرلو عورت نے سر سے کپڑا اٹھایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا سر بالکل سفید ہوچکا ہے وہ بولی: میں کیا اس عمر کے بعد اسلام قبول کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۳۶۔۔۔ اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم ملک شام میں تھے میں پانی لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے وضو کیا اور فرمایا: یہ پانی تم کہاں سے لائے ہو؟ میں نے ایسا میٹھا اور عمدہ پانی حتیٰ کہ آسمان کا پانی بھی نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں یہ پانی اس بوڑھی نصرانیہ کے گھر سے لایا ہوں جب آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اس بڑھیا کے پاس آئے اور فرمایا: اے بڑھیا اسلام قبول کرو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے، بڑھیا نے اپنے سر سے کپڑا اٹھایا کیا دیکھتے ہیں کہ بالکل سفید ہوچکا ہے بڑھیا بولی: میں

فصل...تیمم کے بیان میں

۲۷۵۴۶ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! ہم ایک ایک اور دو دو مہینوں تک پانی نہیں پاتے ہم کیا کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رہی بات میری سو میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھوں گا جب تک پانی نہ پالوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ فلاں جگہ اونٹ چرا رہے تھے آپ جانتے ہیں کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی؟ فرمایا: جی ہاں؟ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا۔ بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی تھی آپ نے زمین پر ہاتھ مارا پھر جھاڑ کر چہرے اور بازوؤں کا مسح کرلیا اور نصف بازوؤں تک مسح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین یہ میرا حق بنتا تھا اگر میں چاہتا آپ کو اللہ کی یاد دلا کر اس کا تذکرہ نہ کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز ایسا نہیں لیکن ان لوگوں کا انحصار تجھ پر ہے اور تو ہی اس کا ذمہ دار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۴۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ دیوار کے پاس آئے ایک ہاتھ دیوار پر مارا اور مسح کیا پھر فرمایا: تکبیر اور تسبیح کے لیے یہی کافی ہے حتیٰ کہ پانی پالو۔ رواہ الطحاوی وابن جریر

۲۷۵۴۸ حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک راستے پر تھے آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دیوار کے پاس آئے اور پیشاب صاف کیا اور فرمایا: میرے لیے تیمم کرنا حلال ہوگیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۴۹ ابو وائل کی روایت ہے کہ میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور اسے پانی دستیاب نہ ہو؟ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو رخصت دے دیں تو ممکن ہے کہ مٹی سے تیمم کرنے لگیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر قناعت کرلی ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

وضو اور غسل کا تیمم ایک طرح ہے

۲۷۵۵۰ ناجیہ بن کعب کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ اونٹوں کو چرا رہے تھے مجھے جنابت لاحق ہوگئی میں نے اپنے آپ کو چوپائے کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ کردیا تھا پھر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: جنابت کی صورت میں تمہیں تیمم ہی کافی تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہوجائے وہ آخری وقت تک پانی تلاش کرے اگر پانی نہ ملے تیمم کرے اور نماز پڑھے (اس کے بعد) اگر اسے پانی مل جائے غسل کرلے اور نماز نہ لوٹائے۔ رواہ خلف العکبری

۲۷۵۵۲ ابوالبختری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تیمم کے بارے میں فرمایا: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پانی نہ ملنے کی صورت میں) ہر نماز کے وقت تیمم کرلیا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ومسدد

۲۷۵۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں جنابت لاحق ہوجائے تو پانی مانگو اور خوب تلاش کرو اگر تمہیں پانی دستیاب نہ ہو تیمم کرلو اور نماز پڑھو جب پانی پر تمہیں دسترس حاصل ہوجائے غسل کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۵۔ ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس وقت تک پانی کا انتظار کرے جب تک اس کی نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔
رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۶ .... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی پانی نہ پائے تیمم کو آخری وقت تک موخر کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۷ ۔ ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص سفر میں ہو اور اسے جنابت لاحق ہو جائے جبکہ اس کے پاس تھوڑا پانی ہو اور غسل کرنے پر اسے پیاسا رہنے کا خوف ہو تو وہ تیمم کرے اور غسل نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی

۲۷۵۵۸ .. حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کرے۔ رواہ سعید بن المنصور و مسدد

۲۷۵۵۹ ..... "مسند عمار" حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اونٹوں کو چرا رہا تھا مجھے جنابت لاحق ہوگئی مجھے پانی نہ ملا میں نے چوپائے کی طرح مٹی میں اپنے آپ کو لوٹ پوٹ کر دیا پھر میں نے رسول اللہ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں خبر دی آپ نے فرمایا: تمہیں اس صورت میں تیمم ہی کافی تھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۵۶۰ .. "ایضاً" حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا جس کی وجہ سے لوگ اسے تلاش کرنے لگے اور آگے نہ جا سکے حتیٰ کہ صبح کا وقت ہو گیا جبکہ لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تیمم کا حکم نازل ہوا لوگوں نے زمین (مٹی) پر ہاتھ مار کر چہروں پر مسح کر لیا پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا بغلوں تک مسح کر لیا یا فرمایا کہ کہنیوں تک مسح کر لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۱ .. حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فلاں زمین میں اونٹوں کے ساتھ تھا مجھے جنابت لاحق ہوگئی تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں تو بس مٹی سے اتنا ہی کافی تھا اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ مٹی پر مارے پھر انہیں جھاڑ کر چہرے کا مسح کر لیا اور نصف بازوؤں کا بھی مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۲ . "ایضاً" ابن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے جس دن ہم فلاں جگہ تھے ہمیں پانی نہ ملا اور ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے تب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا: تمہیں یہی کافی تھا پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی اور پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۶۳ .. عبدالرحمن بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کے لیے روانہ کیا تو مجھے سخت سردی والی رات احتلام ہو گیا مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا ہلاک ہو جاؤں گا میں نے تیمم کیا اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹے میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تم نے بحالت جنابت اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! جس رات مجھے احتلام ہوا وہ رات نہایت درجے کی ٹھنڈی تھی مجھے خوف ہوا کہ اگر غسل کیا تو مر جاؤں گا مجھے فرمان باری تعالیٰ یاد آ گیا "ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما" تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمانے والا ہے۔ لہٰذا میں نے تیمم کر کے نماز پڑھا دی نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور کچھ نہیں فرمایا۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۷۵۶۴ .. ابوامامہ بن سہل بن حنیف، عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہو گئی، جب کہ آپ رضی اللہ عنہ لشکر کے امیر تھے عمرو نے موت کے خوف کی وجہ سے غسل نہ کیا، بحالت جنابت اپنے ہمراہیوں کو نماز پڑھا دی۔ جب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے اس کی تقریر فرمائی اور خاموش رہے۔

رواہ عبدالرزاق والخطیب فی المتفق

۲۷۵۶۵ ... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (پانی نہ ملنے پر) ہر نماز کے لیے تیمم کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۶ .... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مدینہ میں تھا وہاں کی ہوا میرے مزاج کے موافق نہ تھی (اور میں بیمار رہنے لگا) رسول کریم ﷺ نے مجھے بکریاں دے کر جنگل کو چلے جانے کا حکم دیا مجھے جنابت لاحق ہوئی میں نے مٹی سے تیمم کر لیا اسی حالت میں میں نے کئی

دنوں تک نماز پڑھی میرے دل میں کچھ تردد پیدا ہو گیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاکت تک پہنچ گیا ہوں میں نے ایک اونٹ تیار کرنے کا حکم دیا اونٹ پر سامان سفر باندھ دیا گیا اور پھر میں سوار ہو کر مدینہ گیا میں نے رسول کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد کے سائے میں بیٹھے پایا میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا سبحان اللہ ابوذر! میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں جنبی ہو گیا تھا اور میں کئی دنوں تک تیمم کرتا رہا پھر مجھے کچھ شک ہوا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا چنانچہ سیاہ فام باندی ایک برتن میں پانی لائی جو اوپر سے چھلک رہا تھا جو اس بات کی خبر دے رہا تھا کہ وہ بھرا ہوا نہیں ہے۔ میں سواری کی اوٹ میں چلا گیا چنانچہ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے میرے آگے ستر کر لیا میں نے غسل کر لیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی کافی ہوتی ہے جب تک تمہیں پانی نہ ملے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ملے۔ جب پانی پا لو غسل کر لو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۱۷ اے ابوذر! پاک مٹی تمہیں کافی ہے اگرچہ تم دس سال تک پانی نہ پاؤ۔ جب تمہیں پانی مل جائے غسل کر لو۔

رواہ عبدالرزاق وابوداؤد الطیالسی والطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر

پاک مٹی پانی کی قائم مقام ہے

۲۷۵۱۸ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے پاس کچھ بکریاں آگئیں آپ نے مجھے حکم دیا: اے ابوذر! ان بکریوں کو لے کر دیہات میں چلے جاؤ چنانچہ میں دیہات تک چلا گیا وہاں مجھے جنابت لاحق ہوئی تقریباً پانچ چھ دن اسی حالت میں رہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تیری ماں تجھے گم پائے آپ نے ایک بڑا سا برتن پانی سے بھرا ہوا منگوایا میں نے سواری کی اوٹ میں غسل کیا مجھے یوں محسوس ہوا گویا میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اٹھا کر پھینک دیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ہو جب پانی پاؤ غسل کر لو۔ رواہ الضیاء

۲۷۵۱۹ "مسند ابی ہریرۃ" جب آیت تیمم نازل ہوئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کیا کروں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن آپ کو گھر پر نہ پایا میں آپ کی تلاش میں نکل پڑا چنانچہ میں نے آپ کو سامنے سے آتے ہوئے پایا جب آپ نے مجھے دیکھا اور میرے آنے کی وجہ معلوم کی آپ نے پیشاب کیا پھر زمین پر دونوں ہاتھ مارے پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۲۰ "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم چار پانچ ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہم میں نفاس والی عورت، حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ آدمی تیمم سے صرف ایک ہی نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمم کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۳۱ والضعیفۃ ۴۲۳۔

حیض ونفاس والی بھی تیمم کرے

۲۷۵۲۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دیہات کے کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہم لوگ تقریباً تین چار ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہمارے بیچ جنبی، نفاس والی عورت اور حائضہ بھی ہوتی ہے جبکہ ہم پانی نہیں پاتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے پھر آپ نے تیمم کا طریقہ بتاتے ہوئے زمین پر ہاتھ مارے اور چہرے کا مسح کر لیا پھر دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۷۳ ۔ عطا کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے جماع کر لیا جبکہ ان کے پاس پانی نہیں تھا انھوں نے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کر لیا پھر ان کے دل میں کچھ تردد پیدا ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ سے تین دن کی مسافت پر تھے، جب مدینہ پہنچے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ چکے ہیں، لوگوں سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا پتہ چلا کہ آپ رفع حاجت کے لیے گئے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے چل دیئے نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور زمین کی طرف جھک کر دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر جھاڑ کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۴ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تیمم چہرے اور ہاتھوں کا ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۵ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مریض کو تیمم کرنے میں رخصت دی گئی ہے اگرچہ وہ پانی پاتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۶ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ایک جگہ تیمم کرتے دیکھا اس جگہ کو مربدنَعَم کہا جاتا ہے حالانکہ آپ مدینہ کے گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۵۷۷ ۔ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جنبی ہو گئے جبکہ وہ نبی کریم ﷺ سے تین دن کی مسافت پر تھے ابوذر رضی اللہ عنہ جب مدینہ پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور رفع حاجت کے لیے چلے گئے تھے پھر آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۷۸ ۔ عطاء کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے عہد میں کچھ لوگوں کو دانے نکل گئے تھے ایک شخص مر گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے اسے ضائع کیا اللہ تعالیٰ انھیں ضائع کرے، لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ اسے قتل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: ... بظاہر یہی لگتا ہے کہ وہ شخص غسل کرنے کی وجہ سے مرا تھا۔ از مترجم

۲۷۵۷۹ ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنگل میں جنابت لاحق ہو جائے اور اس کے پاس تھوڑا پانی ہو وہ تشنگی کی بنیاد پر پانی سے پیاس بجھائے اور مٹی سے تیمم کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۸۰ ... "مسند اسلع بن شریک الاعرجی" اسلع بن شریک کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کو سفر کے لیے تیار کرتا تھا چنانچہ ایک رات مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور اس رات شدید سردی تھی، رسول اللہ ﷺ نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا، میں نے حالت جنابت میں سواری تیار کرنا اچھا نہ سمجھا جبکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے مجھے مر جانے کا خوف دامن گیر ہوا یا تم بیمار پڑ جاؤ گا، میں نے انصار میں سے ایک شخص کو حکم دیا اس نے آپ کی اونٹنی تیار کی، پھر میں نے پتھروں سے آگ روشن کی اور پانی گرم کر کے غسل کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا ملا آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے اسلع! کیا وجہ ہے میں تمہاری سواری متغیر دیکھتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری سواری مضطرب دیکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ سواری میں نے تیار نہیں کی بلکہ ایک انصاری نے تیار کی ہے۔

آپ نے وجہ دریافت کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی سردی کی وجہ سے مجھے اپنی جان کا خطرہ تھا تب میں نے اسے سواری تیار کرنے کا کہا بعد میں نے آگ جلا کر پانی گرم کیا اور اس سے غسل کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی:

یاایھا الذین آمنوا لاتقربوا الصلاۃ الی قولہ عفوا غفورا

رواہ الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی والطبرانی وابن مردویہ وابونعیم والبیہقی والضیاء

۲۷۵۸۱ ... "ایضاً" اسلع کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا آپ کی لیے سواری تیار کرتا تھا ایک رات آپ نے مجھے فرمایا: اے اسلع! اٹھو اور میرے لیے سواری تیار کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ جبرئیل امین آیت تیمم لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسلع! اٹھو اور تیمم کرو آپ نے مجھے تیمم کا طریقہ سکھلایا، دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر انھیں جھاڑا پھر چہرے کا مسح کیا حتیٰ کہ داڑھی پر بھی ہاتھ پھیر لیے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور دونوں ہاتھ ایک دوسرے سے رگڑے اور پھر جھاڑے پھر آپ نے کہنیوں تک ظاہر و باطن سے ہاتھوں کا مسح کیا پھر میں نے سواری تیار کی آپ روانہ ہو گئے اور راستے میں ایک جگہ پانی پر

سے گزر ہوا مجھے فرمایا: اے اسلع! غسل کرلو۔

رواہ ابن سعد وعبد بن حمید وابن جریر والقاضی اسمٰعیل فی الاحکام والطحاوی والدارقطنی والطبرانی وابونعیم والبیہقی

۲۷۵۸۲۔ "مسند اسلع بن اسقع" خطیب نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے: ابو مسلم غالب بن علی بن محمد رازی (میرے پاس رے میں) حسین بن احمد بن محمد صفار (ہرات میں) عبدالملک بن محمد بن عبدالوہاب ابو محمد، داؤد بن احمد ابو سلیمان بغدادی بیرامیاط میں رہتے تھے ہمیں حدیث املا کرائی ابو عبدالرحمن عمر بن خالد شیبانی مروانی، ربیع بن بدر، ہیثم بن زریق اپنے والد کے سند سے حضرت اسلع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری کے آگے چلتا تھا لیکن مجھے جنابت لاحق ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اسلع! ہمارے لیے سواری تیار کرو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں تو جنابت میں مبتلا ہوگیا ہوں جبکہ پانی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اے اسلع! آؤ میں تمہیں تیمم کا طریقہ بتاتا ہوں جیسا کہ جبرئیل امین نے مجھے اس کا طریقہ بتایا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھے راستے کے کنارے پر لے گئے اور مجھے تیمم کا طریقہ سکھایا۔ ابو عبدالرحمن کہتے ہیں: مجھے ربیع نے تیمم کا طریقہ سکھایا، جس طرح انھیں ان کے باپ نے سکھایا اور انھیں جس طرح ان کے دادا نے سکھایا اور انھیں جس طرح اسلع رضی اللہ عنہ نے سکھایا اور انھیں جس طرح نبی کریم ﷺ نے سکھایا اور آپ کو جس طرح جبرئیل امین نے سکھایا۔ عبدالملک کہتے ہیں: ہمیں ابو سلیمان نے تیمم کا طریقہ سکھایا۔ حسین کہتے ہیں: ہمیں عبدالملک نے سکھایا۔ غالب کہتے ہیں: ہمیں حسین بن احمد نے تیمم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں عبدالملک نے سکھایا۔ خطیب کہتے ہیں: ہمیں غالب نے تیمم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں حسین نے سکھایا کہ انھوں نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھ زمین پر مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا۔

فصل..... موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۷۵۸۳۔ "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے سفر میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر پانی سے مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والبزار وابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی وسعید بن المنصور

۲۷۵۸۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: اگرچہ کوئی بول وبراز سے فارغ ہو کیا تب بھی موزوں کا مسح کرلے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، اگرچہ بول وبراز کی حاجت کیوں نہ پیش آئی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن ماجہ وابن جریر فی تہذیب الآثار

۲۷۵۸۵۔ زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: ہم موزوں پر مسح کریں مسافر تین دن تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی

۲۷۵۸۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کریں۔ رواہ ابن شاہین فی السنۃ

۲۷۵۸۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: آپ نے حکم دیا کہ موزے کی پشت پر مسح کیا جائے مسافر تین دن تین رات مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابویعلی وابن جریر والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۷۵۸۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کا حکم دیتے سنا ہے کہ جب طہارت کی حالت میں موزے پہنے جائیں ان کی پشت پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۷۵۸۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مصر سے حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے دنوں سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ عقبہ نے جواب دیا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا۔

رواہ ابن ماجہ والدارقطنی والطحاوی وابویعلی وسعید بن المنصور

۲۷۵۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پاؤں کو پاک کر کے موزوں میں داخل کرے وہ آئندہ اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔ رواہ الطحاوی

۲۷۵۹۱ نافع وعبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور اس کا انکار کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے والد سے پوچھ لو جب ان کے پاس واپس جاؤ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پوچھنا بھول گئے کچھ عرصہ بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لانے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا تم نے اپنے والد سے پوچھا ہے؟ جواب دیا نہیں۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے فرمایا جب تم پاؤں موزوں میں داخل کرو بشرطیکہ پاؤں پاک ہوں تو موزوں پر مسح کر لو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر کوئی پاخانے سے فارغ ہو کر آئے وہ بھی مسح کرے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ کوئی پاخانے سے فارغ ہو کر آئے وہ بھی مسح کرے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل

۲۷۵۹۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عراقین میں موزوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے اس کا انکار کیا چنانچہ جب ہم دونوں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے والد سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھ لو جس کا تم نے مجھ پر انکار کیا تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، جب تمہیں سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں تو پھر اس کے متعلق کسی اور سے سوال مت کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابو یعلی

۲۷۵۹۳ عبدالرحمن بن ابی لیلی کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے شوال کا چاند دیکھ لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! افطار کر لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ پانی کے ایک برتن کی طرف اٹھے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا وہ شخص بولا: امیر المومنین! بخدا میں صرف اسی لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے متعلق آپ سے پوچھوں۔ کیا آپ نے کسی اور کو بھی موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا: جی ہاں مجھ سے ایسی ہستی کو دیکھا ہے جو مجھ سے اور ساری امت سے افضل واعلیٰ ہے چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کرتے دیکھا آپ ﷺ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا اور اس کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکالے پھر مغرب کی نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق وابن سعد والبزار

۲۷۵۹۴ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسح کا انکار کیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا عبداللہ نے موزوں پر مسح کرنے کا انکار کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی مسلمان کے دل میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق خلجان نہیں پڑنا چاہیے اگرچہ وہ پاخانے سے فارغ ہو کر کیوں نہ آیا ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۹۵ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا تمہارا چچا یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ جب تم اپنے پاؤں پاک کر کے موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کر سکتے ہو اگرچہ تم پاخانے سے فارغ ہو کر کیوں نہ آئے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۹۶ ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ جس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کا جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میں ادھر موجود تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۹۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہن لے وہ ان پر مسح کرے اور انہیں پہن کر نماز پڑھے چاہے تو موزے نہ اتارے سوائے حالت جنابت کی صورت میں اتارے۔ رواہ الدار قطنی

۲۷۵۹۸ عبدالرحمن بن ابی لیلی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوایا، وضو کیا اور

۲۷۶۰۷ ـــ ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا موزوں پر مسح کرنے کے متعلق اختلاف ہوگیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا موزوں پر مسح کرو، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں مسح نہیں کرتا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا موزوں پر مسح کرو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میرے اور تمہارے درمیان تمہارے والد فیصلہ کریں گے چنانچہ ہم دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے مسئلہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا چچا تم سے زیادہ علم رکھتا ہے جب تم موزے طہارت کی حالت میں پہنو پھر تمہیں حدث لاحق ہو وضو کرو اور موزوں پر مسح کرلو موزوں پر مسح کرلینا تمہیں اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات کے لیے کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: ...... یعنی اسی وقت تک ایک دن اور ایک رات تک جب وضو ٹوٹے تو دوبارہ وضو کرنے کی صورت میں موزوں پر دوبارہ مسح کرنا ہوا۔ از مترجم

مدت مسح کی ابتداء وانتہاء

۲۷۶۰۸ ـــ ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسح ایک دن اور ایک رات کے لیے ہے اسی وقت تک جس وقت مسح کیا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۹ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ سزاوار تھے بنسبت ظاہری حصہ (پشت) کے لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ و ابو داؤد

۲۷۶۱۰ ـــ شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ چونکہ وہ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر بھی کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا ان سے پوچھو۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ ہمیں مسح کرنے کا حکم دیتے تھے کہ مقیم ایک دن ایک رات تک موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور مسافر تین دن تین رات تک۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی والحمیدی وسعید بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والعدنی والدارمی ومسلم والنسائی وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان

۲۷۶۱۱ ـــ ''مسند علی'' شعبی کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں موزوں پر اور اوڑھنی پر بھی مسح کرسکتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۱۲ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو موزوں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق تھے حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدارمی وابو داؤد والطحاوی والدارقطنی

۲۷۶۱۳ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سمجھتا تھا موزوں کے تلوے پشت کی بنسبت مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں حتیٰ کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ ابو داؤد وابو یعلی وعبداللہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۷۶۱۴ ـــ زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا تم فقیہ ہو جو تم یہ حدیث بیان کرتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا؟! ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں یہ چیز واقع میں ایسی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے جان بوجھ کر رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ العقیلی وفیہ زکریا بن یحیی الکسائی قال فیہ یحیی رجل سوء یحدث باحادیث سوء

۲۷۶۱۵ ـــ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مسافر ہو تو تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور اگر مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات مسح کرسکتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۷۶۱۶۔۔۔ کعب بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:۔۔۔ سوتی جرابیں جن کے نیچے چمڑا لگا ہو اور پانی ان میں جذب نہ ہوتا ہو ایسی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ہی جرابیں پہن رکھی تھیں۔

۲۷۶۱۷۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے پھر واپس آئے اور فرمایا: کیا پانی ہے؟ میں وضو کے لیے پانی لایا آپ نے وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا اور لشکر کے ساتھ ملے اور لوگوں کو امامت کرائی۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۶۱۸۔۔۔ ”ایضاً“ ابو یعفور کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا: موزوں پر مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۱۹۔۔۔ ”مسند بدیل حنیف بن الحکم“ عبدالرحمن بن عمر قطان، رشدین بن سعد موسیٰ بن علی بن رباح لخمی اپنے والد بدیل سے روایت نقل کرتے ہیں بدیل کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ البارودی وابن مندہ وابونعیم وقال غریب تفرد بہ عبدالرحمن بن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے چونکہ رشدین بن سعد ضعیف ہے دیکھئے الاصابہ لابن حجر ۱/۱۴۲ رقم ۹۱۰

۲۷۶۲۰۔۔۔ ”مسند براء بن عازب“ اسماعیل، رجاء بن ابی کی سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۲۱۔۔۔ ”ایضاً“ یحییٰ بن ہانی، رجاء زبیدی سے نقل کرتے ہیں، رجاء کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کیا: کیا آپ موزے اتارتے نہیں؟ فرمایا: میں نے موزے پہنے میرے پاؤں پاک تھے۔ رواہ الذہبی

۲۷۶۲۲۔۔۔ ”مسند بریدہ بن حصیب الاسلمی“ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو ایک کام کرتے دیکھا ہے جو قبل ازیں آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۳۔۔۔ بریدہ بن حصیب کی روایت ہے کہ نجاشی نے نبی کریم ﷺ کے لیے سیاہ رنگ کے دو موزے ہدیہ میں بھیجے آپ نے موزے پہنے اور ان پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم

۲۷۶۲۴۔۔۔ ”مسند بلال بن رباح حبشی“ بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں اور اوڑھنی پر مسح کیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والطبرانی والبرودی

۲۷۶۲۵۔۔۔ بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو چرمی موزوں اور اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۶۔۔۔ ابو عبدالرحمن کی روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ تب میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، ہم نے ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا: انھوں نے کہا: رسول کریم ﷺ حاجت سے فارغ ہوتے ہم آپ کے لیے پانی لاتے آپ وضو کرتے چرمی موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۷۔۔۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:۔ عمامہ پر مسح کرنے کے متعلق اعمال کے ذیل میں بحث کی جائے گی۔

۲۷۶۲۸۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں تین دن تک اپنے موزے نہ اتاروں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۲۹۔ سماک بن حرب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۰۔ "مسند جابر بن عبداللہ" ابوعبیدہ بن محمد بن عمار کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا: اے بھتیجے! موزوں پر مسح کرنا سنت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۳۱۔ "ایضاً" ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کی روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا؟ انھوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ میں نے پوچھا: عمامہ پر مسح کرنا؟ انھوں نے کہا: بالوں پر پانی سے مسح کرو۔ رواہ سعید بن منصور

۲۷۶۳۲۔ "مسند جریر بجلی" ہمام بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا: آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ فرمایا: میرے لیے کوئی چیز مانع نہیں کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۶۳۳۔ "ایضاً" جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۳۴۔ ۔۔۔میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا جبکہ سورت مائدہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۳۵۔ طارق بن عبداللہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے پھر انھوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۶۔ "مسند عمرو بن امیہ ضمری" حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا

رواہ ابن ابی شیبۃ

موزوں پر مسح کے بارے میں عمل رسول ﷺ

۲۷۶۳۷۔ حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں نے ایک طرف ہونے کا ارادہ کیا آپ نے مجھے بلایا میں آپ کے قریب ہو گیا پھر آپ جب فارغ ہو گئے میں آپ کے پاس پانی لایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

فائدہ:۔۔۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جیسا کہ دوسری احادیث میں آیا ہے کہ آپ کی کمر میں درد تھا بیٹھنے سے تکلیف ہوتی تھی آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۲۷۶۳۸۔ "ایضاً" ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے مسافر موزوں پر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۹۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: مسافر تین دن تین رات تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واخرج فی تاریخہ وقال: ان کان ھذا محفوظاً فھو حسن

۲۷۶۴۰۔ ابوالعلاء بن محمد بن سعد کی روایت ہے کہ میں نے قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی، چنانچہ قیس رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دریائے دجلہ پر آئے اور موزوں پر مسح کیا اور انگلیوں کھول کر موزوں پر مسح کیا میں نے موزوں پر انگلیوں کے نشانات دیکھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والبخاری فی تاریخہ وابن جریر وابن عساکر

کریمﷺ کو یہ دو چیزیں کرتے دیکھا (۱) موزوں پر مسح کرنا (۲) اور سربراہ کا رعیت کے پیچھے نماز پڑھنا چنانچہ میں نے نبی کریمﷺ کو فجر کی دو رکعتیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۲..... حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے نبی کریمﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۵۳..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول کریمﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ جب رفع حاجت کے لیے جاتے تو دور تک نکل جاتے تھے اس بار بھی آپ رفع حاجت کے لیے چل پڑے اور مجھ سے فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لاؤ میں پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۵۴..... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریمﷺ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ اگر سائل اپنا مسئلہ پیش کرتا تو آپ پانچ دن مدت مقرر فرما دیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والطبرانی

۲۷۶۵۵..... اسلح مولائے ابی ایوب رضی اللہ عنہ لوگوں کو موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے جبکہ خود پاؤں دھوتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ بھلا ایسا کیوں ہے کہ آپ لوگوں کو مسح کرنے کا کہتے ہیں اور خود پاؤں دھو لیتے ہیں۔ اسلح رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت بری ہوگی بات کہ کوئی چیز تمہیں باعث مشقت حاصل ہو جائے اور اس کا گناہ مجھ پر ہو۔ حالانکہ میں رسول کریمﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے اور آپ دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے تھے لیکن مجھے وضو (پاؤں دھونے) سے بہت محبت ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابویعلی وابن جریر

۲۷۶۵۶..... ”مسند ابی بکرۃ“ نبی کریمﷺ نے مسافر کیلئے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۵۷..... ”مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ“ ابو مسلم کہتے ہیں میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کے لیے موزے اتارتے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موزوں، عمامہ اور پیشانی (کی بقدر سر) پر مسح کرو چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۲۳

۲۷۶۵۸..... ”مسند سہل بن سعد ساعدی“ عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریمﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم بھی دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۹..... ”ایضاً“ سعید بن المنصور، یعقوب بن عبدالرحمن ابوحازم کی سند سے مروی ہے کہ ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے کہا: آپ موزے اتارتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں چونکہ میں نے اس ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے اور تم سے بدرجہا افضل ہے۔

۲۷۶۶۰..... ”مسند عبادۃ بن الصامت“ ابوعمر رازی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریمﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۱..... سلیمان بن زیاد حضرمی کی روایت ہے کہ انھوں نے صحابی رسول کریمﷺ عبداللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۲..... خالد بن سعد و ہمام بن الحارث دونوں کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۳..... عیاض بن نھلہ کہتے ہیں: میں بیٹھا وضو کر رہا تھا اتنے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں اپنے موزے اتارنا چاہتا تھا ابوموسیٰ نے فرمایا: موزے پہنے رہو اور ان پر مسح کرلو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۴... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۶۵ عطاء بن یسار حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ بلال رضی اللہ عنہ؛ محل میں داخل ہوئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے اور ان دونوں کو خبر دی کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۶... ابوصبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا حتیٰ کہ ان کے پیشاب پر جھاگ چڑھ آئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور جوتوں (موزوں) پر مسح کرلیا پھر مسجد میں داخل ہوئے جوتے اتار کر آستین میں رکھ لیے پھر نماز پڑھی معمر کہتے ہیں: مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ویسا ہی کیا تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۶۷ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے موزوں کے بارے میں فرمایا: مسافر تین دن تین رات موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۸... موسیٰ بن سلمہ ہذلی کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا: انھوں نے فرمایا: مسافر تین دن تین رات تک مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابوداؤد

۲۷۶۶۹... عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بمثل بالا کے حدیث روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۰... مقسم کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سورت مائدہ کے نزول سے قبل موزوں پر مسح کیا ہے کیا آپ ﷺ نے نزول سورت مائدہ کے بعد بھی مسح کیا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔ رواہ ابن جریر

خلاء میں بھی موزوں پر مسح

۲۷۶۷۱ عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: موزوں پر مسح کرو اگرچہ تم خلاء میں داخل ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۲ - طاؤس سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم دونوں پاؤں کو پاکی کی حالت میں موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کرلو۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۳... محمد بن سعد کی روایت ہے کہ وہ سلیمان سے وضو کرتے تھے ایک دن قضائے حاجت سے فارغ ہوکر ہمارے پاس تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا ہم نے مسح کی وجہ سے ان پر تعجب کیا ہم نے کہا: آپ نے یہ کیا کیا ہے؟ وہ بولے: مجھے ابواسامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے جیسا میں نے کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۷۴ یحییٰ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا میں نے انھیں فرماتے سنا: موزوں پر مسح کرو لوگوں نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حکم سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں نے اپنے ان ساتھیوں سے سنا ہے جنھیں میں تہمت زدہ نہیں کرسکتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۷۵... "مسند اسامہ بن زید" نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۶۷۶... "مسند انس" سعید بن عبداللہ بن ضرار کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں آتے دیکھا پھر بیت الخلاء سے باہر نکلے آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر سفید ٹوپی تھی جو مختلف ٹکڑوں سے جڑے ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے ٹوپی اور عمامہ پر مسح کیا آپ کی سیاہ رنگ کی منقش جرابیں تھیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۷ "ایضاً" ہمام کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر کھڑے ہوئے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور قلانسے پر بھی مسح کیا پھر فرض نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۸ "ایضاً" مسروق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جو شخص موزے اتارے اور ان پر مسح نہ کرے (بلکہ پاؤں دھوئے) انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شخص تکلیف ہے (زیادتی کرتا ہے) رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۹ "ایضاً" یحییٰ بن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کرتے تھے ایک شخص نے کہا کیا آپ نے یہ عمل نبی کریم ﷺ سے سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن اپنے ان دوستوں سے سنا ہے میں انہیں متہم نہیں سمجھتا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۶۸۰ "مسند علی" مجھے رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الدار قطنی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۱۳۸

۲۷۶۸۱ ابوالعمر داری کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے والد صاحب سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۸۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا موزوں پر صرف ایک بار مسح کیا جائے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۳ "مسند عبداللہ بن عمرؓ" رسول کریم ﷺ نے حالت حضر میں ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا اور مسافر کے لیے تین دن تین رات۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق

۲۷۶۸۴ ابراہیم کہتے ہیں جس نے مسح ترک کیا (اعتقاداً) اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو اسے شیطان کا عمل سمجھتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۸۵ ابراہیم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جس شخص نے (اعتقاداً) مسح کرنا ترک کیا سمجھو اسے یہ تعلیم شیطان نے دی ہے اور اس نے سنت سے روگردانی کی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۶ ابراہیم کی روایت ہے فرماتے ہیں: جس شخص نے مسح سے روگردانی کی اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اس کا ارتکاب شیطان کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

موزوں پر مسح کا طریقہ

۲۷۶۸۷ حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں موزوں پر مسح یوں ہے کہ انگلیوں سے خطوط کھینچے جائیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۸ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آیا کہ موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا پاؤں دھونا؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پاؤں دھونے کا حکم کتاب اللہ میں ہے اور مسح کرنے کا ثبوت سنت رسول اللہ ﷺ میں ہے۔

۲۷۶۸۹ ابراہیم کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرتے اور جرابوں پر بھی مسح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ... جن جرابوں کے تلے چمڑے کے ہوں اور موٹی ہوں ان پر مسح جائز ہے اور حدیث میں یہی مراد ہیں۔

۲۷۶۹۰ حارث بن سوید اور ابو وائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۹۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق فرماتے تھے کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۹۲ رباحیوں میں سے تیمی نامی شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منادی کو پکارتے ہوئے سنا ہے وہ کہہ رہا تھا اے

فصل ...... حیض نفاس اور استحاضہ کے بیان میں

حیض

۲۷۷۰۳ حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حائضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کو وضو کرائے اور ہاتھ برتن میں داخل کرلے جبکہ اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۰۴... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا حائضہ کے ساتھ کھانا کھایا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حائضہ کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۲۷۷۰۵... ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حائضہ عورت کا خون جب منقطع ہوجائے اور وہ جب تک غسل نہ کرے حائضہ کے حکم میں ہے۔ رواہ ابن الصباء فی مسند ابی حنیفۃ والدار قطنی

۲۷۷۰۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے حبیب جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جب ہماری ماں حوا علیہا السلام کو حیض کا خون آیا تو انہوں نے اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کی: یا اللہ! مجھے خون آیا ہے اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں، اللہ تعالیٰ نے حوا علیہا السلام کو پیغام بھیجا چنانچہ فرشتے نے آواز دی کہ میں (اللہ تعالیٰ) ضرور تجھے اور تیری اولاد کو خون آلود کروں گا اور اسے کفارہ اور گناہوں سے پاکی کا باعث بناؤں گا۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد والدیلمی

۲۷۷۰۷ ابو حوزا کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو شام کا کھانا ترک کرنے سے منع فرماتے تھے حیض کے خون کی وجہ سے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۰۸ محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ان کی کوئی بیوی حالت حیض میں کنگھی کر دیتی تھی۔ اور آپ فرماتے: اس کا حیض اس کے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۰۹ "مسند عائشہ رضی اللہ عنہا" معاذہ عدویہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا وجہ ہے حائضہ عورت روزے کی قضا کرتی ہے جبکہ نماز کی قضا نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہمیں بھی حیض کا عارضہ پیش آتا تھا اور ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں۔ ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا گیا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۱۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں آپ نے ہم میں سے کسی عورت کو نماز کی قضا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

حیض سے پاک ہونے کے بعد نماز

۲۷۷۱۱... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب حائضہ عورت عصر کے بعد پاک ہوجائے تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب مغرب کے بعد پاک ہو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے۔ رواہ الضیاء

۲۷۷۱۲... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس عورتیں آتیں اور حیض کے متعلق سوال کرتیں آپ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: تمہاری خرابی ہو اس وقت تک نماز مت پڑھو جب تک روئی وغیرہ کی خالص سفیدی نہ دیکھ لو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۱۳. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہو جاتی ہیں رسول کریم ﷺ اسے تہبند کس کر باندھ لینے کا حکم دیتے اور پھر اس کے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ رواہ سعید بن منصور

فائدہ: ... احادیث میں جہاں بھی حائضہ کے ساتھ مباشرت کا لفظ آتا ہے اس سے مراد بیوی کے ساتھ لپٹ کر لیٹنا اور سونا ہے۔ جماع مراد نہیں۔

۲۷۷۱۴. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ حالت حیض میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک لحاف میں سو جاتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۱۵... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا ہے کہ عورت اگر حائضہ ہو تو شوہر کا اس کے ساتھ مباشرت کرنا کہاں تک حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جونہی حیض آئے تو مرد کو بیوی سے الگ ہو جانا چاہیے اور جب حیض سکون پکڑے تو عورت اپنے درمیان تہبند کو س کر باندھ لے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: ... یعنی ابتدا میں حیض جوش سے جاری ہوتا ہے جب حیض کا خون سکون پکڑے تو عورت کو تہبند باندھ کر خاوند کے پاس لیٹنا چاہیے۔ البتہ اس میں قدرے تفصیل ہے جو شخص اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو وہ حائضہ عورت کے ساتھ لیٹ سکتا ہے اور جس شخص کو اپنے نفس پر قابو رکھنے کا یقین نہ ہو اور حرام کے ارتکاب کا خوف ہو وہ حائضہ بیوی کے قریب بھی نہ جائے۔

۲۷۷۱۶. علقمہ بن ابی علقمہ کی روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھے خبر دی ہے کہ عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ زردی مائل خون دیکھے غسل کر کے نماز پڑھ سکتی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں حتیٰ کہ خالص سفیدی نہ دیکھ لے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۷... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا عورتوں کو حیض سے پاک ہونے پر حکم دیتی تھیں کہ حیض کی بدبو ختم کرنے کے لیے اندام نہانی میں خوشبو رکھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۸. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حاملہ عورت زردی دیکھ لے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کر کے نماز پڑھ لے اور جب خون دیکھے تو غسل کر کے نماز پڑھے بالغرض حاملہ عورت کسی حال میں نماز نہ چھوڑے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۹. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مرد اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے بشرطیکہ عورت اپنے نچلے حصہ میں کپڑا رکھ لے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۰. نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر فتویٰ طلب کیا کہ آیا مرد حائضہ عورت سے مباشرت کر سکتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں عورت اپنے نچلے حصہ میں کپڑا رکھ لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۱. مسروق کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور عرض کیا: ام المومنین! مرد کے لیے اپنی حائضہ بیوی سے کس حد تک مباشرت کرنا حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: شرمگاہ کے علاوہ وہ مباشرت کر سکتا ہے۔ میں نے عرض کیا: روزہ کی حالت میں میرے لیے بیوی کے ساتھ کس حد تک مباشرت کرنا حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سوائے جماع کے سب کچھ کر سکتے ہو۔

رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا علاج

۲۷۷۲۲... واصل مولیٰ ابن عیینہ ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اگر کسی عورت کا حیض طویل تر ہو جائے اور رکنے کا نام نہ لے آیا عورت خون منقطع کرنے کے لیے دوائی پی سکتی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا بلکہ آپ

رضی اللہ عنہ نے جلو کے درخت کا پانی اس کے لیے تجویز فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۳..."مسند ام عطیہ" ام عطیہ کہتی ہیں: ہم زردی مائل اور گدلے رنگ کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق و سعید بن المنصور

۲۷۷۲۴... ام عطیہ کہتی ہیں: ہم مٹیالے رنگ کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۲۵... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں اور مومنین کی بیویاں جب حائضہ ہو جاتیں تو آپ ﷺ انہیں نمازی کی قضاء کا حکم نہیں دیتے تھے جس طرح کہ آپ روزوں کی قضاء کا حکم دیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۶... ابراہیم کی روایت ہے کہ ازواج مطہرات اور مومنوں کی عورتیں اپنے ایام حیض کی فوت شدہ نمازیں نہیں قضا کرتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۷... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حائضہ قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھ سکتی البتہ جب چاہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۸... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حائضہ مسجد میں کوئی چیز جا کے رکھ سکتی ہے اور مسجد سے کوئی چیز اٹھا بھی سکتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق و سعید بن المنصور

۲۷۷۲۹... حسن بن ابی سعید عطاء طاؤس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب عورت حیض کے خون سے پاک ہو جائے اور مرد شدت سے جماع کی حاجت محسوس کرتا ہو تو وہ بیوی کو وضو کرنے کا حکم دے اور پھر اپنی حاجت پوری کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۳۰... عبدالعزیز بن صفوان بن سلیم عطاء بن یسار سے نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیوی اگر حائضہ ہو تو اس سے مباشرت کس حد تک حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: عورت ازار باندھ لے پھر ازار کے اوپر سے تم مباشرت کر سکتے ہو۔

کلام:...حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا البتہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲۸۱/۱ میں لکھا ہے کہ طبرانی نے کبیر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس کی سند میں ابونعیم ضرار بن صرد ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۷۷۳۱... یعقوب بن عبدالرحمن و عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ حدیث مذکورہ بالا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔

۲۷۷۳۲... عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت غروب آفتاب سے قبل پاک ہو جائے وہ دن کی ساری نمازیں پڑھے گی اور جب طلوع فجر سے قبل پاک ہو جائے تو رات کی ساری نمازیں پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق و سعید بن المنصور

تتمہ حیض

۲۷۷۳۳... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت پاک ہونے کے بعد کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے شک میں ڈالے جس کا رنگ گوشت کو دھوئے ہوئے پانی کی طرح ہو یا مچھلی کے تھلکے ہوئے پانی کی طرح ہو یا خون کے قطرے کی طرح ہو جو نکسیر سے پہلے آتا ہے تو یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے وہ گرم پانی سے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر تازہ خون ہو جس کے حیض ہونے میں کوئی شک نہ ہو تو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۳۴... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حائضہ عورت مجھے پانی لا کر دیتی ہے اور اس میں اپنا ہاتھ بھی داخل کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

رواہ ابن عساکر وفیہ عمر بن ابی عمر دمشقی الکلاعی منکر الحدیث عن الثقات متروک عند الائمۃ

نفاس کا بیان

۲۷۷۳۵　حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کنواری عورت جب بچہ جنم دے تو انتظار کرے گی چونکہ اس کا خون طویل بھی ہو سکتا ہے اور چالیس دن تک بھی ہو سکتا ہے پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۳۶　حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق والدارقطنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۰۔

۲۷۷۳۷　حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نفاس والی عورت چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھی اور ہم سیاہی زدائی کی جھائیوں کی وجہ سے چہرے پر ورس بوٹی کی لیپ چڑھا لیتی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۷۳۸　عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے کہ نفاس والی عورت کے لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۳۹　عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی جب کسی بیوی کو نفاس آجاتا تو اسے کہتے: چالیس راتوں تک میرے قریب مت آؤ۔

رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا بیان

۲۷۷۴۰　حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا حیض جب گزر جائے تو ہر دن غسل کرے اور گھی یا تیل میں روئی بھگو کر رکھے۔

رواہ ابوداؤد

۲۷۷۴۱　"مسند حمنہ بنت جحش" حمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ اور بہت طویل استحاضہ آتا تھا میں نبی کریم ﷺ سے فتویٰ لینے حاضر خدمت ہوئی میں نے آپ کو اپنی بہن زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایک ضروری کام ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا ضروری کام ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے بہت زیادہ اور طویل استحاضہ آتا ہے جو مجھے نماز روزہ سے روک دیتا ہے۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں تمہیں کرسف (وہ کپڑا جو ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے) کا بیان کروں گا وہ خون ختم کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے اس سے بڑھ کر خون آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: لگام نما کپڑا باندھو میں نے عرض کیا: خون اس سے بھی زیادہ آتا ہے فرمایا: آپ بڑا کپڑا لنگوٹ کے نیچے رکھو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خون اس سے بھی نہیں رکے گا مجھے تو شدت سے خون بہتا ہے۔ فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے تم جس کو بھی اختیار کرو گی دوسری کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر تمہارے اندر دونوں پر عمل کرنے کی طاقت ہو تو تم خود ہی دانا ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات ہے لہٰذا تم چھ یا سات روز (ہر مہینے میں) حیض کے قرار دو پھر (مدت مذکورہ گزر جانے پر) نہاؤ اور جب تم جان لو کہ پاک وصاف ہو چکی ہو تو تئیس دن رات (سات ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) یا چوبیس دن رات (چھ ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) نماز پڑھتی رہو اور اسی طرح روزے بھی رکھتی رہا کرو چنانچہ جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں تم بھی ہر مہینہ اسی طرح کرتی رہا کرو (کہ چھ دن یا سات دن تو حیض کے ایام قرار دو اور بقیہ دن پاکی کے ایام قرار دو) تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ اور اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کا وقت اخیر کر کے اس میں نہالو اور عصر میں جلدی کر کے ان دونوں نمازوں (ظہر و عصر) کو اکٹھی پڑھ لو اور پھر مغرب کا اخیر وقت کر کے اس میں نہالو اور پھر عشاء کو جلدی کر لو اور ان دونوں نمازوں (مغرب و عشاء) کو اکٹھی پڑھ لو اور نماز فجر کے لیے علیحدہ سے نہالو اسی طرح کر لیا کرو اور روزے رکھ لیا کرو اگر تمہارے اندر اس کی طاقت ہو (تو اسی طرح کر لیا کرو) پھر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ والحاکم

۲۷۷۴۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے میں پاک ہونے نہیں پاتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے حیض نہیں ہے، چاہیے کہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرو پھر نماز پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر ٹپک رہے ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابن ماجہ ۱۳۶۔

۲۷۷۴۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی عورت کو استحاضہ پیش آجائے تو وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز چھوڑ دے) جس کے بعد وہ ایک دن یا دو دن بیٹھی رہتی تھی ظہر کی نماز عصر تک مؤخر کرے اور پھر ان دونوں نمازوں کے لیے غسل کرے پھر مغرب کی نماز عشاء تک مؤخر کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے غسل کرے فجر کی نماز کے لیے بھی غسل کرے۔ اور اس کا خاوند اس سے جماع کرسکتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

۲۷۷۴۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مستحاضہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے یہ تو بہتی رگ ہے یا فرمایا: یہ شیطان کی ضرب ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۴۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کرسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۴۶ عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نیالے اور زردی مائل رنگ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور اس میں وضو روا سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۴۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ پیش تھا وہ کئی سال تک بیٹھی رہتی چنانچہ وہ ٹب میں داخل ہوتی خون پانی کے اوپر آجاتا تھا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے یہ تو ایک رگ ہے (جس سے خون رس رہا ہے) چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۴۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ایک ہی غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید المنصور

۲۷۷۴۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ طہر سے طہر تک غسل کرے ہر دن ایک مرتبہ نماز ظہر کے وقت۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۰ "مسند ام حبیبہ بنت جحش" ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ پیش آیا نبی کریم ﷺ نے ان کے حیض کی مدت چھ دن یا سات دن مقرر کی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۱ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھیں سات سال استحاضہ کا عارضہ پیش رہا انھوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک رگ کا خون ہے تم نہا لیا کرو چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے وقت نہا لیتی تھیں اور ٹب میں نہاتی تھیں چنانچہ پانی پر خون کی زردی بیٹھی جاتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۲ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہنے لگی: مجھے استحاضہ کا عارضہ پیش ہے کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم حیض کے بقدر دن رات کا خیال رکھ کر نماز چھوڑ دو پھر غسل کرو اور نماز پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۵۳ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو لگاتار خون آتا تھا اس عورت نے رسول کریم ﷺ سے استفسار کیا آپ نے فرمایا: وہ دن اور راتیں شمار کرو جن میں تمہیں حیض آتا تھا ان دنوں کی بقدر مہینے میں نماز چھوڑ دو جب یہ دن گزر جائیں

غسل کرو پھر اندام نہانی میں کپڑا باندھ لو اور پھر نماز پڑھو۔ رواہ مالک وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۴۳۔

۲۷۷۵۴۔۔۔ اسماعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو لگاتار خون جاری رہتا تھا انھوں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے انھیں حکم دیا کہ ہر نماز کے وقت غسل کریں اور نماز پڑھ لیں۔

رواہ سعید بن المنصور

مستحاضہ والی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے

۲۷۷۵۵۔۔۔ سفیان بن یحییٰ بن سعید، قعقاع بن حکیم کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مستحاضہ کے متعلق سوال کیا۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگوں میں مستحاضہ کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں، چنانچہ مستحاضہ کے ایام حیض جب آجائیں وہ نماز چھوڑ دے جب یہ دن گزر جائیں غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

۲۷۷۵۶۔۔۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول کریم ﷺ کے عہد میں استحاضہ کا عارضہ پیش آیا ام حبیبہ نے نبی کریم ﷺ سے استحاضہ کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے انھیں حکم دیا کہ ایام حیض میں انتظار کرے پھر غسل کرلے اگر اس کے بعد خون دیکھے تو لنگوٹ باندھ لے وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۵۷۔۔۔ سفیان، عبدالرحمن بن قاسم عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگئی اس نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے اسے ظہر کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا پھر عصر، مغرب اور عشاء کے لیے غسل کا حکم دیا اور فجر کے لیے الگ غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے نیز فرمایا کہ یہ رگ (کا خون) ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۸۔۔۔ "مسند علی" ابو یوسف، ابو حنیفہ، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ اپنے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب دن گزر جائیں غسل کرے ظہر کی نماز مؤخر کرے اور عصر کی نماز مقدم کرے اور ایک غسل سے یہ دونوں نمازیں پڑھے پھر مغرب کی نماز مؤخر کرے اور عشاء کی نماز مقدم کرے پھر ایک غسل سے یہ دونوں نمازیں پڑھ لے پھر فجر کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔ رواہ عروبۃ العربی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۷۵۹۔۔۔ سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ اہل کوفہ کی ایک عورت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: میں ایک مستحاضہ عورت ہوں میں سخت آزمائش اور مصیبت میں مبتلا ہوگئی ہوں کہ میں طویل زمانے کے لیے نماز چھوڑ دوں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مستحاضہ کے متعلق سوال کیا گیا انھوں نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں ہر نماز کے وقت غسل کروں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تو اس عورت کے لیے وہی کچھ پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا ہے ہاں البتہ ظہر اور عصر کی نماز ایک غسل میں جمع کرے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھ لے اور فجر کے لیے الگ سے غسل کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا اس طرح تو یہ عورت شدید مشکل میں مبتلا ہو جائے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو اس سے بڑی آزمائش میں اسے مبتلا کر دیتے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

عورت کے غسل کرنے کا بیان

۲۷۷۶۰۔۔۔ عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جب وہ غسل کریں اپنے سر کھول لیا کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابن عمرو پر تعجب ہے وہ عورتوں کو سر مونڈنے کا حکم کیوں

نہیں دیتے حالانکہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتی تھی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ومسلم والنسائی

۲۷۷۶۱۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت شکل رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی بولی یارسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی عورت حیض سے پاک ہوجائے وہ کس طرح غسل کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت بیری کے پتے اور پانی لے کر پہلے وضو کرے پھر سر دھوئے بالوں کو رگڑے تاکہ جڑوں تک پانی پہنچ جائے پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر روئی لے کر (اس میں خوشبو لگائے اور) پاکی حاصل کرے اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں روئی سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا: بس اس سے پاکی حاصل کرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آپ ﷺ کے اشارے کو سمجھ گئی اور میں نے اسماء سے کہا: (روئی اندام نہانی میں رکھ کر خون کے اثر کو ختم کرو)۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۲۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض ختم ہونے پر چوٹی کھول دو اور غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ جس عورت کو احتلام ہوجائے وہ کیا کرے؟ میں نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کردیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوسکتا ہے؟ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر بچے کی مشابہت کیونکر ہوتی ہے؟ جب عورت کو انزال ہوجائے نبی کریم ﷺ نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے حیا ان کے مانع نہیں ہوتی چنانچہ جب سورت نور نازل ہوئی تو ان عورتوں نے کمر بند پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں چنانچہ فلاں عورت آئی اور بولی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا، میں حیض سے کیسے غسل کروں؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے جس عورت کو حیض آئے وہ (خون ختم ہونے پر) بیری کے پتے اور پانی لے کر طہارت حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈالے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر روئی کو خوشبو میں معطر کرکے پاکی حاصل کرے وہ عورت بولی: میں کیسے پاکی حاصل کروں؟ رسول کریم ﷺ نے اس عورت سے حیا کرلی اور اس سے منہ پھیر لیا، فرمایا: سبحان اللہ اس سے پاکی حاصل کرو میں نے اس عورت کی طرف اشارہ کیا اور اس کا آنچل کھینچ کر کہا: روئی میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھو تاکہ خون کا اثر ختم ہوجائے۔ یعنی بو جاتی رہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب عورت حیض سے غسل کرتی تھی روئی میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھتی تھی تاکہ خون کا اثر (بدبو) زائل ہوجائے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۶۔۔۔ "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسرہ نامی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے پاس ہے (یعنی خاوند اس سے جماع کررہا ہے) آپ نے فرمایا: اے بسرہ جب تم تری دیکھو غسل کرلو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۶۷۔۔۔ "مسند ام سلیم" ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا عورت اگر خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (اس کا کیا حکم ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت ایسی حالت دیکھے اور اسے انزال ہوجائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسی حالت عورت کو پیش آسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: مرد کا پانی (منی) سخت اور سفید ہوتا ہے جبکہ عورت کا پانی رقیق (باریک) زردی مائل ہوتا ہے ان دونوں پانیوں میں سے جو پانی سبقت کرتا ہے اور اچھلتا ہے بچہ اس کے مشابہ ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

۲۷۷۶۸۔۔۔ "ایضاً" ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عورت وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کردیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں

پھر لڑکا کا والدین کے مشابہ ہونا کیونکر ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی عورت کو احتلام ہو جائے) تو کیا عورت غسل کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر عورت سے وہ کچھ خارج ہو جو مرد سے خارج ہوتا ہے (یعنی انزال ہو) تو غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا، آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا رک جاؤ چونکہ عورتیں فقہ کے متعلق سوال کرتی ہیں۔ رواہ الدیلمی وابن النجار

کتاب دوم ...... از حرف طاء

کتاب الطلاق ...... از قسم اقوال

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول ...... طلاق کے احکام اور اس کے متعلقات کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول ...... احکام کے بیان میں

۲۷۷۷۰۔ طلاق خاوند کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں فضل بن مختار ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۴/۳۳۴۔

۲۷۷۷۱۔ ہر طلاق جائز ہے (یعنی ہو جاتی ہے) سوائے اس شخص کی طلاق کے جس کی عقل مغلوب ہو گئی ہو۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۷ وضعیف الجامع ۴۲۳۰۔

۲۷۷۷۲۔ آدمی کو اس طلاق کا اختیار نہیں جس کا وہ مالک نہیں (یعنی بیوی ایک کی ہو دوسرے طلاق دے، ایسا نہیں دے سکتا) آدمی جس غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی کا اختیار بھی اسے حاصل نہیں اور جس چیز کا مالک نہ ہو اسے بیچ بھی نہیں سکتا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمرو

۲۷۷۷۳۔ جس شخص نے طلاق یا عتاق (آزادی) سے کھیل کود کی وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ: ...... یعنی اگر کسی شخص نے از روئے مذاق بیوی کو طلاق دی یا غلام کو مذاقاً آزادی دی تو عورت کو طلاق ہو جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا۔

۲۷۷۷۴۔ جب عورت دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دی ہے اور اس پر شاہد عدل (سچا گواہ) بھی پیش کر دے تو شوہر سے حلف (قسم) لیا جائے گا اگر خاوند نے حلف اٹھا لیا تو گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اگر خاوند نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو اس کا انکار دوسرے گواہ کی مانند ہوگا اور یوں خاوند کی طلاق ہو جائے گی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۴۳ وضعیف الجامع ۱۰، لیکن زوائد میں ہے کہ حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۷۷۷۵۔ اسے (ابن عمر کو) چاہیے کہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس روکے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اس کے

بعد پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے بشرطیکہ اس پاکی (طہر) میں جماع نہ کیا ہو یہی طریقہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۷۷۷۶... جس شخص نے بدعت کے لیے طلاق دی ہم اس کی بدعت کو اس کے سپرد کر دیں گے۔ رواہ البیہقی فی الشعب عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفہ ۲۹

۲۷۷۷۷... لوگوں کیا ہوا جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کوئی کہتا ہے: میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کر لیا میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کر لیا۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۷۷۸. نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ عن علی والحاکم عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۰۶۲۔

۲۷۷۷۹... طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت میں فروخت وہی چیز کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو۔ اسی چیز کی نذر پوری کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو نذر وہی ہوتی ہے جس سے رب تعالیٰ کی رضا جوئی مطلوب ہو۔ جس نے معصیت پر قسم کھائی اس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عمرو

۲۷۷۸۰... اے لوگو! تمہیں کیا ہوا چنانچہ تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے کرا دیتا ہے پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو جاتا ہے حالانکہ طلاق تو خاوند کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۷۷۸۱ اے عباس! کیا آپ تعجب نہیں کرتے کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث سے کتنی نفرت کرتی ہے۔

رواہ البخاری وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

فائدہ:...... حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیار عتق ملا تھا لہٰذا وہ اپنے خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی تھیں اور طلاق لینا چاہتی تھیں۔

۲۷۷۸۲ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۰۶۳

۲۷۷۸۳ اکراہ (زبردستی) کی صورت میں نہ طلاق ہوتی ہے نہ ہی عتاق۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۱۶۔

۲۷۷۸۴ طلاق نہیں ہوتی مگر عدت کے لیے اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۱۔

۲۷۷۸۵ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ سنجیدگی سے کی جائیں تو ہو جاتی ہیں اور اگر مذاق سے کی جائیں تب بھی ہو جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں طلاق، نکاح اور رجعت۔ رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۸۳،۳۸۲۔

۲۷۷۸۶ تین چیزوں سے کھیل کود (مذاق) کرنا جائز نہیں۔ طلاق، نکاح اور آزادی۔ رواہ الطبرانی عن فضالۃ بن عبید

فائدہ:...... یعنی اگر مرد کی لڑکا دو آدمیوں کے سامنے از روئے مذاق کہہ کہ ہم نے آپس میں نکاح کر لیا تو نکاح ہو جائے گا اسی طرح خاوند مذاق میں یا ایسے کھیل کود کے لیے بیوی کو طلاق دے تو فی الواقع طلاق ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مذاقاً مالک غلام کو آزادی دے دے وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

اکمال

۲۷۷۸۷ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے (یعنی ہر حال میں واقع ہو جاتی ہیں) طلاق، نکاح اور

عتاق۔ رواہ القاضی ابو یعلی عن عبداللہ بن علی عن ابی الازھر عن ابی ھریرۃ

۲۷۷۸۸ جس شخص نے بنسی مذاق میں طلاق دی یا کسی چیز کو ہبہ کیا یا نکاح کیا یا نکاح کروایا تو ان چیزوں کا اس پر وقوع ہو جائے گا۔

رواہ ابن ماجہ وابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن مرسلاً

۲۷۷۸۹ جس شخص نے طلاق دی یا کوئی غلام آزاد کیا یا نکاح کیا یا نکاح کروایا اور پھر کہے میں تو مذاق کر رہا تھا یہ کام حق ہو جائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن الحسن عن ابی الدرداء

۲۷۷۹۰ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

رواہ الحاکم عن ابن عمرو وابن ابی شیبۃ عن طاؤس مرسلاً وابن ابی شیبۃ عن علی وعائشۃ موقوفاً

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۲۹-۶۳۳۰۔

۲۷۷۹۱ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور آزادی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر نہیں مانی جا سکتی۔ رواہ عبدالرزاق عن معاذ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۰۶۲

۲۷۷۹۲ جس عورت کی تمہیں ملکیت حاصل نہیں اس کی طلاق نہیں اور جس غلام کے تم مالک نہیں اس کی آزادی نہیں۔

رواہ الطبرانی عن معاذ عبدالرزاق عن ابن عمرو

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۲۱۔

۲۷۷۹۳ بغیر نکاح کے طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ سعید بن المنصور عن انس

بغیر نکاح کے طلاق واقع نہیں ہوگی

۲۷۷۹۴ اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جس نے نکاح ہی نہ کیا ہو اور جو شخص غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوتی۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی والحاکم والبیھقی والضیاء عن جابر عبدالرزاق عن طاؤس مرسلاً وعن ابن عباس موقوفاً

۲۷۷۹۵ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت (غلام) کے بعد۔ رواہ الخطیب عن علی الحاکم عن عائشۃ

عبدالرزاق الحاکم والبیھقی عن معاذ ابوداؤد الطیالسی وابن ابی شیبۃ والبیھقی عن ابن عمرو

۲۷۷۹۶ طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت کے بعد اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر ملک کے بعد۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۱۰

۲۷۷۹۷ جو شخص ملکیت نہ رکھتا ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۷۷۹۸ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی، ملک سے قبل عتاق نہیں ہوتی، دودھ چھڑانے کی مدت کے بعد رضاعت نہیں ہوتی آٹھ پہر سے روزے کی کوئی حقیقت نہیں صبح سے لے کر رات تک خاموشی اختیار کرنے کی کوئی حقیقت نہیں۔ رواہ البیھقی عن جابر والبیھقی عن علی

۲۷۷۹۹ ملک سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور سر میں لگے زخم "موضحۃ" کے ماسوا باقی زخموں میں قصاص نہیں ہوتا۔ رواہ البیھقی عن طاؤس مرسلاً

فائدہ: ... موضحۃ سر کا وہ زخم ہے کہ چمڑی کٹ جائے اور ہڈی کی سفیدی ظاہر ہو جائے۔ اس قسم کے زخم میں قصاص ہوگا باقی زخموں میں قصاص مشکل ہے ان میں دیت ہوگی دیکھئے کتب فقہ۔ از مترجم

۲۷۸۰۰ جس شخص نے ایسی عورت کو طلاق دی جس کا وہ مالک نہیں تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی جس نے اپنے غلام کو آزاد کیا جا جو اس کی ملکیت میں نہیں تو وہ غلام آزاد نہیں ہوگا، جس نے ایسی چیز کی نذر مانی جس کا وہ مالک نہیں اس کی نذر نہیں ہوتی، جس نے معصیت پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی اور جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم بھی نہیں ہوتی۔ رواہ الحاکم والبیھقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۷۸۰۱... لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اپنے غلاموں کی اپنی ہی باندیوں سے شادی کراتے ہیں اور پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو جاتے ہیں خبردار ہوشیار رہو طلاق کا مالک وہی ہے جو جماع کرتا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۷۸۰۲...... جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے (اور ساتھ ساتھ) ان شاء اللہ (کہہ دیا) یا غلام سے کہا: تو آزاد ہے (اور ساتھ ساتھ) ان شاء اللہ (کہہ دیا) یا کہا: اس کے ذمہ بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے ان شاء اللہ تو اس پر کچھ نہیں ہوگا۔ یعنی طلاق عتاق اور قسم واقع نہیں ہوگی۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲۸ والمتناہیہ ۱۰۶۳

طلاق کے ساتھ ان شاء اللہ کہنے سے طلاق نہ ہوگی

۲۷۸۰۳... جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے ان شاء اللہ، عورت کو طلاق نہیں ہوگی اور جب اپنے غلام سے کہے "تو آزاد ہے ان شاء اللہ" تو وہ آزاد ہو جائے گا" رواہ الدیلمی عن معاذ

۲۷۸۰۴... جو کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے "ایک سال تک تجھے طلاق ہے ان شاء اللہ" تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

رواہ الحاکم فی التاریخ وابن عساکر عن الجارود بن یزید النیسابوری عن بهز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

کلام: ...... حاکم کہتے ہیں اس روایت کا دارومدار جارود پر ہے اور وہ منکر الحدیث راوی ہے۔

۲۷۸۰۵... جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے اللہ کی مشیت یا اللہ کے ارادہ کے ساتھ طلاق ہے مشیت تو صرف اللہ کے لیے ہے چنانچہ مشیت کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی اور ارادہ کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیہ ۱۰۶۸

۲۷۸۰۶...... جس عورت سے ہمبستری نہ کی گئی ہو اس کی ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ رواہ البیہقی عن الحسن مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۷۵۔

۲۷۸۰۷... کیا تمہارا والد اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا، سو تین طلاقیں تو اس کی ہیں (جو واقع ہو چکی ہیں) اور باقی ۹۹۷ (نو سو ستانوے) طلاقوں کی صورت ظلم اور زیادتی ہے اگر اللہ چاہے اسے عذاب دے چاہے تو معاف کر دے۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دادا نے اپنی ایک بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ میں نے اس کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۸... یقیناً تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ وہ اس معاملہ سے نکلنے کے لیے کوئی راستہ پا سکتا باپ تو تین طلاقوں کی وجہ سے بیوی اس سے جدا ہو چکی ہے اور یہ طلاق سنت کے مطابق ہیں۔ جبکہ ۹۹۷ طلاقیں باپ کے گلے میں گناہ بن کر لٹکی ہوئی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابراہیم بن عبیداللہ بن عبادۃ بن الصامت عن ابیہ عن جدہ

کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں اس شخص کے بیٹے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا اور عرض کیا کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۹... لوگوں میں سے کوئی شخص یوں کہتا ہے میں نے نکاح کر لیا، میں نے طلاق دے دی جبکہ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں بیوی کو اس کی عدت سے پہلے طلاق دو۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ: ...... عدت سے پہلے طلاق دینے کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو طہر میں طلاق دی جائے پھر آنے والا حیض اس کی عدت میں شمار ہوگا۔

۲۷۸۱۰... تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے کیوں کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دے دی، میں نے تجھ سے رجوع کر لیا؟ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں عورت کو طہر میں طلاق دو۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۸۲۲ عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح نہ دے۔ رواہ ابن ماجہ عن الزهری

۲۷۸۲۳ تمہارے لیے خرچہ بھی نہیں اور رہائش بھی نہیں۔ رواہ مسلم عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۴ تیرے لیے خرچہ نہیں ہاں البتہ اگر تم حاملہ ہو تو پھر خرچہ ہے۔ رواہ ابوداؤد عنہا

۲۷۸۲۵ جاؤ اور اپنی کھجوریں کاٹو شاید تم ان سے صدقہ کرو یا بھلائی کا کام کرو۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن جابر

۲۷۸۲۶ عورت کے لیے نان نفقہ اور رہائش اس وقت ہوگی جب اس پر شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو۔ رواہ النسائی عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۷ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے رہائش اور نفقہ نہیں۔ رواہ الحاکم عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۸ اسے متعہ (تھوڑا سا مال وسامان) دے اگرچہ ایک صاع کھجور ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ الخطیب عن جابر

۲۷۸۲۹ وہ حاملہ عورت جس کا خاوند مرگیا ہو اس کے لیے نفقہ نہیں ہوگا۔ رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۶۔

اکمال

۲۷۸۳۰ جب تم وضع حمل کرلو تو تمہاری عدت پوری ہوجائے گی۔ رواہ عبدالرزاق عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۷۸۳۱ اگر عورت وضع حمل کرلے (بچہ جنم دے) تو اس کی عدت گزر جاتی ہے۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ والطبرانی عن الاسود عن ابی السنابل بن بعکک

اسود کہتے ہیں سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے ۲۳ دن بعد وضع حمل کردیا جب اس نے نفاس سے پاک ہوئی تو نکاح کا شوق پیدا ہوا نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث ارشاد فرمائی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ مشہور حدیث ہے ہم اسود کی ابو سنابل سے مروی کوئی روایت نہیں جانتے میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو فرماتے سنا ہے: میں نہیں جانتا کہ ابو سنابل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔

۲۷۸۳۲ چھوٹی سورت نساء (یعنی سورت طلاق) نے ہر عدت کو منسوخ کردیا ہے جو عورتیں حاملہ ہوں ان کی عدت وضع حمل ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن مسعود

۲۷۸۳۳ اے فاطمہ! رہائش اور نان نفقہ اس عورت کے لیے ہے جس کے شوہر کو اس پر رجوع کرنے کا حق حاصل ہو۔

رواہ ابن سعد عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۳۴ تیرے لیے نفقہ اور رہائش نہیں ہے (رواہ مسلم عن فاطمة بنت قیس کہ ان کے خاوند نے انہیں طلاق بائن دے دی تو نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا)

۲۷۸۳۵ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نان نفقہ اور رہائش ہوگی۔ رواہ الدارقطنی عن جابر

فائدہ:... عورت کو خواہ طلاق رجعی دی گئی ہو یا طلاق بائن دی گئی ہو یا طلاق مغلظہ دی گئی ہو ان صورتوں میں عورت کے لیے نفقہ اور رہائش واجب ہوگی۔ دیکھئے فقہ کی مطولات۔

استبراء کا بیان

فائدہ:... باندی کے ایک حیض کو گزارنے کا اصطلاح شریعت میں استبراء کہا جاتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ کوئی شخص باندی خریدے یا اس کو حصہ میں ملے اس وقت تک باندی کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جب تک اس کا استبراء معلوم نہ کرے یعنی ایک حیض نہ گزار دے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو ایک مہینہ گزرنا ضروری ہوگا۔ گویا استبراء باندی کے حق میں عدت ہے۔

۴۷۸۳۶ کسی حیض کے ذریعے باندیوں کا استبراء (رحم کی پاکی حاصل کرنا) کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۴۷۸۳۷ میں نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں بھی جائے وہ اس کو کس طرح وارث قرار دے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ وہ اس سے کس طرح خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد عن ابی الدرداء

فائدہ:..... یعنی بغیر استبراء کے فلاں شخص باندی سے جماع کرتا ہے اگر وہ باندی اس کے نطفے سے حاملہ ہو جائے اور بچہ پیدا ہو تو معلوم ہو پہلے کسی شخص کے نطفے سے ہے یا اس کے نطفے سے پھر وہ اس بچے کو وارث کیسے بنائے گا؟ یا اس سے خدمت کیسے لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟

۴۷۸۳۸ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ دوسرے کی کھیتی کو اپنے پانی سے سیراب کرے (یعنی دوسرے کے نطفے سے حاملہ ہو جانے والی باندی سے جماع کرے) جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے پاس قیدیوں میں سے کوئی باندی آئے وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء نہ کر لے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کی سواری پر سوار نہ ہو بایں طور پر کہ جب تھکا نے لگے واپس کر دے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے بایں طور کہ جب بوسیدہ ہو جائے اسے واپس کر دے۔

رواہ ابو داؤد والترمذی عن رویفع بن ثابت

۴۷۸۳۹ حاملہ باندی کے ساتھ اس وقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ وضع حمل نہ کر دے (یعنی وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو اور دوسرا کوئی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو) اور جو باندیاں حاملہ نہ ہوں ان سے اس وقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ ایک حیض نہ گزار دیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والحاکم عن ابی سعید

۴۷۸۴۰ کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ تقسیم سے قبل مال غنیمت کو فروخت کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کپڑا پہنے تا کہ جب اسے بوسیدہ کرے تو واپس کر دے اور یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار ہو پھر اسے تھکا کر واپس کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن حبان عن رویفع بن ثابت الانصاری ورواہ نحو علی صدرہ

۴۷۸۴۱ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ رواہ الترمذی عن رویفع

فائدہ:..... یعنی دوسرے کے نطفے سے حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وضع حمل نہ ہو جائے۔

۴۷۸۴۲ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو دوسرے کے نطفے سے حاملہ سے جماع کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۴۰۔

الاکمال

۴۷۸۴۳ میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں جائے وہ اسے کیسے وارث بنائے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں ہے؟ اور یہ (بچہ) اسے کیسے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ حالانکہ وہ اسے اپنے کانوں اور آنکھوں سے سنا کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد والطبرانی عن ابی الدرداء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا حمل وضع کے قریب تھا اور وہ عورت خیمے کے دروازے پر بیٹھی تھی آپ نے فرمایا شاید

اس کا خاوند اس سے جماع کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۷۸۴۴ ۔۔۔ ہر وہ باندی جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ ہو اس سے جماع کرنا مالک پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ وضع حمل کرے، ہر وہ گدھا جس پر بوجھ لادا جاتا ہے اس کا گوشت کھانا حرام ہے اور تھوم کا کھانا بھی حرام ہے پھر نبی کریم ﷺ نے تھوم کو حلال قرار دے دیا لیکن مسجد میں جانے سے منع فرمایا تاوقتیکہ اس کی بو ختم ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۷۸۴۵ کوئی شخص بھی کسی ایسی عورت سے جماع نہ کرے جو کسی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۲۷۸۴۶ کوئی شخص بھی کسی ایسی باندی سے جماع نہ کرے جو غیر کے نطفہ سے حاملہ ہو حتیٰ کہ وہ وضع حمل نہ کرے اور غیر حاملہ باندی سے بھی جماع کرنا جائز نہیں جب تک اسے ایک حیض نہ آجائے۔ رواہ البیھقی عن عامر مرسلا

۲۷۸۴۷ قیدی باندیوں سے جماع مت کرو یہاں تک کہ انہیں حیض نہ آجائے، حاملہ باندیوں سے بھی جماع مت کرو حتیٰ کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں۔ والد اور بیٹے کے درمیان بیع کے ذریعہ تفریق مت ڈالو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

فائدہ: ۔۔۔ یعنی چھوٹا بچہ اپنے غلام باپ سمیت ہو، اگر باپ کو بیچ دو گے تو بچے کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حلالہ کا بیان

۲۷۸۴۸ ۔۔۔ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن علی والترمذی والنسائی عن ابن مسعود والترمذی عن جابر

۲۷۸۴۹ کیا میں تمہیں مستعار بکرے کی خبر نہ دوں؟ وہ حلالہ کرنے والا ہے، حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی السنن عن عقبۃ بن عامر

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۲

۲۷۸۵۰ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو، اس وقت تک اس کے پاس واپس نہیں جاسکتی جب تک اس کا (دوسرے خاوند کا) شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرلے)۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عائشۃ

۲۷۸۵۱ (مطلقہ) عورت پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک دوسرا خاوند اس سے جماع نہ کرلے۔

رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۷۸۵۲ ۔۔۔ شہد سے مراد جماع ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

اکمال

۲۷۸۵۳ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا بیک وقت تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے حلال نہیں تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۷۸۵۴ جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا بیک وقت تین طلاقیں دے دے وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں تاوقتیکہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔ رواہ الدارقطنی عن سوید بن غفلۃ عن الحسن بن علی عن ابیہ

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنقیح ۱۲۱۰

۲۷۸۵۵ ... جس شخص نے بھی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں بایں طور پر کہ ہر طہر کے شروع میں ایک ایک طلاق دے ڈالی یا ہر طہر کے آخر میں ایک ایک طلاق دے ڈالی یا اکٹھی تین طلاقیں دیں وہ عورت اس شخص کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی عن الحسن عن علی

۲۷۸۵۶ ... جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ البیہقی

۲۷۸۵۷ ... وہ مطلقہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے اور دوسرا اس سے جماع نہ کرے اور اس کا شہد نہ چکھ لے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۷۸۵۸ ... تمہیں پہلے شوہر کے پاس جانے کا اختیار حاصل نہیں تاوقتیکہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارا شہد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرے)۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس

۲۷۸۵۹ ... اے تمیمہ! بخدا تم عبدالرحمن کے پاس واپس نہیں جاسکتی ہو تاوقتیکہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارا شہد چکھ نہ لے۔

رواہ الطبرانی عن عائشۃ

مطلقہ عورت پہلے شوہر کے لیے کب حلال ہوگی؟

۲۷۸۶۰ ... مطلقہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی تاوقتیکہ دوسرا خاوند اس کا شہد نہ چکھ لے۔

رواہ البیہقی عن عائشۃ، البیہقی عن انس البیہقی، عن ابن عمر

۲۷۸۶۱ ... وہ عورت تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ وہ شہد نہ چکھ لے۔ رواہ البیہقی عن عبدالرحمن بن الزبیر

۲۷۸۶۲ ... نکاح نہیں ہوتا مگر وہی جو رغبت سے ہو اور دھوکا دہی سے نکاح نہیں ہوتا اور اس شخص کا نکاح بھی نہیں ہوتا جو کتاب اللہ کا مذاق اڑائے اور شہوت چکھتا ہو یعنی جماع نہ کرے اور عورت پہلے کے لیے حلال ہوجائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۷۸۶۳ ... جس شخص نے طلاق مغلظہ دی اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کا مذاق اڑایا اور اسے سامان کھیل سمجھا ہم اس پر تین طلاقوں کا حکم لاگو کریں گے چنانچہ وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابونعیم وابن النجار عن علی

۲۷۸۶۴ ... کوئی شخص اپنی بیوی کو خلیہ یعنی تم نکاح کی قید سے آزاد ہو یا بریۃ یعنی تم عقد نکاح سے بری ہو یا حرام کہا تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہے گی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدیلمی عن علی

۲۷۸۶۵ ... جب کوئی باندی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے پھر وہ خود اسے خرید لے اب وہ باندی اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ باندی کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۵۸

باندی کی طلاق کا بیان

۲۷۸۶۶ ... غلام دو طلاقوں کا مالک ہوتا ہے دو طلاقوں کے بعد عورت اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے، باندی کی عدت دو حیض ہیں، باندی پر آزاد عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے جبکہ آزاد عورت پر باندی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن عائشۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۔

۲۷۸۶۷ باندی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۲ وضعیف ابن ماجہ ۴۵۱۔

الاکمال

۲۷۸۶۸ باندی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ رواہ البیہقی فی السنن وضعفہ وابن عساکر عن عائشۃ

۲۷۸۶۹ باندی کو دو طلاقیں دی جا سکتی ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشۃ

فصل دوم... ترہیب عن الطلاق کا بیان

۲۷۸۷۰ اللہ تعالیٰ طلاق کو ناپسند کرتا ہے جبکہ عتاق (غلام آزاد کرنے) کو پسند کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن معاذ بن جبل

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۱۲۸۹ وتلخیص الواہی ۸۷

۲۷۸۷۱ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز کو حلال نہیں کیا جو طلاق سے بڑھ کر اسے مبغوض ہو۔ رواہ الحاکم عن محارب بن دثار مرسلاً

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۷۰ والمقاصد ۹۶۔

۲۷۸۷۲ سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں طلاق ہے۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۷۱ وضعیف ابن ماجہ ۴۴۱۔

۲۷۸۷۳ شادی کرو اور عورتوں کو طلاق نہ دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نکاح پر نکاح کرنے والوں اور طلاق دینے والوں مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں فرماتے۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۳۔

۲۷۸۷۴ شادیاں کرو طلاقیں مت دو چونکہ طلاق سے عرش بھی کانپ جاتا ہے۔ رواہ ابن عدی عن علی

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۸۱۱ وتحذیر المسلمین ۹۶۔

۲۷۸۷۵ عورتوں کو طلاق صرف کسی تہمت کی وجہ سے دی جائے چونکہ اللہ تعالیٰ نکاح کرنے والے اور طلاقیں دینے والے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۴۴۔

۲۷۸۷۶ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ نکاح کرنے والے اور طلاقیں دینے والے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتے۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ الصامت

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۱۷۔

۲۷۸۷۷ شیطان پانی (سمندر) پر اپنا تخت بچھاتا ہے پھر اپنے لشکر (فوج) دائیں بائیں فساد مچانے کے لیے بھیج دیتا ہے اس کے ہاں سب سے بڑا مقام اس کا ہوتا ہے جس نے کوئی بڑا فتنہ سرانجام دیا ہو چنانچہ ایک (چیلا) آتا ہے اور کہتا ہے میں نے فلاں کام کیا شیطان کہتا ہے تو نے کوئی خاص کام نہیں کیا پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: جب میں نے اسے چھوڑا ہے میں نے فلاں میاں بیوی کے درمیان تفرقہ ڈال دی ہے شیطان اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور شاباش دیتے ہوئے کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

الاکمال

۲۷۸۷۸ اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے طلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں پیدا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب چیز نہیں پیدا کی چنانچہ جب کوئی شخص اپنے غلام سے کہتا ہے۔ تو آزاد ہے انشاء اللہ، تو وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے اور استثناء کا اعتبار نہیں ہوتا۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے تجھے طلاق ہے انشاء اللہ تو عورت مطلقہ نہیں ہوتی استثناء کو معتبر کیا جاتا ہے۔

رواہ ابن عدی والبیہقی والدیلمی عن معاذ

۲۷۸۷۹ اللہ تعالیٰ نے نکاح سے زیادہ محبوب کوئی چیز حلال نہیں کی اور طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ چیز حلال نہیں کی۔

رواہ ابن لال والدیلمی عن ابن عمر

۲۷۸۸۰ کوئی چیز نہیں ان چیزوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں جو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو طلاق سے بڑھ کر۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس وفیہ الربیع بن بدر متروک

۲۷۸۸۱ اے ابو ایوب! ام ایوب کی طلاق ایک بڑا گناہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کتاب الطلاق ..... از قسم افعال

احکام طلاق

۲۷۸۸۲ "مسند صدیق" شعبی سے مروی ہے کہ ابوبکر، عمر، علی، ابن مسعود، ابو الدرداء، عبادۃ بن صامت، عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہم اجمعین فرمایا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دے وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک عورت نے تیسرے حیض سے غسل نہ کرلیا ہو عدت کے دوران خاوند بیوی کا وارث ہوگا اور بیوی خاوند کی وارث ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۸۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اسے ایک یا دو حیض آئیں پھر اسے حیض نہ آئے اسے چاہیے کہ ۹ ماہ تک انتظار کرے حتیٰ کہ اس کا حمل واضح ہو جائے اگر نو ماہ میں حمل واضح نہ ہو تو اسے چاہیے کہ عدت کے تین ماہ اور گزارے ۹ ماہ کے بعد جو اس نے حیض کے گزارے تھے۔ رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق وعبد بن حمید والبیہقی

۲۷۸۸۴ سلیمان بن یسار سے مروی روایت ہے کہ ایک عورت کو طلاق البتہ (بائن) دی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک طلاق قرار دی۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابن سعد والبیہقی

۲۷۸۸۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص اپنی بیوی کو خلیۃ (خالی) کی قید سے آزاد و بریۃ کہہ دے تو عقد نکاح سے بری ہے یعنی تجھ سے تعلق ختم ہے۔ ان الفاظ سے ایک طلاق واقع ہوگی اور خاوند اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن منصور والبیہقی

عورت اختیار استعمال نہ کرے؟

۲۷۸۸۶..... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے دے عورت کو اس کی مالک بنا دے اور دونوں اس مجلس سے جدا جدا ہو جائیں اور کوئی

کی بات نہ ہو تو عورت کا معاملہ خاوند کے پاس ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۸۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو اختیار دے اگر بیوی اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ کچھ بھی نہیں۔ اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند رجوع کا حق دار ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۸۸۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو طلاق دے اور خاوند یا بیوی عدت میں مر جائیں تو بیوی خاوند کی وارث ہوگی اور خاوند بیوی کا وارث نہیں بنے گا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی وصححہ

۲۷۸۸۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نشے میں مدہوش انسان کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ مسدد

۲۷۸۹۰ ابوحلال عتکی کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہت ساری مسائل دریافت کیے منجملہ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ایک شخص عورت کو طلاق کا اختیار دے دے تو کیا عورت کو اختیار مل جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کو اختیار مل جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۱ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: طلاق دینا مردوں کا کام ہے اور عدت گزارنا عورت کا کام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۲ قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی غلام نے اس عورت کو دو طلاقیں دے دیں بعد میں غلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا تو ان حضرات نے فرمایا: اب اپنی بیوی کے قریب مت جاؤ۔ رواہ البیہقی

۲۷۸۹۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے در آنحالیکہ وہ حائضہ تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی کو جدا کر دیا اس شخص نے کہا: رسول کریم ﷺ نے تو ابن عمر کو بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا (جیسا کہ مجھے بھی کرنا چاہیے) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عمر کے پاس ابھی طلاق باقی تھی تب اسے رجوع کا حکم دیا تھا جبکہ تمہارے پاس کوئی طلاق باقی نہیں رہی تم کیونکر رجوع کرو گے۔ رواہ البیہقی

۲۷۸۹۴ مطلب بن حنطب کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور معاملہ ان سے بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا تم نے ایسا کیوں کیا؟ مطلب کہتے ہیں میں نے کہا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہو گیا ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ولو انهم فعلوا ما يوعظون به لكان خيرا لهم واشد تثبيتا "اگر لوگ وہ کام کریں جو انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لیے بہتر اور زیادہ سے زیادہ ثابت قدمی کا باعث ہو۔ بھلا تم نے یہ کیوں کیا ہے؟" میں نے عرض کیا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہو گیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس روک لو، چونکہ ایک طلاق ہو گئی ہے۔ رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۷۸۹۵ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن میں ہے (یعنی یہ لفظ ہے جس سے اگر طلاق کی نیت کی جائے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہے) اس نے یہ الفاظ دو بار کہے پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے حلف لیا کہ تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔ رواہ سعید بن المنصور والبیہقی

۲۷۸۹۶ ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ اس کے بعد کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے) اور اختیار (یعنی اپنے آپ کو اختیار کرے) دونوں برابر ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۹۷ مسروق کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور اس نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا: اس مسئلہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: میں اسے ایک طلاق سمجھتا ہوں اور خاوند اس کا مالک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں

تمہیں صرف تین طلاقیں کافی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن شاھین فی السنة والبیھقی

۲۷۹۰۷۔۔۔ قدامہ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب جمحی کی روایت ہے کہ ایک شخص کسی نہایت دشوار جگہ میں اس نے آپ کو رسی سے باندھ کر شہد لینے کے لیے لٹکا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا اتنے میں اس کی بیوی آنکلی اور رسی پکڑ کے بولی اور قسم اٹھائی کہ یا تو میں رسی کاٹ دوں گی یا مجھے تین طلاقیں دے۔ خاوند نے عورت کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیا مگر عورت نہ مانی۔ بالآخر خاوند نے عورت کو تین طلاقیں دیں۔ جب وہ دشوار جگہ سے اوپر آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: اپنی بیوی کے پاس واپس لوٹ جاؤ یہ طلاق نہیں ہے۔ رواہ ابوعبید فی الغریب وسعید بن المنصور والبیھقی فی السنن

۲۷۹۰۸۔۔۔ عبداللہ بن شہاب خولانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کا قصہ لایا گیا وہ یہ کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا: مجھے تشبیہ دو۔ وہ بولا: تم تو یوں لگتی ہو جیسے ہرنی اور کبوتری۔ عورت بولی: میں اس وقت راضی نہیں ہوں گی جب تک تم مجھے خلیہ طالق نہیں کہو گے چنانچہ مرد نے یہی کہہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر ہونے پر فرمایا: اس عورت کا ہاتھ پکڑو یہ تمہاری بیوی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابوعبید فی الغریب والبیھقی

کنائی طلاق کی ایک صورت

۲۷۹۰۹۔۔۔ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا تمہاری رسی تمہاری گردن میں ہے۔ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے؟ وہ بولا: میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی کچھ ہوگا جو تم نے ارادہ کیا ہے۔ رواہ مالک والشافعی وسعید بن المنصور والبیھقی

۲۷۹۱۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں۔ اور پھر کہا تو مجھ پر حرام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت تمہارے پاس کبھی بھی واپس نہیں کروں گا۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۷۹۱۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کو کہے "تو مجھ پر حرام ہے" تو یہ تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۲۔۔۔ ابن مکی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دونوں میاں بیوی میں تفریق کردیتے تھے جبکہ خاوند بیوی کو کہے: تو مجھ پر حرام ہے۔

۲۷۹۱۳۔۔۔ ابوحسان اعرجی یا قتادہ بن عمرو بن عدی بن قیس جو کہ بنی کلاب میں سے ہے نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردیا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو نے اس عورت کو کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے سے پہلے ہاتھ تک لگایا میں تمہیں رجم کرادوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۴۔۔۔ شعبی کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کے متعلق جو کچھ فرمایا میں اس کا تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ بخدا میں تمہیں اقدام کرنے کا حکم دوں گا اور تمہیں مؤخر ہونے کا حکم دوں گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکرہ (مجبور) کی طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص کی طلاق جائز ہے سوائے پاگل کے۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۷۹۱۷۔۔۔ حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے کہہ دیا ہے اگر میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کروں تو اسے طلاق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مرد عورت کا معاملہ عورت کے ہاتھ میں دے دے تو فیصلہ جو عورت چاہے متعلق کرے گی اور اس کی طلاق وہ برابر ہوگی معاملہ اس کے ہاتھ میں ہوگا جب تک کلام نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۹ ابراہیم اور شعبی رحمۃ اللہ علیہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اختیار قبول کرے تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند دوبارہ رجوع کا حق ہوگا۔ جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی اختیار قبول کرلیا) تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ نہیں ہوگا۔ جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

عورت خیار طلاق استعمال کرے تو؟

۲۷۹۲۰ ... ابن جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور بیوی اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس میں کچھ نہیں اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جسے لوگوں نے صحیفوں میں پایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۹۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکا جب تک بالغ نہ ہو جائے اس کی طلاق جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۲۲ عامر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردے اور یوں کہے: تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جس طرح یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت حرام کردیا تھا، چنانچہ وہ عورت خاوند پر حرام ہو جائے گی۔ رواہ عبد بن حمید

۲۷۹۲۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے حفص سے کہا: اپنی بیوی کو واپس لوٹا دو اگرچہ وہ ایک حانث کی بیوی ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۷۹۲۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق مردوں کا کام ہے اور عدت عورتوں کا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔ رواہ البیہقی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۲۸، ۶۲۲۹۔

۲۷۹۲۶ ایضاً حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے شادی کرلو طلاق نہیں ہوگی۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکرہ (زبردستی کیا ہوا) کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاق دے دے پھر عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ بھی اسے طلاق دے دے۔ آپ نے فرمایا: اگر عورت شادی کرنے کے بعد اس کے پاس واپس لوٹی ہے تو طلاق بھی واپس لوٹ آئے گی۔ اگر عدت کے دوران شادی کی ہے تو خاوند باقی ماندہ طلاقوں کا مالک ہوگا۔ رواہ البیہقی وضعفہ

۲۷۹۲۹ ایضاً جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: عورت اپنے خاوند کے پاس باقی ماندہ طلاقوں سے کرتی ہے۔ رواہ البیہقی وقال ھذا اصح من الاول

۲۷۹۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق کا اختیار مردوں کو حاصل ہے اور عدت گزارنا عورتوں کا کام ہے۔ رواہ البیہقی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۸۵۔

۲۷۹۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر رجوع کو واپس لے حالانکہ عورت کو اس کا علم نہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پہلے شخص کی بیوی ہے دوسرے خاوند نے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۷۹۳۲ ایضاً حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں

نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں نے تو اسے تمہارے اوپر حرام کردیا ہے اور باقی طلاقیں اپنی بیویوں پر تقسیم کردو۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۳ ۔۔۔ ”ایضاً“ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کیا وہ یہ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کے درمیان فیصلہ کرو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے۔ وہ بولا: میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو نافذ رکھا۔

رواہ الشافعی فی القدیم والبیہقی

۲۷۹۳۴ ۔۔۔ ”ایضاً“ شعبی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تو خلیہ ”قید نکاح سے آزاد“ بریہ ”عقد نکاح سے بری“ بائن اور حرام ہے اور جب اس سے طلاق کی نیت کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۵ ۔۔۔ ”ایضاً“ زاذان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ رضی اللہ عنہ نے خیار کا تذکرہ کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھ سے خیار کے متعلق پوچھا: میں نے کہا: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور اسے رجوع کا حق حاصل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہیں ہے۔ لیکن اگر عورت اپنے خاوند کو اختیار کرتی ہے تو کوئی طلاق نہیں ہوگی اگر اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا، میں صرف امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کی خاطر رکھتا ہوں جب معاملہ میرے سپرد ہوگا اور مجھے معلوم ہوگا کہ میں عورتوں کا مسئول ہوں تو اس وقت میں وہی اختیار کروں گا جو بہتر سمجھوں گا۔ لوگوں نے کہا: بخدا! اگر آپ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر ثابت رہتے ہیں اور اپنے قول کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ ہمیں زیادہ محبوب ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہنس کر فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو پیغام بھیج کر یہی مسئلہ دریافت کیا تو زید رضی اللہ عنہ نے میری مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی مخالفت کی ہے وہ تو کہتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے گی تو اسے تین طلاقیں ہوں گی اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے گی تو اسے ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۶ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اس کے گھر والوں کے سپرد کردے اگر گھر والے اسے قبول کرلیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی اور اگر گھر والے عورت کو واپس کردیں تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۷ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مرد اپنی بیوی کو طلاق کا ایک ہی بار مالک بنادے اور وہ عورت کچھ فیصلہ کرے تو اس کے معاملے میں کچھ نہیں ہوگا اگر فیصلہ نہ کرے تو ایک طلاق ہوگی اور معاملہ مرد کے پاس ہوگا۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۸ ۔۔۔ ”ایضاً“ شعبی اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردے؟ فرمایا لوگوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے تین طلاقیں قرار دیتے تھے شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا انھوں نے تو یہ کہا ہے کہ میں نہ اسے حلال کرتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ رواہ البیہقی

۲۷۹۳۹ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے تو عورت اس حیض کو (جس میں اسے طلاق ہوئی) شمار نہ کرے۔ رواہ ابن جریر فی تہذیب الآثار ۔۔۔ فی الطلاق من جملہ

ممنوعات طلاق

۲۷۹۴۰ ۔۔۔ شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کرلینے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ حیض شمار نہیں کیا جائے۔ رواہ العدنی

غلام کی طلاق کا بیان

۲۷۹۴۹ ۔۔۔ ایوب سختیانی سے مروی ہے کہ ایک مکاتب (وہ غلام جسے آقا کہے اتنے پیسے لاؤ مجھے دو تم آزاد ہو) کے نکاح میں آزاد عورت تھی اس نے عورت کو دو طلاقیں دیں پھر حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا: ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ عورت تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ طلاق مردوں کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۰ ۔۔۔ ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے نفیع نے حدیث سنائی ہے کہ وہ غلام تھے ان کے نکاح میں آزاد عورت تھی انھوں نے عورت کو دو طلاقیں دیں بعد میں حضرت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا ان دونوں حضرات نے فرمایا: تیری طلاق وہ ہوگی جو غلام کی طلاق ہوتی ہے (یعنی دو طلاقیں جو تم دے چکے ہو) اور عورت کی عدت وہ ہوگی جو آزاد عورت کی عدت ہوتی ہے یعنی تین حیض۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۱ ۔۔۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مکاتب نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو غلام کی طلاق قرار دیا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۲ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کی طلاق اس کے مالک کے ہاتھ میں ہے سو مالک نے (غلام کی بیوی کو) طلاق دی تو یہ طلاق جائز ہوگی اور اگر مالک دونوں میں تفریق کردے تو وہ ایک طلاق ہوگی یہ اسوقت ہوگا جب غلام اور بیوی دونوں اس کی ملکیت میں ہوں۔ اور اگر غلام تو آپ کا ہے اور باندی (غلام کی بیوی) کسی دوسری کی ہے تو غلام کا مالک چاہے تو طلاق دے سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۳ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: باندی کے لیے دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ دو طلاقیں ہو جانے کے بعد وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۲۷۹۵۴ ۔۔۔ ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: آپ نے فرمایا: عورت غلام پر حرام ہو چکی ہے تا وقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق وفیہ عبداللہ بن زیاد بن سمعان وھو متروک

۲۷۹۵۵ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میاں بیوی میں سے جو بھی غلامی میں ہوگا طلاق کی تعداد میں کمی واقع ہو جائے گی مرد کی غلامی کی وجہ سے طلاق میں اور عدت میں کمی واقع ہوگی عورت کی غلامی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چنانچہ جب باندی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوں گی اور اس کی عدت دو حیض ہوں گے اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوں گی اور عدت تین حیض ہوں گے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۶ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مالک اپنے غلام کو شادی کرنے کی اجازت دے تو اب مالک غلام کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا البتہ غلام خود اسے طلاق دے۔ اور اگر اپنے غلام کی باندی کو لے یا اپنی باندی کی باندی کو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

۲۷۹۵۷ ۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر شادی شدہ باندی فروخت کی جائے تو اسے فروخت کرنا ہی اس کی طلاق ہے جابر بن عبداللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے اسی قسم کا فتویٰ مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

خلاصہ کلام: ۔۔۔۔۔ فقہائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ غلام کی صورت میں طلاق کی تعداد کا اعتبار میاں کی حالت سے ہوگا یا بیوی کی حالت سے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک طلاق کا اعتبار مرد کی حالت سے ہوگا یعنی مرد اگر غلام ہے تو اسے دو طلاقیں حاصل ہوں گی اگر مرد آزاد ہے بیوی خواہ غلام ہو یا آزاد اسے تین طلاقیں حاصل ہوں گی۔ جبکہ فقہائے احناف کے نزدیک ہر صورت میں عورت کا اعتبار ہے قائدہ خواہ جس حالت میں ہو یعنی عورت اگر باندی ہے تو خاوند دو طلاقوں کا مالک ہوگا عورت اگر آزاد ہے تو تین طلاقوں کا مالک ہوگا۔ دلائل آثار احادیث دونوں طرف موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ھدایہ کتاب الطلاق وعین الھدایہ ج ۲۔

احکام طلاق کے متفرقات

۲۷۹۵۸۔۔۔ عبیدہ سلمانی کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت اور اس کا خاوند آیا ان دونوں کے ساتھ لوگوں کی ایک ایک جماعت تھی دونوں جماعتوں نے اپنا اپنا حکم منتخب کرکے باہر نکالا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ اگر میاں بیوی میں تفریق ہو جائے تمہارے اوپر کیا واجب ہوگا اور اگر تم انہیں جمع کرو تو جمع کر سکتے ہو خاوند نے کہا: میں فرقت نہیں چاہتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تو نے جھوٹ بولا ہے یہاں سے ہٹنے مت پاؤ حتیٰ کہ کتاب اللہ سے راضی نہ ہو جاؤ کتاب اللہ کا فیصلہ خواہ تیرے حق میں ہو یا تیرے خلاف ہو۔ رواہ عبدالرزاق

طلاق یافتہ عورت کے نان نفقہ اور رہائش کا بیان

۲۷۹۵۹۔۔۔ مسند فاطمہ بنت قیس ’’ابن جریج کہتے ہیں مجھے عطاء نے خبر دی ہے کہ عبدالرحمن بن عاصم بن ثابت کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس جو کہ ضحاک بن قیس کی بہن ہے اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دے دیں پھر وہ جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل کو حکم کیا کہ مطلقہ کو کچھ نان نفقہ دیتا رہے۔ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے کم سمجھا چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس آگئی تھوڑی دیر بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ فاطمہ بنت قیس آپ کی ایک بیوی کے پاس بیٹھی تھی بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہے اسے فلاں شخص نے طلاق دے دی ہے اس شخص نے کچھ نفقہ بھیجا تھا اس نے واپس کر دیا ہے حالانکہ وہ شخص اسے کافی سمجھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ سچ کہتا ہے پھر آپ نے فاطمہ سے فرمایا: ام کلثوم کے پاس چلی جاؤ اور اس کے ہاں عدت پوری کرو، پھر فرمایا: البتہ ام کلثوم کے پاس کثرت سے لوگ آتے جاتے ہیں لیکن تم عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ وہ نابینا ہے چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس چلی گئی اور ان کے ہاں عدت گزارنے لگی حتیٰ کہ جب عدت پوری ہو گئی پھر حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا وہ رسول کریم ﷺ سے مشورہ لینے آگئیں آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات ابوجہم کی مجھے ڈر ہے کہ وہ کوڑے سے بہت مارتا ہے رہی بات معاویہ کی وہ تنگدست ہے۔ چنانچہ بعد میں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۰۔۔۔ ابن جریج، ابن شہاب، ابو سلمہ عبدالرحمن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی چنانچہ عمرو نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دے دیں پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوچا کہ رسول کریم ﷺ کے پاس جائے اور فتویٰ لے آئے کہ اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ ابن ام مکتوم جو نابینا ہیں ان کے ہاں چلی گئی ابن جریج کہتے ہیں مجھے ابن شہاب نے عروہ سے مروی خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار کرتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۱۔۔۔ معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ (بائن) دے دی چنانچہ مطلقہ کی طرف اس کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے منتقل ہو جا۔ چنانچہ مروان کو اس کی خبر ہوئی اس نے مطلقہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے گھر واپس آجا اور پوچھا کہ تم عدت پوری ہونے سے قبل اپنے گھر سے کیوں نکلی ہو؟ مطلقہ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میری خالہ فاطمہ بنت قیس نے مجھے ایسا کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور مجھے بتایا ہے کہ اسے جب ابو عمرو بن حفص مخزومی نے طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر سے منتقل ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ مروان نے قبیصہ بن ذؤیب کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ واقعہ کی پوری طرح تحقیق کرکے لائے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قبیصہ کو بتایا کہ وہ ابو عمرو بن حفص مخزومی کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اور ان کا خاوند بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جاتے ہوئے اس نے ایک طلاق جو باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے کر بھیج دی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو ان کا نفقہ دینے کے لیے کہا مگر ان دونوں نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نفقہ نہیں ہوگا الا یہ کہ وہ حاملہ ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو یہ بات بتا دی آپ نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے الا یہ کہ تم حاملہ ہو، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ سے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے لیے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی عرض کیا یا رسول اللہ! میں منتقل ہو کر کہاں جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے ہاں چلی جاؤ وہ نابینا ہے چلو تم کپڑے بھی اتار سکتی ہو اور وہ تمہیں دیکھ نہیں سکے گا چنانچہ عدت پوری ہونے تک فاطمہ رضی اللہ عنہا وہیں رہی پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے انکا نکاح کرا دیا۔ قبیصہ بن ذویب مروان کے پاس واپس لوٹ آیا اور ساری بات کہہ سنائی، مروان نے کہا: میں نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے جو لوگ اس پر قائم ہیں ہم تو ان کی اتباع کریں گے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب اس کی خبر ہوئی کہا میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فطلقوهن لعدتهن لاتدري لعل الله يحدث بعد ذالك امرا

یعنی عورتوں کو عدت سے پہلے طہر میں طلاق دو۔ تمہیں کیا معلوم اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھلا تین طلاقوں کے بعد کونسی نئی بات پیدا ہوگی چونکہ نئی بات سے مراد تو خاوند کا بیوی سے رجوع کرنا ہے البتہ لوگ کیسے کہتے ہیں کہ عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوگا جب وہ حاملہ ہو عورت کو بغیر نفقہ کے گھر میں کیسے روکا جا سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

٢٧٩٦٢ ابن عیینہ، مجالد، شعبی کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں۔ شعبی کہتے ہیں مجھے فاطمہ بنت قیس نے حدیث سنائی ہے اور وہ عمرو بن حفص کے نکاح میں تھی نفقہ اور رہائش کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنت قیس میری بات سنو آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا کر اپنے چہرے کے آگے حجاب کر لیا گویا آپ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرما رہے تھے عورت کے لیے نفقہ اور رہائش اس وقت ہے جب شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو اور جب رجوع کا حق نہ ہو تو عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوگا اور رہائش بھی نہیں ہو گی فرمایا فلاں عورت یا فرمایا ام شریک کے پاس چلی جاؤ اور اس کے پاس عدت پوری کرو پھر فرمایا: نہیں اس عورت کے پاس لوگوں کا اجتماع رہتا ہے یا فرمایا اس کے پاس لوگوں میں گفتگو ہوتی رہتی ہے بلکہ تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت پوری کرو۔ رواہ عبدالرزاق

٢٧٩٦٣ ثوری، سلمہ بن کہیل، شعبی کی سند سے حدیث مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دے دیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ اور سکنی (رہائش) نہیں ہوگا شعبی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا تذکرہ کیا وہ بولے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سچے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے اس عورت (جو مطلقہ ثلاث یا بائن ہو) کے لیے نفقہ بھی ہے اور اس کی رہائش بھی ہے۔

فائدہ:... حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ یہ حدیث امام مسلم نے کتاب الطلاق باب المطلقة ثلاثا کے ذیل میں ذکر کی ہے۔ معلوم ہوا جا ہے کہ وہ عورت جسے طلاق رجعی دی گئی ہو بالاتفاق اس کے لیے نان نفقہ اور سکنی ہوگا معتدہ ثلاث حاملہ کے لیے بھی نان نفقہ اور سکنی ہوگا البتہ مطلقہ ثلاث غیر حاملہ کے متعلق اختلاف ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں چیزیں ہوں گی ان کی دلیل اسكنوهن من حيث سكنتم من وجدكم آلایہ دلیل ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہوگا ان کی دلیل حدیث باب ہے جبکہ امام مالک اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث کے پیش نظر سکنی ہوگا اور نفقہ نہیں ہوگا۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ احناف کے مسلک کا مؤید ہے۔

٢٧٩٦٤ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ میں مشکل میں نہ پڑ جاؤں آپ نے مجھے حکم دیا اور منتقل ہو جانے کا حکم دیا۔ رواہ ابن النجار

ہوئی تھا کہ اسے ایک ہی مہینہ میں تین بار حیض آ چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شریح رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اس عورت کے متعلق کوئی فیصلہ کرو۔ شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں فیصلہ کروں جبکہ آپ خود یہاں موجود ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ فیصلہ کرو چنانچہ شریح رحمۃ اللہ علیہ بولے: اگر اس کے خاندان کی عورتیں جو اس کے نجی حالات سے واقف ہوں اور جن کی امانت و دینداری سے راضی ہوں اور گواہی دیں کہ واقعی اس کے تین حیض گزر چکے ہیں درمیان میں یہ پاک ہوتی رہی ہے اور نماز بھی پڑھتی رہی ہے پھر تو یقیناً اس کی عدت پوری ہو چکی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قالون (رومی زبان میں) یعنی بہت عمدہ بہت عمدہ۔

رواہ سعید بن المنصور والدارمی والبیہقی وابن عساکر

۲۷۹۷۶ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اتنے میں ایک عورت آئے اور بولی میرا شوہر وفات پا چکا ہے۔ وفات کے بعد چار ماہ کے اندر اندر میں نے وضع حمل کر دیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تیری عدت وہ ہوگی جو دو مدتوں میں سے زیادہ ہو (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) جب چار ماہ سے کم مدت میں اس عورت نے حمل وضع کر دیا تو ابن عباس چار ماہ دس دن کا اسے کہہ رہے تھے ابوسلمہ بولے: میرے پاس اس کا علم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس عورت کو میرے پاس لاؤ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بولے: مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرا شوہر وفات پا چکا ہے اور میں نے حمل بھی وضع کر دیا ہے عورت نے آپ کو بتایا کہ خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ سے کم عرصہ میں اس نے حمل وضع کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے سبیعہ خوش ہو جاؤ (تمہاری عدت گزر چکی اور اب شادی کر لو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عورت سے فرمایا جو بات تم سن رہی ہو اسے اچھی طرح یاد رکھنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۷ ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا جب وہ (خاوند کی وفات کے) پندرہ روز کے بعد حمل وضع کر چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر کسی شخص نے بیوی کو طلاق دی اور اس کے بطن میں دو جڑواں بچے ہوں اگر ایک کو جنم دے تو دوسرے کو جنم دینے سے پہلے پہلے اس کا خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو جہاں چاہے اپنی عدت پوری کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو عورت جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو اور وہ حاملہ ہو اس کے لیے نفقہ نہیں اسے خاوند کی میراث ہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۱ عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کو جس کا خاوند وفات پا گیا ہو خوشبو سے الگ رہنے کا حکم دیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ اپنے خاوند کے گھر سے عدت پوری ہونے تک کہیں اور منتقل نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عورت کی عدت جب عدت وفات ہو یا عدت طلاق ہو وہ اپنے گھر کے سوا ایک رات بھی کہیں اور نہ گزارنے پائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات نہ بسر کرے وہ خوشبو نہ لگائے مہندی نہ لگائے سرمہ نہ لگائے اور نہ (شوخ) کپڑے نہ پہنے البتہ چادر نما کپڑے پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

حاملہ کی عدت کا بیان

۲۷۹۸۵ ... ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا (جس کی تفصیل یوں ہے) کہ ایک عورت کا خاوند مر جاتا ہے اور عورت چار ماہ گزرنے سے قبل وضع حمل کر دے (اس کی عدت کیا ہوگی) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کی عدت وہ مدت ہوگی جو زیادہ ہوگی (یعنی چار ماہ دس دن اور وضع حمل میں سے جو مدت بعد والی آخر ہو تو یہی وہ گزارے گی) ابوسلمہ بولے: جب اس عورت نے حمل وضع کر دیا اس کی عدت پوری ہوگئی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ اس مسئلے کا فیصلہ کروا جائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ بنت حارث کا خاوند وفات پا گیا تھا سبیعہ نے خاوند کی وفات کے کچھ ہی دنوں بعد حمل وضع کر دیا چنانچہ سبیعہ سے ابوسنابل بن بعکک (بعکک) نے دیکھا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نفاس سے پاک ہو چکی ہے سرمہ لگا رکھا اور عمدہ جوڑا زیب تن کیا ہوا ہے۔ ابوسنابل رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید تم سمجھتی ہو کہ تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے تمہاری عدت ابھی نہیں گزری تاوقتیکہ شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن گزر نہ جائیں چنانچہ شام کے وقت سبیعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال بیان کیا۔ نیز ابوسنابل کا قول بھی ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کر دیا گویا تمہاری عدت پوری ہو چکی ابوسلمہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی فرمایا تھا کہ ابوسنابل نے جھوٹ بولا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۶ ... ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ دن بعد بچہ جنم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۷ ... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے لگ بھگ بیس (۲۰) دن بعد حمل وضع کر دیا تھا نبی کریم ﷺ نے اسے شادی کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ ابن النجار و عبدالرزاق

۲۷۹۸۸ ... ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حماد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب خاوند وفات پا جائے اور اس کی بیوی حاملہ ہو اس کی عدت وضع حمل ہے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ سبیعہ نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس دن یا فرمایا ستر دن بعد بچہ جنم دیا نبی کریم ﷺ نے انہیں نکاح کر لینے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۹ ... عروہ کہتے ہیں سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے سات دن بعد حمل وضع کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۰ ... عکرمہ مولی ابن عباس کی روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے ۴۵ (پینتالیس) دن بعد حمل وضع کر لیا تھا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حاملہ عورت جب خاوند کی وفات کے بعد حمل وضع کرے تو وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ و عبد بن حمید

۲۷۹۹۲ ... مغیرہ کی روایت ہے کہ میں نے شعبی سے کہا: میں تصدیق نہیں کرتا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: وہ عورت جس کا خاوند وفات پا جائے اس کی عدت ابعد الاجلین (دو مدتوں میں سے زیادہ عرصہ والی مدت) ہے شعبی نے کہا: کیوں نہیں، اس کی تصدیق کرو بلکہ زور و شور سے اس کی تصدیق کرو چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ فرمان باری تعالیٰ:

واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن

یعنی حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل وضع کر دیں" طلاق یافتہ عورت سے متعلق ہے۔ رواہ ابن المنذر

عدت وفات

۲۷۹۹۳... یوسف بن ماھک اپنی ماں مسیکہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند مرگیا وہ دوران عدت اپنے میکے والوں سے ملنے آئی طلق رضی اللہ عنہ نے اسے دردلگ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے مسئلہ دریافت کیا انھوں نے فرمایا اسے اٹھا کر اپنے گھر تک لے جاؤ چونکہ یہ طلاق یافتہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۴... محمد بن عبدالرحمن کی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ ایک عورت کا شوہر وفات پا جائے اور وہ باہر جانے کی اشد ضرورت بھی محسوس کرتی ہو (تو کیا وہ باہر جاسکتی ہے) ان دونوں حضرات نے اس عورت کو رخصت دی ہے کہ وہ دن میں جا سکتی ہے اور کھانا وغیرہ لے کر دن ہی دن میں وہاں اپنے گھر چلی جائے۔ رواہ ابن سعد والبیہقی مسند الاوزاعی عبدالرزاق

۲۷۹۹۵... ابن جریج کہتے ہیں مجھے عبدالکریم بن ابی المخارق نے خبر دی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنے شوہر کی وفات کے بعد عدت گزرنے سے قبل حمل وضع کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے عدت میں وہ مدت گزارنی ہوگی جو بعد والی ہوگی چنانچہ وہ عورت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عورت سے کہا: تم کہاں سے آرہی ہو؟ عورت نے واقعہ بیان کیا اور عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی بتلایا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس جاؤ اور کہو: ابی بن کعب کہتا ہے کہ تیری عدت گزر چکی ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے تلاش کیا تو میں یہاں ہی بیٹھا ہوں، چنانچہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور انھیں خبر دی، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ عورت آئی اور ابی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر واپس ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ عورت کیا کہتی ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان سنتا ہوں۔ ”واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن“ آیا یہ وہ عورت جس کا خاوند وفات پا جائے اور وہ حاملہ بھی ہو وہ حمل وضع کر دے اس کی عدت گزر چکی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے فرمایا: جو تم سن رہی ہو میں بھی سن رہا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۶... ایوب سختیانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو جس کا خاوند وفات پا چکا ہو اپنے والد کے پاس صرف ایک رات گزارنے کی اجازت دی ہے وہ بھی مرض الموت میں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۷... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے متوفی عنہا زوجہا (وہ عورت جس کا خاوند مرجائے) کو اپنے باپ کے پاس ایک رات بسر کرنے کی رخصت دی ہے دراں حالیکہ اس کا باپ حالت مرض میں ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۸... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت جس کا خاوند مر چکا ہو اور ابھی چار پائی پر ہو (دفنایا نہ گیا ہو) کہ اتنے میں اس کی بیوی حمل وضع کرے اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔ رواہ مالک والشافعی وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۷۹۹۹... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو جن کے خاوند وفات پا چکے ہوتے مقام بیداء سے واپس کر دیتے تھے اور انھیں حج کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق والبیہقی

۲۸۰۰۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں متوفی عنہا زوجہا اگر چاہے تو اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور بھی عدت گزار سکتی ہے۔

رواہ الدارقطنی وابن عساکر زی فی الرواۃ وفیہ ضعفان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۱۷۸۔

۲۸۰۰۱... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو جہاں چاہے عدت گزارے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۲ عبید اللہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ مروان نے عبداللہ بن عتبہ کو سبیعہ بنت حارث کے پاس بھیجا اور پوچھا کہ رسول کریم ﷺ نے اسے کیا فتویٰ دیا تھا۔ سبیعہ نے کہا وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی اور حجۃ الوداع کے موقع پر وہ وفات پاگئے سعد بن خولہ بدری صحابی تھے۔ چنانچہ وفات کے بعد چار ماہ دس دن سے پہلے ہی سبیعہ رضی اللہ عنہا نے حمل وضع کر دیا ان سے ابو سنابل بن بعکک کی ملاقات ہوئی جبکہ سبیعہ کا نفاس ختم ہو چکا تھا اور آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا تھا۔ ابو سنابل نے کہا: شاید تم نکاح کرنا چاہتی ہو جبکہ وفات کے وقت سے تمہاری عدت چار مہینے دس دن ہے۔ سبیعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور معاملہ ذکر کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم نے حمل جنم دیا اسی وقت سے تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا جائے وہ خوشبو نہ لگائے رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے سرمہ نہ لگائے موزے نہ پہنے مہندی نہ لگائے اور عصفر بوٹی میں رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۴ فریعہ بنت مالک کے خاوند بھگوڑوں کی تلاش میں نکلے حتیٰ کہ راستے ہی میں قدوم پہاڑ کے قریب دگوں کو پایا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ فریعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرا خاوند قتل ہو گیا ہے اور مجھے ایسے گھر میں رکھا ہے جو اس کی ملکیت نہیں۔ فریعہ رضی اللہ عنہا نے وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اسے اجازت دی وہ چل پڑی جب حجرے کے دروازے پر پہنچی آپ ﷺ نے واپس بلایا۔ فریعہ واپس لائی گئی آپ نے فرمایا: مجھے دوبارہ اپنی بات سناؤ اس نے بات سنائی آپ نے حکم دیا کہ عدت پوری ہونے کے بعد گھر سے باہر جا سکتی ہو۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے گھر ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری عدت چار ماہ دس دن گزر جائیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور گھر سے منتقل ہونے کے متعلق سوال کیا: عثمان نے کہا: منتقل ہو جاؤ پھر اپنے پاس بیٹھے والوں سے کہا: کیا نبی کریم ﷺ سے یا میرے دو صاحبوں سے اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث) منقول ہے فریعہ کہتی ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے میرا تذکرہ کیا گیا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا اور یہی سوال پوچھا میں نے انہیں خبر دی. انہوں نے میری بات پر اعتماد کیا اور عورت کو حکم دیا کہ اپنے شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلے تاوقتیکہ عدت پوری ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۵ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس عورت کا خاوند مر جائے وہ رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے سرمہ نہ لگائے موزے نہ پہنے مہندی نہ لگائے خوشبو نہ لگائے۔ رواہ عبدالرزاق

عدت وفات پر زینت اختیار کرنا ممنوع ہے

۲۸۰۰۶ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند وفات پا چکا ہے اور بیٹی کی آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں اسے سرمہ لگا دوں؟ آپ نے دو یا تین بار فرمایا نہیں اس نے تو چار ماہ دس دن گزارنے ہیں حالانکہ تم میں سے کوئی عورت سال پورا ہونے پر مینگنی مار دیتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۷ ابن سیرین کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اثمد سرمہ کے متعلق پوچھا گیا کہ جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ لگا سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں اگرچہ اس کی آنکھیں پھوٹ کیوں نہ دی گئی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۸ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمیں سوگ کی حالت میں رنگے ہوئے کپڑوں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ خاوند پر تین دن سے زیادہ سوگ کیا جا سکتا ہے ہمیں بحالت سوگ خوشبو نہ لگانے کا حکم دیا گیا ہے البتہ حیض سے پاک ہونے کی حالت میں قسط ہندی (کٹھ) اور اظفار (ایک خوشبو) استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۹ عمر کہتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا جائے اسے خوشبو لگانے سے اور زینت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عدی و عبدالرزاق

۲۸۰۱۰ ابن جریج عبداللہ بن کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں: مجاہد کہتے ہیں: غزوہ احد میں بہت سے مرد شہید کردیے گئے تھے ان لوگوں کی بیویاں بیوہ ہو گئیں وہ سب ایک گھر میں اکٹھی ہوئی تھیں اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں رات کو (تنہائی میں) وحشت ہوتی ہے کیا ہم ایک دوسری کے پاس رات گزار لیا کریں؟ اور صبح ہوتے ہی اپنے گھروں میں واپس چلی جائیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسری کے ہاں بات چیت کرتی رہا کرو جب تم سونا چاہو تو ہر عورت اپنے گھر آجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۱ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ متوفی عنہا زوجہا کو روانہ کردیتے تھے اور اس کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۲۸۰۱۲ ”ایضاً“ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کے سات دن بعد دارالامارت سے منتقل کر دیا تھا۔ رواہ سفیان الثوری فی جامعہ والبیہقی

۲۸۰۱۳ اعمش ابوالضحیٰ مسروق کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو شخص چاہے میرے ساتھ مباہلہ کرلے کہ چھوٹی سورت النساء (سورت طلاق) چار ماہ دس دن کے حکم کے بعد نازل ہوئی ہے۔

۲۸۰۱۴ مسلم ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے حاملہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت دو مدتوں میں سے جو مقدار میں زیادہ ہوگی۔

رواہ البیہقی

۲۸۰۱۵ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو جن کے خاوند مرجاتے تھے ان کے گھر سے منتقل کردیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۶ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے وہ عورت جس کا خاوند مرجائے اور حاملہ ہو اس کا نفقہ مرحوم کے کل مال سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

عدت مفقود

۲۸۰۱۸ ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مفقود (گمشدہ آدمی) کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ اس کی بیوی چار سال چار ماہ دس دن انتظار کرے گی پھر وہ شادی کرسکتی ہے اس کے بعد اگر اس کا پہلا خاوند آجائے تو اسے مہر اور بیوی میں اختیار دیا جائے گا۔

رواہ مالک والشافعی و عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابو عبید والبیہقی

۲۸۰۱۹ ابو ملیح بن اسامہ کہتے ہیں مجھے سہیمہ بنت عمیر شیبانیہ نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے ایک غزوہ میں اپنے شوہر کو گم پایا معلوم نہ ہو سکا کہ ہلاک ہوگیا یا نہیں؟ چار سال تک انتظار کرتی رہی پھر اس نے شادی کرلی۔ پھر اس کا پہلا خاوند لوٹ آیا۔ حالانکہ سہیمہ شادی کرچکی تھی سہیمہ کہتی ہے۔ میرے دونوں خاوند سوار ہوکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور ہوگئے چنانچہ ان دونوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ پہلے خاوند کو بیوی اور اس کے مہر کا اختیار دیا جائے گا چنانچہ تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کردیے گئے پھر یہ دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے مسئلہ دریافت کیا اور ساتھ ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بھی سنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فیصلہ وہی ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کردیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۸۰۲۰ زہری، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا: اگر اس کا پہلا شوہر آجائے جبکہ بیوی شادی کرچکی ہو تو اسے بیوی اور مہر میں اختیار دیا جائے گا اگر مہر کو اختیار کرے تو وہ دوسرے خاوند پر ہوگا اگر اپنی بیوی کو اختیار کرے تو وہ عدت گزارے گی تاکہ حلال ہوجائے پھر پہلے خاوند کے پاس لوٹے گی اور اس کے لیے دوسرے خاوند کے ذمہ مہر ہوگا جس کے

استبراء کا بیان

۲۸۰۳۴ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب تستر فتح ہوا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت ساری قیدی عورتیں پائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی شخص کسی حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وہ حمل وضع کر دے اور مشرکین کی اولاد میں تم ست شریک ہو چونکہ پانی (منی) سے بچہ مکمل ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۵ ابو سعید تجیبی کی روایت ہے کہ صعب بن جثامہ نے اپنے (مرحوم) بھائی محلم بن جثامہ کی بیوی سے شادی کر لی اس عورت کو محلم سے ایک لڑکا بھی تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پا گیا صعب اپنی بیوی سے کنارہ کش ہو گیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تم اپنی بیوی سے اس کے لڑکے کے مرنے کے بعد علیحدہ کیوں ہو گئے ہو؟ صعب نے کہا: میں اچھا نہیں سمجھتا کہ رحم میں میں ایسا نطفہ داخل کروں جس کا میراث میں کوئی حق نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے شخص ہو جسے رشد وہدایت کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور تجھے اس کی توفیق بھی دی گئی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف لشکروں میں خطوط لکھے کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو جس کی کسی دوسرے شخص سے اولاد ہو وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء رحم نہ کرے۔ رواہ ابو عمر فی کتاب الاخوۃ وابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کسی باندی کو خریدے وہ ایک حیض سے اس کا استبراء کرے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو چالیس دن تک انتظار کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۰۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حاملہ سے جماع کرنے سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ کا استبراء ایک حیض سے ہو جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۸ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اوطاس کے بہت سارے قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور یہ حنین کے قیدی تھے ہم نے قیدی عورتوں سے جماع کرنا چاہا لوگوں کے ہاتھوں میں بہت ساری باندیاں تھیں ہم نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا آپ خاموش رہے پھر فرمایا: ایک حیض سے ان کا استبراء کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۰۳۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو باندی خریدی جائے یا آزاد کی جائے اس کا ایک حیض سے استبراء کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:... استبراء کا معنی ہے باندی کے رحم کی پاکی حاصل کرنا جس طرح عدت سے آزاد عورت کا رحم پاک ہو جاتا ہے اسی طرح باندی کے حق میں استبراء رحم ہے۔

۲۸۰۴۰ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب باندی کنواری ہو اس کے استبراء کی کوئی حاجت نہیں۔ رواہ عبدالرزاق وسندہ صحیح

۲۸۰۴۱ حسن کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے جب غنیمت میں سے کسی کے ہاتھ کوئی باندی لگ جاتی اور وہ اس سے جماع کرنا چاہتا وہ اسے حکم دیتا وہ کپڑے دھوتی غسل کرتی اور اسے نماز کا حکم دیتا اور ایک حیض سے اس کا استبراء کرتا پھر اس سے جماع کرتا۔ رواہ عبدالرزاق وھو مرسل۔

حاملہ باندی سے استبراء سے قبل جماع ممنوع ہے

۲۸۰۴۲ ... عامر شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک غزوہ میں منادی بھیج کر اعلان کرایا کہ کوئی شخص کسی حاملہ (باندی) سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ ایک حیض نہ گزار دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۳ شعبی کہتے ہیں: اوطاس کے موقع پر بہت سی باندیاں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ حاملہ باندی سے

جماع مت کرو حتیٰ کہ وہ حمل وضع کر دے اور غیر حاملہ سے بھی جماع مت کرو حتیٰ کہ ایک حیض گزار دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۴ ابو قلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حاملہ عورت (یا باندی) سے جماع کرے جس کا حمل اس کے نطفہ سے نہ ہو آپ ﷺ نے غنیمت کے اموال کو تقسیم سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک حیض سے استبراء کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوہیۃ ۱۳۵۔

حلالہ کا بیان

۲۸۰۴۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو بھی اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے پھر اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے پھر دوسرا خاوند مر جائے یا اسے طلاق دے دے پھر وہ پہلے خاوند سے نکاح کرے وہ پہلے خاوند کے پاس بقیہ (بچی ہوئی) طلاق (ایک یا دو) لے کر آئے گی۔ رواہ مالک و عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۸۰۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مطلقہ پہلے خاوند کے پاس باقی بچی ہوئی طلاقیں لے کر آئے گی۔ رواہ البیہقی

۲۸۰۴۸ ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مکاتب کے متعلق فیصلہ کیا اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دی تھیں کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں تاوقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ مالک والشافعی وعبدالرزاق والبیہقی

۲۸۰۴۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: میرے ایک پڑوسی نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں طلاق دی ہے میں اس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس کی مطلقہ سے نکاح کروں پھر اس سے جماع کر کے اسے طلاق دے دوں تاکہ وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس چلی جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے (حلالہ کی غرض سے) نکاح مت کرو ہاں رغبت سے معمول کے مطابق نکاح کرلو۔

رواہ البیہقی

۲۸۰۵۰ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لایا گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کر لیا تھا تاکہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی اور فرمایا: پہلے خاوند کے پاس واپس نہیں لوٹ سکتی الا یہ کہ رغبت سے (معمول کے مطابق) نکاح ہو جس میں تدلیس کا دخل نہ ہو۔ رواہ البیہقی

۲۸۰۵۱ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک عورت کو اس کے خاوند نے تین طلاقیں دیں ایک مسکین اعرابی مسجد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: کیا تمہیں ایک عورت میں رغبت ہے کہ تم اس سے نکاح کر لو اس کے ساتھ رات بسر کرو اور صبح کو اسے الگ کر دو؟ اعرابی بولا: جی ہاں ایسا ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب رات بیوی کے پاس بسر کی عورت نے کہا صبح ہوتے ہی یہ لوگ تمہارے پاس آئیں گے لیکن تم انہیں اپنے آپ سے الگ نہ ہونے دینا جو تم ایسا مت کرو میں تیرے پاس ہی رہنا چاہتی ہوں۔ چنانچہ صبح کو لوگ اعرابی کے پاس بھی آئے اور عورت کے پاس بھی آئے عورت نے کہا: اعرابی سے بات کرو چنانچہ لوگوں نے اعرابی سے الگ ہو جانے کے متعلق بات کی اعرابی نے انکار کر دیا اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی سے چپکے رہو اگر یہ لوگ تمہیں دھمکی دیں میرے پاس آجاؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کی طرف پیغام بھیج کر اس کی رائے بھی معلوم کرلی۔ چنانچہ اعرابی صبح وشام خوبصورت جوڑے زیب تن کئے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتا رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تمہیں یہ عمدہ جوڑا پہنایا جس میں تم صبح وشام اچھے پھرتے ہو۔ رواہ الشافعی والبیہقی

اردو ترجمہ

کنز العمال

حصہ دہم

مترجم

ابو عبید محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

کتاب الطب والرقی والطاعون..... من قسم الاقوال وفیہ ثلثۃ ابواب الباب الاول فی الطب وفیہ فصلان الفصل الاول فی الترغیب وفیہ ذکر الادویۃ

علاج امراض جسمانی، جھاڑ پھونک اور طاعون سے متعلق احادیث قولیہ

اس مجموعہ میں تین باب ہیں۔

پہلا باب..... طب (علاج الامراض)

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول (علاج کی) ترغیب میں

اس میں دواؤں کا ذکر ہے۔

۲۸۰۷۲ طبیب حقیقی اللہ کی ذات ہے اور شاید تو ایسی چیزوں سے نرمی برتا ہے جن سے تو دوسروں کو ڈراتا ہے۔ ابن سعد عن مجاہد مرسلاً

۲۸۰۷۳ اللہ ہی طبیب ہے۔ ابو داؤد عن ابی رمثہ

۲۸۰۷۴ تو معالج ہے اور اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔ مسند احمد عن ابی رمثہ

۲۸۰۷۵ ہر مرض کی جڑ بدہضمی ہے۔ دارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن السنی، ابونعیم عن علی وعن ابی سعید وعن الزہری مرسلاً

۲۸۰۷۶ اللہ کے بندو! علاج معالجہ کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کوئی ایسی بیماری نہیں اتارتا جس کی دوا نہ اتاری ہو سوائے بڑھاپے کے۔ مسند احمد، زوائد مسند، ابن حبان، حاکم عن اسامہ بن شریک

۲۸۰۷۷ اے اللہ کے بندو! علاج کرو کیونکہ بے شک اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ رکھی ہو سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن اسامہ بن شریک

۲۸۰۷۸ بے شک اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری کو پیدا کیا ہے وہاں دوا کو بھی پیدا کیا ہے پس دوا کرو۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷۹ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو، اس دوا کو جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے، سوائے موت کے۔ حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۰ تحقیق جس ذات نے بیماری اتاری اسی ذات نے دوا بھی اتاری ہے۔ الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۱ دوا قضاء الٰہی سے ہے اور اذن الٰہی سے تو وہ شفا بخش ہو جاتی ہے۔ طبرانی کبیر ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۰۸۲ دوا تقدیر الٰہی سے ہے اور یہ (تقدیر الٰہی) اسی کو نفع پہنچاتی جس کو اللہ چاہے جس چیز کے ذریعے (بھی) چاہے۔

ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۰۸۳ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض اور علاج دونوں کو پیدا کیا ہے تم دوا کرو اور حرام سے علاج نہ کرو۔

طبرانی کبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۲۸۰۸۴ بے شک جس ذات نے بیماری کو بنایا اسی نے دوا کو بنایا لیکن جس چیز کے متعلق بری حیثیت ہونی ان میں اس نے شفا رکھی اس کو نہیں رکھا۔

مناوی فیض القدیر میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح ملطی ہے جو واضع حدیث تھا۔ سیوطی نے اس کے تصرف کا اشارہ دیا ہے۔ اس حدیث کے تمام طرق غیر صحیح ہیں۔ ابن عربی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے باطل ہے۔ جس کو شفا دینے کا ارادہ کیا۔

ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۵ اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۶ ہر بیماری کا علاج ہے پس جب بیماری (میں مبتلا شخص) کو علاج پہنچایا جائے تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۷ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر (یہ کہ) اس سے ٹھیک ہونے کا سبب (بھی) اتارا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۰۸۸ علاج کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا سوائے موت اور بڑھاپے کے۔

ابن حبان عن اسامہ بن شریک

۲۸۰۸۹ علاج کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا۔

ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۰۹۰ اے لوگو! علاج کرو اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی شفا کا سبب بھی پیدا کیا سوائے سام کے اور سام موت (کا نام) ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۰۹۱ اے لوگو! دوا کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔

ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۲ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اسی ذات نے اس کے ساتھ دوا بھی اتاری۔ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۳ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اسی ذات نے دوا بھی اتاری اور کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا سوائے ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔ طبرانی کبیر عن صفوان رضی اللہ عنہ بن عسال

۲۸۰۹۴ زمین میں کوئی بیماری نہیں رکھی گئی مگر اس کا علاج بھی پیدا کیا گیا ہے جو جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا۔

طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۵ یقین رکھو اس امر کا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری بجز ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔

مستدرک حاکم عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۹ سر میں حجامت کرانا جنون، جذام (کوڑھ)، برص، داڑھ اور آنکھ کی بیماریوں کے واسطے ہے۔

عقیلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما طبرانی کبیر ابن السنی فی الطب عن ابن عمر، تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸

۲۸۱۱۰ نہار منہ حجامت کرانا زیادہ مفید ہے اور اس میں شفاء ہے برکت ہے اور یہ حافظہ میں اور عقل میں زیادتی کا سبب ہے پس اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ تم نے جمعرات کے دن سینگیاں لگواؤ اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کو پرہیز کرو اور پیر اور منگل (کے دن) کو سینگیاں لگواؤ کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو عافیت دی اور بدھ (چہار شنبہ) کو حجامت سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں ایوب علیہ السلام مبتلا ہوئے اور جذام اور کوڑھ کا مرض بدھ کے دن اور بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم ابن السنی ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۱ حجامت (کے ذریعہ) سے خون کا اخراج کا بیماری میں نافع ہے منگل (کے روز) حجامت کرواؤ۔

مسند فردوس للدیلمی عن ابی ھریرۃ، ضعیف الجامع ۲۶۵۵

۲۸۱۱۲ اتوار کے دن حجامت شفاء ہے۔ مسند فردوس، ضعیف الجامع ۲۶۵۹

۲۸۱۱۳ چاند کے مہینے کی ابتداء میں حجامت کا عمل ناپسندیدہ ہے اس کے نفع کی امید اس وقت تک نہیں جب تک کہ چاند گھٹنے نہ لگے۔

ابن حبیب عن عبدالکریم، ضعیف الجامع ۲۶۵۵

۲۸۱۱۴ جس نے مہینے کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کی تو یہ سال بھر کی بیماریوں کا علاج ہوگا۔

یعنی جب کسی سترہ کو منگل کا دن پڑ جائے۔

طبرانی کبیر سنن کبری للبیہقی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۹۵

۲۸۱۱۵ جس نے مہینے کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخ میں حجامت والا علاج کروایا تو ہر بیماری سے شفایاب ہونے کا ذریعہ ہوگا۔

ابوداؤد مستدرک حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۶ جس نے بدھ کے دن یا ہفتہ (سنیچر) کے دن حجامت کروائی پھر اس نے اپنے جسم پر سفید داغ دیکھے تو وہ اپنے علاوہ ہرگز کسی کو ملامت نہ کرے۔

مستدرک حاکم بیہقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۵۳۲۶ المتناہیۃ ۱۴۹۲

۲۸۱۱۷ جس نے جمعرات کے دن حجامت کروائی اور بیمار ہو گیا تو وہ اسی میں مر جائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۱۸ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو بتلایا کہ سینگیاں لگوانا ان تمام صورتوں میں زیادہ نافع ہے جو لوگ کرتے ہیں۔

مستدرک حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۱۹ خون کی شدت کے مقابلے کے لئے حجامت کے ذریعہ مدد حاصل کرو۔ کیونکہ بعض اوقات آدمی میں خون کا دوران زیادہ ہو جاتا ہے وہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ حاکم فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۰ تمہاری دواؤں میں بہترین دوا حجامت ہے اور قسط بحری ہے پس گلا کو دبا کر اپنے بچوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۱ بے شک وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت کا علاج کرو سترہ، انیس اور اکیس کا دن ہے۔

ترمذی عن ابن عباس، ضعیف الترمذی ۳۵۵

۲۸۱۲۲ یقیناً جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی حجامت کرے گا تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہو جائے گی جس سے وہ شفایاب نہیں ہوگا۔ عقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۱۸۹۹ الضعیفۃ ۱۱۰۲

۲۸۱۲۳ جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۴ ... رگ کا کاٹنا، کھولنا باعث ہے اور حجامت (نشتر لگا کر فاسد خون کا اخراج) اس سے بہتر ہے۔

مسند فردوس عن عبداللہ ابن جراد، ذخیرۃ الحفاظ

۲۸۱۲۵ جس شب مجھے (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا (اور معراج ہوئی) اس شب میں ملائکہ کی جس کی جماعت کے پاس سے بھی میں گزرا وہ یہی کہتی کہ محمد! حجامت کو لازم کرلو۔ ترمذی ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۶ حجامت کرو سترہ، انیس یا اکیس کو تاریخ کو، کہیں دوران خون تم میں زیادہ ہو کر تمہیں ہلاک نہ کر ڈالے۔

بزار، ابونعیم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۷ جب گرمی سخت ہو تو حجامت سے مدد لیا کرو، کہیں خون تم میں سے کسی پر غالب ہو کر اسے ہلاک کر ڈالے۔

مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲۸ سر میں حجامت کروانا سات بیماریوں کا علاج ہے جب کہ حجامت کروانے والا اس کی نیت کرے۔ جنون، سے درد سر سے، جذام سے سفید داغوں اور نیند سے، داڑھ کے درد سے اور اس اندھیرے سے جس کو آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہے۔

طبرانی کبیر ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۹ بے شک حجامت سر میں ہر بیماری کا علاج ہے جنون کا، جذام کا، اور رات میں نظر نہ آنے کا اور داڑھ کا، اور درد سر کا۔

طبرانی کبیر عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۸۱۳۰ ... بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی بھی حجامت کروائے گا ہلاک ہو جائے گا۔

ابویعلیٰ عن حسین بن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۱ بے شک حجامت میں شفا ہے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۲ ... بے شک سہ شنبہ (منگل) کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون (جاری ہونے کے بعد) رکتا نہیں ہے۔

ابوداؤد عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۳۴ المکشف الالٰہی ۲۰۰

۲۸۱۳۳ گدی کے گڑھے (جو سر کے پچھلے حصہ کے آخر میں ہوتا ہے) میں حجامت لازم پکڑو وہ بے شک بہتر بیماریوں سے شفا ہے اور ان پانچ سے جنون، جذام، برص اور داڑھوں کا درد۔ طبرانی کبیر ابن السنی ابونعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۴ بہترین دوا حجامت اور فصد کھولنا ہے۔ ابونعیم فی الطب عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۵ وہ بہترین چیز جس سے تم دوا کرو حجامت ہے۔ مسند احمد طبرانی کبیر مستدرک حاکم عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۶ حجامت میں شفا ہے۔ سمویہ والضیاء عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ

۱۔ حجامت کی سینگ یا سینگی (نشتر) سے ہوتی ہے جیسے آج کل ٹیکہ لگایا جاتا ہے اور فصد رگ میں کٹ لگا کر اخراج خون کے لئے کیا جاتا ہے۔

۲۔ یہ حصہ جو زیر ستو نمبر ۲۸۱۳ کا ہے وہ اجازت کے بغیر ہے اس لئے کہ عجم میں پڑھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۸۱۳۷ جس رات مجھے معراج کا سفر کرایا گیا اس رات میں جس جماعت ملائکہ پر بھی میں گزرا انہوں نے یہی کہا: اے محمد! اپنی امت کو حجامت کے علاج (یا دوا) کی خوشخبری سنا۔ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۳۸ کیا خوب بندہ ہے وہ حجامت کرتا ہے کہ خون کو لے جاتا ہے اور کمر کو ہلکا کرتا ہے اور نگاہ کو روشن کرتا ہے۔

ترمذی ابن ماجۃ مستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعیف ابن ماجۃ ۷۶۲ الضعیفۃ ۲۰۳۶

۲۸۱۳۹ جس شب مجھے معراج کرائی گئی میں جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گزرا اس نے مجھے حجامت کا مشورہ دیا۔

طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۰ وہ بہترین دن جس میں تم حجامت کرو سترہ، انیس اور اکیس ۲۱ تاریخ کا دن ہے اور میں جس رات مجھے معراج کرائی گئی

۲۸۱۵۶ جس کی حجامت سینگی سترہ تاریخ کے منگل (سہ شنبہ) کے دن ہو گئی تو وہ ایک سال کے علاج کے برابر ہوگی۔ طبرانی عن معقل بن یسار

۲۸۱۵۷ جس کو سینگی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کا اتفاق ہو گیا تو وہ اس دن کے موقع کو بغیر حجامت کرائے نہ نکلنے دے۔

ابن حبان فی الضعفاء، طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں لکھا ہے۔

جمعرات کو حجامت کی ممانعت

۲۸۱۵۸ پنج شنبہ کو حجامت نہ کرواؤ پس جس شخص نے پنج شنبہ (جمعرات) کے دن حجامت کرائی پھر اس کو کوئی ناگواری (تکلیف) پیش آئی تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ شیرازی، ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵۹ پنج شنبہ کے دن حجامت نہ کرواؤ پس جو شخص اس دن حجامت کرائے اور اس کو کوئی تکلیف پیش آئے تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ہرگز ملامت نہ کرے۔ شیرازی، خطیب، دیلمی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۶۰ بے شک جمعے کے روز میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو بھی حجامت کرے گا ہلاک ہوگا۔ ابو یعلی عن الحسین

ابو یعلی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۸۱۶۱ اس کو دفن کر دو تاکہ اس کو کتا نہ کھودے (یا اس کو زمین میں سے باہر نکال دے) (روایت کیا اس کو ابن سعد نے عامر بن ربیعہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی۔ اس کے بعد اوپر والا ارشاد بیان کیا۔ ابن سعد فی الطبقات

متفرق دوائیں، لدود، سعوط وغیرہ

۲۸۱۶۲ بے شک ان چیزوں میں سے بہترین جس سے تم دوا کرو لدود اور سعوط ہے (لدود وہ دوا ہے جو منہ کے ایک کنارے سے ڈالی جائے (باچھ میں) سعوط وہ دوا ہے جو ناک میں چڑھائی جائے اور پیدل چلنا ہے اور حجامت ہے اور وہ بہترین شے جس کو تم سرمہ بناؤ اثمد ہے جو بے شک نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ ترمذی، مستدرک عن ابن عباس۔ ضعیف الجامع ۱۹۵۵

اثمد

۲۸۱۶۳ اثمد نظر کو تیز کرتا ہے اور بال کو اگاتا ہے۔ تاریخ بخاری عن معبد بن ھوذۃ

۲۸۱۶۴ بہترین دوا لدود و سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا اور جونک لگوانا ہے۔ ابو نعیم عن الشعبی

یہ روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۵ وہ بہترین دوا جو تم برتو لدود و سعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا ہے۔ ترمذی، ابن السنی، ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۶۶ اس عود ہندی کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ بے شک اس میں سات علاج ہیں گلے کی دکھن میں ناک سے چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں ایک باچھ (کنارہ منہ) میں ڈالی جاتی ہے۔ بخاری عن ام قیس رضی اللہ عنہا

اب یہ بات ہے عذرہ کا جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ حلق میں خون آنے یا خون رک جانے کی وجہ سے شدت کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حلق کے آخر میں جہاں ناک اور حلق کے راستے ملتے ہیں وہاں پیدا ہونے والے ورم سے اس کی ابتدا ہوتی ہے پہلے اس کے علاج کے لئے عورتیں کسی چیز کو خوب بٹ کر ناک میں داخل کرتی تھیں جب وہ مقام تکلیف پر ٹکراتا تو تو یا خون نکل آتا اس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۲۸۱۸۰ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گرجائے تو اس کو ڈبودو بیشک اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں دوا ہے۔

ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

التداوی بالصدقة......صدقہ سے علاج

۲۸۱۸۱ اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔ ابوالشیخ عن ابی امامہ

۲۸۱۸۲ اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو بیشک صدقہ تم سے بیماریوں اور عوارضات کو دور کرتا ہے۔

فردوس دیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ضعیف الجامع ۲۵۷۸

فیض القدیر میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس سند کے حوالے سے منکر ہے۔

۲۸۱۸۳ اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو۔

۲۸۱۸۴ کسی مریض کا علاج صدقہ سے بہتر دوا سے نہیں کیا گیا۔

دیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ، الشذرة ۳۱۲، کشف الخفاء ۱۲۳۸، دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

القسط:...... ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطور دوا اور بطور بخور استعمال کی جاتی ہے۔ القاموس الوحید

۲۸۱۸۵ وہ بہترین چیز جس سے علاج کرو حجامت اور قسط بحری ہے۔

امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۶ وہ پسندیدہ شے جس سے تم علاج کرو حجامت اور قسط بحری ہے اور اپنے بچوں کو گلے کی دکھن کی وجہ سے (بطور علاج) مسل کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مسند احمد نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۷ پہلو (کی تکلیف) کا علاج قسط بحری سے کرو اور زیتون سے۔ مسند احمد، مستدرک حاکم عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۸ اپنے بچوں کو دبا کر تکلیف نہ دو اور قسط کو لازم کرو۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۹ تم اپنے بچوں کے گلے دباتے رہوگے (یعنی) اگر اسی طریقے سے علاج کرتے رہے تو پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کو جس سے آپ مخاطب تھے فرمایا کہ) قسط ہندی لے اور ورس لے اور اس بچے کی ناک میں ٹپکا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

شاید اس سے ذات الجنب (نمونیا) مراد ہے۔

ورس ایک قسم کا پودا جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے۔ ہلدی ہندوستانی زعفران۔ ممکن ہے کہ یہاں ہلدی مراد ہو اس لئے کہ ہلدی اس قسم کے درد کے علاج میں آج بھی مستعمل ہے۔

۲۸۱۹۰ اے عورتوں کی جماعت! تمہارا ناس ہو اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن درپیش ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ قسط ہندی لے۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۱ (عورتوں سے فرمایا کہ) اپنے بچوں کو تم مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن پیش آئے یا اس (کے بچے) کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ قسط ہندی لے اور اس کو پانی کے ساتھ رگڑے پھر اس کی ناک میں ٹپکا جائے۔

مستدرک حاکم سنن سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۲ اپنے بچوں کے گلوں کو نہ جلاؤ (بلکہ) اپنے اوپر قسط ہندی کو لازم کرلو اور ورس کو بھی اس دوا کو بچے کی ناک میں ٹپکاؤ (یہ بھی عورتوں سے فرمایا) مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۳ کس وجہ سے اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہو؟ تم میں سے ہر کسی کو کافی ہے کہ قسط ہندی لے پھر اس کو پانی میں سات بار رگڑے

سے ملا ہوا ہے۔

۲۸۴۰۱. عجوہ کھجور جنت کی ہے (یعنی جنت کا خصوصی پھل ہے) اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھنبی من سے ہے (جس کا قرآن کریم میں قصہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں تذکرہ ہے) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مسند احمد نسائی ابن ماجہ عن ابی سعید وعن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۲. ...عجوہ جنت کی (کھجور) ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھنبی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عربی مینڈھا جو عرق النساء کا علاج ہے اس کا گوشت کھایا جائے اور شوربا تھوڑا تھوڑا کر کے پیا جائے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۸۵۰

۲۸۴۰۳. ...مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے بالائی حصے کی عجوہ کھجور میں علی الصبح نہار منہ ہر مرض سے شفا ہے، فرمایا کہ ہر قسم کے زہر سے شفا ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۴۰۴. ...جس نے روزانہ صبح سات عدد عجوہ کھجوریں کھالیں اس کو اس دن زہر یا جادو نقصان نہیں کرے گا۔

مسند احمد بخاری مسلم، ابوداؤد عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۴۰۵... جس نے مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے دونوں جانبوں کی عجوہ کھجوریں نہار منہ کھائیں اس کو اس دن زہر اثر نہیں کرے گا نیز اگر شام کے وقت کھائے تو صبح تک اثر نہیں کرے گا۔ مسند احمد عن عامر بن سعد عن ابیہ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۶. (آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا) کیا تو کھجور کھا رہا ہے حالانکہ تجھے آشوب چشم ہے۔ طبرانی کبیر عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۷. اے علی! اس نوع سے کھا اس لئے کہ یہ تیرے لئے زیادہ موافق ہے۔ ترمذی عن ام المنذر

اللبن...... دودھ

۲۸۴۰۸. گائے کے دودھ سے علاج کرو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں شفا رکھی ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کو کھاتی ہے۔ طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۹. گائے کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔ طبرانی کبیر عن ملیکہ بنت عمرو

حدیث میں شجر کا لفظ وارد ہے ممکن ہے کہ گھاس اس میں داخل ہو (اپنے عربی بیانیہ بچھا جیسا کہ لیمن اور کسی سے اشارہ ملتا ہے)۔

۲۸۴۱۰. گائے کے دودھ کو لازم کرو اس لئے کہ وہ دوا ہے اور اس کے گھی کو بھی اس لئے کہ وہ شفا ہے اور اس کے گوشت سے پرہیز کرو اس لئے کہ اس کا گوشت بیماری ہے۔ ابن السنی ابونعیم مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۹۰۹

۲۸۴۱۱. تمہیں گائے کا دودھ ضروری ہے کیونکہ بے شک وہ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کے گوشت بیماری ہے۔

ابن السنی، ابونعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۲. تم پر گائے کا دودھ لازم ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے پودے سے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ ابن عساکر عن طارق بن شہاب

۲۸۴۱۳. بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفا کا سبب بھی اتارا ہے پس گائے کے دودھ کو لازم کرو اس لئے کہ وہ ہر درخت کو کھاتی ہے۔ مسند احمد عن طارق بن شہاب

۲۸۴۱۴. بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری اس کا علاج بھی اتارا ہے جو جانتا ہے سو جانتا ہے، پس تم ان علاجوں کے گائے

کے دودھ کو لازم پکڑو کیونکہ بے شک وہ ہر قسم کے پودے سے کھاتی ہے۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۵..... گائے کے دودھ کو لازم کرلو اس لئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۴۱۶ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے اس کے علاج کو بھی اتارا اور گائے کے دودھ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۷ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا رکھی (یعنی زمین میں) سوائے موت اور بڑھاپے کے پس گائے کے دودھ کو لازم قرار دو اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کے پتے کھاتی ہے۔ ابوداؤد طیالسی ابو نعیم فی الطب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۸ گائے کے دودھ کو لازم کرلو اور اس کے گھی کو بھی اور اس کے گوشت سے بچو اس لئے کہ اس کا دودھ اور گھی شفا ہیں اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] ۳۸۰ الضعیفۃ ۱۰۲

اس روایت کی تصحیح میں کلام کیا گیا ہے۔

۲۸۴۱۹ اونٹوں کے دودھ اور پیشاب میں تمہارے فساد معدہ (یعنی بدہضمی اسہال جس کو ذرب کہتے ہیں) کا علاج ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن معمر بلاغاً

التطبب ..... بغیر علم، بغیر جانے علاج کرنا

۲۸۴۲۰ جس نے علاج کیا اور اس کی طبابت (لوگوں میں) معلوم نہیں ہے (یعنی تصدیق شدہ نہیں ہے) تو وہ ضامن ہے۔

مستدرک حاکم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۱ جس نے علاج کیا اور اس کا طبیب ہونا اس سے قبل معلوم نہیں تو وہ ضامن ہے۔

ابوداؤد بیہقی ابن ماجہ مستدرک حاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۸۴۲۲ جس نے علاج کیا اور وہ طب میں معروف نہیں پھر نقصان کیا جان کا یا اس سے کم کا تو وہ ضامن ہے۔

کامل ابن عدی، ابن السنی، ابونعیم فی الطب بیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

دواعرق النساء

۲۸۴۲۳ عرق النساء کا علاج دیسی بکری (بھیڑ) کی چکتی ہے اس کو پگھلایا جائے پھر تین حصے کیے جائیں اور نہار منہ روزانہ ایک حصہ پیا جائے۔ مسند احمد مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۴۲۴ جس نے کوئی مینڈھا خریدا اس کو صرف یہی ملا تو اس کو چاہیے کہ تین حصوں میں کھائے۔ پھر روزانہ نہار منہ ایک حصہ کھائے اور چاہے تو اس کو (پانی میں) جوش دے اور اگر چاہے تو یونہی کھالے۔ مراد اس سے مینڈھے کی چکتی ہے جس سے عرق النساء کا علاج کیا

جاتا ہے۔ معجم کبیر طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۵ عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے اور وہ نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ زیادہ چھوٹی ہو پھر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پھر اس کو پگھلائے اور خوب اچھی طرح پگھلائے تو تین حصے کرے پھر عرق النساء کے لئے روزانہ نہار منہ ایک حصہ پی جائے۔

مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۶ عرق النساء کی تکلیف میں عربی یا مینڈھے کی چکتی لی جائے جو چھوٹی ہو نہ بڑی ہو۔ مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۷ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کمزوری کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا انڈے کھاؤ۔ بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بیہقی

تنبیہ: اس روایت کو ابن الربیع نے نقل کرنے میں ابن الازہر اکیلے منفرد ہیں۔ اسنی ۲۵۲ الفوائد المجموعۃ ۵۱

الحمی ... بخار

۲۸۴۲۸ جب تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو جائے تو چاہئے کہ اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ڈلوائے تین رات بوقت سحری۔ الصحیحۃ ۱۳۱۰ نسائی ابی یعلی مستدرک حاکم ضیاء مقدسی عن انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۹ بخار جہنم کی دھونکنیوں میں سے ایک دھونکنی ہے پس تم ٹھنڈے پانی کے ذریعہ اس کو اپنے سے ہٹاؤ (دھونکنی چمڑے وغیرہ کی بنی ہوئی ہوتی ہے جس میں پھونک مار کر آگ کو بھڑکایا جاتا ہے تاکہ وہ جلدی بھڑک جائے)۔ ابن ماجہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۳۰ بخار جہنم کی تپش سے ہے پس تم ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔ مسند احمد بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مسند احمد بخاری مسلم ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا مسند احمد بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۳۱ بخار جہنم کی دھونکنی سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی کے ذریعہ بجھاؤ۔ ابوداؤد طیالسی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۳۲ ام ملدم (یعنی بخار) گوشت کھاتا ہے اور خون پیتا ہے اس کی سردی اور گرمی (دونوں) جہنم سے ہیں۔

معجم کبیر طبرانی عن شبیب بن سعد رضی اللہ عنہ السلسلۃ الضعیفۃ ۲۸۸۲ ضعیف الجامع ۱۲۸۳

۲۸۴۳۳ جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو (جو بے شک) بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو ٹھنڈے پانی کے ساتھ اس کو اپنے سے بجھائے جاری نہر میں غوطہ حاصل کرنی چاہئے اور چاہئے کہ پانی کے بہاؤ کے رخ کی طرف منہ کرے اور کہے: بسم اللہ، اللھم اشف عبدک وصدق رسولک "(یہ کام) صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے قبل (کرے) اور اس میں تین روز تین بار غوطہ لگائے۔ پس اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن اور اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو سات دن اور اگر سات دن میں ٹھیک نہ ہو تو نو دن (ایسا کرے) اذن اللہ کے حکم سے نو سے تجاوز نہیں کرے گا۔ مسند احمد ترمذی، ضیاء عن ثوبان رضی اللہ عنہ، ضعیف الترمذی ۳۶۹ ضعیف الجامع ۳۹۵

۲۸۴۳۴ مجھ پر (پانی کی) سات مشکیزے ڈالو جن کی گرہیں نہ کھولی گئی ہوں تاکہ شاید کہ میں لوگوں سے (کچھ) عہد لے سکوں۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکال

۲۸۴۳۵ بخاری کھاتا ہے اور پیتا ہے پس اس کی خوراک لوگوں کے گوشت ہیں اور پینے کی چیز ان کے خون ہیں۔

دیلمی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

رگیں بیماری سے گرا دیتی ہیں۔ طبرانی معجم اوسط۔ عقیلی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب شعب الایمان بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بیہقی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور عقیلی نے کہا کہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ذہبی نے منکر کہا اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۴۹۔۔ ہر بیماری کی جڑ بدہضمی ہے۔ دارقطنی فی العلل عن انس رضی اللہ عنہ، ابو نعیم فی الطب عن علی رضی اللہ عنہ ابن السنی، ابو نعیم تمام ابن عساکر عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۰۔۔ سالن بدن پر تیر ہیں اور بخار برید (یعنی موت کے پیغام پہنچانے والے) ہیں اور قبر میں ساتھی ہیں۔

ابو داؤد فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین

الحبۃ السوداء.....کلونجی

۲۸۲۵۱ کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے مگر موت سے۔ ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۲۔۔۔کلونجی کو لازم کرو کیونکہ بے شک اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے اور سام موت ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ترمذی ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۸۲۵۳ کلونجی ہر بیماری کا علاج ہے مگر سام کا اور سام موت ہے۔ ابن السنی فی الطب عبدالغنی فی الایضاح عن بریدۃ

۲۸۲۵۴ کلونجی میں علاوہ موت کے ہر بیماری سے شفا ہے۔ مسند احمد بخاری مسلم ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۵۵۔ بے شک اس کالے دانہ (کلونجی) میں ہر بیماری سے شفا ہے مگر یہ کہ موت ہے۔ ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۸۲۵۶۔۔۔ بے شک جنت میرے سامنے لائی گئی پس اس میں جو کچھ تھا اس کی مثل میں نے (آج تک) نہیں دیکھا اور (اس میں سے) میرے سامنے انگور کا ایک گچھا آیا اور وہ مجھے اچھا لگا۔ پس میں نے اس کی طرف جھکا تاکہ اس کو پکڑوں اور وہ مجھ سے آگے چلا گیا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تمہارے بیچ میں اس کو گاڑ دیتا تاکہ تم جنت کا میوہ کھاؤ اور بے شک حبۃ السوداء (کلونجی) علاوہ موت کے ہر بیماری کی دوا ہے۔

مسند احمد، مسند ابو یعلی سنن سعید بن منصور۔ عن عبداللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ

الاترج والسفرجل.....لیموں اور ناشپاتی

۲۸۲۵۷ ۔ لیموں کو لازم کرو (معمول بناؤ) کیونکہ بے شک یہ دل کو مضبوط کرتا ہے۔ مسند فردوس عن عبدالرحمن بن دلہم

یہ روایت معضل ہے۔

۲۸۲۵۸ بہی کھاؤ کیونکہ بے شک یہ دل سے غم دور کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (بوجھ) ختم کرتا ہے۔

ابن السنی ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۲۰۵

۲۸۲۵۹ ... بہی کو نہار منہ کھانا سینے کی گرمی کو دور کرتا ہے۔ ابن السنی، ابو نعیم، مسند فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۰ ... بہی کھاؤ کیونکہ یہ دل کو تسکین بخشتا ہے اور قلب کو شجاع بناتا ہے اور بچوں کو خوبصورت بناتا ہے۔

فردوس عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۱ ... بہی کھانا دل سے ثقل کو دور کرتا ہے (قالی نے اپنی امالی میں روایت کیا انس رضی اللہ عنہ سے)

الاکمال

۲۸۲۶۲ ... اے طلحہ! اس کو لو بے شک یہ دل کو قوت دیتا ہے اور سانس کو بحال کرتا ہے اور سینے کی تاریکی (شاید اس سے مراد غم ہے) کو دور کرتا ہے یہ روایت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ صحابی سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں ایک (ناشپاتی) تھا پھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ طبرانی کبیر، مستدرک حاکم، سعید بن منصور عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۳ ... اے طلحہ اس کو لے لو اس لیے کہ یہ دل کو سکون پہنچاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۴ ... یہ سینے کے ثقل کو ختم کرتا ہے اور دل کو سکون بخشتا ہے مراد آپ ﷺ کی سفرجل تھی۔

طبرانی کبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

الزبیب ...... کشمش

۲۸۲۶۵ ... کشمش کو لازم کرلو..... اس لیے کہ یہ صفرا کو ختم کرتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے تھکن کو بھگاتی ہے اخلاق (مزاج) کو بہتر کرتی ہے جی کو ٹھنڈا کرتی ہے اور فکر کو زائل کرتی ہے۔ رواہ ابو نعیم عن علی رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۶۶ ... کیا خوب کھانا ہے کشمش (کہ) پٹھوں کو قوت دیتی ہے اور درد کو ختم کرتی ہے اور منہ کی بو کو خوشبودار بناتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور رنگ کو نکھارتی ہے (روایت کیا ابو نعیم نے اور ابن السنی نے طب میں اور خطیب نے تلخیص میں اور دیلمی اور ابن عساکر نے سعید بن زیاد بن فائد بن زیاد ابن ابی ہند الداری عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ زیاد عن ابی ہند الداری کی سند سے)۔

۲۸۲۶۷ ... سنا اور شہد کو لازم کرلو اس لیے کہ ان دونوں میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ابن ام حرام

۲۸۲۶۸ ... آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا! تو کس چیز کا مسہل لیتی ہے؟ کہا شبرم کا، آپ ﷺ نے فرمایا: گرم ہے کھینچنے والا ہے اور دست پیدا کرنے والا ہے۔ (راویہ حدیث کہتی ہیں کہ پھر یعنی یہ سن کر) میں نے سنا کا مسہل لیا اگر تحقیق کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک بروایت اسماء بنت عمیس

ا۔ یہ سفوت کا ترجمہ ہے جو حاشیہ میں نہایہ کے حوالے سے مذکور ہے اور القاموس الوحید میں بذیر اور بقیر کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

۲۸۲۶۹ ... تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے (ایک سنا اور ایک شہد)۔

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۶۰ سنا اور شہد میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ ابن عساکر بروایت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۱ سنا اور شہد کو لازم پکڑو کیونکہ ان دونوں میں علاوہ سام کے ہر بیماری سے شفا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا یارسول اللہ! اور سام کیا ہے؟ فرمایا موت۔

ابن ماجہ، حکیم، فی الکنی ابن مندہ طبرانی کبیر مستدرک ابن السنی ابونعیم فی الطب بیہقی ابن عساکر بروایت ابو ابی بن ام حرام

ابن مندہ نے کہا کہ یہ روایت غریب ہے۔

۲۸۲۶۲ ... تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا ہے سنا اور شہد تیسری چیز مجھ سے فراموش ہوگئی۔

نسائی، سموبہ سنن سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۳ اگر کوئی چیز موت سے شفا بخش ہوتی تو سنا موت سے شفا بخش ہوتی۔

احمد، ابن ماجہ، بخاری، مسلم ابوداؤد بیہقی فی شعب الایمان بروایت اسماء بنت عمیس

یعنی اگر کسی چیز کا موت کو ٹال دینا طے ہوتا تو وہ سنا کی صورت میں ہوتا۔

یہ روایت ۲۸۲۶۸ پر گذری ہے اور یہاں کا ترجمہ زیادہ معتبر ہے اس لئے کہ کلمہ میں اسنا کی پہ صحت نہیں ہے۔ تحفۃ الاحوذی

۲۸۲۶۴ کیا ہے تجھے کہ شبرم ہو (یعنی اس کا استعمال کس لئے ہے) بے شک وہ گرم ہے بروز کرنے والا ہے سنا لازم پکڑو سنا اور شہد کو۔

طبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہ

الدباء والعدس ..... کدو اور دال

۲۸۲۶۵ کدو کو لازم کرلو بے شک یہ دماغ کو بڑھاتا ہے اور تم پر دال لازمی ہے اس لیے کہ یہ ستر انبیاء کی زبان سے مقدس (یعنی عیب سے دور) قرار دی گئی ہے۔ طبرانی بروایت واثلہ

۲۸۲۶۶ کدو کو لازم کرو اس لیے کہ وہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو (یعنی اس کی قوت فکر یہ) بڑھاتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی بروایت عطا مرسلاً

۲۸۲۶۷ کدو دماغ میں اضافہ کرتا ہے اور عقل کو بڑھاتا ہے۔ مسند فردوس بروایت انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۸۲۶۸ کدو دماغ کو بڑھاتا ہے اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۹ نفاس والی عورت کے لئے میرے پاس تازہ کھجوروں جیسی دوا (علاج) نہیں ہے اور بیمار کے لئے شہد جیسی کوئی چیز نہیں۔

ابوالشیخ وابونعیم فی الطب بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

صبح کا بہترین کھانا

۲۸۲۹۴ صبح کا بہترین کھانا سویرے کے وقت کا ہے وہ طہور (پاکیزہ) کھانا اول دن کا ہے۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۵ زیتون کا تیل لازم کرو اس کو کھاؤ اور اس کو تیل کرو اس لیے کہ یہ بواسیر میں نافع ہے۔ طبرانی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۶ اس بابرکت پودے یعنی زیتون کے روغن کو لازم کرو اس سے علاج کرو

طبرانی کبیر، ابونعیم عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۷ زیتون کو کھاؤ اور اس کو (جسم یا سر پر) لگاؤ اس لئے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

ترمذی بروایت عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی، مستدرک بروایت ابی اسید رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۸ زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور بابرکت ہے۔ ابن ماجہ، مستدرک بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۹ زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک جذام ہے۔ ابونعیم فی الطب بروایت ابو ہریرۃ

۲۸۳۰۰ حمام سے نکل کر دونوں قدموں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا دردسر سے بچاؤ ہے۔ ابونعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۱ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور وہ زہر والے کو آگے رکھتی ہے اور شفا والے کو پیچھے رکھتی ہے۔ مسند احمد، نسائی، مستدرک عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۲ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اس کو ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے، اور وہ اس پر سے اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے، مناسب ہے کہ اس کو پوری کو غوطہ دے پھر باہر نکال لے۔

ابوداؤد، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اگر شربت میں مکھی گر جائے

۲۸۳۰۳ جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۴ مکھی میں اس کا ایک پر بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے، پس جب وہ برتن میں گر جائے تو اس کو اندر کر دو (ڈبو دو) پس اس کی شفا اس کی بیماری کو ختم کر دے گی۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۵ مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ کھانے میں گر جائے تو اس کو ڈبو دو (کھانے میں) اس لئے کہ وہ زہر کو آگے کرتی ہے اور شفا کو پیچھے کرتی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۶ آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا جس نے تم کو ذکر الرحمن عزوجل (اللہ) سے مناجات نہ کرنے دی تو اس کو کھانا۔

حلیہ ابونعیم، و ابوبکر فی الغیلانیات عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۷ انجیر کھاؤ اگر میں کہتا کہ جنت سے کوئی پھل نازل ہوا ہے تو کہتا کہ وہ انجیر ہے۔ بے شک وہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور نقرس میں نافع ہے۔ ابن السنی، ابونعیم، فردوس عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۸ کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن سعید رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ، مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی

اللہ عنہ وجابر رضی اللہ عنہ ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۰۹۔۔۔کھمبی من سے ہے اور من جنت سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ ابو نعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۰۔۔۔کھمبی اس من سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسلم ابن ماجہ، عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۱۔۔۔تروتازہ کھمبی کو اپنے اوپر لازم کرو اس لئے کہ یہ من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم عن صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۲۔۔۔داغ کا بدل تکمید ہے (یعنی گرم کرکے دوائی سے ٹکور کرنا جب ٹھنڈا ہوجائے تو دوبارہ رکھنا)۔

۲۸۳۱۳۔۔۔تین چیزیں نظر کو تیز کرتی ہیں سبزہ کو دیکھنا اور بہتے پانی کو دیکھنا اور اچھی صورت کو دیکھنا۔

مستدرک فی التاریخ بروایت علی رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ ابو نعیم فی الطب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا، خرائطی فی اعتلال القلوب بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۴۔۔۔تین چیزیں نگاہ کی قوت بڑھاتی ہیں اثمد کا سرمہ لگانا سبزہ کی طرف دیکھنا اور صورت زیبا کو دیکھنا۔

فوائد ابی الحسن الفرائی بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۵۔۔۔اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ترمذی، ابن ماجہ مستدرک عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۱۶۹۶ تحذیر المسلمین ۹۴

۲۸۳۱۶۔۔۔اپنے گھروں کو شیخ (ایک بوٹی کا نام) اور پودینے کی دھونی دو۔

بیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن جعفر عن ابان بن صالح انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۷۔۔۔اپنے گھروں کو لوبان اور شیخ کی دھونی دو۔ شعب الایمان بیہقی عن عبداللہ بن جعفر۔
یہ روایت معضل ہے۔

دوسری فصل۔۔۔۔۔ممنوع معالجات میں اور جذام کی خوفناکی سے متنبہ کرنے میں

۲۸۳۱۸۔۔۔جس نے حرام سے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس (کے علاج) میں شفا نہیں رکھی۔ ابو نعیم فی الطب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۹۔۔۔بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جس کو تم پر حرام کیا۔ طبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۲۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔ احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۱۔۔۔آپ ﷺ نے داغ لگوا کر علاج کرنے سے منع فرمایا۔ طبرانی کبیر عن سعد الظفری ترمذی مستدرک عن عمران

۲۸۳۲۲۔۔۔تحقیق آگ کسی کو شفا نہیں پہنچاتی۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان بن الاکوع ضعیف الجامع

۲۸۳۲۳۔۔۔میں داغ سے صد کرتا ہوں اور گرم پانی کو ناپسند کرتا ہوں۔ ابن قانع عن سعد الظفری

۲۸۳۲۴۔۔۔بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں اتاری ہیں اور ہر بیماری کے لئے دوا بھی رکھی ہے دوا کرو اور حرام سے نہ کرو۔

ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۵۔۔۔بے شک یہ دوا نہیں ہے یہ بیماری ہے یعنی خمر (شراب)۔ مسند مسلم ابن ماجہ ابوداؤد عن طارق بن سوید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۶۔۔۔بے شک یہ دوا نہیں ہے لیکن یہ بیماری ہے یعنی خمر شراب۔ بخاری عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

الاکمال

٢٨٣٢٧ ... بااتبیہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری شفاء اس چیز میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کردی۔

ابو یعلی عمر ابی تمیر، بیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا، مستدرک حاکم، بیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً

٢٨٣٢٨ ... جس کو کوئی بیماری لگ جائے مختلف بیماریوں میں سے تو وہ ہرگز کسی ایسی چیز کی طرف گھبرا کر نہ لپکے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کردی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز میں جو اس نے (خود) حرام کی ہماری شفاء نہیں رکھی۔

المجذوم ...... جذام کی بیماری والا

جذام کوڑھ کے مرض کو کہتے ہیں جس میں باعضاء جسم گل سڑ کر جھڑنے لگتے ہیں۔ اعوذ باللہ منہ۔

٢٨٣٢٩ ... مجذوم سے اس حال میں بات کر کہ اس کے اور تیرے درمیان ایک نیزے یا دو نیزوں جتنا فاصلہ ہو۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن عبداللہ بن ابی اوفی

٢٨٣٣٠ ... مجذوم لوگوں کو تیز نظروں سے (یعنی گھور کر) نہ دیکھو۔ ابو داؤد طیالسی، بیہقی عن ابن عباس

٢٨٣٣١ ... مجذوم سے ایسا دور بھاگے کہ شیر سے بچا جاتا ہے۔ تاریخ بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

٢٨٣٣٢ ... جذام والے سے پرہیز کر جیسے درندے سے بچا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں جا اترے تو تم کسی اور وادی میں اترو۔

ابن سعد عن عبداللہ بن جعفر

٢٨٣٣٣ ... اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی تو وہ یہ ہے یعنی جذام۔ ابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

٢٨٣٣٤ ... تم میں کوئی آدمی مگر اس کے سر میں جذام کی ایک رگ ہے جو جوش سے پھڑکتی ہے پس جب وہ جوش مارتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کر دیتے ہیں سو اس کا علاج نہ کرو (یعنی اس زکام کا)۔ مستدرک عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

٢٨٣٣٥ ... ناک میں بال کا اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔ ابو یعلی طبرانی اوسط عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

٢٨٣٣٦ ... جذام میں یہ بات مفید ہے کہ تو روزانہ سات دن تک مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی عجوہ کھجوروں کے سات دانے لے۔

فائدہ: ... ابن عدی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ اس روایت کو اس سند سے محمد بن عبدالرحمن طفاوی کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن عبدالرحمان طفاوی کے پاس انکی غریب اور منفرد روایات ہیں جو قابل برداشت ہیں اور میں نے اس روایت میں حفظ میں کا کلام نہیں دیکھا (انتہی) اور ابن معین نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ "صالح ہے" اور حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ابن عدی ابو نعیم فی الطب

٢٨٣٣٧ ... کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس میں جذام کی کوئی رگ نہ ہو سو جب وہ رگ حرکت میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کو ختم کر دیتا ہے۔ دیلمی عن جریر رضی اللہ عنہ

٢٨٣٣٨ ... واپس جاؤ ہم نے تجھ کو بیعت کر لیا ہے۔ (یہ حدیث عمرو بن شرید کے آل سے) ایک شخص سے مروی ہے جس کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ماجہ کتاب الطب باب الجذام

اسے ارشاد آپ ﷺ نے وفد ثقیف کے ایک مجذوم سے فرمایا۔

۲۸۳۲۹ مجذوم لوگوں کو ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھتے رہو جب تم ان سے بات کرو تو مناسب ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فاصلہ ہو۔

احمد، ابو یعلی، طبرانی، کبیر، ابن جریر عن فاطمة بنت الحسین رضی اللہ عنہ عن ابیہا ابن عساکر عن فاطمة عن الحسین رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۰ مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۱ اسے کہیں: فرش لپیٹ دے تاکہ وہ اس پر اپنے پیر اس سے نہ چلا پڑے (یہ حدیث خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی) کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک مجذوم شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۸۳۳۲ کھاؤ بسم اللہ پڑھ کر اللہ کے بھروسہ پر اور اللہ کے سہارے پر (یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالہ میں اس کا ہاتھ رکھوایا یعنی شریک طعام کیا اور یہ ارشاد فرمایا یعنی بسم اللہ الخ۔

الفالج ۔ من الاکمال

فالج کا بیان اکمال میں سے

عبد بن حمید ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن ابی عاصم ابن قانع ابن حبان مستدرک بیهقی سنن سعید بن منصور عن جابر

۲۸۳۳۳ فالج قریب ہے کہ لوگوں میں پھیل جائے یہاں تک کہ وہ طاعون کی تمنا کرنے لگیں۔ بغدادی عن انس رضی اللہ عنہ

دوسرا باب ..... دم کر کے جھاڑ پھونک کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل ..... اس کی جواز کے بارے میں

۲۸۳۳۴ جب تجھے تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تو درد محسوس کرتا ہے پھر یہ پڑھو:

بسم اللہ اعوذ بعزة اللہ وقدرته من شر ما اجد من وجعی هذا

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے وسیلے سے اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اپنے اس درد سے پھر ہاتھ اٹھا لو اور اس عمل کو طاق مرتبہ۔ ترمذی مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۵ جب تم میں سے کوئی دیکھے اپنے آپ سے یا اپنے مملوک سے یا اپنے بھائی سے وہ چیز (یا حالت) جو اس کو اچھی لگے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرے اس لئے کہ نظر حق ہے۔ ابویعلی طبرانی، مستدرک عن عامر بن ربیعة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۶ جب تم آگ دیکھو تو اللہ اکبر کہو اس لئے کہ اللہ اکبر کہنا اس کو بجھا دیتا ہے۔

ابن السنی ابن عدی ابن عساکر عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۲۸۳۳۷ جب تم میں سے کوئی کسی تکلیف کو محسوس کرے تو اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں درد محسوس کرتا ہے پھر سات بار کہے اعوذ بعزة اللہ وقدرته من شر ما اجد۔ مسند احمد، طبرانی کبیر عن کعب بن مالک

۲۸۳۳۸ کاش کہ تم اس کے واسطے دم کرتے اس لئے کہ اس کو نظر ہے۔ مسلم سنن کبری للبیهقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۸۳۳۹ اپنے دم مجھ پر پیش کرو جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ (اس کے الفاظ میں) شرک نہ ہو۔

مسلم ابوداؤد عن عوف بن مالک

۲۸۳۴۰ ..... کیا تم اس کے لئے دم نہیں کیا کرتے تحقیق میری امت کی تہائی اموات نظر سے ہوتی ہیں۔ حکیم ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۱ ایک صحابیہ کی ایذا ختم ہوا سے آپ نے فرمایا کہ دم کیا کرو جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ ہو۔ مستدرک عن شفاء بنت عبداللہ

۲۸۳۵۲ (ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا) (اے اللہ بڑے کو چھوٹا کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے) اس تکلیف کو چھوٹا کردے جو مجھ کو ہے۔

ابن السنی عن بعض امہات المؤمنین

۲۸۳۵۳ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو تکلیف ہوئی؟ میں نے کہا ہاں، جبرئیل نے کہا:

بسم اللہ ارقیک من کل شیء یوذیک من شر کل نفس او عین حاسد بسم اللہ ارقیک اللہ یشفیک

ترجمہ: ... میں دم کرتا ہوں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ ہر اس چیز سے جو تجھ کو تکلیف پہنچائے ہر نفس کے شر سے یا حاسد کی نظر سے اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا دے

مسند احمد، صحیح مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن حبان، مستدرک عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۴ ......اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک لا یغادر سقما۔

لے جا تکلیف کو اے لوگوں کے رب شفا عطا فرما تو ہی شفا بخشنے والا ہے نہیں کوئی شفا مگر تیری شفا نہیں چھوڑتی کسی تکلیف کو۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۵۵ آپ ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

اکشف الباس رب الناس الہ الناس

ترجمہ: دور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے رب لوگوں کے معبود۔ ابن ماجہ عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۶ اکشف الباس رب الناس

ابن جریر ابو نعیم ابن عساکر عن ثابت بن قیس بن شماس، ابوداؤد، نسائی عن ثابت رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۷ اذھب الباس رب الناس ولا یکشف الکرب غیرک

دور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے رب اور نہیں دور کرتا تکالیف کو کوئی بھی تیرے علاوہ۔ دارقطنی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۵۸ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی اور وہ نہیں ہوئی ہے تمہارے دم سے۔

ابن سعد، تاریخ بخاری، طبرانی کبیر عن جبلۃ بن الازرق

۲۸۳۵۹ کیا تو اس کو رقیۃ النملۃ (چیونٹیوں کا دم) نہیں سکھاتی؟ جیسا کہ تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

مسند احمد، ابوداؤد عن الشفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۰ کھاؤ میری عمر (زندگی) کی قسم جس شخص نے غلط دم پڑھ کر کھایا (تو وہ اس کا عیب) البتہ تحقیق تو نے سچے دم کے ذریعے کھایا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک عن خارجہ بن الصلت عن عمہ علاقہ بن صحار

۲۸۳۶۱ کیا ہے تمہارا اس بچے کو دیکھ رہا ہے کیوں نہیں جھاڑ پھونک کروالی تم نے اس کے لئے نظر سے (بچاؤ کے لئے)۔

مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۶۲ ۔ ان عزیمت کو کلمات تعوذات پڑھ کے دم کرکے جھاڑ پھونک کا عمل نہیں ہے مگر نظر بد میں یا بخار میں یا زہریلے جانور کے ڈسنے میں۔

احمد ابوداؤد عن سہل بن حنیف

۲۸۳۶۳ ۔۔ جو آدمی تم سے کسی تکلیف کی شکایت کرے یا اس کا بھائی اس کے سامنے کسی تکلیف کا اظہار کرے تو چاہئے کہ وہ کہے:

ربنا اللہ الذی فی السماء۔ تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء

والارض فاجعل رحمتک فی الارض اغفرلنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من

دعا کرے اس لئے کہ نظر (کی تاثیر) حق ہے (یعنی بارک اللہ کہہ دے)۔ ابو یعلی، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ طبرانی مستدرک سنن سعید بن منصور عن عامر بن ربیعۃ مستدرک عن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ

اچھی چیز دیکھ کر ماشاء اللہ کہے

۲۸۳۸۳ جو آدمی کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو پسند آ جائے اپنی ہو یا کسی اور کی تو چاہئے کہ یہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۴ اللہ تعالیٰ کی قضاوقدر (یعنی کسی سبب کے بغیر طبعی موت) کے بعد میری امت کے سب سے زیادہ مرنے والے نظر بد سے مرتے ہیں۔

دارقطنی بخاری فی التاریخ حکیم وسمویہ ابو نعیم ضیاء مقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ، کشف الخفاء ۱۹۹۴

۲۸۳۸۵ اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر اس کے گھر اہل یا اولاد میں کوئی بھی نعمت ہو تو ال کرے اور وہ اس کو بھلی لگے پھر وہ اس کو دیکھ کر ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہہ دے تو موت کے سوا اللہ تعالیٰ اس کو اس نعمت سے ہر آفت اٹھا لیتے ہیں۔ ابن مصری فی الامالی، عن انس رضی اللہ عنہ

یہ روایت حسن ہے۔

۲۸۳۸۶ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے وہ حالت دیکھتا ہے جو اس کو پسند آتی ہے اس کی ذات میں (مثلاً صحت و تندرستی) یا اس کے مال میں (مثلاً ترقی) تو کیا چیز مانع ہے اس کے لئے اس بات سے کہ اس پر برکت کا جملہ کہہ دے اس لئے کہ نظر حق ہے۔

ابن السنی، طبرانی عن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۷ کس بنا پر تم میں کوئی اپنے بھائی کو مارتا ہے جب اپنے بھائی سے (کوئی چیز) دیکھے تو اس کو برکت کی دعا دے دے۔

نسائی، ابن ماجہ، طبرانی عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ طبرانی عن سہل بن حنیف

۲۸۳۸۸ کیوں قتل کرتا ہے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں نہ برکت کی تو نے اس پر؟ بیشک نظر حق ہے۔ اس کے لئے وضو کر۔ اور ایک روایت میں ہے کہ غسل کر جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے وہ حالت دیکھے جو اس کو پسند آ رہا ہے تو برکت کا جملہ (دعائیہ) کہہ دے۔

مالک، دارقطنی، احمد، ابن حبان حاکم طبرانی ابن ماجہ، ابو داؤد عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف عن ابیہ

۲۸۳۸۹ نظر اور بد نظر قریب ہیں کہ تقدیر سے آگے بڑھ جائیں پس اللہ کی پناہ مانگو بد نظری اور نظر سے۔ دیلمی عن عبداللہ بن جراد

۲۸۳۹۰ لاؤ میرے ان دونوں بچوں کو تاکہ میں ان دونوں کی پناہ کا سامان کر دوں اس کلمہ سے جس سے پناہ دلوائی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق کو (پھر آپ ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا پڑھی)

اعوذ کما بکلمات اللہ التامات من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ

میں تم دونوں کو پناہ دیتا ہوں اللہ کے تام (مکمل) کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے اور زہریلی چیز سے اور لگ جانے والی نظر سے۔

ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن سعد طبرانی ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۳۹۱ کیا تم اس کے لئے نظر کا جھاڑ نہیں کرتے۔ طبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۹۲ اس کو نظر ہے پس اس کا جھاڑ کرواؤ۔ مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۹۳ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ حالانکہ وہ اس کے قتل سے مستغنی ہے بیشک نظر حق ہے پس جو کوئی کسی سے وہ چیز دیکھے جو اس کو اچھی لگے (اس کی ذات سے) یا اس کے مال سے تو اس پر برکت کا دعائیہ جملہ کہہ دے (بارک اللہ) اس لئے کہ نظر واقعی چیز ہے۔

ابن قانع عن سہل بن حنیف عن ابیہ

۲۸۳۹۴ اس میں سات آدمیوں کی نظر ہے: رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں ایک دن: یا دوپہر کے بعد نبی کریم کے پاس تھا مجھے چربی کا ایک ٹکڑا اچھا لگا میں نے اسے کھایا اور کھاتا رہا پھر میں ایک سال تک بیمار رہا میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ جو گزرا۔

بغوی طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

اسے میں اور نفس یہاں ساتھ اور تیاں کا فرق دیکھا جائے۔ وعلی الہ وصحبہ اجمعین۔

۲۸۳۹۵ کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لایجاوزھن بر ولا فاجر من شر ماذر فی الارض ومن شر مایخرج منھا ومن شر مایعرج فی السماء وما ینزل منھا ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن.

ترجمہ: ... میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے ان پورے کلمات کی جن سے آگے کوئی نیک و بد نہیں بڑھ سکتا ان تمام چیزوں کے شر سے جن کو اس نے زمین میں پیدا کیا اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور جو اس کے شر سے جو اترتی ہیں اور ہر رات کے وقت آنے والے کے شر سے مگر وہ جو خیر کے ساتھ آئے (ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! ایک تکلیف پہنچانے والا جنات میں سے مجھے ستاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ تعلیم فرمایا۔

سنن کبری بیہقی ابن عساکر عن ابی العالیۃ رضی اللہ عنہ

قتل الحیات من الاکمال

ذکر سانپوں کے مارنے کا اکمال میں سے

۲۸۳۹۶ کچھ لوگ آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین ہے جو سانپوں سے بھری ہوئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی

علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں یہ حجاج کے آدمیوں میں سے تھا اور اسی نے سعید بن جبیر کو قتل کے لئے پیش کیا تھا۔ اس سے روایت لینا مناسب نہیں ہے جب تم (وہاں) پہنچو تو اس زمین پر جاؤ اور اس کا چکر لگاؤ اور کہو:

ان کنتم منا فلا یحل لکم اذانا وان لم تکونوا فاماتوذنکم بحرب.

ترجمہ: اگر تم ہم میں سے ہو تو تمہارے واسطے ہمیں تکلیف دینا حلال نہیں ہے اور اگر تم ہم میں سے نہیں ہو تو ہم تم سے جنگ کا اعلان کرتے۔ بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی عن اشیاخ لھم

الرقی الامور متعددۃ من الاکمال میں سے

متعدد امور کے لئے جھاڑ پھونک کا بیان

۲۸۳۹۷ اعوذ بکلمات اللہ التامات واسمائہ کلھا عامۃ من شر السامۃ واللامۃ وکل عین لامۃ ومن شر حاسد اذا حسد ومن شر ابی مرۃ وما ولد.

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے بھرپور کلمات کی اور اس کے سارے ناموں کی جو (ہر فرد مخلوق کو) عام ہیں ہر زہریلی چیز کے شر سے اور ہر

آپڑنے والی تکلیف کے شر سے اور ہر لگ جانے والی نظر کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

تینوں فرشتے آئے اور بولے ہم اپنی زمین کی مٹی دوا ہی کو (محمد ﷺ) کا دم کریں) کا (محمد ﷺ) نے دم کر کے جن نے اس پر تجربہ کیا (یا بعدہ نایاب ہو کا میاب نہیں ہوا۔ یہ دم اللہ کے حکم سے جنون، جذام، برص، بخار اور شمس (دھوپ) (نظر) میں نافع ہے۔ (ابو نصر السجزی عن ابی امامۃ اس روایت کے دو راوی ضعیف ہیں)۔

۲۸۳۹۸ .. اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنون، جذام، برص، نظر بد اور بخار میں یہ نافع ہے کہ یہ دعا لکھی جائے:

اعوذ بكلمات الله التامة واسمائه كلها عامة من شر السامة والهامة ومن شر العين اللامة ومن شر حاسد اذا حسد ومن شر ابي مرة وما ولد. ديلمي عن ابي امامة

۲۸۳۹۹ جب تم میں سے کوئی تکلیف میں مبتلا ہو تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے پھر کہے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر

سات مرتبہ پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۰ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر اور سات مرتبہ پڑھ:

بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد. ابوداؤد، ترمذی، طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۱ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی ہے اور تمہارے دم سے ٹھیک نہیں ہوا۔ راوی حدیث حبلہ بن الازرق سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو بچھو نے ڈنک مارا جس سے آپ پر غشی آ گئی لوگوں نے آپ کو پڑھ کر پھونکا جب آپ ﷺ ٹھیک ہوئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تاریخ بخاری، ابن سعد، بغوی، باوردی، ابن السکن، ابن قانع (سمویہ) طبرانی، دارقطنی عن حبلة بن الازرق

۲۸۴۰۲ تم میں سے جس کسی کو درد ہو تو درد والی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھے اور اس پر بسم اللہ تین بار پڑھے اور سات بار یہ پڑھے

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر. طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۳ اذهب الباس رب الناس. طبرانی عن رافع بن خديج رضي الله عنه

۲۸۴۰۴ اكشف الباس رب الناس. ابن ماجه عن ثابت بن قيس بن شماس، ابوداؤد، نسائي، ابن حبان، طبراني، ابن قانع، حلية ابي نعيم، سنن سعيد بن منصور عن يوسف بن محمد بن ثابت بن قيس عن ابيه عن جده

۲۸۴۰۵ اعيذك بالله الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد من شر ما تجد

اس دعا سے تعویذ حاصل کریں۔ بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جس نے اس سے پناہ لی اس نے اللہ کی اس نسبت سے پناہ حاصل کی جس کو اللہ نے اپنے لیے پسند کیا۔

ترجمہ...... میں تجھ کو پناہ دیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو تجھے ہو رہی اللہ کی جو صمد ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا اور جس کا کوئی ہمسر نہیں۔ حکیم ترمذی عن عثمان بن ابی العاص

اور اس جملہ (اعیذک باللہ) کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مخاطب سے کہا جا رہا ہے کہ میں تجھے یہ کہتا ہوں کہ اس طرح تعوذ پڑھ:

اعوذ بالله الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد من شر ما اجد. والله اعلم.

۲۸۴۰۶ کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جس سے مجھے جبرئیل علیہ السلام نے دم کیا تھا۔ یعنی اس طرح کہنا:

بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء ياتيك من شر النفاثات في العقد ومن شر حاسد اذا حسد

ان کلمات سے تین دفعہ دم کیا کر۔ ابن سعد، ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۷ کیا میں تجھے وہ دم نہ سکھاؤں جو جبرئیل نے مجھے کیا (علیہ السلام)۔ (یعنی) بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء يؤذيك اس دم کو اختیار کر یہ تجھے اس میں مبارک ہو۔ طبرانی، مستدرک عن عمار رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۸ کوئی بھی ایسا مریض جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو (عیادت کرنے والا) ان کلمات سے تعوذ کرے تو ضرور اس کو شفا یابی حاصل ہوگی: اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك سات بار پڑھے۔ ابن النجار عن علي رضي الله عنه

۲۸۴۰۹ کس چیز نے تجھے بتایا کہ یہ دم ہے؟ تم صحیح پہنچے تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔ (ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی ایک جماعت نے ایک زہریلے جانور کے ڈنک مارے ہوئے شخص کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا بعوض ایک ریوڑ بکریوں کے) اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداؤد ابن ماجه عن ابي سعيد رضي الله عنه

یہ حدیث ۲۸۳۶۳ پر گذر چکی ہے۔

۲۸۴۱۰ جس نے غلط جھاڑ پھونک کے ذریعہ کھایا (تو وہ اس کا نصیب) سو تو نے سچے دم کے ذریعہ کھایا ہے (حارث بن عمرو بجلی کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک آدمی کو دم کیا وہ ٹھیک ہو گیا (پھر اس نے کچھ دیا ہوگا) پس میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

ابن قانع عن خارجة بن الصلت عن الحارث بن عمرو الجمحي

۲۸۴۱۱ مجھے میری زندگی کی قسم البتہ جس نے باطل (کلمات) سے دم کیا اور کھایا (تو وہ اس کا نصیب لیکن) البتہ تحقیق تو نے سچے دم سے کھایا (خارجہ بن الصلت کے چچا راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آفت زدہ کو فاتحہ پڑھ کر دم کیا (وہ ٹھیک ہو گیا) تو انہوں نے کچھ دیا میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے یہ فرمایا (ﷺ) یہ حدیث ۲۸۳۶۰ پر گذر چکی ہے۔

احمد ابوداؤد طبرانی مستدرک شعب الایمان للبیهقی عن خارجة بن الصلت عن عمه رضي الله عنه

۲۸۴۱۲ ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الأرض واغفر لنا ذنوبنا وخطايانا انك انت رب الطيبين فانزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع.

جب درد والا یا کوئی دوسرا اس پر پڑھے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ (دیکھئے ۲۸۳۲۳ طبرانی مستدرک عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

۲۸۴۱۳ کوئی حرج نہیں قرآن کا تعویذ لٹکانے میں آفت آنے سے پہلے اور آفت آنے کے بعد۔ ابونعیم عن عائشة رضي الله عنها

دوسری فصل..... جھاڑ پھونک سے ڈرانے کے بیان میں

۲۸۴۱۴ جس نے داغ لگوایا یا جھاڑ پھونک کروائی تو وہ توکل سے بری ہو گیا۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجه مستدرک عن المغيرة رضي الله عنه

۲۸۴۱۵ بے شک جھاڑ پھونک کے کلمات (منتر) اور تعویذات اور (تحو محبت یعنی) ساحرانہ الفاظ (جن سے میاں بیوی یا دیگر انسانوں میں الفت یا عداوت پیدا ہو جاتی ہے) شرک ہیں۔ مسند احمد ابن ماجه ابوداؤد مستدرک عن ابن مسعود رضي الله عنه

۲۸۴۱۶ جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا گیا۔ احمد نسائی سنن بیهقی مستدرک عن عبدالله بن عكيم رضي الله عنه

۲۸۴۱۷ جس نے تعویذ لٹکایا تو تحقیق اس نے شرک کیا۔ مسند احمد مستدرک عن عقبة بن عامر رضي الله عنه

ضعیف الجامع ۵۷۰۳

۲۸۴۱۸ جو سیپ (یا کوڑی) لٹکائے تو اللہ تعالیٰ اس کو نہ چھوڑے (اور جو تعویذ لٹکائے تو اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے)۔

احمد مستدرک عن ايضا

۲۸۴۱۹ نبی ﷺ نے منتر سے اور تعویذات اور ساحرانہ ٹوٹکوں سے منع فرمایا۔ مستدرک عن ابن مسعود رضي الله عنه

اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو؟ نے لہٰذا تم وہاں نہ جاؤ اس میں پڑاؤ نہ کرو۔

بخاری مسلم ترمذی عن اسامۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۳. طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے۔ احمد شیخین عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۴. طاعون ایک عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسکو ایمان والوں کے لئے رحمت بنایا ہے پس جو بھی کوئی بندہ ایسا ہو کہ طاعون آ جائے اور وہ ہے (طاعون زدہ) شہر میں صبر کے ساتھ امید اجر وثواب رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھتا ہو (یعنی یقین رکھتا ہو) کہ اس کو وہی کچھ ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے تو اس شخص کو مانند شہید کے اجر ملے گا۔

طبرانی احمد، بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاھا

۲۸۴۲۵. طاعون (کی) گرہ ہوتی ہے مانند اونٹ کے غدود کے اس کے اندر ٹھہرنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل لشکر جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۴۲۶. طاعون تمہارے دشمنوں جنوں کی چبھن ہے کے لئے عذاب ہے اور وہ تمہارے لیے شہادت ہے۔

مستدرک عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ، کشف الخفاء ۱۵۸۰، الضعیفہ ۸۹

۲۸۴۲۷. طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور جنات میں سے تمہارے دشمنوں کے لئے مصیبت ہے یہ ایک گرہ ہے مانند اونٹ کے غدود کے بغلوں میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں نکلتی ہے جو اس میں مر جائے وہ شہید مرے گا اور جو اس میں ٹھہرا رہے وہ اللہ کے راستہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والے کی مثل ہے اور جو اس سے بھاگے وہ لشکر جہاد سے بھاگنے والے کی مثل ہے۔

طبرانی الاوسط ابونعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۴۲۸. جب تم کسی علاقہ میں طاعون کا سنو تو اس میں نہ جاؤ اور جب وہ آ جائے اور (اس) علاقہ میں ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

احمد، شیخین ترمذی عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۹. اے اللہ میری امت کا خاتمہ اپنے راستہ میں زخمی ہونے سے اور طاعون سے قتل ہونے کی صورت میں طے کر دے۔

احمد، طبرانی عن ابی بردۃ اشعری رضی اللہ عنہ

مدینہ منورہ کی وبا کا منتقل ہونا

۲۸۴۳۰. میں نے خواب دیکھا کہ ایک عورت بکھرے بال والی مدینہ سے نکلی حتیٰ کہ مہیعہ (جحفہ کے علاقہ) میں جا پڑی۔ پس میں نے اس کی تعبیر یہی تحقیق مدینہ (منورہ) کی وبا اس کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔ احمد، ترمذی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۳۱. تم ضرور ہجرت کرو گے ملک شام کی طرف اور وہ تمہارے لیے فتح ہوگا پھر (وہاں) تمہیں ایک بیماری ہوگی جو مثل پھوڑے یا گوشت کے (لمبے) پارچے کے ہوگی جو آدمی کے پیٹ کے نچلے حصہ میں لاحق ہوگی اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے نفوس کو شہادت بخشے گا اور اس سے ان کے اعمال کو سنوار دے گا۔ احمد عن معاذ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۲۶۰

۲۸۴۳۲. طاعون سے بھاگنے والا (جہاد کے) لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور اس میں صبر کرنے والا مانند لشکر میں جم کر لڑنے والے کے ہے۔ مسند احمد مسند عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۳۳. طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جس نے اس میں صبر کیا اس کے لئے شہید کے اجر کے برابر ہے۔

احمد عن جابر رضی اللہ عنہ، ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۸۹

۲۸۴۳۴. طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے۔ ابن سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۸۳۴۵۔۔۔ بے شک طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی موت ہے اور یہ شہادت ہے۔

شیرازی فی الالقاب عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۶۔۔۔ شہداء اور طاعون میں مرنے والے آئیں گے پس طاعون والے کہیں گے کہ ہم شہداء ہیں سو ان سے کہا جائے گا دیکھو اگر ان کا زخم شہداء کے زخم جیسا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے جس کی خوشبو مانند مشک کی خوشبو کے ہے تو یہ شہداء ہیں پس ان کو ایسا ہی پائیں گے۔

احمد، طبرانی، عن عتبۃ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۷۔۔۔ تم ایک منزل میں پڑاؤ کرو گے جس کو جابیہ اور جویہ کہا جاتا ہوگا اس میں تمہیں ایک بیماری لاحق ہوگی مثل اونٹ کے غدود کے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا اور تمہاری اولاد کو (بھی) اور اس سے تمہارے اعمال سنوارے گا۔ طبرانی ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۸۔۔۔ اے اللہ! میری امت کی فنا تیزوں کے زخم اور طاعون کے ذریعہ کیجئے۔

باوردی عن اسامۃ بن شریک عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۹۔۔۔ اے اللہ! میری امت کی فنا اپنے راستے میں تیزوں سے زخمی ہونے اور طاعون زدہ ہونے کی صورت میں شہادت سے کیجئو۔

مسند احمد، حاکم، بغوی، طبرانی، مستدرک عن ابی بردۃ الاشعری رضی اللہ عنہ اخی ابی موسی الاشعری

۲۸۳۵۰۔۔۔ میری امت تیزوں کے گھاؤ اور طاعون کے حملے سے ہی فنا ہوگی۔ طاعون ایک گلٹی ہے مانند اونٹ کی گلٹی کے اس میں بچنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ طبرانی اوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۵۱۔۔۔ طاعون آفت عذاب کی نشانی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا۔ پس جب تم اس کے متعلق سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب وہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آپڑے تو اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۲۔۔۔ بے شک یہ دبا ایک ایسی چیز ہے جس سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب دیا گیا اور اس کا کچھ حصہ ابھی باقی ہے جس پس یہ کبھی آجاتی ہے اور کبھی چلی جاتی ہے پس جب یہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آجائے تو اس سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ آئے جب کہ تم وہاں نہ ہو تو تم وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی کبیر عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۳۔۔۔ جب تم کسی شہر میں اس وباء کے متعلق سن لو تو وہاں نہ جاؤ اور جب آجائے اور تم وہاں تھے تو اس سے بچنے کی خاطر نہ نکلو۔

طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۴۔۔۔ اس وباء سے ہٹنا اس لیے کیونکہ بیماری کے اختلاط سے ہلاکت ناشی ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان عن فروۃ بن مسیک رضی اللہ عنہ

بیماری کا عذاب ہونا

۲۸۳۵۵۔۔۔ بے شک یہ بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں کو دیا گیا ہے پس جب یہ کسی ایسے علاقہ میں ہو جس میں تم موجود نہیں تو اس میں سکونت نہ کرو اور جب کسی جگہ ہو جائے اور تم وہیں ہو تو اس سے بچنے کو نہ نکلو۔

۲۸۳۵۶۔۔۔ اس بیماری سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب دیا گیا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب کہیں آجائے تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو۔ طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف

۲۸۳۵۷۔۔۔ یہ بیماری ایک آفت ہے جس سے تم سے پہلی والی امتوں کو عذاب دیا گیا تھا پھر یہ زمین میں رہ گئی پس کبھی بار آجاتی ہے اور

۲۸۳۶۵۔۔۔ (مسند اسامہ بن شریک) اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس موجود تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے (یعنی بالکل ہو و بانہ سکوت کی حالت میں تھے) کہتے ہیں کہ میں نے سلام کیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا پس دیہات کے لوگ آ گئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیا: کہنے لگے اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا دارو کریں؟ ارشاد فرمایا ہاں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔

راوی کہتے ہیں کہ پس جب اسامہ بن شریک عمر رسیدہ ہوئے تو کہتے تھے کہ کیا تم اب میرے لیے کوئی دوا پاتے ہو؟

کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ اشیاء کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ہم پر فلاں فلاں چیز میں کچھ حرج ہے؟ ارشاد فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو معاف کر دیا مگر ایک آدمی سے کہ جس نے کسی مسلمان کی ظلماً حق تلفی کی پس یہ وہ آدمی ہے جو گنہگار رہو اور ہلاکت میں گرفتار ہوا۔

عرض کیا وہ سب سے بہتر چیز جو لوگوں کو عطا کی گئی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا خوش اخلاقی۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، حمیدی، ابوداؤد، ترمذی
ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی ابن ماجہ ابو نعیم فی المعرفۃ

الا دویۃ المفردۃ الحمیۃ ۔۔۔۔۔۔ مفرد دوائیں ۔۔۔۔۔۔ پرہیز

۲۸۳۶۶۔۔۔ ابو نجیح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے طبیب عرب "حارث بن کلدہ" سے سوال کیا "دوا کیا ہے" اس نے کہا دانتوں کو بھینچنا۔ یعنی پرہیز۔ ابوعبید نے روایت کیا غریب میں۔ ابن السنی، ابو نعیم شعب الایمان بیہقی

ترک الحمیۃ ۔۔۔۔۔۔ ترک پرہیز

۲۸۳۶۷۔۔۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا فرمار ہے تھے کہ اگر تمہارا مریض کسی چیز کو چاہے تو اس کو پرہیز نہ کرواؤ شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس چیز کی خواہش اس لئے دی ہو کہ اس چیز میں اس نے اس کی شفا رکھ دی ہو۔

ابن ابی الدنیا، عبدالرزاق

۲۸۳۶۸۔۔۔ مسند علی رضی اللہ عنہ۔ مجاہد سے مروی ہے وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں بیمار ہوا۔ سو نبی ﷺ میرے پاس میری عیادت کرنے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک میرے سینہ کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ یقیناً تو دل کی تکلیف والا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس جو ثقیف والوں کا بھائی ہے اس لئے کہ وہ علاج کرتا ہے پس اس کو حکم پہنچا کہ وہ سات کھجوریں لے کر ان کو کوٹے پھر کنارہ قلم سے تجھے وہ استعمال کروائے۔

حسن بن سفیان ابو نعیم ضعیف الجامع ۲۰۳۳

الزیت ۔۔۔۔۔۔ زیتون کا تیل

۲۸۳۶۹۔۔۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ روغن زیتون کو سالن کے طور پر استعمال کرو اور اس کو تیل (برائے مالش) کے طور پر استعمال کرو پس وہ شجرہ مبارکہ (مبارک درخت) سے حاصل ہوتا ہے (ابراہیم بن ثابت نے اپنی حدیث میں روایت کیا۔ کشف الخفاء المعلۃ ۲۷۵

البط ...... چیرا لگانا

۲۸۴۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے پاس اس کی عیادت کرنے گئے ان صاحب کی پیٹھ پر ورم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیپ ہے یہ اس میں سے نکالو۔ پس اس کو چیرا لگایا اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔

ابو یعلی، دورقی

اس حدیث میں ایک راوی اشعث بن سعید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۸۴۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آنکھوں میں دکھن تھی نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں تھیں جو آپ نوش فرمارہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے علی کیا اس کی خواہش رکھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سامنے ایک کھجور ڈال پھر دوسری ڈالی۔ یہاں تک کہ سات کھجوریں میری طرف پھینکیں پھر فرمایا کافی ہیں تجھے اے علی۔ ابن السنی وابو نعیم فی الطب

سند اس کی حسن ہے۔

۲۸۴۷۲ وکیع کہتے ہیں کہ ہم کو فضل بن سہل الاعرج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زید بن الحباب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن اشعث نے جویبر سے روایت بیان کیا انہوں نے ضحاک سے اور ضحاک نے نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں "جس شخص نے اپنے صبح کے کھانے کو نمک سے شروع کیا اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کریں گے اور جس نے سات عجوہ کھجوریں کھائیں تو وہ اس کے پیٹ میں ہر بیماری کو فنا کردیں گی اور جس نے اکیس دانے سرخ کشمش کے کھائے وہ اپنے جسم میں کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا۔

اور گوشت گوشت کو پیدا کرتا ہے اور ثرید عرب کا کھانا ہے پیٹ کو بڑھاتا ہے کولہوں کو ڈھیلا کرتا ہے اور گائے کا گوشت بیماری ہے اور اس کا دودھ شفاء ہے اور اس کا گھی دواء ہے اور چربی اپنے برابر بیماری کو نکالتی ہے اور لوگوں کو گھی (کے استعمال) ورقرآن کی تلاوت سے بہتر کوئی اور علاج میسر نہیں ہوا۔ اور مسواک بلغم کو ختم کرتی ہے اور نفاس والی (زچہ) عورت نے تر کھجوروں سے بڑھ کر کسی اور چیز سے شفا نہیں پائی اور مچھلی جسم کو گھلاتی ہے۔

اور آدمی اپنی محنت سے چلتا ہے اور تلوار اپنی دھار سے کاٹتی ہے اور جو شخص بقا چاہتا ہے حالانکہ بقا ہے نہیں تو (بہر حال) اسے چاہئے کہ دن کا کھانا سویرے کھائے اور بیویوں سے مباشرت کم کرے اور چادر کو ہلکا رکھے۔

کسی نے کہا کہ بقا کی خاطر چادر کے ہلکا پن کا کیا معنی ہے؟ فرمایا قرض کے بوجھ کا کم ہونا (عبدالرزاق، عیسیٰ بن اشعث کو مجہول بتایا اور جویبر متروک ہے اور اس حدیث کے کچھ حصہ کو ابن السنی اور ابو نعیم نے کتاب الطب میں روایت کیا)۔

۲۸۴۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں آنکھ کی تازہ تازہ بیماری ہوئی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے تازہ کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے ان کو ایک کھجور عنایت فرمائی پھر دوسری عنایت کی یہاں تک کہ آپ سات تک پہنچے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بس کرو۔ (روایت کیا صابونی نے اپنی امالی میں، اس کی سند میں اسحاق بن محمد فروی ضعیف ہے) لیکن اس کا ایک طریق اور ہے جو آرہا ہے۔

۲۸۴۷۴ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں بیمار ہوئی۔ پس میرے گھر والوں نے مجھے ہر چیز سے پرہیز کروایا حتیٰ کہ پانی سے بھی ایک رات مجھے پیاس لگی اور میرے پاس کوئی نہ تھا پس میں نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کا رخ کیا اور اس میں سے میں نے پیا جبکہ مجھے پیاس تھا اور میں ٹھیک ہوگئی پس میں اس پینے کا صحت مندانہ اثر اپنے جسم میں محسوس کرنے لگی۔

وہ لوگ نزدیک ہوگئے اور ایک آدمی جس کو یہ بیماری تھی الگ ہو کر بیٹھ گیا (یعنی جذام تھا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوا آپ نے کہا کہ کھاؤ اس نے کھایا یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ وہیں رکھتے تھے جہاں اس کا ہاتھ رکھا جاتا اور آپ اسی جگہ سے کھاتے جس سے وہ مجذوم کھا رہا تھا۔ ابن ابی شیبہ ابن جریر

۲۸۴۹۹ زہری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ سے ایک نیزہ کے فاصلہ پر بیٹھو ان کو یہی تکلیف تھی اور آپ بدری صحابی ہیں۔ ابن جریر

۲۸۵۰۰ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یحییٰ بن الحکم نے مجھے جرش (اردن کا ایک علاقہ) پر امیر بنایا میں وہاں پہنچا تو لوگوں نے مجھے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیمار (جذام) والے کے لئے ارشاد فرمایا کہ اس سے ایسے پرہیز کرو جیسے درندے سے پرہیز کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں اترے تو تم اس کے علاوہ کسی اور وادی میں اترو۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے تمہیں یہ حدیث سنائی ہے تو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔

پس جب میں نے مجھے جرش کی امارت سے علیحدہ کر دیا تو میں مدینہ آیا اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا کہ اے ابو جعفر وہ کیا حدیث ہے جو آپ کی روایت سے مجھے اہل جرش نے بیان کی ہے (پھر اس حدیث کا مضمون بیان کیا)

وہ بولے اللہ کی قسم انہوں نے جھوٹ کہا میں نے ان کو یہ حدیث نہیں بیان کی اور میں نے تو عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس برتن لایا جاتا اور اس میں پانی ہوتا پھر وہ معیقیب رضی اللہ عنہ کو دیتے اور وہ ایسے شخص تھے کہ ان میں یہ بیماری پھیل گئی تھی (جذام) پس وہ اس میں سے پیتے پھر عمر رضی اللہ عنہ اس کو ان کے ہاتھ سے لیتے اور اپنا منہ ان کے منہ کی جگہ رکھتے حتیٰ کہ اس میں سے پیتے پس میں جان گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ محض اس بات سے بچنے کے لئے کرتے ہیں کہ عدوی (تعدیہ مرض بسبب مجاورت واختلاط کا عقیدہ) کا کوئی حصہ بھی ان کی طبیعت میں (نہ) داخل ہو جائے

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے ہر اس شخص سے علاج کا مطالبہ کرتے جس کے متعلق علاج کا سنتے۔ حتیٰ کہ ان کے پاس یمن سے دو آدمی آئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اس مرد صالح کے لئے کوئی علاج ہے کیونکہ یہ بیماری ان کے بدن میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ان دونوں نے کہا کہ ایسی چیز جو اس کو ختم کر دے اس پر تو ہم قادر نہیں ہیں البتہ ہم اس کی دوا ضرور کر سکتے ہیں جو اس کو روک دے اور بڑھنے نہ دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا رک جانا بھی بڑی عافیت کی بات ہے تب وہ کہنے لگے کہ کیا تمہاری زمین میں حنظل اگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے کہا تو پھر جمع کروائیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور حنظل کے دو بڑے ٹوکرے آپ کے پاس جمع کروا دیئے گئے۔ ان دونوں صاحب حنظل کے دانوں میں مشغول ہوئے اور سب کو دو ٹکڑے کر دیا پھر معیقیب رضی اللہ عنہ کو لٹا دیا اور آپ کے پیروں کے تلووں پر حنظل رگڑنے شروع کیے حتیٰ کہ جب ایک ختم ہو جاتا تو دوسرا لیتے (یہ عمل انہوں نے کیا) حتیٰ کہ ہم نے ملاحظہ کیا کہ معیقیب رضی اللہ عنہ کے ناک کی رطوبت سبز پیلی مائل رنگ کی نکلنے لگی۔ پھر انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا کہ اب یہ بیماری کبھی نہیں بڑھے گی۔ پس اللہ کی قسم معیقیب رضی اللہ عنہ کا بدن ٹھہر گیا (یعنی جذام کی وجہ سے جھڑنا ختم ہو گیا) اور تکلیف آگے نہ بڑھی حتیٰ کہ ان کی موت آ گئی (روایت کیا اس کو ابن سعد نے اور ابن جریر نے اس کا شروع کا حصہ عدوی سے بچنے کے لئے تک نقل کیا ہے۔

۲۸۵۰۱ خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے صبح کے کھانے پر دعوت دی وہ ڈرے ان کے ساتھ معیقیب رضی اللہ عنہ تھے جن کو جذام تھا پس معیقیب رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ اور اپنی جانب سے کھاؤ اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا تو وہ میرے ساتھ ایک برتن میں نہ کھاتا اور میرے اور اس کے درمیان ایک نیزے کے برابر فاصلہ ہوتا۔ ابن سعد ابن جریر

۲۸۵۰۲ ... خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے لوگوں کے ساتھ شام کو کھانا رکھا گیا پس آپ باہر

تشریف لائے اور معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہیں صحبت نبوی (ﷺ) کا شرف حاصل ہے اور مہاجرین حبشہ میں سے ہیں" کر قریب آؤ اور بیٹھ جاؤ بخدا اللہ کی قسم اگر تیرے علاوہ کوئی اور ہوتا جس کو یہ بیماری لاحق ہوتی تو وہ مجھ سے ایک نیزہ کی دوری سے آگے نہ بیٹھتا۔

ابن سعد، ابن جریر

۲۸۵۰۲ قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عبد (غالباً عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں انتظار کیا اور ام عبد نے ان پر خروج کیا تھا چنانچہ قتل جنازہ سے چہ میگوئیاں کیں۔

۲۸۵۰۳ ...ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مجذومہ عورت کے پاس سے گذرے جو بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی آپ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو تکلیف نہ پہنچا اگر تو اپنے گھر میں بیٹھ رہے (تو بہتر ہوگا) پس وہ عورت بیٹھ گئی۔ اس واقعہ کے بعد ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور کہا جس شخص نے تجھے روکا تھا وہ فوت ہو چکا پس نکل کھڑی ہو وہ بولی میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کروں اور وفات کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔ (روایت کیا مالک نے اور روایت کیا خرائطی نے اعتلال القلوب میں)۔

جذامی شخص کے ساتھ کھانا

۲۸۵۰۵ ...حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کھا اللہ کے بھروسے پر اور اس پر توکل کرتے ہوئے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۶ ...عمرو بن الشرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مجذوم آدمی تھا آپ ﷺ نے دروازہ ہی پر اس کے پاس پیام بھجوایا کہ ہم نے تجھے بیعت کیا لوٹ جا۔

۲۸۵۰۷ ...نافع بن قاسم سے مروی ہے کہ وہ اپنی جدہ (دادی یا نانی) فطیمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ ... جذام کے مریضوں کے بارے میں یہ فرماتے تھے کہ ان سے ایسے دور بھاگو جیسے تم شیروں سے دور بھاگتے ہو فرمایا ہرگز نہیں؟ بلکہ (یہ فرمایا) تعدیہ مرض کچھ نہیں ہے پس (اگر یہ حق ہے) اول مریض کو کس سے اڑ کر لگا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۸ ...ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ (زاداہما اللہ شرفاً وکرامۃ) کے درمیان ایک راہ میں تھے آپ مسقان کے پاس سے گذرے تو آپ نے مجذوم لوگوں کو دیکھا اور یک حدیث میں ہے کہ مجذوموں کی وادی دیکھی پس آپ ﷺ نے رفتار تیز کر دی اور فرمایا کہ اگر کوئی بیماری متعدی ہے تو وہ یہ ہے۔ ابن السعد

اس کی سند میں حلیل بن زکریا (شیبانی) جس کی اکثر احادیث منکر ہیں اور ان کا کوئی تابع نہیں۔

۲۸۵۰۹ ...ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تعدیہ مرض کچھ نہیں اور مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۰ ...ابومریم خثیم بن ذیب بکری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر حضرت علی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا یہ حضرات کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک شخص آیا جس کو برص کی بیماری تھی اس کھانے میں سے اس شخص نے لینا شروع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ پیچھے کر دو اور (یہ کہتے ہوئے) اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو آپ نے اپنے کھانے کا خوف کیا اور مسلمین کو تکلیف دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھنے لگے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ کہا (علی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمدللہ کہا کہ ایک شخص (اس موقع پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگا اے امیر المؤمنین! بے شک اس آدمی کا حال یہ ہے اور یہ ہے جس کی وہ اس کی تنقیص کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا

ہم اس کو کیسے دور کریں؟

اس نے کہا نہیں، راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کے لئے اونٹ اور پہننے کے لئے ایک جوڑا کپڑوں کا مرحمت فرمایا۔ سعید بن منصور، ابن جریر

الحمی ...... بخار

۲۸۵۱۱ (مسند یزید بن صہیب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سخت بخار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اور اے عثمان! بخار مہیعہ سے کہاں ہے (شاید یہ تصحیف ہے کہ تیرا مہیعہ سے کیا تعلق؟ بخار تو مہیعہ والوں کو ہوتا ہے) وہ ایک بار روزہ جن کی طرح ہے" طبرانی فی الکبیر

۲۸۵۱۲ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں انہوں نے آپ ﷺ سے بخار کی شکایت کی اور اس کو برا بھلا کہا، آپ ﷺ نے فرمایا بخار کو برا مت کہو اس لئے کہ یہ مامور ہے اور لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھے وہ کلمات سکھا دوں کہ جب تو ان کو پڑھے گی تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بخار کو دور فرما دیں گے تو یوں کہہ

اللهم ارحم عظمي الدقيق وجلدي الرقيق واعوذ بك من فورة الحريق يا ام ملدم ان كنت امنت بالله واليوم الآخر فلا تأكلي اللحم ولا تشربي الدم ولا تفوري على الفم ولا تصدعي الرأس وانتقلي الى من زعم ان مع الله الها آخر فاني اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله

ترجمہ: اے اللہ! میری باریک (نازک) ہڈی پر رحم فرما اور میری نازک کھال پر رحم فرما اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے جوش سے اے ام ملدم! اگر تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو گوشت نہ کھا اور خون نہ پی اور منہ پر جوش نہ مار اور سر درد نہ لا اور چلی جا اس شخص کی طرف جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے پس بے شک میں گواہی دیتی ہوں اس بات پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات پر کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کلمات کہے اور بخار مجھ سے جاتا رہا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب

اس کی سند میں عبدالملک بن عبید بجائی ہے جس کے بارہ میں مغنی میں کہا ہے کہ وہ متروک ہے۔

۲۸۵۱۳ ام طارق سے جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ہیں روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد کے پاس تشریف لائے اور اذن مانگا سعد چپ رہے آپ ﷺ نے پھر دوبارہ اذن مانگا سعد (پھر بھی) چپ رہے آپ ﷺ نے پھر اذن مانگا سعد اب بھی خاموش رہے آپ ﷺ لوٹ گئے (اذن مانگنے سے مراد سلام کرنا ہے) سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا (آپ تشریف لائے) سعد کہنے لگے مجھے آپ کو اذن (جواب سلام) دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ آپ ہم پر سلام کی زیادتی فرمائیں۔ (ام طارق کہتی ہیں کہ) میں نے دروازہ پر ایک آواز سنی کوئی اجازت طلب کر رہا ہے مگر میں کسی کو دیکھ نہیں رہی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا ام ملدم آپ ﷺ نے فرمایا لا مرحبا بك ولا اهلا۔ نہ تو کشادہ جگہ آئی اور نہ اپنوں میں آئی یہاں تیری جگہ نہیں ہے۔ کیا تو اہل قبا کی طرف جانے کو تیار ہے؟ اس نے کہا ہاں: آپ ﷺ نے فرمایا پس ان کی طرف چلی جا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۲۸۵۱۴ عبدالرحمن المرقع بن صیفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے خیبر فتح کر لیا اور وہ سرسبز تھی تو لوگوں نے اس کا پانی استعمال کیا (جس سے) انہیں بخار ہو گیا ان لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی ارشاد فرمایا اے لوگو! بے شک بخار موت کا ہرکارہ ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور آگ (جہنم) کا ٹکڑا ہے۔ (عسکری نے امثال میں)

فصل فی الرقی المحمودۃ

۲۸۵۱۵ مسند الصدیق رضی اللہ عنہ۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نقل ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں اور ایک یہودی عورت انہیں دم کر رہی تھی روایت کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ان کو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ مالک، ابن ابی شیبہ، ابن جریر

روایت کیا بخاری و مسلم نے اور روایت کیا خرائطی نے مکارم الاخلاق میں۔

۲۸۵۱۶ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک یہودی عورت دم کر رہی تھی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ ان منتروں کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ تم اسکو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۷ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا اور رسول اللہ ﷺ میری عیادت کرتے تھے ایک دن آپ نے میری عیادت کی اور مجھ پر تعوذ پڑھا میں نے آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم اعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد من شر ما تجد.

کئی بار آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا نصیب فرمائی۔

جب آپ ﷺ سیدھے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عثمان ان کلمات سے تعوذ کر اس کی مثل کا تعوذ تو نہ کر سکے گا (روایت کیا ابن زنجویہ نے ترغیب میں اور ابویعلیٰ بیہقی اور خطیب نے اور حاکم نے کتاب الکنیٰ میں اور بغوی نے مسند عثمان میں)۔

بغوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ نضر بن مرثد سے اس حدیث کو سوائے حفص بن سلیمان کے کسی نے روایت کیا ہو اور حفص بن سلیمان ابو عمر صاحب قرأۃ ہیں وہ ان کی حدیث میں لین (نرمی یعنی کمزوری) ہے۔

۲۸۵۱۸ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ کلمات پڑھے۔

اعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد من شر ما تجد

آپ علیہ السلام نے ان کلمات کو سات بار پڑھا پس جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اے عثمان ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے رہو تم ان سے بہتر کے ساتھ تعوذ نہ کرو گے۔ الحکیم

۲۸۵۱۹ عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ جعفر رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیمار بچے کے پاس تشریف لائے جس کو صالح کہا جاتا تھا آپ نے یہ فرمایا۔ پڑھو (یہ کلمات)

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم، اللھم اغفر لی اللھم ارحمنی اللھم تجاوز عنی، اللھم اعف عنی فانک غفور رحیم.

پھر فرمایا کہ یہ کلمات مجھے میرے چچا نے سکھائے اور کہا کہ ان کو نبی ﷺ نے سکھائے تھے۔ ابن ابی شیبہ، نسائی، مسند ابی یعلیٰ صحیح

حدیث صحیح ہے۔

بخار کے لئے مخصوص دعا

۲۸۵۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو سخت بخار تھا سو

آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا، تو یہ دونوں صاحب چلے گئے، نبی ﷺ نے ان کے پیچھے ایک قاصد بھیجا (یہ حاضر ہوئے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں میرے پاس آئے اور جب میرے پاس سے گئے تو دو فرشتے آسمان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور ایک میرے پاؤں کے پاس پھر جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا بولا: ان کو کیا ہے؟ جو سرہانے بیٹھے ہوئے فرشتے نے جواب دیا کہ سخت بخار! پاؤں والے نے کہا ان کا تعویذ کرو (تو آپ پر کلمات تعویذ پڑھ کر پھونک دیا ہو):

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء یوذیک ومن کل نفس حاسدۃ وطرفۃ عین واللہ یشفیک خذھا فلیھنیک

(اس کو لے مبارک ہو یہ تجھے) بس اس فرشتہ نے دم کیا تو پھونکا اور میری تکلیف جاتی رہی۔ میں نے تمہیں بلوایا تا کہ تمہیں خبر کردوں۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ طبرانی

موقفاً ابن حجر نے اپنی اصابہ میں کہا کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۲۸۵۲۱. حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں تم کو دم نہیں کروں گا (یا نہیں کرتا) مگر اس سے کہ جس پر سلیمان علیہ السلام نے عہد لیا تھا۔ ابن راھویہ

روایت حسن ہے۔

۲۸۵۲۲. مسند بدیل، بعلیس بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنے والد عمارہ سے وہ اپنے جد (دادا) ابو علی بن عمرو سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ (کے کاٹنے) کا دم (منتر) پیش کیا (یعنی آپ کو سنایا) آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور اس میں برکت کی دعا کی۔ (روایت کیا ابو نعیم اور ابن مندہ نے ابن مندہ کہتے ہیں غریب روایت ہے جو صرف اسی وجہ (طریق) سے معروف ہے حافظ کہتے ہیں کہ اس کی سند میں غیر معروف راوی بھی ہے)۔

۲۸۵۲۳. مسند جبلہ بن ازرق راشد بن سعد سے روایت ہے وہ جبلہ بن ازرق سے روایت کرتے ہیں اور جبلہ بن ازرق نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی دیوار کے پاس نماز پڑھی جس میں سوراخ بہت تھے پس جب آپ دو رکعتوں پر بیٹھے تو ایک بچھو نکلا اور آپ ﷺ کو ڈنک مارا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی لوگوں نے آپ پر پڑھ کر پھونک ماری۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے شفا دی تمہارے دم سے یہ شفا نہیں ملی۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۴. حبیب بن فدیک بن عمرو سلامانی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے نظر کا دم پیش کیا پس آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت مرحمت فرمادی اور انہیں اس میں برکت کی دعا دی۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۵. محمد بن حاطب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ہنڈیا کو پکڑا (جس سے) میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے ایک صاحب کے پاس جو بطحا ہموار زمین میں تشریف فرما تھے لے گئی اور ان کو یوں پکارا: یا رسول اللہ! ان صاحب نے فرمایا لبیک وسعدیک (میں تیرے پاس ہوں اور تجھے سعادت بخشتا ہوں) پھر میری والدہ نے مجھے آپ کے نزدیک کیا تو آپ پھونکتے رہے اور (کچھ) بولتے رہے مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا کلام تھا پھر میں نے ان کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یہ پڑھ رہے تھے اذھب الباس رب الناس واشف أنت الشافی لا شافی الا انت۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۵۲۶. محمد بن حاطب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہنڈیا میرے ہاتھ پر گر پڑی اور میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی آپ علیہ السلام اس پر لعاب ڈالتے پھونک مارتے رہے اور یہ پڑھتے رہے۔

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۲۷. مزید۔ جب ہم ارض حبشہ سے آئے تو مجھے میری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلی اور بولی یا رسول اللہ! یہ آپ کا بھتیجا حاطب ہے اس کو آگ سے یہ نقصان پہنچا ہے (حاطب کہتے ہیں) اس میں نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھتا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے دم کیا،

تھکا رہا اور نہ یہ پتہ ہے کہ میری کون سے ہاتھ میں یہ تکلیف ہوئی تھی بہرحال آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے دعا فرمائی۔ (روایت کیا ابونعیم نے معرفہ میں)

۲۸۵۲۸	مسند عمرو والد بنی شعیب کے (شعیب بن اسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو اسلم کے ایک شخص کو کوئی تکلیف ہوئی اس کو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دم کیا۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۹	مسند حکیم بن حزام زہری حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسے منتر ہیں جن سے ہم ایام جاہلیت میں علاج کرتے تھے اور کچھ دوائیں ہیں جن کو ہم تحفظ کیا یہ اللہ کی تقدیر کے کسی حصہ کو رد کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۳۰	مسند سائب بن یزید۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ام الکتاب (فاتحہ) کا تعویذ کیا دم کر کے۔ (دارقطنی نے افراد میں روایت کیا)

رواہ ابن عساکر

۲۸۵۳۱	ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوالدرداء جب پھر تجھے تکلیف دیں تو پانی کا ایک پیالہ لے اور اس پر سات مرتبہ پڑھ

وما لنا الا نتوکل علی اللہ الایۃ (آخر تک)

اس کے بعد:

فان کنتم امنتم باللہ فتوکلوا شرکم وانا کم عنا

پھر (یہ پانی) اپنے بستر کے اردگرد چھڑک دے پس بے شک تو اس رات ان کی تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔ دیلمی

۲۸۵۳۲	مسند عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے روایت کیا گیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر دم کیا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے پس پڑھا:

بسم اللہ ارقیک من کل داء یؤذیک من کل حاسد: ذا حسد ومن کل عین واسم اللہ یشفیک

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۵۳۳	مسند ابی الطفیل رضی اللہ عنہ (ایک صحابی) میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا وہاں بیٹھ گیا اس رات گئی پس مجھے ایک چیز کا ٹکڑا چھپا لائیں پاس تو اٹھا گیا اس میں اس (اس کی وجہ سے یا اس کے بعد) ایک سال تکلیف میں رہا پھر میں نے یہ چیز لیا اور اللہ قصہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اس میں سات آدمیوں کا مال تھا (شاید اس سے رغبت مراد ہو) پھر آپ ﷺ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کو قے کیا اور وہ سبز رنگ کا ٹکڑا تھا مجھے قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آج تک پیٹ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ طبرانی کبیر عن رطیع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۵۳۴	(مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے اور میں بیمار تھا آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھایا ہے؟

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء یؤذیک ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد.

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۵۳۵	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مریض کے لئے اپنی انگشت پر لعاب دہن لگا کر یہ پڑھتے۔

بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

ممکن ہے کہ مراد ہو واللہ اعلم ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۶	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اپنا دست مبارک اس کے

اور نہ غیر نمازی کو اور نہیں چھوڑتا کسی نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور ان دونوں کو ایک برتن میں ڈالا پھر اس کو اپنی انگشت پر ڈالتے رہے جہاں اس بچھو نے آپ کو ڈنک مارا تھا اور اس پر ہاتھ پھیرتے رہے اور معوذتین سے اپنی انگشت کا تعوذ کرتے رہے اور ایک روایت میں ہے اور قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے رہے۔

ابن ابی شیبہ بیہقی فی شعب الایمان مستغفری فی الدعوات ابو نعیم فی الطب

۲۸۵۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں صاحب نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان لو انزلنا هذا القرآن على جبل آخر سورت تک کے بارہ میں نقل کرتے ہیں کہ یہ سر درد کا دم ہے۔ دیلمی

۲۸۵۳۶ حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو غمگین پایا کہا اے محمد یہ کیا پریشانی ہے جو میں آپ کے چہرہ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کو نظر لگ گئی کہا کہ نظر کی تصدیق کیجئے کیونکہ بے شک نظر حق ہے کیا پھر آپ نے انہیں ان کلمات کے ساتھ تعویذ نہیں دیا (یعنی دم ہرا ہے اے محمد اور وہ کیا ہیں؟ جواب دیا کہ

اللهم ذا السلطان العظيم ذا المن القديم ذا الوجه الكريم ولي الكلمات التامات والدعوات المستجابات عافِ الحسن والحسين من أنفس الجن وأعين الإنس.

آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھے تو دونوں صاحبزادے رضی اللہ عنہما آپ کے سامنے اٹھ کر کھیلنے لگے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو اس تعویذ کے ساتھ تعویذ کرو پناہ لینے والوں نے اس جیسے تعویذ کو نہیں پایا۔ روایت کیا ابن منده ابن عساکر نے غرائب شعبہ میں اور جرجانی نے جرجانیات میں اور اصبہانی نے حجہ میں اور ابن عساکر نے دارقطنی نے کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان میں ابو عبداللہ محمد بن عبد اللہ منفرد ہیں جو ابن منده سے ہیں۔

۲۸۵۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات سے تعویذ کیا کرتے تھے۔

اعيذكما بكلمات الله التامات من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة طبراني اوسط ابن النجار

۲۸۵۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے ہوئے بچھو نے ڈنک مارا پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو پس ڈنک مارتا ہی ہے پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس جگہ پر مسح کرتے رہے اور قل یا ایھا الکافرون اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے۔ ابو نعیم فی الطب

الرقى المذمومة ...... ناپسندیدہ جھاڑ پھونک

۲۸۵۳۹ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد کا ایک غلام تھا جو انہیں خراج (روزانہ کی مقررہ اجرت) ادا کیا کرتا تھا اور میرے والد اس کے خراج میں سے کھایا کرتے تھے پس ایک دن وہ کچھ لایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھالیا غلام بولا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کا عمل کیا تھا اور میں کہانت کو جانتا نہ تھا میں نے اس کو دھوکا دیا تھا وہ مجھے ملا تو اس نے مجھے اس کا بدلہ دیا سو یہ جو آپ نے کھایا وہی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ (حلق کے اندر) داخل کیا اور جو پیٹ میں تھا سب قے کر دیا۔

بخاری سنن کبری للبیہقی

۲۸۵۴۰ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ میں پیتل کا ایک حلقہ دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ

الاکمال

۲۸۵۹۱ شگونوں میں سے بہتر فال ہے اور نظر حق ہے۔ دیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۹۲ نہیں کوئی نحس (بدشگونی) اور اس میں کی بہتر فال ہے عرض کیا گیا اور کیا ہے فال اے اللہ کے رسول؟ فرمایا اچھی بات، جو کہ اس کو تم میں کا کوئی سنے۔ احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۹۳ خوب ہے نیک فال (شگون) وہ بہتر کلمہ جس کو تم میں کوئی سنے۔ دیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۹۴ اے فلاں! ہم موجود ہیں تیرے استقبال کو ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لی ہے، چلو ہمیں بریدہ کی طرف۔

طبرانی، ابو نعیم فی الصحابۃ عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ المقدمۃ ۳۸۹

العدویٰ

۲۸۵۹۵ نہیں کوئی تعدیہ اور نہیں الو (کی شکل میں کوئی روح) اور نہ بدشگونی اور نہیں ہے صفر اور نہیں تارے سے بارش نہ غول۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۹۶ نہیں کوئی تعدیہ مرض اور نہ بدشگونی اور اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو تین چیزوں میں ہے، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

احمد، بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۹۷ نہیں ہے کوئی چھوت اور نہ بدشگونی اور پسند ہے مجھے فال نیک، اور فال نیک اچھا کلمہ ہے۔

احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۵۹۸ نہیں چھوت اور نہ ہامہ (الو) اور نہ ہی مشرق میں ستارے کے طلوع کے ساتھ مغربی تارہ کا غروب ہونا اثر انداز ہے (بارش میں)۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۹۹ نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحس ہے اور نہ کوئی روح الو کی شکل میں ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! فرمائیے کہ ایک اونٹ جس کو خارش ہو تمام اونٹوں کو خارش زدہ کر دیتا ہے؟ فرمایا یہ فیصلہ الٰہی ہے، بھلا پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا؟ احمد، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۶۰۰ نہ چھوت چھات ہے نہ بدشگونی ہے اور نہ الو (کی شکل میں کوئی پیاسی روح) ہے اور نہ کوئی صفر ہے، اور جذام والے سے تو ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔ (صفر کیا ہے؟) اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ اہل جاہلیت صفر کو منحوس خیال کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے نفی فرمادی۔

۲۸۶۰۱ کوئی چیز دوسری چیز کو تعدیہ نہیں کرتی (اگر یہ بات ہے تو) پھر اول کو کس نے لگائی، کوئی چھوت چھات نہیں ہے، نہ صفر کچھ ہے اللہ نے پیدا کیا ہے ہر نفس کو پھر اس کی حیات لکھی اور اس کا رزق اور مصائب لکھے۔ احمد، نسائی، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۶۰۲ بیمار اونٹوں والا ہرگز نہ لائے (اپنے ریوڑ کو) تندرست ریوڑ والے کے پاس۔

احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۰۳ نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ (کسی مقتول کی بے چین روح پرندہ کی شکل میں) کوئی چیز ہے۔
(جو طلب انتقام کے لئے بھٹکتی پھر رہی ہو) اور نہ صفر ہے اور نہ غول بیابانی ہے۔

۲۸۶۰۴ نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ مقتول ہے انتقام کی روح (پرندہ) ہے جو کسی روح کا تعاقب ہو۔

احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، احمد، مسلم عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

کرتے ہو تم تیروں سے۔ بیہقی بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۱۸ نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہامہ (روح مقتول) ہے اور بدشگونی ہے اور پسند ہے نیک فال۔ دارقطنی (فی الفضل) بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۱۹ ... نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہامہ (روح مقتول) ہے اور نہ بیابانی بھوت ہے اور نہ صفر کوئی چیز ہے۔

ابن جریر بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۰ نہ تعدیہ مرض ہے اور نہ نحوست ہے۔

۲۸۶۲۱ ... نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے۔ ابن جریر بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۲۲ نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکی روح کا پرندہ ہے اور بہترین شگون فال ہے (وہ نظریہ حق ہے)۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۳ ... نہ چھوت چھات ہے اور بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکی روح ہے۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۴ ... نہ چھوت چھات ہے اور نہ شگون بد ہے بھلا اول کو کس نے مرض لگایا۔ ابن جریر بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۵ نہ لگنے والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور وکل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ ہر آدمی کے نامہ اعمال کی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۳

کتاب الطیرۃ والفال والعدوی...... من قسم الافعال

بدشگونی، نیک شگون اور چھوت چھات کی روایات جو از قبیل افعال ہوں

۲۸۶۲۶ ... نعمان بن رزیع سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ! ہم زمانہ جاہلیت میں پرندے اڑا کر فال معلوم کرنے کا معتقد رکھتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے پس آپ ہمیں اے اللہ کے رسول کیا حکم فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام سے اس کی صداقت (واقعیت) کی نفی کی اور لیکن تم میں سے کوئی ہرگز سفر سے نہ رکے۔

ابن عساکر بروایت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۷ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ بیماری کا اڑ کر لگنا ہے اور نہ صفر ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی پرندہ کے قالب میں انتقام کے لئے بھٹکنے والی روح ہے پس ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے رسول! پھر کیا شان ہے اونٹوں کی کہ ہوتے ہیں بیابان میں ایسے جیسے کہ ہرن پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے اور ان میں داخل ہوتا ہے پس ان سب کو خارش کر دیتا ہے ارشاد فرمایا بھلا اول کو کس نے یہ مرض لگایا۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن جریر

۲۸۶۲۸ ... ابن شہاب سے مروی ہے کہ بے شک ابوسلمہ نے انہیں بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لا عدوی (مرض سے مرض پیدا ہونا کچھ نہیں) اور وہ (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیمار مویشیوں والا (اپنے مویشیوں کو) تندرست مویشیوں والے کے پاس نہ لائے اور ابوسلمہ نے (ابن شہاب کو) کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں باتیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے بیان کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ قول لا عدوی کی روایت سے خاموش ہو گئے اور قائم رہے اپنے قول لا یورد ممرض علی مصح پر۔ یعنی پہلی روایت کو بیان کرنا چھوڑ دیا اور دوسری کی روایت کو بیان کرنا باقی رکھا۔

۲۸۶۲۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول! خارش کا نشان اونٹ کے موٹے ہونٹ میں ہوتا ہے یا اس کی دم کی جڑ میں ہوتا ہے پھر وہ تمام اونٹوں میں پھیل جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

پہلے کو کس نے لگایا؟ نہ چھوت چھات ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے اور نہ صفر ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی زندگی لکھی اور اس کو پیش آنے والی مصیبتیں لکھیں اور اس کی روزی لکھی۔ رواہ ابن جریر

یہ مضمون بخاری شریف میں بھی ہے وہاں یہ بھی ہے کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں نسیان کا شکار ہوتے ہوں۔

۲۸۶۳۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ صفر ہے پس ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اونٹ ایسا نہیں کہ اس کو خارش ہوتی ہے پھر وہ دوسرے اونٹوں میں رہتا ہے اور انہیں بھی مرض لگا دیتا ہے۔

(آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کیا تو نے خیال کیا کہ اول کو کس نے مرض لگایا؟ اور ایک عبارت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھلا پہلے کو کس نے خارش لگائی؟ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۱ ...ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا خیال رکھتے ہیں آپ میری اس باندی کے متعلق جس کی طرف سے میرے دل میں کچھ بات ہے؟ اس لیے کہ میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رضی اللہ عنہم) سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ (نحوست) ہے تو وہ گھر میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور عورت میں ہے۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کے نبی ﷺ سے سننے کا سختی سے انکار کیا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس احتمال کا انکار کیا کہ آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو اور اس بات کا بھی کہ نحوست کسی چیز میں ہو اور فرمایا کہ جب تیری طبیعت میں اس کی طرف سے کچھ (خلجان) پیدا کیا جائے تو اس سے جدائی اختیار کر دے یا اس کو فروخت کر دے یا اس کو آزاد کر دے۔

رواہ ابن جریر

کسی بھی چیز میں نحوست نہ ہونا

۲۸۶۳۲ قتادہ ابوحسان سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے اور آپ کو بیان کیا کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نحوست عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت غصہ ہوئیں اور طیش میں آپ کو (گویا کہ) بھونچال آ گیا۔ فرمانے لگیں آپ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی، بس یہ فرمایا ہے کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۳ ..... ابوحسان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے اس پر آپ کہنے لگیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۴ .. حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک گھر میں سکونت اختیار کی اور اس وقت ہم (تمام اہل خانہ میں) کثرت فراوانی والے تھے پھر ہم احتیاج میں آ گئے اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہو گئے اور ہم میں اختلاف ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو فروخت کر دو یا اس کو بحالت مذمومیت چھوڑ دو۔

رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۵ ۔ عبدالرحمن بن ابی میسرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سے محفوظ کی ہیں (یاد کی ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے صفر اور ہامہ (کسی مقتول کی انتقام کی خاطر بھٹکتی روح) اور نہ اڑ کر لگنے والی بیماری اور (نیک) نہیں پورے ہوتے روپے سا تھوں کے اور جس نے تو اللہ کے ذمہ کو وہ نہیں سرکھے گا جنت کی خوشبو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۶۳۶ ـــ مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ثعلبہ بن یزید حمانی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ تو صفر ہے اور نہ ھامہ (کسی مقتول کی روح جو الو یا کسی اور پرندہ کی شبیہ کی شکل میں طلب انتقام کی خاطر آتی ہو) اور مرض نہیں لگتا کوئی مریض کسی تندرست کو میں نے کہا! کیا آپ نے سنا اس کلام کو رسول اللہ ﷺ سے؟ فرمایا ہاں! سنا میرے کان نے اور دیکھا میری آنکھ نے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۷ ـــ مزید۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ ہے یا کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے۔ رواہ ابن جریر

ذیل الطیرہ

۲۸۶۳۸ ـــ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نحوست کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ کسی چیز میں ہے تو عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۹ ـــ ابو حازم سے مروی ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے نحوست کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم کہتے تھے اگر کچھ ہے (یعنی نحوست کا کچھ حصہ ہے) تو وہ عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۴۰ ـــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ ہم ایک دار میں مقیم تھے اس میں ہماری تعداد بہت تھی اور اس میں ہمارے اموال بکثرت تھے پس ہم ایک دوسرے دار کی طرف منتقل ہوئے تو وہاں ہماری تعداد گھٹ گئی اور وہاں ہمارے اموال کم ہوگئے پس اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو اس کو (دھوحا فرمایا یا ذروھا فرمایا۔ معنی ایک ہے) بحالت مذمومیت۔

حرف الظاء ...... کتاب الظہار ...... من قسم الافعال

حرف ظاء سے شروع ہونے والے حرف ظہار کے عنوان کے تحت آنے والی حدیثیں جو از قبیل افعال ہیں۔

۲۸۶۴۱ ـــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے تحت (یعنی نکاح میں) چار بیویاں ہوں پھر وہ ان سے ظہار کرے تو اس کو ایک کفارہ کفایت کر جائے گا۔ مصنف عبدالرزاق، دار قطنی بخاری مسلم

۲۸۶۴۲ ـــ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو اس سے شادی کرنے کی شرط پر اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح قرار دے دیا (یعنی یوں کہا کہ اگر تجھ سے نکاح کروں تو تو مجھ پر ایسے ہے جیسے میری ماں کی پشت چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس سے نکاح کرے تو اس کے قریب نہ جائے جب تک کہ کفارہ ادا نہ کردے۔ عبدالرزاق، بخاری، مسلم

۲۸۶۴۳ ـــ سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس کی تین بیویاں تھیں اور اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ایک کفارہ ہے۔

عبدالرزاق، کامل لابن عدی بخاری ومسلم

۲۸۶۴۴ ـــ مسند عمرو بن سلمہ۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے وہ سلمہ بن صخر البیاضی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی سلمہ نے) اپنی بیوی کو اپنے اوپر ایسے قرار دے دیا جیسے ان کی ماں کی پشت (اور ظہار کی یہ قرارداد) رمضان کے گذرنے تک تھی، پس وہ (اس عرصہ میں) موٹی تازی ہوگئی اور تر وتازہ (یعنی فربہ) ہوگئی سو وہ اس پر نصف رمضان میں (ہی) جا پڑے پھر نبی ﷺ کے پاس آئے گویا کہ وہ اس عمل کو گراں محسوس کر رہے تھے سو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے اس کی کہ ایک غلام آزاد کرے؟

انہوں نے کہا نہیں! فرمایا: کیا اس کی طاقت رکھتا ہے کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے؟ کہا نہیں! فرمایا: کیا پھر یہ کر سکتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے؟ کہا نہیں!

پس نبی ﷺ کو ہدیہ دیا گیا کہ اسے فروخت کریں یا [illegible] عرق اور عرق ایک ٹوکرا ہے جس میں پندرہ ۱۵ یا ۱۶ سولہ صاع آتے ہیں جس سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

وہ بولا کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ نہیں قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس شہر (مدینہ) کی دونوں وادیوں کے درمیان کوئی شخص ہم سے زیادہ اس کا محتاج نہیں۔

پس (اس بات کو سن کر) نبی ﷺ ہنس پڑے، پھر فرمایا کہ اس کو اپنے گھر والوں کے پاس لے جا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۳۵ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھ کو خولہ بنت مالک بن ثعلبہ نے بیان کیا اور یہ (خولہ بنت مالک) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے تحت تھیں (یعنی نکاح میں تھیں) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے شوہر پر جب اس نے مجھ سے ظہار کیا تھا کھجور کے ایک ٹوکرے کے ساتھ اعانت فرمائی تھی اور دوسرے ٹوکرے کے ساتھ میں نے مدد کی تھی یہ ساٹھ صاع ہوئے تھے کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو صدقہ کر دے اور مجھ سے فرمایا کہ لوٹ جا اپنے چچا زاد کے پاس اور اس کے پاس رہ [illegible]۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۶۳۶ عن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قبل از نکاح ظہار کو اور قبل از نکاح طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۳۷ ابن المسیب رضی اللہ عنہ تابعی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ دینے سے قبل اس سے جماع کر لیا تو نبی ﷺ نے اس کو ایک کفارہ کا حکم فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۳۸ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے جماع کیا پھر اس نے اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: تجھے اس عمل پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے، اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے پازیب دیکھے یا کہا کہ میں نے اس کی پنڈلیوں کو چاندنی روشنی میں دیکھ لیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے جدا رہ یہاں تک کہ تو وہ کام ادا کر دے جس کا اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ایک مجلس میں کئی بار ظہار کرے تو ایک کفارہ ہے اور اگر متعدد مجلسوں میں ظہار کیا تو متعدد کفارے ہیں اور ایمان (قسمیں) بھی تو ایسی ہی ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایلا ظہار میں داخل نہیں ہوتا اور نہ ظہار ایلاء میں داخل ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

دیا جائے۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن بعض الصحابۃ

٢٨٦٥٩ ...حقیقی علم تین چیزیں ہیں ان کے سوا باقی سب بچا ہوا فالتو ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں کتاب اللہ، سنت متواترہ اور انصاف کا فیصلہ جو برابری والا ہو۔رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ٦١١ وضعیف الجامع ٣٨٧١۔

٢٨٦٦٠ . حقیقی علم تین چیزیں ہیں آیات کتاب اللہ، سنت متواترہ اور لا ادری (یعنی میں نہیں جانتا)۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ٣٥٧٩ وضعیف الجامع ٣٨٧٢

٢٨٦٦١ . علم اسلام کی زندگی اور بقا ہے اور دین کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر مکمل کر دیتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ علم بھی عطا کر دیتا ہے جو اس نے حاصل نہیں کیا ہوتا۔رواہ ابوالشیخ عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٨٧٤۔

٢٨٦٦٢ . علم خزانے ہیں اس کی کنجیاں سوال ہیں، علم کے متعلق سوالات کرتے رہو چونکہ ایک سوال کرنے سے چار آدمیوں کو ثواب ملتا ہے سوال کرنے والے، عالم کو، سننے والے کو اور ان سے محبت رکھنے والے کو۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن علی

٢٨٦٦٣ . علم مومن کا جگری دوست ہے، عقل مومن کی دلیل اور رہنما ہے، عمل اس کی روش اور حلم اس کا وزیر ہے، بردباری اس کا والد ہے اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے، رفاقت اس کا باپ ہے اور نرمی اس کا بھائی ہے۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

٢٨٦٦٤ علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔رواہ ابن عبدالبر عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٨٧٥ وکشف الخفاء ١٧٥٥

٢٨٦٦٥ ...علم عبادت سے افضل ہے تقویٰ سرمایہ دین ہے عالم وہی ہوتا ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابوالشیخ عن عبادۃ

٢٨٦٦٦ ...علم دین ہے نماز دین ہے ذرا دیکھو کہ تم کس سے یہ علم حاصل کرتے ہو اور یہ نماز کیسے پڑھتے ہو چونکہ قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٨٧٧۔

نفع بخش اور نقصان دہ علم

٢٨٦٦٧ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم وہ جو دل میں جاگزیں ہوتا ہے یہ علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبان کی حد تک ہو یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ والحکیم عن الحسن مرسلاً والخطیب عنہ عن جابر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٨٧٨۔

٢٨٦٦٨ ...علم میری میراث ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی بھی میراث ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام ھانی

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٨٨٠

٢٨٦٦٩ . علم اور مال ہر طرح کے عیب کو چھپا دیتے ہیں جبکہ جہالت اور فقر ہر طرح کے عیب کو عیاں کر دیتے ہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٨٨١

٢٨٦٧٠ ...علم سے منع کرنا حلال نہیں۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۲۰ والشذرة ۶۰۲

۲۸۶۷۱ ۔ علماء زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہوتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم عن معاذ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۷۔

۲۸۶۷۲ عالم اور متعلم خیر و بھلائی میں دونوں شریک ہوتے ہیں ان کے علاوہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۰۔

۲۸۶۷۳ ۔ عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا سلطان ہوتا ہے جس نے عالم کی گستاخی کی وہ ہلاک ہوا۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ذر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۸ والضعیفۃ ۹۵۰

۲۸۶۷۴ عالم علم اور عمل کرنا دونوں جنت میں ہیں جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو علم اور عمل جنت میں جائیں گے جبکہ عالم دوزخ میں جائے گا۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والضعیفۃ ۹۵۔

۲۸۶۷۵ ۔ علماء اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کے امین ہوتے ہیں۔ رواہ القضاعی وابن عساکر عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۳ والتواضح ۱۰۹۹

۲۸۶۷۶ ... علماء میری امت کے امین ہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عثمان

کلام: حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۸۸۵ وکشف الخفاء ۱۷۵۵

۲۸۶۷۷ ... علماء زمین کے چمکتے ہوئے چراغ ہیں انبیاء کے خلفاء ہیں میرے اور تمام انبیاء کے وارث ہیں۔ رواہ ابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۸ وکشف الخفاء ۱۷۵۸

۲۸۶۷۸ ۔ علماء جنت میں ہوتے ہیں پرہیزگار لوگ سردار ہوتے ہیں ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

۲۸۶۷۹ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں علماء سے اہل آسمان محبت کرتے ہیں سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی ان کے لئے استغفار کرتی ہیں حتیٰ کہ جب مرجاتے ہیں تاقیامت ان کے لئے مغفرت کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۹۔

۲۸۶۸۰ علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم سے مستفید ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں ایک وہ عالم کہ لوگ تو اسے دیکھ کر زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن لوگوں کو اس سے نفع نہیں ملتا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۶۸۱ علماء کی اتباع کرو چونکہ علماء دنیا کے روشن چراغ ہوتے ہیں اور آخرت کے مصابیح ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۱۵ والاسرار ۲۷۶

۲۸۶۸۲ ۔ عالم کے پھسل جانے سے ڈرو اور پھر اس کے رجوع کا انتظار کرو۔

رواہ الحلوانی وابن عدی والبیہقی فی السنن عن کثیر بن عبداللہ بن عوف عن ابیہ عن جدہ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۶ عادہ وذخیرة الحفاظ ۸۹

۲۸۶۸۳ ۔ عالم کی گمراہی سے ڈرتے رہو چونکہ اس کی گمراہی اسے دوزخ میں لا پھینکتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۱۵ والضعیفہ ۲۰۲۲

۲۸۶۸۴ لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا (اور پیاسا) طالب علم ہوتا ہے اور سب سے زیادہ سیر وہ شخص ہوتا ہے جو علم کا طالب نہ ہو۔
رواہ ابو نعیم فی کتاب العلم والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۳ والضعیفہ ۸۲۰

۲۸۶۸۵ مومن کے پاس ٹھہرو کیونکہ مومن کی گم گشتہ چیز علم ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۵۷۱ وذیل اللآلی ۳۴

۲۸۶۸۶ ... میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ رواہ نصر المقدسی فی الحجۃ والبیہقی فی رسالۃ الاشعریۃ بغیر سند واوردہ الحلیمی والقاضی حسین وامام الحرمین وغیرہم ولعلہ خرج فی بعض کتب الحفاظ التی لم تصل الینا

کلام: ...... حدیث الحدیث ضعیف انظر والاسرار المرفوعۃ ۷۰۶ واسنی المطالب ۵۷ وقال السخاوی فی المقاصد ۴۹ وقال الحافظ العراقی سندہ ضعیف۔

۲۸۶۸۷ جب مجھ پر کوئی ایسا دن آ جائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو جو مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کرے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے طلوع آفتاب میں برکت نہ کرے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی وابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸ وترتیب الموضوعات ۱۳۵

۲۸۶۸۸ پل صراط پر جب عالم اور عابد اکٹھے ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنی عبادت کے سبب مزے کرو جبکہ عالم سے کہا جائے گا یہاں ٹھہرے رہو اور جس جس سے محبت کرتے ہو اس کی سفارش کرو تم جس کی بھی سفارش کرو گے تمہاری سفارش قبول کی جائے گی پس عالم انبیاء کی جگہ پر کھڑا کیا جائے گا۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۸۸ وضعیف الجامع ۲۴۹

۲۸۶۸۹ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں دنیا سے بے رغبتی عطا کرتے ہیں اور اسے اپنے عیوب دیکھنے کی توفیق دیتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس وعن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵ والکشف الالٰہی ۱۷

۲۸۶۹۰ ... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں اور رشد وہدایت اس کے دل میں القاء کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۸۶۹۱ جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں انہیں دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں ان کے چھوٹوں کو بڑوں کی عزت وتوقیر کرنے کی توفیق دیتے ہیں ان کی معیشت میں انہیں وسعت عطا کرتے ہیں اخراجات میں میانہ روی کی توفیق عطا کرتے ہیں انہیں ان کے عیوب دکھاتے ہیں پھر وہ عیوب دیکھ کر ان سے توبہ تائب ہو جاتے ہیں اور جب کسی گھرانے سے برائی کرنا چاہتے ہیں انہیں ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶ والضعیفہ ۹۶۰

۲۸۶۹۲ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے ان کے فقہاء کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور جاہلوں کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب فقیہ بات کرتا ہے وہ اپنے بے شمار مددگار پاتا ہے اور جب جاہل بات کرتا ہے دب جاتا ہے اور مغلوب ہو جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کے جاہلوں کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور فقہاء کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب جاہل بات کرتا ہے اس کے مددگار بہت ہوتے ہیں اور جب عالم بات کرتا ہے دب جاتا ہے اور مغلوب کر لیا جاتا ہے۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ عن حماد بن ابی حنیفۃ والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۴۶ والضعیفۃ ۲۲۲۱

۲۸۶۹۳ ... طالب علم کو جب طلب علم کی حالت میں موت آجائے وہ شہید ہے۔ رواہ البزار عن ابی ذر وابی ھریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵ والضعیفۃ ۲۱۲۶

۲۸۶۹۴ . جب کوئی شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جمع کرتا ہے پھر وہ اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرتا ہے وہ انبیاء کا نائب ہوتا ہے۔ رواہ الرافعی فی تاریخہ عن ابی امامۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۸ والمغیر ۳۲

علم کی مجلس جنت کے باغات

۲۸۶۹۵ جب تم جنت کے (سرسبز و شاداب) باغات کے پاس سے گزرو تو ان میں چرلیا کرو عرض کیا گیا جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا علم کی مجالس۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۰ وکشف الخفاء ۲۷۸

۲۸۶۹۶ ... قیامت کے دن اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جسے علم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن وہ علم حاصل نہ کرسکا اور ایک اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جس نے علم حاصل کیا پھر دوسروں نے اس کا علم سن کر نفع اٹھایا مگر وہ خود اپنے علم سے نفع نہ اٹھا سکا۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰ والتنزیہ ۲۷۱

۲۸۶۹۷ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے چونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ رواہ العقیلی وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان وابن عبدالبر فی العلم عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۰ والتنزیہ ۲۵۸ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲/۱ لم یصح فیہ اسناد۔

۲۸۶۹۸ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ طالب علم کی منصب گیری سے خوش ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عبدالبر عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۰۶ وکشف الخفاء ۳۹۷ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲/۱ لم یصح فیہ اسناد

۲۸۶۹۹ جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کردیں گے۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۸۷۰۰ جس شخص نے علم حاصل کیا حصول علم اس کے گزشتہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوگا۔ رواہ الترمذی عن سخبرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۵ وضعیف الجامع ۵۷۸۶

۲۸۷۰۱ جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ذمہ خود اٹھا لیتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن زیاد بن الحارث الصدائی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۳۔

۲۸۷۰۲ . جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ گھر واپس آجائے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والتراجع ۲۲۳۔

۲۸۷۰۳ جس شخص نے کسی دوسرے کو علم دین سکھایا اسے سکھانے والے کا اجر و ثواب ہوگا اور عامل کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

رواہ ابن ماجہ عن معاذ بن انس

کلام:...... حدیث کی سند میں عباد بن کثیر ہے اور وہ متروک ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۶۹ والضعیفۃ ۱۶۱۰

۲۸۷۱۷ علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار اور سکون حاصل کرو، جن علماء سے علم حاصل کرو ان سے عاجزی سے پیش آؤ۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۵۷ وضعیف الجامع ۳۶۳۸۔

۲۸۷۱۸ جو علم چاہو حاصل کرو تمہیں علم اس وقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک علم پر عمل نہ کرو۔

رواہ ابن عدی والخطیب عن معاذ وابن عساکر عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۱۲۱ وضعیف الجامع ۳۲۵۳۔

۲۸۷۱۹ جو علم چاہو حاصل کرو خدا تمہیں علوم جمع کرنے پر ثواب نہیں دے گا جب تک علم پر عمل نہیں کرو گے۔

رواہ ابوالحسن بن الاخرم المدینی فی امالیہ عن انس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۵۵۔

۲۸۷۲۰ فرائض (میراث) کا علم حاصل کرو اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو بھی ان کا علم سکھاؤ چونکہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۰ ضعیف الترمذی ۳۶۸۔

۲۸۷۲۱ ستاروں کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستے معلوم کرو اور پھر اس کے آگے مزید اس علم کو حاصل کرنے سے باز رہو۔ رواہ ابن مردویہ والدار قطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۶۔

۲۸۷۲۲ بھلائی عادت ہے اور برائی لجاجت ہے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن معاویۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۲۲۔

ایک عالم ہزار عابد سے افضل

۲۸۷۲۳ جس عالم سے نفع اٹھایا جائے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۷۳ والمطیر ۱۲

۲۸۷۲۴ علم مسلمان کی گمشدہ چیز ہے جب بھی اسے علم کی کوئی بات ملتی ہے دوسری کی طلب میں لگ جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تمییز الطیب ۱۶۱ والتمییز ۴۲

۲۸۷۲۵ طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طلب علم سے راضی ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۹۔

۲۸۷۲۶ جاہلوں کے درمیان طالب علم کی مثال ایسی ہے جیسے مردوں میں کوئی زندہ انسان۔

رواہ العسکری فی الصحابۃ وابو موسیٰ فی الذیل عن حسان بن ابی سنان مرسلاً

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۸ وکشف الخفاء ۱۹۶۶

۲۸۷۲۷ طالب علم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہوئے مجاہد سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۱۸

۲۸۷۴۰ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ آدمی پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے خیر کی تعلیم دینے والے معلم پر رحمت نازل کرتے ہیں اور اہل آسمان، اہل ارض حتیٰ کہ بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی اس کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابی امامة

۲۸۷۴۱ اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا کرنے کے بعد تم سے علم یکلخت نہیں چھینے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا اور جاہل باقی رہ جائیں گے ان جاہلوں سے مسائل پوچھے جائیں گے اور فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۲۸۷۴۲ حکمت شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے حتیٰ کہ غلام کو اٹھا کر بادشاہوں کی مسند پر بٹھاتی ہے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلية عن انس

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۵ وضعیف الجامع ۱۳۳۲۔

۲۸۷۴۳ مومن جب علم کا ایک باب سیکھتا ہے خواہ اس پر عمل کرے یا نہ کرے اس کا سیکھنا ایک ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۸

۲۸۷۴۴ فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:- حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۹۲

۲۸۷۴۵ فرشتے طالب علم کے پاؤں کے پر بچھاتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن عائشة رضی اللہ عنها

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۸۶ والضعیفة ۲۳۰

۲۸۷۴۶ جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیں گے فرشتے طالب علم کے پاؤں کے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طلب علمی سے خوش ہوتے ہیں عالم کے لیے اہل آسمان، اہل زمین اور پانی میں رہنے والی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں لہٰذا جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں حصہ حاصل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة وابن حبان عن ابی الدرداء

۲۸۷۴۷ فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طلب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔

رواہ الطیالسی عن ابی الدرداء عن صفوان بن عسال

فرشتوں کا پر بچھانا

۲۸۷۴۸ جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے فرشتے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم وابن حبان عن صفوان بن عسال

۲۸۷۴۹ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو علم حاصل کریں گے تم انہیں خوش آمدید کہو انہیں فراخ حوصلگی سے پیش آؤ اور انہیں تعلیم دو۔

رواہ ابن ماجه عن ابی هريرة

کلام:…… حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۷۳

۲۸۷۵۰ جو دل علم و حکمت سے خالی ہو وہ ویران گھر کی مانند ہوتا ہے لہٰذا تم علم حاصل کرو دوسروں کو تعلیم دو اور دین کی سمجھ پیدا کرو جہالت کی حالت میں مت مرنا چونکہ اللہ تعالیٰ جہالت کا عذر قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

اور بہت مت بیٹھو اور جاہل کے ساتھ بات مت کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٢١١

٢٨٧٩٥ عالم کی فوقیت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فوقیت ستاروں پر۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ

٢٨٧٩٦ عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے جبکہ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں۔

رواہ ابویعلی عن عبدالرحمن بن عوف

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ٢٠١ وضعیف الجامع ٣٩٩٧

٢٨٧٩٧ مومن عالم مومن عابد پر ستر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ١/٢٨٣ ضعیف الجامع ٣٩٧٢

٢٨٧٩٨ عالم کی فضیلت غیر عالم پر ایسی ہی ہے جیسے نبی کی فضیلت امت پر۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٣٩٢٩ والضعیفۃ ١٥٩٢

٢٨٧٩٩ علم کی فضیلت مجھے عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے تقویٰ افضل دین ہے۔

رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفۃ والحاکم عن سعد

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٦٠٨

٢٨٨٠٠ علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے جبکہ جہالت کے ساتھ کثیر عمل بھی نفع نہیں پہنچاتا۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٤١١٠ والضعیفۃ ٣٣٩

٢٨٨٠١ آدمی کو اتنا کافی ہے جب اللہ کی عبادت کرتا ہو اور آدمی کو اتنی جہالت بھی کافی ہے جب اپنی رائے پر عجب کرتا ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٤١٧٩

٢٨٨٠٢ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تمہارے لیے اس دنیا سے افضل ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جس سے غروب ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

٢٨٨٠٣ ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٤٢١٨

٢٨٨٠٤ صرف عالم اور متعلم محسود ہے۔ رواہ ابن السنی والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ٦٣٠٠ والضعیفۃ ٢٠٣٢

٢٨٨٠٥ جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں اپنے پروں سے ڈھک لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

بے علم کا اللہ کی نظر میں حقیر ہونا

٢٨٨٠٦ اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی بندہ حقیر نہیں ہوتا مگر وہ جو علم و ادب سے خالی ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعہ ۲۰۰ وتذکرۃ الموضوعات ۱۱

۲۸۸۰۷۔۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی بندہ حقیر ہوتا ہے جو علم سے محروم ہو۔ رواہ عبدان فی الصحابة وابو موسیٰ فی الذیل عن بشر بن النھاس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۹۷

۲۸۸۰۸۔۔ علم کی فضیلت سے بڑھ کر کسی مزدوری کی کمائی نہیں چنانچہ علم اپنے صاحب کو ہدایت دیتا ہے اور اسے ہلاکت سے دور کرتا ہے دین اس وقت تک درست نہیں رہ سکتا جب تک عقل درست نہ ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۹

۲۸۸۰۹۔۔ اشاعت علم سے افضل لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی عن سمرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۳ والتواضح ۱۶۱۵

۲۸۸۱۰۔۔۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۸۸۱۱۔۔۔ تفقہ فی الدین سے افضل کوئی عبادت نہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۸۸۱۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس امت کے جس عالم کو بھی اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر تا قیامت یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔ رواہ السجزی فی الابانة والمرھبی فی العلم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱ وضعیف الجامع ۵۰۱۹

۲۸۸۱۳۔۔ جو شخص بھی اپنی زبان سے حق بات کہتا ہے پھر اس کے بعد اس بات پر عمل کیا جاتا ہے تو حق بات کرنے والے کے لیے تا قیامت اس کا اجر وثواب جاری کردیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پورا پورا ثواب دیتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۱

۲۸۸۱۴ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے کہ آدمی علم حاصل کرے پھر اس پر عمل کرے۔ رواہ خیثمہ فی العلم عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۰۰

۲۸۸۱۵۔۔ جس شخص نے ایک حدیث بھی میری امت تک پہنچائی تا کہ اس سے سنت کا قیام ہو یا بدعت کی بندش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۴۲ ج ۵

۲۸۸۱۶۔۔۔ جو شخص حصول علم کے لیے گھر سے نکلا قدم اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ رواہ الشیرازی عن عائشة

۲۸۸۱۷۔۔۔۔۔ جس شخص نے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کیں میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔ رواہ ابن النجار عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۹۱ والکشف الالٰہی ۸۱۲

۲۸۸۱۸۔۔۔۔۔ میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں (اور ان پر عمل کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۶۸

۲۸۸۱۹۔۔۔۔۔ جو شخص حصول علم کے لیے گھر سے نکلا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتی کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ الترمذی والضیاء عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۳ وضعیف الجامع ۵۵۷۰

۲۸۸۲۰ باطن کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں سے ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا

انبیاء علیہم السلام کی رفاقت

۲۸۸۳۳ جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا تا کہ وہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجے کا فرق ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی الدرداء

۲۸۸۳۴ علم کا طالب رب تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے اور اسلام کا رکن ہوتا ہے اسے انبیاء کے ساتھ اجر و ثواب ملتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۰ والضعیفہ ۹۹

۲۸۸۳۵ جو شخص علم کے باب کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے تاکہ اس کے ذریعے حق سے باطل کو دور کرے اور ہدایت سے گمراہی کو دور کرے وہ اس عبادت گزار کی طرح ہے جو چالیس سال سے عبادت میں مشغول ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۳۶ جو بچہ بھی حصول علم اور عبادت میں جوان ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بہتر (۷۲) صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامہ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۵۲ والضعیفہ ۲۰۰

۲۸۸۳۷ جس شخص نے علم کا ایک باب حاصل کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے آپ کی اصلاح کرے اور اپنے بعد آنے والوں کی اصلاح کرے اس کے لیے ریت کے ذروں کے برابر اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۲۸۸۳۸ جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اور اس نے علم پالیا اس کے لیے دگنا اجر ہے اور اگر اس نے علم نہ پایا تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

رواہ ابو یعلی والحاکم فی الکنی والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان والترمذی وابن عساکر عن واثلہ

۲۸۸۳۹ جو شخص طلب علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۱ والمنار ۲۲۳

۲۸۸۴۰ جو شخص صبح کے وقت حصول علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے فرشتے طالب علم کے لیے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۴۱ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کی معیشت میں برکت ہو جاتی ہے اس کے رزق میں کوئی کمی نہیں کی جاتی گویا حصول علم اس کے لیے سراسر باعث برکت ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابی سعید

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۷۱۱ وذیل اللآلی ۴۳

۲۸۸۴۲ جو شخص علم کی تلاش میں ہوتا ہے جنت اس کی تلاش میں ہوتی ہے اور جو شخص معصیت کی تلاش میں ہوتا ہے دوزخ اس کی تلاش میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۸۸۴۳ جس شخص نے صغر سنی میں علم حاصل کیا اور بڑھاپے میں علم حاصل کیا اور مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابن النجار عن جابر

۲۸۸۴۴ صبح و شام علم کی تلاش کے لیے نکلنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابن النجار عن لیث عن مجاہد عن ابن عباس والحاکم فی تاریخہ عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۲۳

۲۸۸۴۵ جب بھی کوئی آدمی جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تاکہ علم کی تلاش میں باہر جائے جونہی اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھلانگتا ہے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم عن علی

طرح ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے میری مسجد میں داخل ہوا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی کی چیز سے تعجب کرے جبکہ حالانکہ وہ چیز کسی اور کی ہو۔ رواہ والطبرانی فی الاوسط عن سہل بن سعد

۲۸۸۵۷ جو شخص ہماری اس مسجد میں داخل ہوا تاکہ خیر کا علم حاصل کرے یا اس کی تعلیم دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو شخص ہماری مسجد میں اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے داخل ہوا وہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی چیز کی طرف دیکھ رہا ہو جو کسی اور کی ملکیت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۵۸ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے پر بچھاتے ہیں اس کے لیے آسمانوں کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں، عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت چھوٹے سے چھوٹے ستارے پر، علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دینار و درہم وراثت میں نہیں چھوڑتے البتہ انبیاء وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں حاصل کرے، عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبر و نقصان نہیں ہوتا اور اس کی موت ایک دراڑ ہے جو بند نہیں ہوتی، عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو ماند پڑ جاتا ہے پورے قبیلے کا مر جانا عالم کی موت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۸۸۵۹ جو شخص صبح کو مسجد کی طرف حصول علم کے لیے یا تعلیم دینے کے لیے گھر سے نکلا اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے جو شخص شام کے وقت مسجد کی طرف حصول علم یا تعلیم دینے کے لیے نکلا اس کے لیے حج کا ثواب ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ

۲۸۸۶۰ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ایک فریضہ یا دو فریضوں کا علم حاصل کرے اور پھر اس پر عمل کرے یا کسی دوسرے شخص کو سکھائے جو اس پر عمل کرے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۶۱ جو شخص بھی علم کا ایک کلمہ (مسئلہ) یا دو کلمے یا تین کلمے یا چار کلمے یا پانچ کلمے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرض کردہ احکام میں سے سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۶۲ فرائض یا (علم میراث) سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ چونکہ فرائض نصف علم ہے علم فرائض بھلا دیا جائے گا اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے چھین لی جائے گی۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیہقی عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۲۹ والتمییز ۹۹

۲۸۸۶۳ ...علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ، فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید

۲۸۸۶۴ علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو۔ رواہ البیہقی عن ابی بکرۃ

۲۸۸۶۵ علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے سیکھ لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا علم حاصل کرو تکلف، بدعت اور غلو سے بچتے رہو اور معاملے کی تہہ تک پہنچو۔ رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۲۸۸۶۶ ...علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کر لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۶۷ علم حاصل کرو چونکہ علم کا سیکھنا خوف خدا ہے علم کی طلب عبادت ہے علم کا مذاکرہ تسبیح ہے اور علم کی بحث جہاد ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن معاذ وفیہ کنانۃ بن جبلۃ

کلام: ...... کنانۃ بن جبلہ کے متعلق ابن معین کہتے ہیں کہ وہ کذاب ہے، وقال ابو حاتم محلہ الصدق وقال ابن عدی ضعیف ہوا اور دیلمی نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ علم کا دوسرے کو سکھانا صدقہ ہے جو علم کا اہل ہو اسے علم کی دولت سے نوازنا تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے علم حلال و حرام میں تمیز کرتا ہے جنت کی راہ کا روشن مینار ہے وحشتوں میں انس فراہم کرتا ہے تنہائی کا رفیق ہے خلوت کا ہمنشین ہے تنگدستی اور خوشحالی میں

جدائی کرانے والا ہے، دشمن پر چلتا ہتھیار اور تیغ براں ہے، دوستوں کی زینت، اجنبی لوگوں میں قربت پیدا کرنے والا، اسی علم کی بدولت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو عظمت عطا کرتا ہے اور انہیں جنت میں قائد اور رہنما بنا دیتا ہے۔ ورواہ ابن لال وابو نعیم عن معاذ موقوفاً

۲۸۸۶۸..... اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو، عالم اور متعلم اجر وثواب میں دونوں شریک ہوتے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی امامة

۲۸۸۶۹..... اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ یہ قرآن ہمارے پاس موجود ہے؟ فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے، یہ یہود ہیں اور نصاریٰ جیسے ان کے پاس موجود تھے چنانچہ ان کے انبیاء جو صحیفے لائے تھے وہ اصلی حالت پر باقی نہیں رہے، خبردار حاملین علم (علماء) کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی والطبرانی وابو الشیخ فی تفسیرہ وابن مردویہ عن ابی امامة

۲۸۸۷۰..... لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں عالم یا متعلم یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہوتے ہیں ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۲۸۸۷۱..... عالم اور متعلم کے سوا ہم میں سے کوئی نہیں۔

رواہ ابو علی منصور بن عبد الخالق الہروی فی فوائدہ وابن النجار والدیلمی عن ابن عمر

۲۸۸۷۲..... ہر شخص کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے رہتے ہیں جو کوئی گھر کا اس سے باہر نکلتا ہے فرشتے کہتے ہیں عالم بنو یا متعلم بنو اور تیسرا شخص مت بنو۔ رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرة

۲۸۸۷۳..... دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں اور ان میں سے ایک مجلس دوسری سے افضل ہے، بہرحال اس مجلس کی تو اس میں بیٹھے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کررہے ہیں اور اس کی طرف رغبت کررہے ہیں، اگر اللہ چاہے انہیں عطا کرے چاہے روک لے، دوسری بات اس دوسری مجلس کی سو یہ سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھا رہے ہیں، مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ یہ دوسری مجلس افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۸۸۷۴..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۸۷۵..... اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرة

۲۸۸۷۶..... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد وہدایت القاء کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن معاویة وابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۹۲ وذخیرۃ الحفاظ ۵۰۹۵

۲۸۸۷۷..... لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کرلیں کسی مسلمان کو کافر کے سبب ہرگز اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ ابن عساکر عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ آئے اور انصار کے پاس سے گزرنے لگے انصار کہنے لگے یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے، عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۸۸۷۸..... لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کرلیں کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ الحاکم والخطیب عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۲۸۸۷۹..... لوگ خیر وشر میں کانوں کی مانند ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر ہیں وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کرلیں۔ رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرة

۲۸۸۸۰..... تم میں سے جو لوگ اسلام میں بہتر ہیں وہ دور جاہلیت میں بھی بہتر تھے۔ رواہ ابن عساکر عن سعید بن ابی العاص

دین کے احکام سیکھنے کی اہمیت

۲۸۹۳۱ جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض نہ جانتا ہو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو سر کے بغیر ہو۔

رواہ ابو جعفر المروزی من طریق اسحاق بن نجیح عن عطاء الخراسانی عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۳۲ دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب دنیا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام: ... حدیث پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۲۰۰۵ واسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۸۹۳۳ دو حریص ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کی بھی حرص ختم نہیں ہوتی علم کی طلب کا حریص جو اپنی پیاس کی وجہ سے کبھی نہیں ختم ہوتی دوسرا دنیا کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی بھی حرص کبھی نہیں ختم ہونے پاتی۔ رواہ ابو خیثمۃ فی العلم والطبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۳۴ دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے علم کا حریص کبھی سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص بھی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم عن قتادۃ عن انس وابن عدی عن الحسن مرسلا

۲۸۹۳۵ ہر صاحب علم علم کا بھوکا ہوتا ہے۔ رواہ ابن السنی عن جابر

۲۸۹۳۶ حکمت کی بات ہر دانا شخص کا گم گشتہ خزانہ ہے جب اسے پاتا ہے وہ اس کا حقدار ہوتا ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۲۶۹۳ وکشف الخفاء ۱۲۰۵

۲۸۹۳۷ چاپلوسی (چمچہ بازی) اور حسد (غبطہ یعنی رشک) مومن کے اخلاق کا حصہ نہیں البتہ حصول علم کے لیے یہ دونوں چیزیں نہایت کارآمد ہیں۔

رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۸۹۳۸ حصول علم کے سوا حسد اور چاپلوسی جائز نہیں۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان والخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲، ۲۳ والحبیش ۲۸۔

۲۸۹۳۹ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے خیر و بھلائی کی راہ میں خرچ کرتا ہو، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو وہ دوسروں کو تعلیم دیتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۴۰ اے علی! معرفت الٰہی علم ہے علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ کثرت عمل نفع بخش نہیں ہوتا۔

رواہ الدیلمی عن مؤمل بن عبدالرحمن الثقفی عن عبادۃ بن عبدالصمد وہما ضعیفان عن انس

۲۸۹۴۱ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ جس کی راہنمائی میں لوگ زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ بھی اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے ایک وہ عالم کہ لوگ تو اس کی راہنمائی میں زندگی گزارتے ہیں البتہ وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے ایک وہ عالم جو خود اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن دوسرا کوئی اس سے راہنمائی نہیں حاصل کرتا۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: حدیث کے بعض اجزاء پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۸۹۔

۲۸۹۴۲ علم ایسا پوشیدہ جوہر ہے جسے خدا کے عارفین ہی جانتے ہیں جب علماء اس کے موتی بکھیرتے ہیں تو دھوکے میں پڑے لوگ اس کا انکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۴۳ کیا میں تمہیں کامل عالم کے متعلق خبر نہ دوں؟ کامل عالم وہ ہے جو رب تعالیٰ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ کرتا ہو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو خبردار! اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اور اس علم میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن علی

علم پر عمل نہ کرنے پر وعید

۲۸۹۷۰ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عمر

۲۸۹۷۱ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسی قوم میں باقی رہ جاؤ گے جو جہالت سے کام لے گی علم پر عمل نہ کریں گے اور ان کا مقصد اپنی آرزوؤں کا مطلب ہوگا۔

رواہ ابونعیم عن معاذ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۸۹

۲۸۹۷۲ میری امت کے اکثر منافق میری امت کے قراء ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو، احمد بن حنبل الطبرانی عن عقبۃ بن عامر الطبرانی وابن عدی عن عصمۃ بن مالک

۲۸۹۷۳ جب تم کسی عالم کو کثرت سے بادشاہ کے ساتھ میل جول رکھتے دیکھو تو سمجھو کہ وہ عالم نہیں بلکہ چور ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی هریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵

۲۸۹۷۴ جب کوئی عالم علم سے بہرہ مند ہو لیکن عمل نہ کرے تو وہ چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے لیکن خود جلتا رہتا ہے۔

رواہ ابن قانع فی معجمه عن سلیک الغطفانی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸

۲۸۹۷۵ اس عالم کی مثال جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو اس کی مثال چراغ میں جلنے والی بتی کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتی ہے لیکن خود جلتی رہتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی برزۃ

۲۸۹۷۶ وہ عالم جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو اس کی مثال چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا رہتا ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن جندب

۲۸۹۷۷ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور وابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰ وضعیف الجامع ۸۶۸

۲۸۹۷۸ مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے کہ ایک شخص قرآن کی تفسیر کرے گا اور اس کا مصداق ایسی چیز بنا دے گا جو فی الواقع اس کا مصداق نہیں ہو سکتیں اور ایک اس شخص کا خوف ہے جو سمجھتا ہو کہ وہ امت کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۸۹۷۹ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بالکل بیان (قصہ گوئی وغیرہ) کو ناپسند کیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۲۹

عالم کی موت زوال علم کا سبب ہے

۲۸۹۸۰ ... تمہیں علم عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے البتہ علماء کو اس دنیا سے اٹھا لے گا اور صرف جہلاء باقی رہ جائیں گے ان سے فتوے طلب کئے جائیں گے تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی هریرۃ

۲۹۰۱۷　جس شخص کو بغیر علم کے فتوی دیا گیا اس کا گناہ فتوی دینے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۱۸　جس شخص نے بغیر علم کے فتوی دیا اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:　حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۰۵

۲۹۰۱۹　جس شخص کو بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اس کا گناہ فتوی دینے والے پر ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۲۰　وہ علم جس کے حصول کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوتی ہے جس شخص نے یہ علم اس لیے حاصل کیا تا کہ اسے دنیا ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ

کلام:　حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۱۰

۲۹۰۲۱　جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علم کے ذریعے علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا علم کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۲۲　جس شخص نے گفتگو کے داؤ پیچ اس لیے سیکھے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ ہی فدیہ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

کلام:　حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۰

بے عمل واعظ کا انجام

۲۹۰۲۳　قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا وہ دوزخ میں شدت اضطراب سے گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اہل دوزخ اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے وہ کہیں گے اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا! کہے گا جی ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور خود اچھی باتوں سے باز رہتا تھا بری باتوں سے تمہیں روکتا تھا اور خود برائیوں کا ارتکاب کرتا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن اسامۃ بن زید

۲۹۰۲۴　آخری زمانے میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے تم ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر جائیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۲۵　اس امت کے لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا حتیٰ کہ اس علم پر بھی قادر نہیں رہیں گے عرض کیا: تیری ماں تجھے گم پائے میں تو تجھے اہل مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا یہ تورات اور انجیل تو یہودیوں اور نصرانیوں کے پاس بھی ہیں پھر کس چیز نے انہیں بے پرواہ کر دیا۔

رواہ الترمذی والحاکم عن ابی الدرداء احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن زیاد بن لبید

۲۹۰۲۶　معراج کی رات مجھے ایک قوم کے پاس لایا گیا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے وہ جونہی ہونٹ کاٹتے ہونٹ پھر جلدی سے جوں کے توں ہو جاتے میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا آپ کی امت کے خطیب ہیں جو ایسی بات کہتے ہیں جس پر عمل نہیں کرتے یہ کتاب اللہ پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۹۰۲۷　جب کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے پھر وہ بادشاہ کے دروازے پر جاتا ہے اس کی چاپلوسی کے لئے اور اس کی دنیا میں طمع کرتے ہوئے وہ جتنے قدم اٹھاتا ہے اتنی مقدار جہنم میں گھسیٹا جاتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن معاذ

۲۹۰۲۸　اللہ تعالیٰ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ وہ شخص حقیر ہے جو عالم ہو کر حکمرانوں کے پاس جاتا ہے۔

رواہ الحافظ ابو الفتیان الدھستانی فی کتاب التحذیر من علماء السوء عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۳۱

۲۹۰۲۹۔۔۔ جو شخص بھی کتمان علم کا شکار ہوتا ہے وہ قیامت کے دن آئے گا کہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۳۰۔۔۔ جو عالم بھی خوشی سے بادشاہ کے پاس جاتا ہے وہ دوزخ میں ہر طرح کے عذاب میں بادشاہ کا شریک ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۹۳ تذکرۃ الموضوعات ۲۵

۲۹۰۳۱۔۔۔ جس شخص نے لوگوں کو نفع پہنچانے والا علم چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۶ والاوضح فی الحدیث ۴۷۰۳

۲۹۰۳۲۔۔۔ اس نیت سے علم نہ حاصل کرو کہ تم علماء سے مقابلہ کرو گے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو گے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو گے سو جس شخص نے بھی اس نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاوضح فی الحدیث ۱۲۹۳

۲۹۰۳۳۔۔۔ اس نیت سے علم مت حاصل کرو کہ اس کے ذریعے تم علماء سے مقابلے کرو گے یا بے وقوفوں سے جھگڑو گے یا علم کے ذریعے مجلس پلٹ دو گے جس نے بھی ایسا کیا جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن جابر

کلام:...... حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۹۴

۲۹۰۳۴۔۔۔ جس شخص نے علم کو ذریعہ معاش بنایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو مٹا ڈالے گا اور چہرے کو آگ کی طرف پھیر دے گا اور وہ دوزخ کا سزاوار ہوگا۔ رواہ الشیرازی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۵۔

حصول علم میں اخلاص نیت

۲۹۰۳۵۔۔۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۰۳۶۔۔۔ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ رواہ الترمذی عن کعب بن مالک

۲۹۰۳۷۔۔۔ ہلاکت ہے عالم کے لیے جاہل سے اور ہلاکت ہے جاہل کے لیے عالم سے۔ رواہ ابویعلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۶ وکشف الخفاء ۲۹۷۳

۲۹۰۳۸۔۔۔ ہلاکت ہے میری امت کے لیے علماء سوء سے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ التوضیح ۲۹۸۵

۲۹۰۳۹۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے ایسے مسائل پوچھنے سے منع کیا ہے جن کے ذریعے علماء کو مغالطہ میں ڈالا جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن معاویۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ والتوضیح ۲۹۸۵۔

۲۹۰۴۰۔۔۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو علم نہ حاصل کرے اور اس شخص کیلئے بھی ہلاکت ہے جو علم تو حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن حذیفۃ

۲۹۰۵۳ من جملہ جن چیزوں کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میری امت میں مال کی کثرت ہو جائے گی حتی کہ مال کے معاملہ میں ایک دوسرے پر روز لگائیں گے حتی کہ مارنے مٹنے پر نوبت آجائے گی اور ایک یہ بھی ہے کہ میری امت کے لیے قرآن کو کھول دیا جائے گا حتی کہ مومن کافر اور منافق قرآن پڑھے گا اور مومن اس کے حلال کو حلال قرار دے گا اور اس کی تاویل کے درپے رہے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۵۴ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں نازل کیا ہے اور اپنے بعض انبیاء کی طرف وحی بھیجی ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو اپنے اندر غیر دین کی سمجھ پیدا کریں گے غیر علم کو حاصل کریں گے آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے دنبوں کی کھالوں کا لباس پہنیں گے ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لیکن ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے یا میری وجہ سے دھوکا دیں گے میرے متعلق استہزاء کریں گے میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ انہیں زبردست فتنوں میں مبتلا کروں گا جو عقلمند اور بردبار کو بھی حیران و پریشان کر دے گا۔ رواہ ابو سعید النقاش فی معجمہ وابن النجار عن ابی الدرداء

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے القدسیہ الضعیفہ ۸۱

۲۹۰۵۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کچھ بندے ہوں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال کے بنے ہوئے کپڑے پہنیں گے ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لوگوں کو اپنی دینداری سے دھوکا دیں گے کیا میرے ذریعے دھوکا دیں گے؟ یا مجھ پر جرات کریں گے؟ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں انہیں فتنہ میں مبتلا کروں گا جو بردبار شخص کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دے گا۔

رواہ ابن عساکر عن عائشۃ

۲۹۰۵۶ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھنے پائے گا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۹۰۵۷ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ بے وقوفوں سے جھگڑے یا علماء سے مقابلہ کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ ابن عساکر عن انس

۲۹۰۵۸ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ لوگوں سے مقابلہ کرے اور لوگوں پر فخر کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

علم کا حصول رضاء الٰہی کے لیے ہو

۲۹۰۵۹ جس شخص نے یا احادیث اس لیے حاصل کیں تا کہ بے وقوفوں سے جھگڑے اور فخر و مباہات کا اظہار کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جا سکتی ہے۔ رواہ الحکیم عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۹۰۶۰ جس شخص نے حدیث یا علم دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ آخرت کے لطف و کرم سے محروم رہے گا۔ رواہ ابن النجار عن انس

۲۹۰۶۱ وہ علم جس کے ذریعے رب تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس علم کو جس شخص نے دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۶۲ جس شخص نے غیر اللہ کے لیے علم حاصل کیا یا اس علم سے غیر اللہ کا ارادہ کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الترمذی حسن غریب عن ابن عمر

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۳ وضعیف الترمذی ۴۹۸

۲۹۰۶۳ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے

چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

۲۹۰۸۶ ... لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں لوگ حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھیں گے ان کا مقصد صرف دنیا طلبی ہوگا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۹۰۸۷ ۔ آخر زمانے میں ایک قوم ایسی ہوگی جو حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھے گی جبکہ ان کا مطمع نظر دنیا ہوگی ان کے ساتھ مت بیٹھو چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۹۰۸۸ میری امت کے آخر میں ایسی اقوام ہوں گی جو مساجد کو آراستہ و پیراستہ کریں گی جبکہ ان کے دل ہدایت سے خالی ہوں گے اور بدن کے کپڑے پر اتنا خرچ کریں گے جو دین کے لیے خرچ نہیں کریں گے جب کسی کی دنیا محفوظ ہوئی اس کا دین محفوظ نہیں رہے گا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عباس

۲۹۰۸۹ لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جو کتاب اللہ پڑھے دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے پھر اپنی تمام تر طاقت فسق و فجور پر صرف کرے جب بیٹھا ہو تو قرآن کی تلاوت سے مزے لے اور دین کی باتیں کرکے لطف اندوز ہو لے۔ یوں اللہ تعالیٰ قائل اور سامع کے دلوں پر (بدبختی کی) مہر لگا دے گا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۰۹۰ ۔ میری امت کے دو شخص علماء ہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ لوگوں میں علم پھیلا رہا ہو اشاعت علم میں اس کی مطمع نظر طمع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ علم کے بدلے میں رقم لیتا ہے اس عالم کے لیے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے چوپائے فضاء میں اڑتے ہوئے پرندے (بھی) استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس شریف سردار بن کر حاضر ہوگا حتیٰ کہ پیغمبروں کی موافقت اسے نصیب ہوگی، دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں پھیلانے میں بخل کرتا ہو طمع کا خواہاں ہو اور علم کے بدلے میں رقم لیتا ہو قیامت کے دن اس عالم کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک فرشتہ صدا بلند کرے گا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اس نے اشاعت علم میں بخل کیا طمع کا خواہاں رہا اور علم کے بدلے میں پیسے لیتا رہا چنانچہ فرشتہ اسی طرح صدا لگاتا رہے گا حتیٰ کہ رب تعالیٰ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

دین کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی ممانعت

۲۹۰۹۱ ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہزار پیشوں کا علم عطا کیا اور حکم دیا اپنی اولاد سے کہو اگر تم سے صبر نہ ہو سکے تو ان پیشوں کے ذریعے دنیا کو حاصل کرو اور دنیا کو دین کے ذریعے حاصل مت کرو چونکہ دین صرف میرے لیے ہے اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو دین کو دنیا طلبی کا ذریعہ بنائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن عطیۃ بن بشر المازنی

۲۹۰۹۲ ... اے صہیب! لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں حکمرانوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی اور ان کے خطباء جھوٹے ہوں گے اور ان کے قراء اور علماء ترک کریں گے غیر دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے دنیا کو اس طرح جذب کریں گے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا لیتی ہے دوزخ ان کا ٹھکانا ہوگا اور دوزخ بہت برا ٹھکانا ہے۔ رواہ الدیلمی عن صہیب

۲۹۰۹۳ ۔ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں عام لوگ قرآن پڑھیں گے اور عبادت میں خوب مجاہدہ کریں گے اہل بدعت کے ساتھ میل جول کر رہے ہیں گے ان سے ایسے شرک کا اظہار ہوگا جس کا انہیں علم بھی نہیں ہوگا اپنے قرآن اور علم پر اجرت لیں گے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنا لیں گے یہ لوگ کانے دجال کے پیروکار ہوں گے۔ رواہ الاسمعیلی فی معجمہ والدیلمی عن ابن مسعود قال فی اللسان ھذا خبر منکر

۲۹۰۹۴ ... تم علم کی سماعت کرتے ہو اور تم سے بھی علم کی سماعت کی جائے گی اور تمہارے سامعین کی بھی سماعت کی جائے گی پھر اس کے بعد ایک قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کرے گی اور مطالبہ گواہی سے قبل گواہی دے گی۔

رواہ البزار والباوردی والطبرانی وابونعیم وسمویہ عن ثابت بن قیس بن شماس

۲۹۱۶۴ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے سننے والوں تک پہنچا دی بعض حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔

(۱) ۔۔۔ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا۔

(۲) ائمہ مسلمین کے لیے خیر خواہی۔

(۳) ۔۔۔ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا چونکہ جماعت کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن جبیر بن مطعم وابوداؤد وابن ماجہ عن زید بن ثابت والترمذی وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۹۱۶۵ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچا دی بہت سارے حاملین فقہ (فقہ کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے جبکہ بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔

رواہ الترمذی عن زید بن ثابت

حدیث پڑھنے والوں کے حق میں دعا

۲۹۱۶۶ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی پھر ہو بہو جیسے سنی تھی اسی طرح دوسروں تک پہنچا دی، بہت سارے پہنچنے والے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۱۶۷ ۔۔۔ یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے میری سنت (کی اشاعت کریں گے اور) آگے پہنچائیں گے اور لوگوں کو تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی عن علی

۲۹۱۶۸ ۔۔۔ بجز قرآن کے مجھ سے سن کر کسی چیز کو مت لکھو جس شخص نے مجھ سے سن کر کوئی چیز لکھ رکھی ہے وہ اسے قرآن کے ماسوا مٹا دے میری احادیث کو روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید

۲۹۱۶۹ ۔۔۔ لکھو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے زبان سے حق کے سوا کوئی چیز نہیں نکلتی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عمرو

۲۹۱۷۰ ۔۔۔ مجھ سے کثرت سے احادیث روایت کرنے سے اجتناب کرو جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی ہے تو حق و سچ بات کہے جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن ابی قتادۃ

۲۹۱۷۱ ۔۔۔ جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی اور وہ سمجھتا ہو کہ اس نے جھوٹ بولا تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم ابن ماجہ عن سمرۃ

۲۹۱۷۲ ۔۔۔ مجھ سے حدیث روایت کرنے سے ڈرو البتہ وہی احادیث روایت کرو جن کا واقع حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو جو شخص قرآن کے متعلق اپنی رائے زنی کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عباس

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۴ وضعیف الترمذی ۵۰۳

۲۹۱۷۳ ۔۔۔ مجھ سے وہی حدیث روایت کرو جس کے حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷۹

۲۹۱۷۴ جب تم حدیث لکھو تو سند کے ساتھ لکھو اگر حق ہوئی تو اس کے اجر و ثواب میں تم بھی شریک ہو جاؤ گے اگر باطل ہوئی تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔ رواہ الحاکم، ابونعیم و ابن عساکر عن علی

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۳ والجامع المصنف ۲۱۱

۲۹۱۷۵ میری طرف سے اگرچہ تمہیں ایک آیت بھی پہنچی ہے اسے بھی دوسروں تک پہنچاؤ۔ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والنسائی عن ابن عمرو

۲۹۱۷۶ تم احادیث سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی اور تم سے سننے والوں سے بھی سنی جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

اسرائیلی روایات

۲۹۱۷۷ بنی اسرائیل کی روایت بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۹۱۷۸ مجھ سے آگے وہی بات نقل کرو جو تم سنتے ہو اور صرف حق بات کہو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اس کے لیے دوزخ میں گھر بنایا جائے گا وہ اس میں رہے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی قرصافۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۲۷

۲۹۱۷۹ حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تم اس کا معنی و مفہوم صحیح بیان کرو الفاظ کی تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ الحکیم عن والدہ

۲۹۱۸۰ علم حدیث انہی لوگوں سے حاصل کرو جن کی گواہی معتبر ہو۔ رواہ السجزی والخطیب عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۸۰ المتناھیۃ ۱۸۷

۲۹۱۸۱ تم میں سے جو حدیث بیان کرے حاضر غائب سے احادیث بیان کرے۔ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

اکمال

۲۹۱۸۲ میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں جو دین میں سے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم و فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ رواہ ابن عدی فی العلل عن ابن عباس عن معاذ وابن حبان فی الضعفاء عن ابن عباس ابن عدی وابن عساکر عن موفق عن ابی ھریرۃ ابن الجوزی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۶۳ ۔ ۱۷۵

۲۹۱۸۳ میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جو انہیں امر دین کا نفع پہنچائیں وہ قیامت کے دن طبقہ علماء سے اٹھایا جائے گا عالم عابد پر ستر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر دو درجوں میں کتنا فرق ہے۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۹۱۸۴ جس شخص نے میری امت پر چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائیں گے میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ الشیرازی فی الالقاب وابن حبان فی الضعفاء وابوبکر فی الغیلانیات والبیہقی فی شعب الایمان والسلفی وابن النجار عن ابی الدرداء ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

۲۹۲۱۴ جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی ایسی بات کی جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہو تو میں نے ہی اس بات کو کہا ہے، جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

رواہ الدیلمی عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس

۲۹۲۱۵ جب تم حرام کو حلال نہ قرار دو اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور صحیح معنی کو ادا کرو تو اس وقت حدیث (بالمعنی) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں (رواہ الحکیم الطبرانی ابن عساکر عن یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمۃ اللیثی عن ابیہ عن جدہ) عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور جیسے سنی ہوتی ہے ویسے ہی اس کی ادائیگی پر ہم قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ الحکیم عن ابی هریرۃ

۲۹۲۱۶ کمی زیادتی کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہ ٹھہراتے ہو اور معنی صحیح بیان کرو۔

رواہ عبد الرزاق وابو موسیٰ عن محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمۃ اللیثی عن ابیہ عن جدہ

اکیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور پھر اسے ادا کرنے (بیان کرنے) کی قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۱۷ میری طرف سے احادیث روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ تم ان سے مروی کوئی بھی روایت بیان کرو گے اس میں کوئی نہ کوئی ضرور عجیب بات ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی هریرۃ

۲۹۲۱۸ احادیث بیان کرو اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی وسمویہ والخطیب فی کتاب تقیید العلم عن رافع بن خدیج

۲۹۲۱۹ میرے بعد تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جو تم سے میری احادیث کے متعلق سوال کرے گی انہیں یہ احادیث سناؤ جو تمہیں یاد ہوں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولتا ہے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابونعیم عن ابی موسی الغافقی

۲۹۲۲۰ مجھ سے مروی احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں میری طرف سے احادیث بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے بنی اسرائیل کی روایت بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۹۲۲۱ جو کچھ مجھ سے سنو اسے آگے بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تا کہ لوگوں کو گمراہ کرے بغیر علم کے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

۲۹۲۲۲ لکھو کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحکیم الطبرانی وسمویہ الخطیب فی کتاب تقیید العلم عن رافع بن خدیج

کہتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری چیزیں سنتے ہیں کیا ہم انہیں لکھ لیا کریں۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۲۳ جس شخص نے میری طرف سے چالیس حدیثیں اس نیت سے لکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردے اس کی بخشش ہو جائے گی اور اسے شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمرو

۲۹۲۲۴ اے زید میرے لیے یہود کی کتاب سیکھو بخدا میں اپنی کتاب کے متعلق یہودیوں سے بے خوف نہیں ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۵ میں ایک قوم کی طرف خط لکھنا چاہتا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اس میں کمی زیادتی کریں گے لہٰذا سریانی زبان سیکھو۔

رواہ عبد بن حمید عن زید بن ثابت

۲۹۴۲۶ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنی جگہ تیار کرے۔ رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفۃ عن ابی قتادۃ

۲۹۴۲۷ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ اس جھوٹ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی عن عمرو بن حریث

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۳۹ والضعیفۃ ۱۰۱۱

۲۹۴۲۸ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تاکہ اس جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی عن عمرو بن حریث والبزار وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

کلام: حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الموضوعات ۱/۹۶ والمتناہیۃ فی الحدیث ۲۶۱

۲۹۴۲۹ جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۹۴۳۰ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے یا دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ البزار عن انس

۲۹۴۳۱ جس شخص نے روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ البزار عن انس

۲۹۴۳۲ جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۴۳۳ جس شخص نے اپنے نبی پر یا اس کی اولاد پر یا اس کے والدین پر جھوٹ بولا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔ رواہ الحسن بن سفیان الطرسوسی وابن عدی والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن اوس بن اوس الثقفی قال ابن عدی لا اعلم یرویہ غیر اسماعیل بن عیاش

۲۹۴۳۴ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا قیامت کے دن زبردستی اس سے جو کے دونوں میں گرہ لگوائی جائے گی اور وہ اس کی قدرت نہیں رکھے گا۔ رواہ ابن قانع والحاکم والخطیب وابن عساکر عن صہیب

۲۹۴۳۵ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا کسی ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی بکر

جھوٹی حدیث بیان کرنے پر وعید

۲۹۴۳۶ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا کسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔

رواہ ابویعلی عن ابی بکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۳

۲۹۴۳۷ میری طرف سے کثرت روایت سے اجتناب کرو جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے تو حق سچ بات کہے جس نے میری طرف سے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی قتادۃ

۲۹۴۳۸ اے لوگو! کثرت سے احادیث روایت کرنے سے گریز کرو مجھ پر جو شخص کوئی بات کہے تو حق و سچی بات کہے اور کسی نے میری طرف منسوب کر کے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن ابی عاصم والحاکم وسعید بن منصور عن ابی قتادۃ

۲۹۴۳۹ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا میری کہی ہوئی کسی بات کو رد کیا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

رواہ الخطیب فی الجامع عن ابی بکر

۲۹۴۴۰ یا اللہ میں لوگوں کے لیے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔ رواہ ابن سعد عن المقنع بن حصین التمیمی

۲۹۴۴۱ یا اللہ میں اپنے اوپر جھوٹ بولنا لوگوں کے لیے حلال نہیں کرتا۔ رواہ الطبرانی عن المقنع التمیمی

۲۹۱۵۵ کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو۔ رواہ الطبرانی عن واثلۃ

۲۹۱۵۶ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے دوزخ میں اس کے لیے گھر بنادیا جاتا ہے۔

رواہ احمد کوفی الکنی عن ابی بکر بن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ

۲۹۱۵۷ عنقریب تمہاری مدد کی جائے گی تم دنیا پالو گے اور تمہارے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے صلہ رحمی کرے جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والبیہقی عن ابن مسعود

عالم اور متعلم کے آداب از اکمال

۲۹۱۵۸ بچے کا حفظ پتھر پر لکیر کی مانند ہے جبکہ بڑی عمر کے شخص کا حفظ کرنا پانی پر لکیر کی مانند ہے۔

رواہ ابو نعیم عن انس والخطیب فی الجامع عن ابن عباس

۲۹۱۵۹ جب تم میں سے کوئی شخص کسی معاملے میں شک کرے وہ اس کے متعلق مجھ سے پوچھ لے۔

رواہ ابن جریر والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۹۱۶۰ سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے مفلسی کا شکار نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی امامۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۴۶۲

۲۹۱۶۱ سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے میانہ روی سے آدمی مفلسی کا شکار نہیں ہوتا تندرستی کا فائدہ ہے دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن انس وفیہ خلیب بن بشر لین الحدیث

۲۹۱۶۲ اچھا سوال نصف علم ہے۔ رواہ الازدی فی الضعفاء وابن السنی عن ابن عمر

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۵۸ والتمییز

۲۹۱۶۳ علماء سے سوال کرو حکماء کے ساتھ میل جول رکھو اور بڑوں کے ساتھ مجلس کرو۔ رواہ الحکیم عن ابی جحیفۃ

۲۹۱۶۴ عالم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے جاہل کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۹۱۶۵ اے لوگو! علم حاصل کرنے سے آتا ہے اور فقہ بھی کوشش اور حاصل کرنے سے آتا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ

۲۹۱۶۶ علم حاصل کرنے سے آتا ہے بردباری بردبار بننے سے آتی ہے جو شخص خیر وبھلائی کی تلاش میں رہتا ہے اسے بھلائی عطا ہو جاتی ہے جو شخص برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے وہ برائی سے بچ جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۶۷ علم کی طلب میں لگے رہو اور علم کے لیے وقار اور بردباری سیکھو جن لوگوں سے علم حاصل کرو اور جنہیں علم سکھاؤ ان سے نرمی سے پیش آؤ تکبر کرنے والے علماء مت بنو ورنہ جہالت تمہارے علم پر غالب آجائے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۳

۲۹۱۶۸ سوموار اور جمعرات کے دن علم طلب کرو چونکہ طالب کے لیے ان دنوں میں آسانی ہوتی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی

کام پیش آئے وہ صبح صبح اس کے لیے نکلے چونکہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ میری امت کے لیے صبح میں برکت دے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۹۰۳ والمتناہیۃ ۵۰۲

۲۹۲۶۹ جب تم علم کے لیے بیٹھو یا مجلس علم میں بیٹھو تو قریب ہو کر بیٹھو ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھو متفرق ہو کر نہ بیٹھو جس طرح اہل جاہلیت بیٹھتے تھے۔ رواہ ابونعیم فی آداب العالم والمتعلم والدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹ والتنزیہ ۲۷۰۱

۲۹۲۷۰ کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے متعلق خبر نہ دوں ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کے پاس پناہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دے دیتا ہے دوسرا شخص حیا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے حیا آتی ہے تیسرا شخص روگردانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے روگردانی کرتا ہے۔

رواہ البخاری مسلم الترمذی عن ابی واقد اللیثی

رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں تین آدمی آئے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی وہیں بیٹھ گیا دوسرا مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا جبکہ تیسرا واپس لوٹ گیا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۷۱... کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں پہلے نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر کرم فرمایا دوسرے نے حیا کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کرلی جبکہ تیسرے نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی بے نیازی برتی اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار ستائش ہے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلاً

۲۹۲۷۲... رہی بات اس شخص کی سو یہ آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر عنایت فرمائی رہی بات اس کی جو تھوڑا سا چلا سو اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کرلی رہی بات اس شخص کی جو واپس لوٹ گیا اس نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے نیازی برتی۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۹۲۷۳ یہ علم دین ہے لہٰذا دیکھ لیا کرو کہ یہ دین تم کیسے لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب والدیلمی الحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۶۷ والاتقان ۳۴۱ حدیث کی سند میں ابراہیم بن ہیثم ضعیف راوی ہے البتہ امام مسلم نے بھی حدیث ابن سیرین کی سند سے بھی روایت کی ہے یہ ضعیف روایت مسلم کی روایت کی مؤید ہے۔

۲۹۲۷۴ یہ علم دین ہے تمہیں دیکھ لینا چاہیے کہ دین کس سے حاصل کررہے ہو۔ رواہ ابن عدی والحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۲۷۵ عنقریب ایک قوم آئے گی جو علم کی طلب میں نکلے گی جب تم انہیں دیکھو ان سے خیر خواہی سے پیش آؤ۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابی سعید

طالب علم کا استقبال کرو

۲۹۲۷۶ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے اور دور دراز علاقوں سے سفر کرکے تمہارے پاس پہنچیں گے علم کے متعلق تم سے سوال کریں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں ان سے خیر خواہی سے پیش آنا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۲۹

۲۹۲۷۷... مشرق کی طرف سے تمہارے پاس بہت سے لوگ آئیں گے حصول علم ان کا مقصد ہوگا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی وقال غریب عن ابی سعید

عدنان کی اولاد ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ:...... معد بن عدنان کی اولاد فقر پسند تقشف میں زندگی بسر کرتا اپنا شعار سمجھتی ہے تم بھی انہی کی طرح ہو جاؤ اور عجمیوں کی حالت اور ان کی عیش پرستی کو ترک کر دو۔

۲۹۳۵۱... ابوبکر بن ابی موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عشاء کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ سے بات چیت کرنے آیا ہوں۔ فرمایا: اس وقت کیسی بات چیت؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: فقہ کے متعلق گفتگو کرنی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور کافی دیر تک دونوں حضرات باتیں کرتے رہے پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہم نماز کے حکم میں ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

علم دین ہدایت کا ذریعہ ہے

۲۹۳۵۲... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے، سب سے اچھی سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، بدعت سب سے زیادہ بری چیز ہے، خبردار! لوگ اس وقت تک بہ خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک ان کے بڑوں سے انہیں علم ملتا رہے گا۔

رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۳۵۳... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ لوگ کب دین کے دھارے میں رہتے ہیں اور کب فساد و بگاڑ کا شکار ہوتے ہیں، چنانچہ جب علم کسی کی طرف سے آتا ہے بڑا بھی اس کی نافرمانی پر اتر آتا ہے اور جب علم عمر میں بڑے کی طرف سے آتا ہے کمسن اس کی پیروی کر لیتا ہے اور ہدایت پاتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۳۵۴... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس نوجوان اور عمر رسیدہ قراء سے بھری رہتی تھی بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہیں صغرسنی مشورہ دینے سے نہیں روکتی چونکہ علم صغرسنی پر موقوف نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم و فضل سے نوازتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر والبیہقی

۲۹۳۵۵... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربیت سیکھو۔ رواہ البیہقی

۲۹۳۵۶... لیث بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم نے مصر میں کسے اپنا نائب بنایا ہے؟ جواب دیا: عبادہ بن جبیر کو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنت حمزہ ان کے آزاد کردہ غلام کو؟ جواب دیا: جی ہاں وہ اچھا کاتب ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً علم صاحب علم کو بلندی تک پہنچا دیتا ہے۔

رواہ ابن عبدالحکم

۲۹۳۵۷... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنی چاہیے عربیت اور حسن عربیت (علم ادب بلاغت وغیرہ) میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابوعبید

۲۹۳۵۸... ابن سعد یوسکندی کی روایت ہے کہ میں شام سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لوگوں کے متعلق پوچھا: فرمایا: شاید کیفیت یہ ہو کہ ایک شخص بدکے ہوئے اونٹ کی طرح مسجد میں آتا ہو اگر مسجد میں اپنی قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھے یا جان پہچان کے لوگوں کو مجلس میں دیکھے تو بیٹھ جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: ایسی کیفیت نہیں ہے البتہ علم کی مختلف مجلسیں منعقد ہوتی ہیں لوگ بھلائی سیکھتے سکھاتے ہیں فرمایا: جب تک تمہاری یہ صورت رہے گی تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

رواہ العسکری وابن ابی شیبۃ

کی نیکیاں ذکر کی جائیں اور اس کی برائیاں بھلادی جائیں گناہ کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ میں پڑ جائے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۹ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹوں اور بھتیجوں سے فرمایا تم ابھی چھوٹے ہو عنقریب تم بڑے ہو جاؤ گے لہٰذا علم حاصل کرو جو شخص ادا نہ کر سکے اور حفظ علم نہ کر سکتا ہو وہ علم لکھ کر اپنے گھر میں چھوڑ دے۔ رواہ البیہقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۳۷۰ عثمان بن عبدالرحمن قریشی کولی ابوامامہ یا ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ مجھے تمہیں عذاب دینا ہوتا تو تمہارے اندر میں حکمت ودیعت نہ کرتا پھر اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کرے گا۔

رواہ ابن عساکر وابن عدی واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات قال ابن عدی ھذا منکر لم یتابع عثمان علیہ الثقات

۲۹۳۷۱ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں یہ علم حاصل کر لینا چاہیے اس سے پہلے کہ علم اٹھا لیا جائے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کی درمیانی اور شہادت کی انگلیاں جمع کر کے فرمایا عالم اور متعلم اجر وثواب میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں ان کے علاوہ بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ الحاکم وابن النجار

۲۹۳۷۲ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے عویمر! اے ابودرداء! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے اگر تم نے کہا کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تب کہا جائے گا تم نے کتنا عمل کیا؟ اگر تم نے کہا میں دنیا میں جاہل رہا تم سے کہا جائے گا تمہارے پاس جاہل رہنے کا کیا عذر ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۳ "مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ" اے ابوذر! تم حصول علم کے لیے نکلو اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھو یہ تمہارے لیے سو رکعت نوافل سے بہتر ہے اور یہ کہ تم علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم فی تاریخہ عنہ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰

۲۹۳۷۴ زر کی روایت ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے کہا کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: علم کی غرض سے آیا ہوں فرمایا فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طلب سے راضی ہوتے ہیں، جب ہم سفر میں ہوتے رسول کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں الا یہ کہ جنابت ہو جائے تو اتار دیں اور بول وبراز اور نیند کی صورت میں نہ اتاریں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۹۳۷۵ ابوقرصافہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنتا ہے پھر اسے یاد کرتا ہے بہت سارے حاملین علم اپنے سے زیادہ عالم کو علم پہنچاتے ہیں تین چیزوں میں مومن خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل، حکمرانوں کی خیرخواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔ رواہ الخطیب

۲۹۳۷۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو موت دے گا پھر جہلا علم نہیں حاصل کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۷ "مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ" اے ابوہریرہ! لوگوں کو قرآن کی تعلیم دو اور خود بھی قرآن سیکھو چنانچہ اگر تم مر گئے تو فرشتے اسی طرح تمہاری قبر کی زیارت کریں گے جس طرح بیت اللہ کی زیارت کی جاتی ہے، لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو اگرچہ وہ اسے ناپسند کریں اگر تم چاہو کہ لمحہ بھر کے لیے بھی پل صراط پر نہ رکو حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو اپنی رائے سے دین میں کوئی بدعت جاری نہ کرو۔

رواہ ابو نصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب والخطیب وابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ ۲۶۹۱

کے قریب لاتی ہے اور عالم علم سے دینداری کو پہنچتا ہے اور رب تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے مرنے کے بعد اسے اچھائی سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ مال مرنے کے ساتھ زائل ہو جاتا ہے اور دوسروں کی ملکیت میں چلا جاتا ہے۔ عالم حاکم ہے اور مال محکوم ہے اے کمیل! مال کے خزانے ختم ہو چکے ہیں اور ابھی بے مال زندہ رہتے ہیں جبکہ تا زمانہ علماء زندہ رہتے ہیں گو ان کے اجسام گم ہو جاتے ہیں لیکن ان کی امثال ذہنوں میں موجود رہتی ہیں۔

پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے علم کو حاصل کیا ہے اور بے خوف نہیں ہوں کہ آلہ دین کو دنیا کے لیے استعمال کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی حجتوں کو کتاب اللہ پر غالب کیا جائے یا اس طور کہ اہل حق کے لیے منقاد رہوں ایسا نہیں کہ دل میں شک ہو یا اللہ ایسا نہیں کہ خواہشات کی قید میں جکڑا ہوں یا اموال جمع کرنے کے درپے ہوں چونکہ یہ چیزیں دین کی اصلیت سے نکلی ہیں بلکہ یہ چیزیں تو چرنے والے چوپایوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہیں اسی طرح علم حامل علم کے مرنے سے مر جاتا ہے پھر فرمایا: یا اللہ! زمین اللہ تعالیٰ کی حجت کے قائم کرنے والے سے خالی نہیں رہتی یا تو بظاہر مشہور ہوتا ہے یا ڈرا سہما ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں اور اس کے دلائل باطل نہ ہوں ان لوگوں کی تعداد کیا ہے؟ یہ لوگ تعداد میں کم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مرتبہ اور مقام بلند ہوتا ہے انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی حجتوں کا دفاع کرتا ہے ان لوگوں کا علم حقیقی علم ہوتا ہے یہ یقین کے کمال کو پہنچے ہوتے ہیں تکبر کرنے والوں سے کوسوں دور ہوتے ہیں جاہلوں کی وحشت زدہ چیزوں سے مانوس ہوتے ہیں اور دنیا میں اپنے اجساد کے اعتبار سے ہوتے ہیں جبکہ ان کی روحیں مقام اعلیٰ میں ہوتی ہیں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے خلفاء ہوتے ہیں جو زمین پر موجود ہوتے ہیں ذوق و شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلاتے ہیں اور رب تعالیٰ کی رؤیت کے مشتاق ہوتے ہیں میں اپنے لیے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

رواه ابن الانباری فی المصاحف والمرهبی فی العلم ونصر فی الحجة وابو نعیم فی الحلیة وابن عساکر

۲۹۳۹۲ اسماعیل بن یحییٰ بن عبیداللہ تیمی کی فطر بن خلیفہ ابوالطفیل کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص جوتا پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور پھر طلب علم کے لیے نکل پڑتا ہے پھر علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دیتے ہیں جونہی وہ اپنے دروازے کی دہلیز سے باہر آتا ہے۔ رواہ ابن عساکر واسماعیل متروک متہم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۲۸

۲۹۳۹۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کی گمشدہ چیز کی حفاظت کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مومن کی گمشدہ چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی گمشدہ چیز علم ہے۔

رواه ابن النجار وفيه عمر بن حكام عن بكر بن حبيش وهما متروكان

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰ والضعیفۃ ۸۲

باب ...... علماء سوء سے بچنے اور آفات علم کے بیان میں

۲۹۳۹۴ حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب بصرہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں احنف بن قیس بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفد کو رخصت کر دیا جبکہ احنف بن قیس کو اپنے پاس روک لیا حتیٰ کہ ایک سال تک اپنے پاس روکے رکھا پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنے پاس کیوں روک لیا تھا؟ چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صاحب لسان منافق سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے مجھے اندیشہ ہوا کہیں تم بھی انہی میں سے نہ ہو۔ لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تم ان میں سے نہیں ہو۔ رواہ ابن سعد وابو یعلی

۲۹۳۹۵ ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ: تم ذی علم منافق سے اجتناب کرو لوگوں نے پوچھا: بھلا منافق کیسے ذی علم ہو سکتا ہے؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ حق بات کرتا ہو اور برائی پر عمل کرتا ہو۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۹۳۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کو تین چیزیں تباہ کرتی ہیں عالم کی لغزش، منافق کا قرآن سے جھگڑنا اور گمراہ کرنے والے حکمران۔

رواہ ابن مبارک وجعفر الفریابی فی صفۃ المنافق وابن عبدالبر فی العلم وابن النجار

۲۹۳۹۷ احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ اس امت کو منافق اہل زبان ہلاکت تک پہنچائے گا۔ رواہ جعفر الفریابی فی صفۃ المنافق ابویعلی فی معجمہ ونصر ولبن عساکر

۲۹۳۹۸ علاء بن موسیٰ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مصر کے قبیلہ مسلمہ کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ آیا اور مسجد میں ٹھہر گیا جب رات ہوئی تو کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو آج رات مجھے مہمان بنائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے چراغ جلایا اور مہمان کے آگے جو کی روٹی اور ملا ہوا نمک رکھا پھر مہمان سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا مصر سے آیا ہوں فرمایا: کس قبیلے سے تعلق ہے؟ کہا مصر کے مسلمہ قبیلے سے اوال کہتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چراغ گل کیا اور کھانا اٹھا لیا پھر اس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمہارے ساتھ مجالست کرنے سے منع فرمایا ہے چونکہ آخری زمانہ میں تمہیں میں سے ایک قوم ہوگی جو علم کے حلقے قائم کرکے اپنی سرداری چمکائے گی جب کوئی شریف آدمی بات کرے گا تم اس کے حلقے سے اوپر اٹھو جاؤ گے اور پھر کبھی نہیں بیٹھو گے۔ رواہ نصر

کلام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر اٹھا لیا حدیث پر یہ شبہ ہوتا ہے اور حدیث بھی ثبوت کی نہیں تاہم عمر رضی اللہ عنہ کی مروت اس کا انکار کرتی ہے ہو سکتا ہے بطور تسلیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ معلم تھے اس شخص کی اصلاح مقصود تھی اور اس کی اصلاح اسی سلوک سے ہو سکتی تھی جیسا کہ اہل عرب کی عادت سے ثابت ہے۔ رہا حضور رسول کریم ﷺ کے فرمان اور اس پر عمل کرنا مقصود تھا خود اس کی زد میں کتنی فتنے تھے تباہ ہو جائیں ہوتی رہیں۔

۲۹۳۹۹ ابو حازم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس دین پر ایک شخص کا خوف ہے اور مجھے مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اس کی حفاظت کرتا ہے نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا فسق واضح ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر اس کا ماہر بن جاتا ہے جب اس کی زبان رواں ہو جاتی ہے اور وہ اپنی مجلس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اس کی بات غور سے سنی جاتی ہے اور پھر قرآن کی تاویل کرتا ہے جو اس کی نہیں ہوتی۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کی عمارت بھی ہے اور اس کا انہدام بھی ہے چنانچہ عالم کا پھسل جانا، منافق کا قرآن سے جھگڑا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا غلط اسلامی عمارت کو منہدم کر دیتا ہے۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ان چیزوں کا خوف ہے جو بعد میں بدل جائے گا، عالم کے پھسلنے کا، منافق کے قرآن سے جھگڑنے کا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا جو بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ رواہ ابو الجہم

۲۹۴۰۲ عبداللہ بن عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں میں قرآن کا غلبہ ہو رہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیر المؤمنین میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: چونکہ جب لوگ قرآن پڑھیں گے اس میں غور و فکر کریں گے جب غور و فکر کریں گے ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے اور جب ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میں نے اس چیز کو لوگوں سے چھپائے رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۰۳ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ کتنے لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب میں چند لوگوں کا لکھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور پھر آئندہ سال خط لکھا جواب میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کی تعداد لکھی جو پہلے سال سے زیادہ تھی پھر تیسرے سال بھی قراء کی تعداد لکھی گئی حضرت عمر

بات حقیقت میں یوں نہ ہو جیسے اس نے مجھے بیان کی تھی اور یوں غلط بات میری طرف منسوب کی جائے۔

وقفہ رواہ القاضی ابو امیۃ الاحوص فی مسند عمر بن الفضل بن غسان الغلابی فی مسندہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے اس مجموعہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ کا احادیث کا مجموعہ ہونا کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے براہ راست حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہو اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بالواسطہ سنا ہو جیسے حدیث حدود وغیرہ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ احادیث بھی تھیں جو کسی دوسرے صحابی کے پاس نہیں تھیں جیسے "ہر نبی کو وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوتی ہے" وغیرہ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ خوف کیا کہ جو احادیث میں نے براہ راست نہیں سنیں ان میں میری تقلید کی جائے۔

۲۹۴۶۱ ...ایضاً" ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے کہ محمد بن عمر اسلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد قلیل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرات اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احتیاطاً روایت حدیث سے پہلے وفات پا چکے تھے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد اس لیے زیادہ ہے حالانکہ یہ حضرات مسند خلافت پر رہے ہیں ان سے سوالات کیے جاتے یہ حضرات جواب دیتے اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ مقتدا اور پیشوا ہیں ان کے اقوال و افعال کو امت نے محفوظ کیا ہے چونکہ ان سے فتویٰ لیا جاتا اور فتویٰ دیتے تھے حدیث کا سماع کیا حدیث روکی اور دوسروں تک پہنچائی چنانچہ رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات سے کم ہیں جیسے ابوبکر، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، ابوعبیدہ بن الجراح، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، ابی بن کعب، سعد بن عبادہ، عبادہ بن الصامت، اسید بن حضیر، معاذ بن جبل اور ان جیسے کئی دوسرے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چنانچہ ان حضرات کی مرویات کی تعداد اس طرح نہیں جس طرح دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد کثیر ہے جیسے حضرت جابر بن عبداللہ، ابی سعید خدری، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن عباس، رافع بن خدیج، انس بن مالک، براء بن عازب اور ان جیسے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد زندہ رہے ان کی عمریں بھی طویل ہوئیں اور روایت حدیث میں لوگوں کو ان کی محتاجی ہوئی جبکہ بہت سارے صحابہ دنیا سے رخصت ہوگئے اور ان کی طرف روایت حدیث کا احتیاج نہیں ہوا چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اس وقت زیادہ تھی ان میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جو آپ ﷺ کی حدیث آگے روایت نہیں کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ کی صحبت میں ہر وقت رہے سماع بھی کیا۔ چنانچہ ان حضرات نے یہ سمجھا کہ روایت حدیث بہت باریک بینی کا کام ہے لہٰذا اس میں کمال احتیاط کی ضرورت ہے روایت حدیث ہی سے اجتناب کیا جائے بعض حضرات عبادت جہاد فی سبیل اللہ اور اسفار میں رہے حتیٰ کہ اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے اور ان سے چند احادیث بھی مروی نہ ہو سکیں۔

۲۹۴۶۲ قیس بن عباد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی اسے یاد رکھا پھر جیسے سنی ایسے ہی دوسروں تک پہنچائی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۶۳ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم تمہیں جو حدیثیں بھی سناتے ہیں وہ سب کی سب رسول اللہ ﷺ سے ہم نے براہ راست نہیں سنیں البتہ بعض احادیث براہ راست سنی ہیں اور بعض احادیث ہم نے اپنے ساتھیوں سے سنی ہیں چونکہ ہم اونٹ چرانے میں مشغول رہتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۹۴۶۴ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے منبر پر رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنتا ہے یاد کرتا ہے بہت سارے حامل فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنے میں، مسلمان حکمرانوں سے خیر خواہی کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنے میں۔ رواہ الطبرانی وابن قانع وابونعیم وابن عساکر

سنن لکھنی ہیں چنانچہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے مروی احادیث لکھیں پھر کہا آؤ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال کو لکھیں کیونکہ اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور افعال بھی سنت ہیں میں نے کہا: میں اسے سنت نہیں سمجھتا لہٰذا میں نہیں لکھوں گا زہری نے کہا: بلکہ یہ بھی سنت ہے تاہم زہری نے آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لکھ لیے اور میں نے نہ لکھے وہ تو کامیاب رہے جبکہ مجھ سے علم کا بڑا حصہ ضائع ہوا۔

رواہ یعقوب بن سفیان البیہقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۴۷۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائے جو میری بات سنتا ہے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے جنہوں نے اسے نہ سنا ہو بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔

رواہ ابن النجار وابن عساکر

۲۹۴۷۲ سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے آپ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے تم یا تو رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثوں کو چھوڑ دو یا پھر میں تمہیں دوس کے علاقے میں پہنچا دوں گا اسی طرح کعب رضی اللہ عنہ سے کہا تم حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دو یا میں تمہیں بندروں کی زمین تک پہنچا دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۳ ابن ابی سفیان کی روایت ہے کہ انھوں نے خطاب کیا اور کہا اے لوگو! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثیں کم بیان کرو اگر تم روایت حدیث کرنا بھی چاہتے ہو تو وہی روایت کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں روایت ہوتی تھیں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کتابت حدیث میں احتیاط

۲۹۴۷۴ زہری عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنن لکھنے کا ارادہ کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فتویٰ لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ آپ لکھیں تاہم عمر رضی اللہ عنہ اسی کشمکش میں پڑے اور استخارہ کرتے رہے چنانچہ ایک ماہ بعد ایک دن صبح کو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں پختہ بات ڈال دی اور فرمایا: میں نے سنن کو لکھنا چاہا مجھے ایک قوم یاد آئی جو تم سے پہلے ہوئی ہے انھوں نے ایک کتاب لکھی پھر اسی کتاب پر جھک گئے اور انھوں نے کتاب اللہ کو بالکل چھوڑ دیا بخدا میں کتاب اللہ کے ساتھ کسی چیز کو خلط نہیں کروں گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۷۵ ابن وہب کی روایت ہے کہ میں نے مالک کو حدیث سناتے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا پھر فرمایا: کتاب اللہ کے ساتھ اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۶ یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ سنت لکھیں پھر ان کے لیے یہ رائے ظاہر ہوئی کہ نہ لکھیں پھر مختلف شہروں میں فرمان لکھ بھیجا کہ جس کے پاس اس قسم کی کوئی چیز لکھی ہو وہ اسے مٹا دے۔ رواہ ابوخیثمۃ وابن عبدالبر معاً فی العلم

۲۹۴۷۷ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی پھر اسی طرح دوسروں تک پہنچائی جس طرح سنی تھی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سنت وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے جاری کی ہو امت کے لیے رائے کو سنت مت بناؤ۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۹ محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد سے مروی روایت سنائی ہے کہ انھوں نے کہا: بخدا اس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات نہیں پائی جب تک کہ مختلف علاقوں سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس جمع نہ کر لیا وہ یہ ہیں عبداللہ بن حذافہ، ابوالدرداء، ابوذر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: یہ کیسی احادیث ہیں جو تم رسول اللہ ﷺ کی طرف

میری احادیث کی تعلیم دیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والرامھرمزی فی المحدث الفاصل والخطیب الدیلمی ابن النجار ونصر فی الحجۃ وابوعلی ابن جیش الدینوری فی حدیثہ

جھوٹی روایت کا بیان

۲۹۳۸۹ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرنے سے صرف یہ بات روکتی ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابویعلی وصحح

۲۹۳۹۰ محمود بن لبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حدیث بیان کرے جو اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں نہ سنی ہو مجھے صرف اس بات نے حدیث بیان کرنے سے روکا ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۲۹۳۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرو تو رسول اللہ ﷺ کے متعلق گمان رکھو کہ آپ سب سے زیادہ مہربان ہیں سب سے زیادہ ہدایت والے اور سب سے زیادہ متقی ہیں۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابن منیع ومسدد والدارمی وابن ماجہ وابن خزیمۃ والطحاوی وابویعلی وابونعیم فی الحلیۃ والضیاء

۲۹۳۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں اور یہ کہ میں آسمان سے نیچے گروں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں وہ بات کہوں جو آپ نے نہ کہی ہو اور جب میں تمہیں حدیث سناؤں جو میرے اور تمہارے درمیان ہو وہ یکہ لڑائی ایک دھوکہ ہے۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی احمد بن حنبل البخاری ومسلم ابوداؤد النسائی ابویعلی ابن جریر وابوعوانۃ ابن ابی عاصم والبیھقی فی الدلائل

۲۹۳۹۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم جہاد میں جاتے تھے اور ایک یا دو آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔ جب ہم غزوہ سے واپس آتے وہ ہمیں حدیثیں سناتے اور ہم براہ راست یوں احادیث روایت کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابن ابی خیثمۃ وابن عساکر

۲۹۳۹۴ ابونضرہ کی روایت ہے کہ ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا کیا ہم جو کچھ آپ سے سنتے ہیں وہ لکھ نہ لیا کریں؟ فرمایا: کیا تم صحیفے بنانا چاہتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سن کر حفظ کر لیتے تھے تم بھی حفظ کرو۔ رواہ الدارمی والبیھقی فی السنن الخطیب والحاکم

۲۹۳۹۵ مسند انس "محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت کم بیان کرتے تھے چنانچہ جب کوئی حدیث بیان کرتے تو گھبرا جاتے اس لیے اکثر کہا کرتے تھے او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبغوی والبیھقی فی السنن وابن عساکر

۲۹۳۹۶ "مسند صہیب" عمرو بن دینار کہتے ہیں مجھے صہیب کی اولاد میں سے ایک شخص نے احادیث سنائی ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ اس طرح نہیں بیان کرتے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح احادیث کی سماعت کی ہے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سماعت کی ہے البتہ مجھے حدیث بیان کرنے سے ایک حدیث روکتی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے چنانچہ آپ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ

۲۹۵۰۴... عطاء بن عجلان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا عین ممکن ہے کہ یہ علم بہت جلد اٹھا لیا جائے لہٰذا جس کے پاس جو علم ہو وہ اسے پھیلائے غلو سے بچے اور سرکشی اور تکبر سے گریز کرے۔ رواہ ابو عبداللہ بن مندہ فی مسند ابراہیم بن محمد عبدالرزاق

۲۹۵۰۵ ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کو فتوے دیتے ہو حالانکہ تم امیر نہیں ہو؟ ابو موسیٰ نے جواب دیا: جی ہاں میں ایسا کرتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امارت کی اس دھوپ کو جو امارت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ رواہ عبدالرزاق والدینوری فی المجالسۃ وابن عبدالبر فی العلم وابن عساکر

۲۹۵۰۶ مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو احادیث سناتے جب آپ رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ لوگ تھک گئے ہیں اور اکتا گئے ہیں تو لوگوں کو باغات میں لے جا کر کام پر لگا دیتے۔ رواہ ابن السمعانی

اتفاق رائے پیدا کرنا

۲۹۵۰۷ ابو حصین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک فتویٰ دیتا اور کوئی مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ کے حل کے لیے اہل بدر کو جمع کرتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۰۸ عثمان بن عبداللہ بن موہب کی روایت ہے کہ جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ ایک پل کے پاس سے گزرے لوگوں نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نہیں معلوم البتہ میرے ساتھ کوئی آدمی بھیجو میں پوچھ کر بتا دیتا ہوں چنانچہ لوگوں نے جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی بھیجا جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ وہ فقیہ ہو تو وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کیا ہے ان سے ایک مسئلہ پوچھا گیا وہ نہیں جانتے تھے اور کہا: اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ رواہ ابن مسعود

۲۹۵۰۹ سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے قضیے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے جس کا کوئی حل نہ ہو۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم

۲۹۵۱۰ ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا لوگوں کو عربیت سکھاؤ چونکہ اس سے کلام میں درستگی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کو شعر گوئی کی تلقین کرو چونکہ اس سے بلند اخلاق پر رہنمائی ملتی ہے۔

رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۱ ابو عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو غلطی کرتے دیکھتے تو اسے لقمہ دے دیتے تھے اور جب کسی کو اعراب میں غلطی کرتے پاتے تو اسے درے سے مارتے تھے۔ رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۲ علی بن جعفر بن یونس ابو اسحاق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی ایک شخص کے پاس ٹھہرا وہ شخص کچھ قرآن پڑھ رہا تھا چنانچہ معلم کہہ رہا تھا:

ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ

یعنی اس نے ورسولہ کا عطف مشرکین پر کر دیا اور بالکل غلط ہو گیا (اعرابی نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے یہ کلام (اس طرح جس طرح تم پڑھتے ہو) اپنے نبی محمد ﷺ پر نہیں نازل کیا اس شخص نے جھٹ اعرابی کا گلا پکڑ لیا اور کہا: چلو ہمارے درمیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں گے چنانچہ وہ شخص اعرابی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور کہا: میں ایک شخص کو قرآن پڑھا رہا تھا اور یہ آیت یوں پڑھی:

ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ

حتی کہ اس اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم یہ کلام اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اعرابی نے سچ کہا ہے

یا تفقہ یہ تو اسی طرح ہے۔ رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۳ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا کسی مسئلہ پر اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ دیکھنے والا سمجھا اب یہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے چنانچہ اس کے بعد خوش اخلاقی سے ملتے رہا یک ہو جاتے۔ رواہ الخطیب فی روایۃ مالک

۲۹۵۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے چہرے سے بشاشت عیاں ہو اس کا علم بھی شائستہ ہوتا ہے۔ رواہ الفارسی

۲۹۵۱۵ مسند علی رضی اللہ عنہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے وہ جانتے ہوں ورنہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔ رواہ البخاری

۲۹۵۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل جہالت سے طلب علم کا عہد نہیں لیا حتیٰ کہ اہل علم سے بیان علم کا عہد لیا چونکہ جہالت علم سے پہلے ہوتی ہے۔ رواہ المرہبی فی العلم

۲۹۵۱۷ محمد بن کعب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مناسب جواب دیا، وہ شخص بولا اس کا جواب ایسا نہیں بلکہ اس کا جواب یوں اور یوں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بجا کہا اور مجھ سے خطا ہوئی ہر ذی علم کے اوپر ایک اور علم والا ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۱۸ عبداللہ بن بشیر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر فرمایا: دل پر بہت سرور گزرتا ہے کہ جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے: میں اس کا علم نہیں رکھتا۔

رواہ سعدان بن نصر فی الرابع من حدیثہ

۲۹۵۱۹ خالد بن عرعرہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ عالم کا حق یہ ہے کہ کثرت سے اس سے سوالات نہ کئے جائیں جواب دینے میں اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے جب وہ پہلو تہی کرے تم اس کے پیچھے نہ پڑو اس کے کپڑے نہ پکڑو اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ نہ کرو آنکھوں سے بھی اس کی طرف اشارے نہ کرو اس کی مجلس میں اس سے سوال نہ کرو اس کے پھسلنے کی طلب میں نہ رہو اگر پھسل جائے تو اس کے واپس لوٹنے کی امید رکھو اس کی بات کو قبول کرو، عالم سے یوں نہ کہو کہ تم نے فلاں کے خلاف قول کیا ہے تم اس کا راز افشاء نہ کرو عالم کے پاس کسی کی غیبت مت کرو، خواہ وہ موجود ہو یا غائب ہو اس کی حفاظت کرو یہ کہ لوگوں میں عمومی سلام کرو اور عالم کو خصوصی سلام پیش کرو عالم کے سامنے بیٹھو اگر عالم کو کوئی کام پیش آئے تم سب سے پہلے اس کی خدمت کے لیے حاضر ہو عالم کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے سے اکتاہٹ نہیں ست ڈالو وہ کھجور کی مانند ہے تو اس انتظار میں رہو کہ کب گرنے پائے کچھ چونکہ اس کا فائدہ تمہارا نفع ہے عالم اس روزہ دار کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا ہو۔ جب عالم مر جاتا ہے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر وہ دراڑ تا قیامت پر نہیں ہونے پاتی، طالب علم کے ساتھ بطور مشایعت کے ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں۔ رواہ المرہبی وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۲۱ حارث اعور کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہو گئے اور پھر جوتے پہنے چادر اوڑھی اور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے پوچھا گیا: اے امیر المومنین! جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا آپ بڑی تندہی سے اس کا جواب دیتے تھے لیکن آج آپ گھر میں داخل ہو گئے فرمایا: مجھے پیشاب کی حاجت تھی جو شخص پیشاب کی حاجت پیش ہو وہ کماحقہ جواب نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اذا المشکلات تصدین لی

کشفت حقائقها بالنظر

فان برقت فی مخیل الصواب

عمیاء لا یجتلیها البصر

مقنعة بغیوب الامور

پرہیزگار لوگ میرے دوست ہیں اگر تم وہی لوگوں میں سے ہو تو بہت اچھا ورنہ قیامت کا انتظار کرو قیامت کے دن لوگ اعمال کی بجائے گناہوں کا بوجھ لے کر آئیں گے میں ان سے منہ پھیر لوں گا۔

رواہ ابن سعد والبخاری فی الادب المفرد والبغوی والطبرانی والحاکم عن اسماعیل بن عبید بن رفاعۃ الزرقی عن ابیہ عن جدہ

۲۹۶۴۶ جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق ولاء کی نسبت کی وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔

رواہ ابن جریر عن عائشۃ

۲۹۶۴۷ جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے کفر کیا۔ رواہ ابن جریر عن انس

۲۹۶۴۸ جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق ولاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ۔ رواہ ابن جریر عن انس

کلام: ...حدیث ضعیف الالی ۱۱۳۷۔

جھوٹی نسبت پر وعید

۲۹۶۴۹ جس شخص نے غیر موالی کی طرف حق ولاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے مال کو حلال کیا بغیر کسی حق کے اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ جس شخص نے میرے اس شہر میں کوئی بدعت کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔

رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامۃ

۲۹۶۵۰ جس شخص نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر حق ولاء کسی اور کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۹۶۵۱ جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن ابی سلمۃ عن سعید

۲۹۶۵۲ جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت غضب ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن جابر

ام ولد کا بیان

۲۹۶۵۳ ام ولد آزاد ہو جاتی ہے گو وہ ناتمام بچہ ہی کیوں نہ جنم دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۷۵

۲۹۶۵۴ جو باندی بھی اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے یا یہ کہ اس کا آقا اسے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۵۵ جس شخص نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس نے بچہ جنم دیا تو وہ مالک کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷۵

حصہ اکمال

۲۹۶۵۶ جس شخص کے نطفہ سے اس کی باندی نے بچہ جنا وہ آقا کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی عن ابن عباس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۳۷

کتابت کا بیان

فائدہ: ... کتابت کا معنی ہے کہ مالک اپنے غلام سے کہے تم اتنی رقم ادا کرو خواہ قسطوں میں یا یکمشت تم آزاد ہو جاؤ اسے کتابت کہتے ہیں جس غلام نے مالک سے کتابت کا معاملہ کیا ہو اسے اصطلاح میں مکاتَب (تا کے فتحہ کے ساتھ) کہتے ہیں اور قسطوں کو بدل کتابت کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۵۷ مکاتب کے بدل کتابت میں سے اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام کے حکم میں ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

۲۹۶۵۸ جس غلام نے ایک سو اوقیہ چاندی پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر ادائیگی میں سے صرف دس اوقیہ چاندی باقی رہیں وہ پھر بھی غلام ہے جس غلام نے ایک سو دینار پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر دس دینار باقی رہ گئے وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر

۲۹۶۵۹ مکاتب کے لیے ایک چوتھائی چھوڑا جائے۔ رواہ الحاکم عن علی

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۶۳۔

۲۹۶۶۰ جب مکاتب پر حد لاگو ہو جائے یا میراث کا وارث بنے وہ جس قدر آزاد تصور ہوگا اسی کے بقدر وراثت پائے گا اور آزاد کے بقدر اس پر حد قائم کی جائے گی۔ رواہ ابوداؤد والترمذی والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۹۶۶۱ جس شخص نے اپنے غلام کے ساتھ سو اوقیہ چاندی پر معاملہ کتابت طے کیا غلام نے سوائے دس اوقیہ کے سب بدل کتابت ادا کر دیا پھر وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو وہ غلام تصور ہوگا۔ رواہ الترمذی عن ابن عمرو

۲۹۶۶۲ مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی کے بقدر وہ آزاد ہوگا اور اس پر بقدر آزادی حد قائم ہوگی اور بقدر آزادی میراث کا وارث ہوگا۔ رواہ النسائی عن ابن عباس

۲۹۶۶۳ مکاتب بدل کتابت کے بقدر آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جو بدل کتابت باقی ہے وہ غلام کی دیت کے بقدر ادا کرے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۶۴ جب تم عورتوں میں سے کسی عورت نے اپنا غلام مکاتب بنایا ہو اور غلام کے پاس اتنی رقم موجود ہو کہ کتابت ادا کر سکے تو مالکن کو چاہئے کہ غلام سے پردہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والحاکم والبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۸ ضعیف الترمذی ۲۱۲

حصہ اکمال

۲۹۶۶۵ جس شخص نے غلام کے ساتھ سو درہم پر معاملہ کتابت طے کیا اس نے دس درہم کے علاوہ سب ادا کر دیا وہ بدستور غلام ہوگا یا کسی نے سو اوقیہ چاندی پر غلام سے معاملہ کتابت طے کیا اس نے صرف ایک اوقیہ کے علاوہ سب ادا کر دیا تو وہ حسب سابق غلام تصور ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

اس نے بہت سارا مال چھوڑا یہ مال طارق پر پیش کیا گیا اس نے انکار کر دیا کہ کے عامل نے معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابا لکھا کہ مال جمع کر کے طارق کو پیش کرو اگر قبول کر لے تو اسے دے دو ورنہ اگر انکار کر دے تو اس مال سے غلام خرید کر آزاد کر دیے جائیں چنانچہ مال طارق پر پیش کیا گیا انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا عامل نے اس مال سے پندرہ سولہ غلام خرید کر آزاد کر دیے۔

رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۷۰۱ ۔۔۔ عبداللہ بن ودیعہ بن خدام کی روایت ہے کہ سالم مولائے ابو حذیفہ انصاری ایک عورت کا آزاد کردہ غلام تھا اسے سلمی بنت یعار کہا جاتا تھا اس عورت نے جاہلیت میں آزاد کر کے سائبہ بنا دیا تھا جنگ یمامہ میں جب اسے تیر لگے اور تیروں سے گھائل ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی میراث لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ودیعہ بن خدام کو بلایا اور کہا یہ تمہارے آزاد کردہ غلام کی میراث ہے تم اس کے حقدار ہو ودیعہ بن خدام نے میراث لینے سے انکار کر دیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بے نیاز کر دیا ہے ہماری ایک عورت نے اسے آزاد کر کے سائبہ بنا دیا تھا ہم عورت کے عقد کئے ہوئے معاملہ میں دخل نہیں دینے دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیہقی

حق ولاء فروخت کرنے کی ممانعت

۲۹۷۰۲ ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق ولاء رشتہ داری کی طرح ہے ایک روایت میں ہے کہ حق ولاء نسب کی مانند ہے نہ بیچا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی

۲۹۷۰۳ ۔۔۔ قبیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ (دور جاہلیت میں) جب کوئی شخص غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنا دیتا اس کا وارث نہیں بنتا تھا جب وہ غلام کوئی جنایت کر بیٹھتا تو اس کا تاوان آزاد کرنے والے پر ہوتا تھا چنانچہ لوگ یہی شکایت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المؤمنین ہمارے ساتھ انصاف کریں یا تو تاوان بھی آپ ادا کریں اور میراث بھی آپ کے لیے ہو یا پھر میراث بھی ہمارے لیے اور تاوان بھی ہمیں ادا کرنا پڑے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست گزاران کے لیے میراث کا بھی فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۷۰۵ ۔۔۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کا غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہر قبیلہ کی طرف حکم لکھا کہ آزاد کردہ غلام کا تاوان ادا کریں پھر حکم لکھا کہ حلال نہیں کہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کو اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اپنی طرف منسوب کرے جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۶ ۔۔۔ عروہ کی روایت ہے کہ بنو ہلال کی بریرہ باندی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بدل کتابت کی ادائیگی کے سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد کی درخواست کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی کے مالکان سے خریدنے کو کہا مالکان نے کہا ہم یہ باندی اس شرط پر فروخت کریں گے کہ حق ولاء ہمیں ملے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مالکان نے باندی فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے یہ کہ ان کے لیے حق ولاء ہو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ جو شخص غلام یا باندی آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی خرید کر آزاد کر دی پھر بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیار عتق دیا انھوں نے خیار عتق اپنا لیا، نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے ایک بکری کا اعلان کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ رضی اللہ عنہا نے بطور ہدیہ دی بکری ذبح کر کے پکائی گئی پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور کھانا مانگا گھر والوں نے کہا گھر میں وہی بکری پکی ہوئی ہے جو بریرہ کو ملی تھی آپ نے فرمایا یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے گوشت تناول فرمایا۔ عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو مکاتبت میں خریدا اور بدل میں دراہم ادا کیے۔ اس کی کتابت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

مشترک غلام کو آزاد کرنے کا بیان

۲۹۷۴۸ ... مسند ثعلبہ بن قرظۃ: ابن ثعلبہ اپنے والد ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن نہیں بنایا۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۳۹

۲۹۷۴۹ اسماعیل بن امیہ اپنی جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ان کے دادا کا طہمان یا ذکوان نامی غلام تھا ان کے دادا نے آدھا غلام آزاد کردیا پھر غلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مالک سے آزاد بھی ہو اور اس کی غلامی میں بھی ہو چنانچہ وہ غلام تاحیات اپنے آقا کی خدمت کرتا رہا۔ رواہ عبدالرزاق والبغوی وابن منده

۲۹۷۵۰ خالد بن علاء مخزومی کہتے ہیں عرفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پورا غلام آزاد کرو چونکہ تمہارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الجامع والبیہقی

۲۹۷۵۱ عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں میرے، اسود بن یزید اور ہماری ماں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا جنگ قادسیہ میں اس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آزمائش سے بھی دوچار ہوا چنانچہ لوگوں نے اسے آزاد کرنا چاہا اس وقت میں چھوٹا تھا اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آزاد کردو اور عبدالرحمن اپنے حصہ کا مالک ہے، حتیٰ کہ بالغ ہوجائے اور اسے بھی آزاد کرنے کی رغبت ہو یا اپنا حصہ لے لے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۵۲ ابن شبرمہ کی روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا جس کا غلام میں حصہ تھا کہ اپنے ساتھیوں کے حصوں کی ضمانت اٹھاؤ ورنہ تم خود ضامن ہو گے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۳ نخعی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کردیا جبکہ یتیم بچے اس کے شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا انتظار کرو حتیٰ کہ بالغ ہو جائیں اگر چاہیں تو اپنے حصے کی آزادی دیدیں ورنہ تم ان کے ضامن ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کردیا اس کے شریک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ رواہ مسدد والبیہقی

۲۹۷۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن بنایا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۷۵۶ ... مسند ابی اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ ابوالملیح اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا یہ قضیہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ نے اس شخص کے مال سے غلام کو آزاد کردیا اور فرمایا اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والطحاوی وابونعیم فی المعرفۃ

مدبر کا بیان

۲۹۷۵۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنادیا جبکہ اس شخص کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام بیچ دیا اور بنی عدی کے غلام (نعیم بن عبداللہ بن اسید بن عوف) نے اسے خرید لیا۔ رواہ الطحاوی وابن قانع

۲۹۷۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول "وآتوهم من مال الله الذي آتاكم" "غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے دو" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مکاتب کو بدل کتابت کا چوتھائی حصہ چھوڑ دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وعبد بن حمید والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ والبیہقی صححہ وسعید بن المنصور

۲۹۷۸۷ عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ مکاتب سے بدل کتابت میں کمی کردی جائے اور بقیہ کا جلدی مطالبہ کرلیا جائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ بہت سارے ساتھی کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۸۸ "مستورد" بوتیاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں مکاتبت کرنا چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ کہا میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو چنانچہ لوگوں نے اپنی اپنی وسعت کے مطابق رقم جمع کی جو رقم بچ گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بچی ہوئی رقم کے متعلق پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ رقم مکاتبوں پر خرچ کرو۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب ادائی کے بقدر آزاد کی دیت ادا کرے گا اور مال کے بقدر غلام کی دیت ادا کرے گا۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی والبیہقی

۲۹۷۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب بقدر ادائیگی وارث ہوگا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مکاتبت غلام کے ٹکڑے ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جب نصف رقم ادا کردے وہ قرضدار ہوتا ہے۔ رواہ سفیان

۲۹۷۹۳ ابن جریج کی روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: اگر مکاتب مرجائے اور اس کی آزاد اولاد ہو اور ترکہ میں بدل کتابت سے زیادہ رقم چھوڑے عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلے بدل کتابت ادا کیا جائے گا جو باقی بچے گا وہ اس کے بیٹوں کا ہوگا میں نے کہا آپ کو یہ حدیث کہاں سے پہنچی ہے؟ جواب دیا لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلام کی طرف سے بدل کتابت ادا کرتے تھے اور باقی رقم اس کے بیٹوں میں تقسیم کردیتے تھے۔ رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۹۷۹۴ شعبی کی روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے وہ وارث بنے گا اور نہ ہی موروث ہوگا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب مکاتب مرجائے اور ترکہ میں مال چھوڑ دے تو اسے ادائیگی اور بقیہ بدل پر تقسیم کیا جائے گا جو ادائیگی کے بقدر ہوگا وہ اس کے ورثاء کا ہوگا اور جو بقیہ بدل کتابت کے بقدر ہوگا وہ اس کے مالکان کا ہوگا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو بدل کتابت سے باقی ہو پہلے وہ ادا کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ ورثاء کا ہوگا۔

رواہ البیہقی

احکام متفرقہ

۲۹۷۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی آزادی پا سکتی ہے درآں حالیکہ اس کا شوہر غلام ہو باندی کو آزادی ملنے کے بعد جب خیار عتق کا علم ہوا اس سے اس کا شوہر جماع کرلے پھر اس کے لیے خیار عتق باقی نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۹۷۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی کو آزادی مل جائے جب تک اس کا شوہر اس سے جماع نہ کرے اس کے لیے خیار عتق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو جوتے پہن کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ولد زنا

بالشت برابر بھی جگہ نہیں ہے کہ جہاں کوئی فرشتہ سربسجود نہ ہو یا حالت قیام میں نہ ہو۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن حکیم بن حزام

۲۹۸۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمانوں اور زمینوں کو ایک لقمہ بنا لے یقیناً وہ ایسا کر لے گا "سبحانک حیث کنت" اس کی تسبیح ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۳۳۔ اللہ تعالیٰ بزرگی والا ہے جو دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

حصہ اکمال

۲۹۸۳۴ ٹھہرو تاکہ میں تمہیں رب تعالیٰ کی عظمت سے آگاہ کروں اللہ تعالیٰ ابو جہل کی نماز سے بے نیاز ہے آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو رب تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنے سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اوپر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا دوسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سربسجود ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا تیسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو مسلسل رکوع میں جھکے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت ہوگی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرشتے کیا کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں: "سبحان ذی الملک والملکوت" دوسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: سبحان ذی العزۃ والجبروت تیسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: "سبحان الحی الذی لا یموت"۔

رواہ ابو الشیخ فی العظمۃ والحاکم والبیہقی عن ابن عمر وقال الذہبی منکر غریب

۲۹۸۳۵ اے عمر! واپس آؤ تمہارا غصہ عزت ہے تمہاری خوشی حکم ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں میں محو عبادت ہیں اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز سے بے نیاز ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان فرشتوں کی نماز کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا: اے اللہ کے نبی! عمر نے آپ سے اہل آسمان کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں جبرئیل امین نے کہا: عمر کو سلام کہیں اور انہیں خبر دیں کہ آسمان دنیا کے فرشتے تا قیامت سجدے میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں: "سبحان ذی الملک والملکوت" تیسرے آسمان کے فرشتے تا قیامت حالت قیام میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں: "سبحان الحی الذی لا یموت"

رواہ ابن جریر وابو نعیم فی الحلیۃ عن سعید بن جبیر مرسلاً

فرشتوں کی تسبیحات

۲۹۸۳۶ اللہ تعالیٰ کے بے شمار ایسے فرشتے ہیں جن کے پہلو خوف خدا سے کپکپاتے ہیں ان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس کی آنکھ سے آنسو بہے چنانچہ جو آنسو بھی بہتا ہے اس سے ایک اور فرشتہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر وہ تسبیح میں مشغول ہو جاتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے سربسجود ہیں انہوں نے سر اوپر نہیں اٹھایا اور تا قیامت سر اوپر نہ اٹھائیں گے بے شمار فرشتے حالت رکوع میں ہیں انہوں نے اس سے پہلے سر اٹھایا اور نہ تا قیامت سر اٹھائیں گے بہت سارے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں تا قیامت صف بستہ رہیں گے جب قیامت قائم ہوگی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں پر اپنی تجلی ڈالے گا فرشتے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

رواہ البیہقی فی السنن وابو الشیخ فی العظمۃ والبیہقی فی شعب الایمان والخطیب وابن عساکر عن رجل من الصحابۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۰۱

۲۹۸۵۶ ... جب اللہ تعالیٰ کسی اچھے کام کا ارادہ کرتا ہے جس میں قدرے نرمی ہو تو اس کے متعلق فرشتوں کو فارسی میں حکم دیتا ہے اور اگر اس کام میں سختی ہو تو فرشتوں کو فصیح عربی زبان میں حکم دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی امامۃ وفیہ جعفر بن الزبیر متروک

۲۹۸۵۷ ... جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ڈرانا چاہتا ہے تو زمین میں کوئی ایسی چیز پیدا کر دیتا ہے جس سے زمین کپکپا اٹھتی ہے اور جب اپنی مخلوق کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو زمین پر ظلم کو مسلط کر دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس ورواہ الطبرانی فی السنۃ عنہ موقوفا نحوہ

۲۹۸۵۸ ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں نے اپنے بندوں کی نظروں سے اوجھل رکھا ہے اگر میرے بندے ان چیزوں کو دیکھ لیں کبھی برائی نہ کریں اگر میں اپنے پردوں کو ہٹا دوں۔ حتیٰ کہ میرے بندے مجھے دیکھ لیں اور انہیں یقین ہو جائے اور یہ جان لیں کہ جب میں مخلوق کو موت دیتا ہوں ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے آسمانوں کو مٹھی میں لیا پھر زمین کو مٹھی میں لیا پھر میں نے کہا: میں ہی بادشاہ ہوں کون ہے جو میرے سوا بادشاہ ہو پھر میں اپنے بندوں کو جنت دکھاؤں اور ان کے لیے جنت میں جو جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں وہ انہیں دیکھ کر یقین کر لیں پھر میں انہیں دوزخ دکھاؤں اور جو کچھ عذاب کی مختلف صورتیں اس میں تیار کر رکھی ہیں حتیٰ کہ اسے دیکھ کر یقین کر لیں لیکن میں نے ان سب کو (اپنے آپ کو جنت کو اور دوزخ کو) جان بوجھ کر اپنے بندوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے بندے کیسا عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ ساری چیزیں میں نے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابو الشیخ فی العظمۃ عن ابی مالک الاشعری

۲۹۸۵۹ ... اللہ تعالیٰ آسمان سے ہوا کا جو جھونکا بھی نازل کرتا ہے وہ مقدار کے مطابق ہوتا ہے اور آسمان سے جو قطرہ بھی پانی کا نازل کرتا ہے وہ بھی مقدار کے مطابق ہوتا ہے البتہ طوفان نوح کے موقع پر پانی اور قوم عاد کے عذاب کے موقع پر ہوا بغیر مقدار کے چل پڑا چنانچہ طوفان نوح کے دن پانی اللہ کے حکم سے خزانچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل گیا اور قوم عاد کے عذاب کے دن ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم سے خزانچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل پڑی۔ چنانچہ ہوا پر فرشتوں کو کوئی اختیار نہیں تھا۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۸۶۰ ... اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ کسی چھوٹے کو بڑا بنانا چاہتا ہے تو بنا دیتا ہے اور جب کسی بڑے کو چھوٹا بنانا چاہتا ہے تو چھوٹا کر دیتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۲۹۸۶۱ سبحان اللہ! جب دن آتا ہے رات کہاں چلی جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن [عتبہ] رسول هرقل

کہ ہرقل نے رسول کریم ﷺ کو خط لکھا کہ تم مجھے جنت کی طرف بلاتے ہو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے مجھے بتاؤں دوزخ کہاں ہے اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۲۷

۲۹۸۶۲ مجھ سے فریاد نہ کی جائے فریاد تو صرف اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کتاب العظمۃ ...... از قسم افعال

تعظیم کا بیان ...... از قسم افعال

۲۹۸۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ مجھے جنت میں داخل کر دے نبی کریم ﷺ نے رب تعالیٰ کی تعظیم بیان کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے

غزوہ خندق ..... از اکمال

۲۹۸۹۵ اب ہم کفار پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرسکیں گے۔ آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوہ احزاب کے موقع پر ارشاد فرمائی۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری والطبرانی عن سلیمان بن صرد

۲۹۸۹۶ اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کے دلوں اور گھروں کو آگ سے بھردے جنہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن علی ومسلم وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۹۸۹۷ یا اللہ جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۹۸ یا اللہ جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ (عصر) سے مشغول کیا ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۹۸۹۹ کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ النسائی والطحاوی وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن حذیفۃ

کہ حضور کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۰۰ کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ عبدالرزاق عن علی

۲۹۹۰۱ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو کوئی ان پر درود وسلام بھیجے گا تو قیامت تک اسے جواب دیتے رہیں گے۔

رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ عن عبید بن عمیر

کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد سے واپس ہوتے وقت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۰۲ میں ان شہداء پر گواہ ہوں انہیں ان کے کپڑوں اور ان کے خون میں کفن دے دو۔

رواہ الطبرانی والبخاری ومسلم عن عبداللہ بن ثعلبۃ بن صعیر

۲۹۹۰۳ اے لوگو! شہداء احد کی زیارت کرو ان کے پاس آؤ اور انہیں سلام کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مسلمان بھی تا قیامت ان پر سلام پیش کرے گا یہ اس کا جواب دیتے رہیں گے۔ رواہ ابن سعد عن عبید بن عمیر

۲۹۹۰۴ یا اللہ! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہداء ہیں جو کوئی ان کی زیارت کرے گا یا ان پر سلام پیش کرے گا تا قیامت یہ اسے جواب دیں گے۔ رواہ الحاکم عن عبداللہ بن ابی فروۃ

سریہ بئر معونہ ..... از اکمال

۲۹۹۰۵ تمہارے بھائیوں کی مشرکین کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی مشرکین نے انہیں بیدردی سے قتل کردیا ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا تمہاری طرف ان کا بھیجا ہوا قاصد ہوں انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہماری قوم کو خبر پہنچا دے کہ ہم راضی ہیں اور ہمارا رب بھی ہم سے راضی ہے میں ان کا قاصد ہوں وہ راضی ہیں اور رب تعالیٰ بھی ان سے راضی ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن مسعود

اور گدلا پانی چھوڑ دیں۔ رواہ مسلم عن عوف بن مالک

۲۹۹۱۵   کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑنے والے ہو؟ تمہارے لیے ان کے معاملہ کا صاف وشفاف حصہ ہے اور ان کے لیے گدلا۔

رواہ ابوداؤد عن عوف بن مالک

الاکمال

۲۹۹۱۶   حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ موتہ میں اسلام کا جھنڈا اٹھایا اور داد شجاعت دیتے رہے حتیٰ کہ شہید ہوگئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی دیدہ دلیری سے جھنڈے کا دفاع کرتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اتھام لیا جھنڈے کا دفاع کیا بالآخر وہ بھی شہید ہوگئے مجھے جنت میں ان کا مقام دکھلا دیا گیا ہے چنانچہ خواب میں دیکھا کہ یہ سونے کی مسہریوں پر آرام کر رہے ہیں البتہ عبداللہ بن رواحہ کی مسہری میں میں نے کچھ کنڈیاں دیکھی ہیں میں نے کہا: ایسا کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا عبداللہ بن رواحہ کچھ تردد کا شکار ہوگئے تھے بالآخر تردد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی عن رجل من الصحابۃ من بنی مرۃ بن عوف

۲۹۹۱۷   صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک غزوہ پر گئے اور گھمسان کی جنگ لڑی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام رکھا تھا وہ شہید ہوگئے پرچم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے لے لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا انھوں نے پرچم تھامے رکھا پھر وہ بھی شہید ہوگئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پرچم کا دفاع کرتے رہے پھر وہ بھی شہید ہوگئے پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھا لیا اور کہا: اب جنگ سخت ہوگی۔

رواہ ابن عائذ فی مغازیہ وابن عساکر عن العطاف عن خالد مخزومی مرسلاً

۲۹۹۱۸   تمہارے بھائیوں کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی ہے زید نے پرچم اٹھا کر جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہوگئے، پھر اس کے بعد جعفر نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے دریغ لڑتا رہا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوگیا پھر عبداللہ بن رواحہ نے پرچم لے لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہوگیا پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے پرچم تھام لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی الحاکم الضیاء عن عبداللہ بن جعفر

۲۹۹۱۹   کیا میں تمہیں تمہارے لشکر کے اس غازی کے متعلق خبر نہ دوں؟ یہ گھروں سے نکل کر چل پڑے تھے، حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہوگئی چنانچہ زید کو شہید کر دیا گیا تم اس کے لیے استغفار کرو پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لے لیا اس نے دشمن پر خوب حملہ کیا بالآخر وہ بھی شہید کر دیا گیا میں اس کی شہادت پر گواہی دیتا ہوں تم اس کے لئے استغفار کرو اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہوگیا اس کے لیے بھی استغفار کرو پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا حالانکہ وہ مقرر کیے ہوئے امراء میں سے نہیں تھا وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے یا اللہ وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد کر چل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو اور کوئی بھی پیچھے نہ بیٹھے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابویعلی وابن حبان والنصار عن ابی قتادۃ

۲۹۹۲۰   اے عبدالرحمن اپنے وقار میں رہوں پرچم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اٹھایا وہ بے دریغ لڑتے رہے بالآخر شہید ہوگئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتے رہے بالآخر وہ بھی شہید ہوگئے اللہ تعالیٰ عبداللہ بن رواحہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے پرچم اٹھایا اللہ تعالیٰ نے خالد کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی خالد اللہ تعالیٰ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے۔

رواہ الحکیم عن عبداللہ بن سمرۃ

۲۹۹۳۱ میں وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہی تھی "لا تثریب علیکم الیوم" یعنی آج تمہارے اوپر کوئی باز پرس نہیں، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے گا اور وہ خوب رحم کرنے والا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرۃ، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمر

سریہ خالد بن ولید......از اکمال

۲۹۹۳۲ عزیٰ کا زمانہ ختم ہو چکا آج کے بعد عزیٰ نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادۃ مرسلاً

اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک معرکہ میں بھیجنا......از اکمال

۲۹۹۳۳ اہل اُبنیٰ پر غارت ڈال دو صبح صبح جب وہ غفلت میں ہوں پھر بستی کو آگ سے جلا دو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ ابن سعد والبغوی فی معجمہ عن اسامۃ بن زید

متعلقات غزوات......از اکمال

۲۹۹۳۴ اے عائشہ یہ جگہ ہے جو حشرات الارض کی کثرت سے بھری۔ رواہ البغوی عن معاذ بن ابی معمر عن ابیہ
کہ رسول کریم ﷺ ایک غزوہ پر تھے آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ عقیق نامی جگہ سے جب گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کتاب الغزوات والوفود......از قسم افعال

باب رسول اللہ ﷺ کے غزوات، بعوث اور مرسلات کے بیان میں

غزوات کی تعداد

۲۹۹۳۵ . حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) غزوات میں حصہ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۳۶ . ابواسحاق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ (۱۷) غزوات کیے۔ ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات ہوئے؟ انھوں نے کہا سترہ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۳۷ ابو یعقوب اسحاق بن عثمان کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن انس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات کیے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ستائیس غزوات، آٹھ غزوات میں مہینوں گھر سے غائب رہے اور انیس غزوات میں کئی کئی دن گھر سے غائب رہے۔ میں نے پوچھا انس بن مالک نے کتنے غزوات میں حصہ لیا ہے؟ جواب دیا آٹھ غزوات میں۔ رواہ ابن عساکر

کریم ﷺ نے فرمایا قیدیوں نے جو فدیہ پیش کیا ہے وہ فدیہ کیا ہے وہ تو عذاب ہے جو اس درخت سے بھی قریب دکھائی دیتا ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ماکان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض لولا کتاب من اللّٰه سبق لمسکم فیما اخذتم

کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین پر کثرت سے خون نہ بہا دے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا نوشتہ پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو لئے ہوئے ہیں اگلے سال مسلمانوں کو اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑی چنانچہ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے سر مبارک میں خود کے دندانے کھب گئے جس سے آپ کے چہرے پر خون بہہ پڑا تھم اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اولما اصابتکم مصیبة قد اصبتم مثلیها قلتم انی هذا قل هو من عند انفسکم ان اللّٰه علی کل شیء قدیر

کیا جب تمہیں مصیبت پیش آئی جبکہ تم دوگنی مصیبت پہنچا چکے ہو تم کہتے ہو یہ مصیبت کہاں سے آ گئی کہہ دیجئے یہ تمہاری اپنی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی وابوعوانة وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابوالشیخ وابن مردویه وابونعیم والبیهقی معافی الدلائل

۲۹۹۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ٹھیرنے کی جگہ کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے تھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۹۹۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے ہم نے مدینہ کے پھل کھائے اور ہمیں یہاں کی آب وہوا راس نہ آئی ہمیں بخار ہو گیا نبی کریم ﷺ کبھی کبھی بدر کے متعلق پوچھتے رہتے تھے جب ہمیں خبر پہنچی کہ مشرکین جنگ کے لیے آ رہے ہیں رسول کریم ﷺ بدر کی طرف چل دیئے بدر ایک کنویں کا نام ہے ہم مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے بدر میں ہمیں دو شخص ملے ایک شخص قریشی تھا جبکہ دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا غلام تھا قریشی تو بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو اور ہی بات عقبہ کے غلام کی وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا ہم اس سے پوچھتے لوگوں کی کیا تعداد ہے وہ کہتا: بخدا ان کی تعداد زیادہ ہے اور ان کی لڑائی شدید ہے۔ جب وہ یہ بات کہتا مسلمان اسے مارتے حتیٰ کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر زور دے کر پوچھا کہ مشرکین کی تعداد کیا ہے؟ اس نے تعداد بتانے سے انکار کر دیا آپ نے پوچھا وہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں غلام نے کہا: وہ روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد ایک ہزار ہے چونکہ ایک اونٹ سو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے پھر رات کو بارش ہوئی ہم درختوں کے نیچے چلے گئے اور ڈھالوں سے بچاؤ کا کام لیا جبکہ رسول کریم ﷺ نے رات دعا کرتے گزاری دعا میں کہتے: یا اللہ اگر تو نے یہ مختصری جماعت ہلاک کر دی تیری عبادت نہیں کی جائے گی طلوع فجر کے وقت نماز پڑھنے کا اعلان کیا گیا لوگ درختوں کے نیچے سے نکل کر آتے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر جنگ پر ہمیں ابھارا پھر فرمایا: کچھ لوگ سرخی مائل پہاڑ کے اس حصے کے نیچے ہیں جب مشرکین ہمارے قریب ہوئے ہم نے صفیں درست کیں یکایک جماعت مشرکین سے ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور مشرکین کے سامنے چلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! حمزہ کو بلاؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے اس شخص کے قریب کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین میں اگر کوئی شخص بھلی بات کرنے والا ہے تو وہی سرخ اونٹ کا سوار ہے ممکن ہے یہ کوئی بات کرے اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عتبہ بن ربیعہ ہے یہ جنگ سے منع کر رہا ہے اور اپنی قوم سے کہہ رہا ہے اے میری قوم! میں انہیں (مسلمانوں کو) موت کی پرواہ کیے بغیر لڑنے والا دیکھ رہا ہوں تم ان تک نہیں پہنچ پاؤ گے حالانکہ تمہارے پاس مال ودولت کی فراوانی ہے اے میری قوم! جنگ کا خیال ترک کرو اور اس بے عزتی کو میرے سر منڈھ دو اور کہو کہ عتبہ بن ربیعہ نے سستی اور ڈرپوکی کا مظاہرہ کیا حالانکہ تم جانتے ہو میں کاہل اور ڈرپوک نہیں ہوں یہ فرا ابوجہل نے سن لی وہ بولا: تم یہ بات کہتے ہو بخدا! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا ہے اسے دانتوں سے کاٹ دیتا حالانکہ تیرے حسن منظر نے تیرے پیٹ کو رعب سے بھر دیا ہے عتبہ بولا: اے سرینوں کو زعفران سے رنگنے والے (یعنی عیاش پرست تجھے جنگی تدابیر سے کیا واسطہ) مجھے عار مت دو آج تم جان لوگے کہ ہم میں سے کون بزدل ہے؟ چنانچہ عتبہ اس کا بھائی

بدر میں خصوصی دعا

۲۹۹۵۰ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بدر کی رات نماز پڑھتے رہے اور یہ دعا کرتے یا اللہ! اگر تو نے یہ تھوڑی سی جماعت ہلاک کر دی تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ وسعید بن المنصور

۲۹۹۵۱ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن میں لڑتا رہا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں یا حی یا قیوم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے ہیں پھر لڑنے کے لیے چلا گیا پھر تھوڑی دیر بعد آیا پھر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں یا حی یا قیوم آپ برابر یہی ورد کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرما دی۔

رواہ النسائی والبزار وابو یعلی وجعفر الفریابی فی الذکر والحاکم والبیہقی فی الدلائل والضیاء

۲۹۹۵۲ ۔۔۔ عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بدر پر چھ تکبیریں کہتے تھے اصحاب رسول پر پانچ اور باقی لوگوں پر چار۔

رواہ الطحاوی

۲۹۹۵۳ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن قلیب کنویں پر تھا اور اس سے پانی نکالنا چاہتا تھا کہ ایک سخت ہوا چلی پھر دوبارہ تیز ہوا چلی میں نے اتنی تیز ہوا کبھی نہیں پائی پھر سہ بارہ تیز ہوا چلی چنانچہ پہلے میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف سے تھے دوسرے نمبر پر اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور نبی کریم ﷺ کی بائیں طرف تھے تیسرے نمبر پر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے وہ بھی ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے ان کی دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے جبکہ میں ان کی بائیں طرف تھا جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو ہزیمت سے دوچار کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا آپ نے گھوڑے کو ایک ماری میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے گھوڑے پر ثابت قدم رکھے میں نے پاؤں مارا حتیٰ کہ گھوڑے کے پٹھے پر آپ تک پہنچے۔

رواہ ابو یعلی وابن جریر والبیہقی فی الدلائل وفیہ ابو الحویرث عبدالرحمن بن معاویۃ وھو ضعیف

۲۹۹۵۴ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنوؤں کا پانی پست کر دوں۔

رواہ ابو یعلی وابن جریر وصححہ وابو نعیم فی الحلیۃ والدورقی والبیہقی فی السنن

۲۹۹۵۵ ۔۔۔ "مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو غزوہ بدر میں شریک رہے کا خیال ہے کہ ان کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی ان کی تعداد تین سو دس اور چند زائد تھی چنانچہ ان کے ساتھ نہر صرف مومن ہی عبور کر پائے تھے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۲۹۹۵۶ ۔۔۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے اور ابن عمر کو بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا (کمسن) سمجھ کر واپس کر دیا البتہ غزوہ احد میں ہم پیش پیش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر والبخاری وابو نعیم وابن عساکر

۲۹۹۵۷ ۔۔۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو دس اور چند زائد تھی ان میں سے چھہتر (۷۶) مہاجرین تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۵۸ ۔۔۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن اصحاب رسول اللہ ﷺ کی تعداد تین سو دس اور چند افراد تھی ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر تھی جنہوں نے طالوت کے ساتھ نہر عبور کی تھی جبکہ ان کے ساتھ صرف مومن ہی نے نہر عبور کی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۵۹ ۔۔۔ "مسند بشیر بن تمیم" بشیر بن تمیم وعبداللہ بن ابی بکر بن حزم ... کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل بدر میں فدیہ تقسیم کیا اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنا فدیہ ادا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن مندہ فی الاصابۃ وقال: ھذا مضطرب

اور وہ نیچے گر گیا پھر کہا تھا ابلیس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا اور سمندر میں جا کودا اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیے اور کہا یا اللہ میں تجھ سے کرم فرمائی کا سوال کرتا ہوں ابلیس خوفزدہ تھا کہیں جنگ اسی کی طرف نہ پلٹ جائے۔ رواہ الطبرانی و ابونعیم فی الدلائل

۲۹۹۶۹ ۔۔۔ معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی خلاد بدر کی طرف جانے کے لیے گھر سے نکلے اور ہم اپنے ایک کمزور سے اونٹ پر سوار تھے حتیٰ کہ جب ہم روحاء کے قریب پہنچے اونٹ بیٹھ گیا میں نے کہا یا اللہ اگر ہم مدینہ واپس آ گئے اس اونٹ کو ذبح کر کے لوگوں میں تقسیم کریں گے ہم ابھی پریشانی کے عالم میں تھے کہ اتنے میں رسول کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ ہم نے اپنی پریشانی کے متعلق آپ کو آگاہ کیا کہ ہمارا اونٹ کمزور ہے وہ بیٹھ گیا ہے۔ رسول کریم ﷺ سواری سے نیچے اترے اور وضو کیا پھر وضو کے پانی میں تھوکا پھر ہمیں اونٹ کا منہ کھولنے کا حکم دیا ہم نے اونٹ کا منہ کھولا آپ نے منہ میں پانی انڈیلا پھر اونٹ کے سر پر پانی ڈالا پھر گردن پر پانی ڈالا پھر دونوں کندھوں کے درمیان بالائی حصہ پر پانی ڈالا پھر کوہان پر ڈالا پھر سرینوں پر ڈالا پھر دم پر وضو کا پانی ڈالا پھر فرمایا: یا اللہ! رافع اور خلاد کی سواری کو ہمت عطا فرما، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے ہم بھی کوچ کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور اونٹ پر سوار ہو کر چل دیے اور نبی کریم ﷺ کو نصف راستے کی مسافت پر ہم نے جا لیا پھر ہم سواروں کے آگے آگے جانے والی جماعت میں شامل ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں دیکھا ہنس پڑے اور ہم آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ ہم بدر پہنچ گئے جب بدر کی وادی کے قریب ہو گئے اونٹ بیٹھ گیا ہم نے کہا: الحمد للہ! ہم نے اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ رواہ ابونعیم

۲۹۹۷۰ ۔۔۔ ”مسند سہل بن سعد ساعدی“ سہل بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن بہت سارے سفید فام لوگوں کو دیکھا ہے جو چتکبرے گھوڑوں پر سوار زمین و آسمان کے درمیان فضا میں ہے انھوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی تھیں وہ دشمن کو قتل بھی کرتے تھے اور قید بھی کرتے تھے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۲۹۹۷۱ ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی پھر اسی کا عمامہ باندھ لیا پھر فرشتے نازل ہوئے انھوں نے بھی زرد رنگ کے عمامے باندھ رکھے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۲ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو دس (۳۱۰) تھی ان میں سے ستتر (۷۷) مہاجرین تھے جبکہ ۲۳۹ انصار تھے مہاجرین کے جھنڈا بردار حضرت علی بن ابی طالب تھے اور انصار کے جھنڈا بردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۳ ۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۴ ۔۔۔ ابوالیسر کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن عباس بن عبدالمطلب کو دیکھا وہ کھڑے رو رہے تھے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو برا رشتہ دار ہونے کا بدلہ دے کیا آپ اپنے بھتیجے کو اس کے دشمن کے ساتھ مل کر قتل کرنا چاہتے ہیں؟ عباس نے کہا: کیا میرا بھتیجا قتل ہو گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرنے والا ہے اور ان کا مددگار ہے پھر کہا: تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا: میں آپ کو قید کرنا چاہتا ہوں چونکہ رسول کریم ﷺ نے آپ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے کہا: یہ اس کی کوئی پہلی صلہ رحمی نہیں ہے (بلکہ قبل ازیں بارہا صلہ رحمی کر چکا ہے) چنانچہ میں عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۵ ۔۔۔ ابوالیسر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اعلان کیا یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر فدا ہو آپ کو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا عباس کو زندہ سلامت رکھا ہے، رسول کریم ﷺ نے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا اے عمر! اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی کی خوشخبری دے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں سلامت رکھے یا اللہ! عمر کی مدد کر اور اسے تقویت بخش۔ رواہ الدیلمی

۲۹۹۷۶ ۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مقتولین بدر کے متعلق حکم دیا کہ انھیں قلیب کی طرف کھینچ کر لایا جائے چنانچہ قلیب میں مقتولین ڈال دیے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہ لوگ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا

تو دیکھا ہے جب ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ عتبہ کو کھینچتے ہوئے دیکھا رسول کریم ﷺ نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار بھانپ لیے اور فرمایا: اے ابوحذیفہ! گویا تمہیں اس سے ناگواری ہورہی ہے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باپ سردار تھا مجھے امید تھی کہ رب تعالیٰ اسے ہدایت اسلام سے سرفراز فرمائے گا لیکن جب یہ واقعہ پیش آیا اس نے مجھے نہایت غمگین کردیا ہے پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن جریر

٢٩٩٧٧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے مقتولین کو کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور یہ لوگ کنویں میں پھینک دیے گئے تو رسول کریم ﷺ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نبی کی قوم کو برا بدلہ دے جو افسوس ہے نہایت بدگمانی کا مظاہرہ کیا اور میری تکذیب کی، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ مردوں سے کیسے بات کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سمجھ رہے۔

رواہ ابن جریر

٢٩٩٧٨ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے انہیں جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ رواہ ابن عساکر

قلیب بدر پر مردوں سے خطاب

٢٩٩٧٩ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ قلیب پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے ابوجہل بن ہشام! اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا؟ ہم نے تو رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا یہ لوگ مردے نہیں؟ آپ نے جواب دیا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ اب میری بات کو اس طرح سن رہے ہیں جس طرح تم سنتے ہو حتیٰ کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

٢٩٩٨٠ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین کا جھنڈا طلحہ نے اٹھا رکھا تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے للکار کر قتل کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

٢٩٩٨١ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سعد اور عمار بدر کے دن مال غنیمت جمع کرتے رہے سعد رضی اللہ عنہ نے ایک قیدی لایا جبکہ میں نے اور عمار نے کوئی قیدی نہ لایا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

٢٩٩٨٢ ابراہیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن عربی قیدی کا فدیہ چالیس اوقیہ چاندی مقرر کی جبکہ عجمی کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر کیا ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن منصور وابن ابی شیبۃ

٢٩٩٨٣ ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن مشرکین قریش کے ایک شخص کو قتل کیا اور اسے درخت پر لٹکا دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

بدر میں تین آدمیوں کا قتل

٢٩٩٨٤ سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن سامنے بٹھا کر صرف تین شخصوں کو قتل کیا ہے وہ یہ ہیں عقبہ بن ابی معیط، نضر بن حارث اور طعیمہ بن عدی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

٢٩٩٨٥ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مہاجرین میں سے پانچ اشخاص شہید ہوئے اور یہ پانچوں قریش سے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام مہجع وہ یہ جملہ پڑھتا تھا میں مہجع ہوں اور اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤں گا ذوشمالین، ابن بیضاء، عبیدہ بن الحارث اور عامر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

سنائی دی۔ وہ یہ کہ اے محمد ہماری قوم سے ہمارے ہمسروں کو نکالو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی ہاشم کھڑے ہو جاؤ اور اس حق کے لیے لڑو جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے جبکہ یہ مشرکین اللہ کے نور کو بجھانے آئے ہیں اتنے میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے چلتے چلتے مشرکین کے پاس آئے عتبہ نے کہا بات کرو تا کہ ہم تمہیں پہچان لیں چونکہ جنگی ٹوپیاں ہونے کی وجہ سے مشرکین انھیں نہ پہچان سکے۔ کہا: اگر تم ہمارے ہمسر ہوئے ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کا شیر اور اللہ کے رسول کا شیر ہوں عتبہ نے کہا: کیا خوب مد مقابل ہے پھر عتبہ نے کہا: میں حلیفوں کا شیر ہوں تمہارے ساتھ یہ دو کون ہیں حمزہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہیں عتبہ نے کہا: یہ بھی اچھے ہمسر ہیں پھر عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے ولید کھڑے ہو جاؤ ولید کھڑا ہوا اس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں سے عمر میں چھوٹے تھے۔ چنانچہ دونوں میں دو دو ہاتھ ہوئے تا ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو واصل جہنم کیا پھر عتبہ کھڑا ہوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے ان میں بھی دو دو ہاتھ ہوئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کر دیا پھر شیبہ کھڑا ہوا اس کی طرف عبیدہ رضی اللہ عنہ بڑھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں معمر شخص تھے تا ہم شیبہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ تلوار سے زخمی کر دی جس سے پنڈلی کا گوشت کٹ گیا یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پلٹ کر شیبہ پر حملہ کر دیا اور اسے واصل جہنم کیا اور دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھائے اپنے ساتھیوں میں آ ملے۔ جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ سے گودا بہہ رہا تھا عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں شہید نہیں ہوں آپ نے فرمایا۔ جی ہاں تم شہید ہو پھر کہا: کاش ابو طالب زندہ ہوتے جان لیتے کہ ان کے شعر کا میں خوب مصداق ہوں:

کذبتم وبیت اللہ یبز محمد

ولما نطا عن دونہ ونناضل

ونسلمہ حتیٰ نصرع دونہ

ونذھل عن ابناء نا والحلائل

بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو محمد ﷺ مغلوب نہیں ہوں گے چونکہ ہم اس کے آگے پیچھے نیزوں اور تیروں سے اس کا دفاع کریں گے ہم انہیں صحیح سلامت رکھیں گے اور اس کے آگے پیچھے ڈھیر ہو جائیں گے اور اس کی خاطر ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی "ھذان خصمان اختصموا فی ربھم" یہ دو جھگڑنے والے اپنے رب کے متعلق جھگڑ رہے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے چار سال عمر میں بڑے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے تین سال بڑے تھے موسیٰ بن عقبہ کا کہنا ہے کہ جب عتبہ نے مبارزت کا نعرہ لگایا تو حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت اٹھ کر آگے بڑھی تو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے لپک کر اپنے باپ عتبہ پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۹۴۔۔۔ عروہ کی روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ رسول کریم ﷺ بدر سے واپس آ چکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اجر و ثواب کہاں ہو؟ فرمایا: تمہارے لئے اجر و ثواب ہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۲۹۹۹۵۔۔۔ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بدر سے لوٹنے کے بعد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل شام سے واپس آئے سعید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اجر و ثواب؟ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اجر و ثواب بھی ہے۔ رواہ ابن عائذ وابن عساکر الزھری مثلہ عن عساکر عن موسی بن عقبۃ مثلہ ابن عساکر وعن ابن اسحاق مثلہ

۲۹۹۹۶۔۔۔ عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدر سے واپس آ جانے کے بعد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ شام سے لوٹے انھوں نے آپ

اللہ؟ فرمایا تمہارے لیے اجر وثواب بھی ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۰۰۶ ـــــ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ بدر کے موقع پر مسلمانوں نے ستر مشرکین قید کر لیے قیدیوں میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی بیڑیوں کی دیکھ بھال کا کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! بخدا تمہیں میری بیڑیوں پر صرف اس بات نے اکسایا ہے کہ مجھے رسول ﷺ کے متعلق خیر خواہ نہیں سمجھتے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! اس سے میرے لیے تمہاری عزت میں اضافہ ہی ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ایسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سن رہے تھے اور انھیں نیند نہیں آنے پا رہی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سوتے کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے سوسکتا ہوں جبکہ میں اپنے چچا کے رونے کی آواز سنتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: انصار نے عباس رضی اللہ عنہ کی بیڑیاں کھول دی ہیں اور انصار ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

زرد رنگ کا عمامہ

۳۰۰۰۷ ـــــ ابوجعفر کی روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا چنانچہ فرشتے بھی زرد عمامے باندھے ہوئے اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۸ ـــــ محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے للکارا، حضرت علی رضی اللہ عنہ ولید کی طرف اٹھے اور یہ دونوں نوعمر نوجوان تھے اور آپس میں ملتے جلتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں ولید کا کام تمام کر دیا پھر شیبہ اٹھا اور اس کے مقابلے کے لیے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک ہی وار میں انھوں نے بھی شیبہ کا کام تمام کر دیا پھر عتبہ کھڑا ہوا اس کی خبر لینے کے لیے عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے یہ دونوں بھی آپس میں ایک جیسے تھے ان کے آپس میں دو دو ہاتھ ہوئے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا زوردار وار کیا جس سے عتبہ کا بایاں کاندھا کٹ گیا اس نے غصہ میں تلوار چلائی جس سے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کٹ گئی یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پلٹے اور پل جھپکنے میں عتبہ کا غرور خاک میں ملا دیا پھر یہ دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھالائے اور رسول اللہ ﷺ کی جھونپڑی میں لٹا دیا آپ نے اپنی ران مبارک ان کے سر کے نیچے رکھ دی اور منہ سے غبار جھاڑنے لگے اس اثناء میں عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! بخدا! اگر آپ کو ابوطالب دیکھ لیتے وہ سمجھ لیتے کہ ان کے شعر کا مصداق میں ہی ہوں۔

ونسلمه حتى نصرع حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم انھیں صحیح وسلامت رکھیں گے حتیٰ کہ ان کے آس پاس گرا دیے جائیں اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں سے غافل ہو جائیں گے کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا: ؟ جی ہاں میں تمہاری شہادت پر گواہ ہوں پھر عبیدہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے رسول اللہ ﷺ نے مقام صفراء کے پاس انھیں دفن کیا اور ان کی قبر میں خود اترے جبکہ آپ ان کی قبر کے سوا کسی قبر میں نہیں اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۹ ـــــ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مہاجرین وانصار کے لیے مال غنیمت سے پورا پورا حصہ دیا اور ان میں سے جو لوگ جنگ میں حاضر نہیں ہو سکے انصار میں سے ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۰ ـــــ ابوصالح حنفی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میں سے ایک کی دائیں طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسرے کے پاس میکائیل واسرافیل ہیں جو عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صفوں میں کھڑا رہتا ہے۔ رواہ خثیمة فی فضائل الصحابة وابونعیم فی الحلیة

۳۰۰۱۱ ـــــ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا لوگ سنتے ہی دور بڑھ گئے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مشکیزہ اٹھالیا پھر عبد قصر کے کنویں پر آئے کنواں تاریک تھا کنویں میں ڈول لٹکایا اتنے میں اللہ تعالیٰ نے

٣٠٠٢٢ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کون دیکھنے جائے گا کہ ابوجہل کس حال میں ہے چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چل پڑے کیا دیکھتے ہیں کہ اسے عفراء کے دو بیٹوں نے نیم جان کر کے چھوڑا ہوا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے داڑھی سے پکڑا آگے سے بولا: کیا تم نے مجھ سے بڑھ کر بھی کسی عظیم شخص کو قتل کیا ہے یا کہا: کیا ایسا کوئی عظیم شخص ہو سکتا ہے جسے اس کی قوم قتل کر دے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

٣٠٠٢٣ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی آپ نے اعراض کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی آپ نے اس کی طرف بھی کوئی خاص توجہ نہ دی اتنے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں (یعنی انصار کو) خاطر میں لانا چاہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم برک غماد تک جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس رائے کو اچھا سمجھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چل پڑے حتیٰ کہ بدر جا پہنچے یہاں کنوئیں پر پانی لینے کے لیے قریش کے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے ان میں بنی حجاج کا ایک غلام بھی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھنے لگے غلام بولا: مجھے ابوسفیان کا علم نہیں البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف وغیرہم لوگ ادھر موجود ہیں جب غلام نے یہ جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے مارا بولا: ہاں میں ابھی بتائے دیتا ہوں چنانچہ بولا: ابوسفیان نہیں ہے یہ جواب سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا پھر اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھا بولا مجھے ابوسفیان کا علم نہیں البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف وغیرہم یہ لوگ ادھر موجود ہیں۔ جب وہ یہ جواب دیتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارتے جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب یہ غلام سچ بولتا ہے تم اسے مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تم اسے چھوڑ دیتے ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: یہ فلاں کی پچھاڑ گاہ ہے اور یہ فلاں کی بخدا آپ ﷺ نے جس جس کافر کی پچھاڑ گاہ کی تعیین کی تھی اسی جگہ میں وہ مارا گیا ذرہ برابر بھی کوئی وہاں سے نہیں چوکا۔ رواہ ابن شیبۃ

٣٠٠٢٤ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تھا یہ نوجوان تھا اور محض یہ دیکھنے بھالنے کے لیے گیا تھا جنگ لڑنے نہیں گیا تھا چنانچہ دوران جنگ اسے ایک تیر لگا، یوں وہ شہید ہو گیا واپسی پر میری پھوپھی اس جوان کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور اسے باعث ثواب سمجھوں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ جنتیں تو بے شمار ہیں اور حارثہ فردوس بریں میں ہے۔
رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی

غزوہ احد

٣٠٠٢٥ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غزوہ احد کو یاد کرتے رو جاتے پھر فرماتے۔ غزوہ احد کا دن سارے کا سارا طلحہ کے نام ہے پھر واقعہ سنانے لگتے اور فرماتے غزوہ احد کے دن میں نے سب سے پہلے مال غنیمت سمیٹا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے دھال بنے ہوئے ایک شخص کو دیکھا میں نے دل ہی دل میں کہا اللہ کرے یہ طلحہ ہو قطع نظر اس کے کہ وہ غیر مجھ سے جاتا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ طلحہ ہو قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جاتا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ شخص میری قوم کا ہو جبکہ مجھ سے مشرق کی طرف ایک شخص کھڑا تھا میں اسے نہیں جانتا تھا جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تھا وہ شخص تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا اگی تک میں اسے پہنچانے سے قاصر رہا جب وہ اور قریب ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے جبکہ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید کیے گئے تھے آپ ﷺ [illegible] زخمی تھا آپ کے چہرہ اقدس میں خود کی دو کڑیاں کھب گئی تھیں رسول اللہ ﷺ

۳۰۰۳۹ محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور کہا: تلوار لو اور یہ تلوار سے نکلے ہیں آئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اگر تم نے جوانمردی سے جنگ لڑی ہے تو ابودجانہ، مصعب بن عمیر، حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف (یعنی انصار کے تین شخص اور قریش کا ایک شخص) بھی دلیری سے جنگ لڑ چکے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کے دن کفار نے حضور نبی کریم ﷺ کو تنہائی میں لے لیا تو آپ نے فرمایا: جو شخص ان مشرکین کو مجھ سے پیچھے دھکیلے گا وہ جنت میں جائے گا۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑے ہوئے جان ہتھیلی پر رکھ کر مشرکین پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑے۔ حتی کہ شہید ہو گئے پھر سات انصاری کھڑے ہوئے اور سات مشرکین کو قتل کر کے پیچھے دھکیل دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے آگے احد کے دن ڈھال بنے رہے، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تیر مارتے نبی کریم ﷺ نظریں اٹھا کر دور سے دیکھتے تھے

رواہ ابن شاھین فی الافراد وقال تفرد به عبدالعزیز عن الولید عن الاوزاعی لا اعلم حدث به غیرہ وھو حدیث غریب حسن وعبد العزیز رجل حسن من اھل الشام غریب الحدیث ورواہ ابن عساکر

۳۰۰۴۲ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احد کے دن فرمایا: حمزہ کی قتل گاہ کسی نے دیکھی ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں نے ان کی قتل گاہ دیکھی ہے فرمایا: چلو مجھے دکھاؤ آپ تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا کہ ان کا پیٹ چاک کیا گیا ہے اور مثلہ کیا گیا ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف نظر کرنے کی ہمت نہ ہوئی پھر آپ ﷺ نے شہداء کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: میں ان لوگوں پر گواہ ہوں انہیں ان کے خون سمیت کفن دو چونکہ قیامت کے دن یہ لوگ اٹھیں گے ان کے زخموں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا اور ان سے مشک کی سی خوشبو آ رہی ہوگی جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے پہلے قبر میں اتارو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰٦۔

شہید کا مقام جنت میں

۳۰۰۴۳ "مسند حسین بن عوف خثعمی" حضرت حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ احد کے دن جنگ کا تماشائی کے طور پر آئے تھے اور ابھی نو عمر تھے چنانچہ بھٹکا ہوا ایک تیر ان کے جا لگا اور شہید ہو گئے لشکر کی واپسی پر ان کی والدہ آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو حارثہ کا مقام معلوم ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں ورنہ بصورت دیگر آپ میری حالت دیکھیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ جنت کوئی ایک نہیں بلکہ بہت ساری جنتیں ہیں تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے، ام حارثہ رضی اللہ عنہا بولیں: تب میں صبر کر لوں گی۔ رواہ البغوی

۳۰۰۴۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب ہم صف بستہ ہو گئے رسول کریم ﷺ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے تھے جب مشرکین کے علم بردار قتل ہوئے تو مشرکین ہزیمت خوردہ ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے لشکر پر ٹوٹ پڑے لیکن مشرکین نے پیچھے سے پلٹ کر دوبارہ حملہ کر دیا۔ مسلمان عجیب اضطراب کا شکار ہو کر بکھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے علمبرداروں میں کھڑے ہو کر آواز دی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا پھر وہ شہید کر دیے گئے۔ خزرج کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ انہی کے جھنڈے کے نیچے تھے مہاجرین کا جھنڈا ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس تھا میں نے اوس کا جھنڈا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا پھر فریقین نے صفیں ترتیب دیں اور گتھم گتھا ہو کر جنگ لڑی، مشرکین لات و عزیٰ اور ہبل کے نعرے لگا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ پر تحقیر آمیز کلمات کہہ رہے تھے چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اضطراب کی حالت میں بالشت بھر بھی اپنی جگہ سے پیچھے نہیں دیکھا آپ دشمن کے آگے سینہ سپر رہے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کبھی آپ کے پاس آ جاتی اور کبھی وہ پیچھے ہٹ

جاتی۔ میں کبھی آپ کو کمان سے تیر برساتے دیکھتا اور کبھی پتھر پھینکتے ہوئے دیکھتا آپ یوں ثابت قدم رہے جس طرح ایک مضبوط جماعت کے ساتھ ثابت قدم رہتے۔ آپ کے ساتھ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے سات مہاجرین اور سات انصار تھے وہ یہ ہیں ابوبکر، عبدالرحمن بن عوف، علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبیداللہ، ابوعبیدہ بن الجراح، زبیر بن عوام انصار میں سے یہ تھے حباب بن منذر، ابودجانہ، عاصم بن ثابت، حارث بن صمہ، سہل بن حنیف، اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۵ ۔۔۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بھی غزوہ احد کے موقع پر جنگ میں حصہ لینے کے لیے گھر سے نکلا رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس کرنا چاہا، ہم میرے چچا نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بہت اچھا تیر انداز ہے اسے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ دوران جنگ میرے سینے پر تیر لگا اور میرے چچا نے آپ ﷺ کو جا کر خبر کی آپ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی حالت میں چھوڑ دو تو وہ شہید ہوگا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۳۶ ۔۔۔ ہشام بن عامر کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ سے شکایت کی گئی کہ زخمیوں کی تعداد زیادہ ہے آپ نے فرمایا: قبریں کھودو اور قبریں کشادہ رکھو اور ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہیدوں کو دفن کرو اور جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو اور میرے باپ (یعنی میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) کو دوسرے دو آدمیوں سے پہلے جنت میں داخل کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۷ ۔۔۔ ”مسند رفاعہ بن رافع“ جب مشرکین احد سے شکست کھا کر واپس لوٹے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زرہ تو یہ کر دو تاکہ میں اپنے رب کی ثناء کروں پھر یہ دعا کی:

اللھم لک الحمد کلہ اللھم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لما اضللت ولا مضل لما ھدیت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقارب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللھم ابسط علینا من برکاتک ورحمتک وفضلک ورزقک اللھم انی اسالک النعیم المقیم الذی لایحول ولا یزول اللھم نی اسالک النعیم یوم العیلۃ و الامن یوم الخوف اللھم عائذ بک من شر ما اعطیتنا ومن شر ما منعت منا اللھم حبب الینا الایمان وزینہ فی قلوبنا و کرہ الینا الکفر والفسوق واجعلنا من الراشدین اللھم توفنا مسلمین واحینا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اللھم قاتل الکفرۃ الذین یکذبون رسلک ویصدون عن سبیلک واجعل علیھم رجزک وعذابک اللھم قاتل الکفرۃ الذین اوتوا الکتاب الہ الحق.

ترجمہ: ۔۔۔۔۔ یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یا اللہ تیرے فراخی کو تنگی میں کوئی نہیں تبدیل کرسکتا اور تیری دی ہوئی تنگی کو کوئی فراخی میں نہیں تبدیل کرسکتا جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا تیرے عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس چیز کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا جس چیز کو تو دور کردے اسے کوئی قریب نہیں کرسکتا اور جس چیز کو تو قریب کرے اسے کوئی دور نہیں کرسکتا یا اللہ اپنی برکتیں ہمیں عطا فرما۔ اپنی رحمت فضل اور رزق سے ہمیں نواز یا اللہ میں تجھ سے دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی تبدیل نہیں ہوتیں اور جن پر کبھی زوال نہیں آتا یا اللہ کم مائیگی کے دن میں تجھ سے نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور خوف کے دن امن کا خواستگار ہوں یا اللہ تو جو کچھ ہمیں عطا کرے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو ہم سے روک دے اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ ایمان ہمیں محبوب بنادے اور ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین فرما، کفر کو ناپسندیدہ کردے فسوق سے ہمیں دور رکھ اور ہمیں رشد و ہدایت پانے والوں میں سے بنادے یا اللہ! ہمیں مسلمانوں کی موت عطا فرما۔ ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور صالحین کے ساتھ شامل کردے دراں حالیکہ ہم پشیمان نہ ہوں اور آزمائشوں میں نہ ڈالے جائیں۔ یا اللہ کافروں کا صفایا کردے جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں کافروں پر اپنا عذاب نازل فرما یا اللہ ان کافروں کو قتل کردے جنہیں کتاب دی گئی اے معبود برحق۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب والنسائی والطبرانی والبغوی والباوردی وابو نعیم فی الحلیۃ والحاکم وتعقب البیھقی

غزوۂ خندق

۳۰۰۷۷ ... "مسند عمر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں غزوۂ خندق کے موقع پر گھر سے نکلی اور لوگوں کے پیچھے پیچھے ہو لی تو ایک باغیچے میں داخل ہوئی وہاں باغیچے میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے کوئی آزمائش پیش آ جائے یا تم کسی مشکل میں پڑ جاؤ تم کس لئے یہاں آئے ہو بخدا عمر رضی اللہ عنہ مجھے برابر ملامت کرتے رہے حتی کہ میں نے چاہا کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں چھپ جاؤں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر! تم نے بہت باتیں کر دیں بچنا کہاں ہے اور جنگ سے بھاگنا کہاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن ظہر کی نماز پڑھی اور عصر کی نماز نہ پڑھ سکے حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔ رواہ المخلص فی حدیثہ

خندق کے موقع پر رجزیہ اشعار

۳۰۰۷۹ ... مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ بذات خود (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر) خندق سے مٹی نکال رہے تھے حتی کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹے پڑے تھے آپ ﷺ زبان مبارک سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے یہ رجزیہ اشعار پڑھتے رہے۔

اللھم لولا انت ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

ان الاولی قد بغوا علینا وان ارادوا فتنۃ ابینا

یا اللہ اگر تیری توفیق نہ ہوتی تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ہم پر سکون اور اطمینان نازل فرما اور لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھ ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی ہے اور جب بھی ہمیں کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھی ان کی بات قبول نہیں کرتے۔

۳۰۰۸۰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا خندق میں ایک جگہ بھاری چٹان آ گئی جو ہم سے نہیں ٹوٹ رہی تھی اور کدال بھی کام نہیں کر رہی تھی ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ تشریف لائے جب آپ نے چٹان دیکھی اپنی چادر نیچے رکھی اور ہتھوڑا اٹھایا پھر بسم اللہ پڑھ کر ہتھوڑا مارا چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا اور آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں نے شام کے سرخ محلات دیکھ لیے پھر آپ نے دوسری بار ہتھوڑا مارا چٹان دوسرا تہائی ٹوٹ گیا آپ نے ایک بار پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں مدائن کے سفید محلات دیکھ رہا ہوں آپ نے پھر تیسری بار ہتھوڑا مارا اور بسم اللہ پڑھی چٹان کا باقی حصہ بھی ٹوٹ گیا آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں یہاں اس جگہ سے صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی المتفق والمفترق

۳۰۰۸۱ ... "مسند ثعلبۃ بن عبدالرحمن انصاری" حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے چادر پہنائی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کر کے واپس کیا اور انھیں شکست دی رسول کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی عزت میں کون اشعار کہے گا؟ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کہوں گا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میں کہوں گا فرمایا تم اچھے اشعار کہہ لیتے ہو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ

کہتے ہیں ابخدا! اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کرنے کی تاکید نہ کی ہوتی میں ابوسفیان پر تیروں کی بارش کر دیتا چونکہ وہ میرے بہت قریب کھڑا تھا چنانچہ قریش رسوا ہو کر چل دیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس لوٹ آیا اور ساری کارگزاری آپ کے گوش گزار کی آپ کارگزاری سن کر ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔ رواہ ابو داؤد وابن عساکر

۳۰۰۸۵ ۔۔۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا مشرکین نے ہمیں نماز عصر سے مشغول رکھا چنانچہ آپ نے تا غروب آفتاب نماز نہ پڑھی اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ البیہقی فی عذاب القبر

۳۰۰۸۶ ۔۔۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غزوہ احزاب سے واپس لوٹے اپنی زرہ اتاری پتھروں سے استنجا کیا اور پھر غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر وقال رجالہ ثقات والحدیث غریب

۳۰۰۸۷ ۔۔۔ ”مسند رافع بن خدیج“ حضرمز بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر سب سے اچھا قلعہ بنی حارثہ کا قلعہ تھا نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو اسی قلعہ میں محفوظ کیا اور عورتوں کو تاکید کر دی کہ اگر کوئی شخص تمہارے اوپر حملہ آور ہو تو تلواروں سے اس کی خبر لو چنانچہ نبھان نامی شخص جو بنی نجاش سے تھا گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ کے عین نیچے آ کھڑا ہوا اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا ایک بہترین شخص کی طرف نیچے اترو عورتوں نے قلعے کے اوپر سے تلواریں لہرائیں جنہیں مسلمانوں نے دیکھ لیا مسلمانوں کی ایک جماعت خبر لینے قلعے کی طرف دوڑ پڑی ان میں بنی حارثہ کا ایک شخص ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بھی تھا اس نے مشرک سے کہا سامنے آ کر مقابلہ کر۔ چنانچہ ظہیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کی گردن اڑا دی پھر سر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۸ ۔۔۔ ہرمز بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق میں شرکت کرنے کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے ایک چادر بھی اوڑھائی۔

رواہ ابن عساکر وفیہ یعقوب بن محمد الزھری ضعیف

۳۰۰۸۹ ۔۔۔ ابن جہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بیٹے نے کہا (ابن جہاد رضی اللہ عنہ کو شرف صحبت حاصل ہے) اے ابا جان! آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اگر میں آپ ﷺ کو دیکھ لیتا آپ کے ساتھ ایسا اور ایسا برتاؤ کرتا ابن جہاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اصلاح کرتے رہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: جو شخص مشرکین کی خبر لائے گا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا چنانچہ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ اٹھا چونکہ بھوک اور سردی نے لوگوں کو نہایت کسمپرسی کے عالم میں دھکیل دیا تھا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں صرف اس خوف سے نہیں اٹھا کہ ممکن ہے میں آپ کے پاس مشرکین کی خبر نہ لا سکوں آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۹۰ ۔۔۔ واقدی ابن ابی عباس بن سہل عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے ہتھوڑا لیا اور پتھر پر ضرب لگائی آپ ﷺ کی ضرب سے پتھر کی کھوکھلی آواز آئی آپ ہنس پڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایک قوم سے ہنسا ہوں جس کا تعلق مشرق سے ہے اسے جنت کی طرف زنجیروں میں جکڑ کر لایا جا رہا ہے جبکہ وہ جنت میں نہیں جانا چاہتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۹۱ ۔۔۔ ”مسند ابی سعید“ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دوران ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں سے روک دیے گئے پھر ہماری کفایت کر دی گئی چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے: وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا ”اللہ تعالیٰ مومنین کی طرف سے جنگ کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر نماز قائم کی پہلے ظہر کی نماز پڑھی جس طرح کہ اس سے پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی جس

رکھی ہے کہ تجھ سے جو شخص بھی تین چیزوں کا مطالبہ کرے گا تو اسے ضرور پورا کرے گا سو میں تجھ سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتا ہوں، عمرو نے استفسار کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ تو کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمد رسول اللّٰہ کی گواہی دے دے عمرو نے کہا: مجھے تیری رسوائی کا اختیار نہیں چاہیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر واپس چلے جاؤ نہ ہمارے خلاف رہو اور نہ ہمارے ساتھ عمرو نے کہا: میں نے منت مان رکھی تھی کہ میں حمزہ کو قتل کروں گا لیکن وحشی مجھ پر سبقت لے گیا میں نے پھر منت مانی ہے کہ میں محمد کو قتل کروں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر نیچے اترو عمرو گھوڑے سے نیچے اترا پھر دونوں کی تلواریں کوندنے لگیں تا ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کردیا۔ رواہ المحاملی فی امالیہ

۳۰۱۰۷ ـــ مہلب بن ابی صفرہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو خدشہ ہوا کہ ابوسفیان شب خون نہ مارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تمہارے اوپر شب خون مارا جائے اور تم کا ورد کرو تو مشرکین کی مدد نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

غزوہ بنی قریظہ

۳۰۱۰۸ ـــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوہ خندق سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اسلحہ اتارا اور غسل کیا آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے جبکہ ان کا سر غبار سے اٹا پڑا تھا فرمایا: آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے بخدا! میں نے اسلحہ نہیں اتارا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب کس طرف حکم ہے؟ جبرئیل امین نے فرمایا: اب اس طرف کا ارادہ ہے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا چنانچہ اس وقت رسول کریم ﷺ بنی قریظہ کی طرف چل پڑے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۰۹ ـــ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اپنے قلعہ سے نیچے اترے رسول کریم ﷺ نے ان کی تین سو آدمی تہ تیغ کیے اور جو باقی بچے ان سے فرمایا: سرزمین محشر کی طرف چلے جاؤ ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں یعنی شام کی طرف چنانچہ آپ نے انھیں شام کی طرف چلتا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۰ ـــ شعبی کی روایت ہے کہ اہل قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو پر تیر مارا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! مجھے اسوقت تک موت نہ دے جب تک مجھے ان (قریظہ) سے تشفی نہ ہو جائے چنانچہ بنوقریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق قلعوں سے نیچے اترے آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۱۱ ـــ عروہ کی روایت ہے کہ بنوقریظہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اترے چنانچہ انھوں نے فیصلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں عروہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۱۲ ـــ عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر ایک یہودی نے مقابلہ کے لیے للکارا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! اگر (میرا بیٹا) زبیر مارا جائے مجھے اس پر ازحد دکھ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو بھی غالب ہوا وہ دوسرے کو قتل کر دے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ یہودی پر غالب ہو گئے اور اسے قتل کر دیا اسکا ساز وسامان رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام کے طور پر دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۳ ـــ عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خوات بن جبیر کو بنی قریظہ کی طرف گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا اس گھوڑے کا نام "جناح" تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

٣٠١٢٥ ”مسند جریر بجلی“ جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام غمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو قریش کی طرف سے خبر ملی کہ انہوں نے خالد بن ولید کی کمان میں کچھ شہسوار رسول اللہ ﷺ کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے بھیجے، رسول کریم ﷺ نے ان سے منہ پھیرنا اچھا نہ سمجھا آپ ﷺ ان پر رحم دل تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کون شخص ہے جو متبادل راستے میں ہماری راہنمائی کرے گا؟ میں نے عرض کیا میرا باپ آپ پر فدا ہو اس کام کے لیے میں تیار ہوں۔ چنانچہ ہم نے یہ راستہ چھوڑ دیا اور متبادل راستے پر چلتے ہوئے ہم حدیبیہ آن پہنچے حدیبیہ ایک کنواں ہے اس میں آپ ﷺ نے ایک یا دو تیر ڈالے پھر کنویں میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا حتی کہ پانی اتنا اوپر آ گیا کہ اگر ہم چاہتے چلو بھر لیتے۔ رواہ الطبرانی

٣٠١٢٦ ناجیہ بن جندب کی روایت ہے کہ جب ہم مقام غمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو خبر پہنچی کہ قریش نے خالد بن ولید کی کمان میں گھوڑ سواروں کا لشکر روانہ کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی راہ میں رکاوٹ بنانے کے لیے بھیجا آپ ﷺ نے ان کے مد مقابل ہونا اچھا نہ سمجھا آپ کو ان پر رحم بھی آ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کون شخص ہمیں متبادل راستے پر لے جائے گا؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کام کے لیے میں تیار ہوں چنانچہ میں لشکر کو متبادل راستے پر لے کر چلا اور یوں ہم راستہ طے کرتے ہوئے حدیبیہ پہنچے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر کنویں میں ڈالے پھر اس میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا اگر ہم چاہتے اپنے پیالے بھر لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابو نعیم

٣٠١٢٧ ”رفاعہ بن عرابہ جہنی“ کی روایت ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مقام کدید پہنچے تو کچھ لوگ آپ ﷺ سے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت چاہنے لگے آپ ﷺ انہیں اجازت دیتے رہے اور فرمایا: اس درخت کا کیا حال ہے جو اللہ کے رسول کے قریب ہے وہ تم سے منہ حالی ہے اس کے بعد ہم نے جسے بھی دیکھا وہ رو رہا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی آپ سے اجازت چاہے وہ بے وقوف ہے پھر رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قسم کھاتا ہوں، آپ جب قسم اٹھاتے یوں کہتے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے تم میں سے جو شخص بھی دولت ایمان سے سرفراز ہوا پھر راہ راست پر رہے جنت میں جائے گا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں اس وقت تک نہیں داخل ہو گے جب تک تم جنت کا حق نہیں ادا کرو گے یہی حال تمہاری بیویوں اور اولاد کا ہے پھر جب نصف رات یا تہائی رات گذر جاتی فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے اور کہتا ہے: مجھ سے جو شخص بھی مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں، جو بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جو کوئی مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اس کی بخشش کرتا ہوں حتی کہ طلوع فجر ہو جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والطیالسی و ابن خزیمۃ و ابن حبان والطبرانی

٣٠١٢٨ ”مسند سلمۃ بن الاکوع“ ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے آپ ﷺ نے سو اونٹوں کا نحر (ذبح) کیا ہم تعداد میں سترہ سو (۱۷۰۰) تھے ہمارے پاس اسلحہ اور گھوڑے بھی تھے آپ ﷺ کے اونٹوں میں ابوجہل کے اونٹ بھی تھے آپ حدیبیہ جا اترے وہیں قریش نے صلح کی کیونکہ یہی جگہ ہدیوں کے ذبح کرنے کا مقام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

٣٠١٢٩ ایاس بن سلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبدالعزی اور مکرز بن حفص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ آپ سے صلح کریں جب رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سہیل بھی ہے تو فرمایا: مشرکین نے تمہارے معاملے کو آسان کر دیا ہے تمہارے پاس رشتہ داری کا واسطہ لے کر صلح کرنے آئے ہیں لہٰذا قربانی کے اونٹوں کو ہانکو اور زور زور سے تلبیہ کہو شاید یوں ان کے دل نرم ہو جائیں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تلبیہ کہا جس سے مقامات کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور صلح کی درخواست کی چنانچہ لوگ اسی معاملے میں مصروف تھے کہ مسلمانوں میں بھی کچھ مشرکین تھے اور مشرکین میں بھی کچھ مسلمان تھے ابوسفیان نے معاہدہ توڑ دیا یکدم دیکھتے ہیں کہ وادی جھگڑوں اور اسلحہ سے اٹی پڑی ہے سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چھ مشرکین کو ہانکتے ہوئے لے آیا جو کہ صلح کی خاطر آئے تھے وہ اپنے نفع نقصان سے بے پرواہ تھے میں انہیں ہانکتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا

آپ ﷺ نے ان سے سارا سامان چھین لیا اور انہیں قتل نہ کیا بلکہ معاف کر دیا، پھر ابن زنیم کو مشرکین نے پیچھے سے مسلمانوں کو تیر مارا نے ان سے قبضے میں ایک مسلمان بھی نہ چھوڑا پھر قریش نے سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبدالعزیٰ کو صلح کے لیے بھیجا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو صلح کے لیے بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صلح نامہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ساتھ صلح کی ہے جانبین شرائط پر کہ دھوکا دہی اور چوری چکاری نہیں ہوگی یہ کہ محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا تجارت کی غرض سے مکہ آئے وہ امن میں ہوگا اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہوگا قریش میں سے کوئی شخص اگر مصر یا شام جاتے ہوئے مدینہ سے گزرے اور وہ تجارت کے لیے جا رہا ہو وہ امن میں ہوگا اور اس کی جان اور مال محفوظ ہوگا یہ کہ قریش میں سے کوئی شخص اگر محمد کے پاس چلا جائے اسے واپس کیا جائے گا اور محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص قریش کے پاس آ جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا یہ شرط پر مسلمانوں کا غصہ دوبالا ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے جو شخص قریش کے پاس چلا جائے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے اور ان میں سے جو شخص ہمارے پاس آ جائے ہم اسے واپس کر دیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب اور نمایاں کرنا چاہتا ہے تحریر صلح نامہ میں یہ شرط بھی رکھی گئی کہ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور اسی مہینے میں آئیں ہمارے پاس گھوڑوں پر سوار اور مسلح ہو کر نہ آئیں البتہ مسافر جتنا سامان ساتھ رکھ سکتے ہیں تین دن تک رہیں پھر واپس چلے جائیں یہ کہ ہمارے اونٹوں کے لیے بھی جگہ ہو جو ہمارے پاس تھا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم اونٹوں کو ہانکتے ہیں تم انہیں آگے سے واپس کرنا چاہتے ہو۔

۳۰۱۵۰ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو یا تیرہ سو تھی اس دن قبیلہ اسلم تعداد میں کا آٹھواں حصہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابو نعیم فی المعرفۃ

۳۰۱۵۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صلح کی ان میں سے ایک سہیل بن عمرو بھی تھا نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے جو ہم جانتے ہیں وہی لکھو "باسمک اللہم" آپ ﷺ نے فرمایا لکھو: محمد رسول اللہ کی جانب سے قریش نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو آپ کی اتباع کر لیتے البتہ اس کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھو، آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو محمد بن عبداللہ، قریش نے نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی کہ آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور جو شخص ہم میں سے آپ کے پاس چلا جائے گا آپ اسے واپس کرنے کے پابند ہوں گے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم یہ شرط بھی لکھ دیں؟ فرمایا: جی ہاں ہم میں سے جو شخص ان کے پاس چلا جائے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکال دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

مراسیل عروہ

۳۰۱۵۲ عروہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ حدیبیہ اترے قریش میں کھلبلی مچ گئی رسول اللہ کریم ﷺ نے کسی آدمی کو بطور ایلچی بھیجنا چاہا آپ نے اس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تاکہ انہیں بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں قریش پر لعنت بھیجتا ہوں بنی کعب کا کوئی شخص مکہ میں نہیں جو مجھے اذیت پہنچانے پر غصہ ہو آپ عثمان کو بھیج دیں چونکہ مکہ میں ان کے رشتہ دار ہیں وہ سفارت اچھی طرح سے کریں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں قریش کی طرف بھیجا اور فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں نیز انہیں اسلام کی دعوت دو اور مکہ میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس جاؤ انہیں بشارت دو کہ فتح عنقریب نصیب ہونے والی ہے انہیں خبر دو کہ اللہ تعالیٰ عنقریب دین حق کو غالب کر دے گا حتیٰ کہ یہاں اسلام کا نام لیوا کوئی شخص نہیں چھپے گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رخصت ہوئے اور مقام بلدح میں قریش کے پاس سے گزرے قریش نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ آپ رضی

اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں دعوت اسلام دوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں نیز میں تمہیں یہ خبر دینے آیا ہوں کہ ہم لوگ کسی شخص سے جنگ کرنے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں قریش نے کہا ہم نے تمہاری بات سن لی اپنا کام کرو اسی دوران ابان بن سعید بن العاص کھڑا ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اپنے گھوڑے پر زین درست کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار کیا آپ رضی اللہ عنہ کو پناہ دی اور خود ان کے پیچھے سوار ہو گیا حتیٰ کہ مکہ آن پہنچے پھر قریش نے بدیل بن ورقا خزاعی اور بنی کنانہ کے ایک شخص کو بھیجا پھر عروہ بن مسعود ثقفی آیا (پھر پوری حدیث ذکر کی) پھر عروہ قریش کے پاس آیا اور کہا: محمد اور اس کے ساتھی عمرہ کے لیے آئے ہیں لہٰذا انھیں بیت اللہ میں عمرہ کے لیے جانے دو پھر قریش نے سہیل بن عمرو حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص کو صلح کے لیے بھیجا انھوں نے آ کر رسول کریم ﷺ کو صلح اور معاہدہ کی دعوت دی جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور مشرکین کے پاس جو مسلمان تھے وہ بھی صلح کے انتظار میں تھے اسی اثناء میں فریقین میں سے کسی شخص نے دوسرے فریق کو تیر مارا اور یوں جنگ چھڑ گئی فریقین ایک دوسرے پر تیر اور پتھر برسانے لگے چنانچہ فریقین نے ایک دوسرے کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا مسلمانوں نے سہیل بن عمرو اور ان کے ساتھیوں کو روک لیا اور مشرکین نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو (مرنے کی) بیعت کے لیے بلایا ایک منادی نے اعلان کیا کہ جبرئیل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہیں اور آپ کو بیعت کا حکم دیا ہے لہٰذا اللہ کا نام لے کر نکلو اور بیعت کرو مسلمان دوڑ دوڑ کر بیعت کے لیے لپک پڑے جبکہ رسول کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس شرط پر بیعت کی کہ بھاگیں گے نہیں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو مرعوب کیا اور انھوں نے جن مسلمانوں کو گرفتار کر لیا تھا انھیں چھوڑ دیا اور صلح اور معاہدہ کی دعوت دے گئے۔

مسلمان کہنے لگے جبکہ وہ حدیبیہ میں تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے واپس لوٹنے سے پہلے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی طرف ہم سے نکل کر جا پہنچے ہیں انھوں نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہوگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرا گمان نہیں کہ عثمان نے بیت اللہ کا طواف کیا ہو اور ہم یہاں محصور ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انھیں طواف کرنے میں کیا مانع ہے حالانکہ وہ بیت اللہ تک پہنچ گئے ہیں فرمایا: میرا گمان ہے کہ وہ طواف نہیں کرے گا تاوقتیکہ ہم سب مل کر طواف نہ کر لیں چنانچہ جب عثمان رضی اللہ عنہ واپس لوٹے مسلمانوں نے کہا: اے ابو عبد اللہ کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم لوگ بدگمانی کا شکار ہوئے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ایک سال تک مکہ میں قیام کئے رہوں رسول اللہ ﷺ کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہیں کروں گا حالانکہ مجھے قریش نے طواف کی دعوت دی تھی میں نے طواف کرنے سے انکار کر دیا مسلمانوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہم سے زیادہ حسن ظن رکھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر وابن ابی شیبۃ

٣٠١٥٣ ابو اسامہ حسن اپنے والد عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ حدیبیہ کی طرف نکل پڑے صلح حدیبیہ کا واقعہ شوال کے مہینے میں رونما ہوا چنانچہ جب آپ ﷺ عسفان پہنچے تو آپ کو بنی کعب کا ایک شخص ملا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے قریش کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انھوں نے اپنے تمام ہمنواؤں کو آپ کے خلاف جمع کر لیے ہیں اور انھیں دشت میں بلا کر کھانا کھلایا جاتا ہے اور آپ کو بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں جب رسول کریم ﷺ عسفان میں نمودار ہوئے تو آپ ﷺ کی قریش کے گھوڑے سے مڈبھیڑ ہوگئی اس کی کمان خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھی آپ نے خالد بن ولید کی خبر پاتے ہی راستہ تبدیل کر دیا حتیٰ کہ مقام بلدح پر پہنچے اور یہاں آ کر لوگوں سے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: امابعد! قریش نے تمہارے خلاف لشکر جمع کر لیے ہیں اور تمہیں بیت اللہ کے پاس جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ تم لوگ جو بہتر سمجھتے ہو مجھے مشورہ دو تم ان کی سرکوبی کرنا چاہتے ہو یا ان قبائل کی جنھوں نے ان کی معاونت کی ہے کی عورتوں اور بچوں پر حملہ کرنا چاہتے ہو یوں قریش اور ان کے معاونین شکست خوردہ ہو جائیں گے اگر وہ ہمارا پیچھا کریں گے تو ہم ان سے نمٹ لیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں ذلیل کرے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ مکہ کی طرف جانا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو غلبہ عطا کرے گا جبکہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! بخدا ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ انھوں نے اپنے نبی سے کہا تھا تم

مرالظہران پہنچے حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا افسوس ہے قریش پر اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ مکہ میں بزور (غلبہ پا کر) داخل ہوئے تو
قریش پر ہلاکت آ جائے گی میں نے رسول کریم ﷺ کا خچر پکڑا اور اس پر سوار ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب والی اور قریش کو تلاش کر کے لے آؤ
تاکہ اسے قریش کے پاس بھیجوں اور وہ آپ ﷺ سے آ کر ملاقات کریں قبل اس کے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں بزور داخل ہوں عباس رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں بخدا میں جھاڑیوں میں گھوم پھر کر کسی انسان کو واسطہ بنا رہا تھا کہ میں نے باتوں کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: بخدا میں نے رات کو جتنی
آگ جلتی دیکھی ہے بدیل بن ورقاء نے کہا: یہ قبیلہ خزاعہ ہے ابوسفیان نے کہا: خزاعہ کی تعداد بہت تھوڑی ہے انہیں اتنی زیادہ جگہوں میں آگ
جلانے کی ہمت کیسے ہوئی اچانک میں دیکھتا ہوں کہ ابوسفیان ہے میں نے آواز دی اے ابوحنظلہ! اس نے جواب دیا: جی ہاں اے ابوالفضل! اس
نے میری آواز پہچان لی اور کہا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: تیری ہلاکت ہو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور ان کے
ساتھ دس ہزار کا لشکر ہے ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ فدا ہوں کوئی حیلہ ہو سکتا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ خچر میرے پیچھے سوار ہو
جاؤ میں تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا ورنہ بصورت دیگر تو تجھے پکڑ لیا گیا تو قتل سے کم تیری سزا نہیں ہوگی ابوسفیان نے کہا: بخدا
میری بھی یہی رائے ہے چنانچہ بدیل اور حکیم واپس لوٹ گئے۔ ابوسفیان میرے پیچھے بیٹھا میں اسے لے کر چل پڑا جب بھی مسلمانوں کی کسی
آگ کے پاس سے گزرتے مسلمان پوچھتے یہ کون ہے؟ جب مجھے دیکھتے کہتے یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں حتیٰ کہ میں عمر بن خطاب کی جلائی ہوئی
آگ کے پاس سے گزرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں عباس ہوں عمر رضی اللہ عنہ
نے جو غور سے دیکھا تو میرے پیچھے ابوسفیان کو بیٹھے دیکھا اور کہا: بخدا یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے الحمد للہ بغیر کسی عہد اور قرار کے ہاتھ
آ گیا پھر کیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت لی اور میرے پیچھے ہو لئے چنانچہ میں نے خچر کو چابک رسید کیا تاکہ ان سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کے
پاس پہنچ جاؤں عمر رضی اللہ عنہ میرے پیچھے تھے جونہی آپ ﷺ کے پاس پہنچے کہا: یا رسول اللہ! یہ رہا اللہ اور اس کے رسول کا دشمن بغیر کسی عہد و پیمان
کے میرے ہاتھ لگ گیا ہے مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اسے پناہ
دے چکا ہوں پھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہا جب عمر رضی اللہ عنہ نے زیادہ ہی اصرار کیا میں نے کہا: اے عمر! رک جاؤ اگر کوئی شخص بنی عدی
بن کعب سے ہوتا تم یہ بات نہ کہتے تاہم یہ بنی عبد مناف میں سے ہے تب تمہیں جرات ہو رہی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالفضل!
چھوڑو بخدا تمہارا اسلام مجھے خطاب کے کسی بیٹے کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے لے چلو میں نے
اسے پناہ دے دی میں نے اسے تمہاری وجہ سے پناہ دی ہے لہٰذا اسے اپنے ہاں رات بسر کراؤ اور صبح کو دوبارہ میرے پاس لاؤ۔

صبح ہوتے ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے جونہی ابوسفیان کو دیکھا فرمایا:
افسوس ہے اے ابوسفیان! لا الہ الا اللہ کے اقرار کا ابھی وقت نہیں آیا؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نہایت ہی حلیم اور
کریم اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے ہیں خدا کی قسم اگر اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہوتا تو آج ہمارے کچھ کام آتا اور آپ کے مقابلہ میں میں
اس سے مدد چاہتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افسوس اے ابوسفیان! کیا تیرے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تجھے اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرے؟ ابو
سفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بیشک آپ نہایت حلیم و کریم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ابھی تک میرا جی کر
سے ہیں ابھی تک مجھے اس میں کچھ تردد ہے تاہم آپ نے تسلی دی ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابوسفیان سے کہا: تیری بربادی ہو گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں بخدا
قتل کیے جانے سے قبل اس کا اقرار کر لو چنانچہ ابوسفیان نے کلمہ شہادت پڑھ لیا اور کہا: اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله عباس
رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ ابوسفیان صاحب جاہ اور صاحب شرف سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے لہٰذا آپ اس کے لیے
کوئی امتیازی شان عطا کریں جو اس کے لیے باعث عزت و افتخار ہو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گا وہ امن میں ہو گا اور جو
شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا وہ بھی امن میں ہو گا پھر آپ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اسے لے کر گھاٹی میں سر راہ کھڑے ہو جائیں
تاکہ یہ اسلامی لشکر کی شان و شوکت دیکھ سکے چنانچہ جب میں ابوسفیان کو لے کر گھاٹی میں اور تنگ جگہ گزرا ابوسفیان نے کہا اے بنی ہاشم کیا تم سے دھوکا

کرو گے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جو لوگ نبوت سے سرفراز ہوتے ہیں وہ دھوکا نہیں کرتے البتہ مجھے تم سے ایک حاجت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اگر ایسی کوئی بات تھی تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم اس راستے سے گزرتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا اتنے میں قبائل اپنے قائدین کے ساتھ اور مختلف لشکر اپنے جھنڈوں کے ساتھ اُمڈ پڑے۔

سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ہزار کے لگ بھگ کا دستہ لے کر گزرے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بنی سلیم پر کمان کر رہے تھے ان کا ایک جھنڈا حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا حضرت خفاف بن ندبہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا تیسرا جھنڈا حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا ابوسفیان نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ خالد بن ولید ہے ابوسفیان نے کہا: یہ لڑکا؟ فرمایا: جی ہاں۔ جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ان کے دستے نے تین مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کیا پھر آگے چل پڑے پھر ان کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ پانچ سو کا دستہ لے کر گزرے ان میں مہاجرین اور مضافات کے لوگ شامل تھے ان کے پاس سیاہ رنگ کا جھنڈا تھا جب ابوسفیان کے پاس سے دستہ گزرنے لگا تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زبیر بن عوام ہے ابوسفیان نے کہا: یہ تمہارا بھانجا ہے؟ فرمایا: جی ہاں پھر قبیلہ غفار کا دستہ گزرا اور یہ آٹھ سو افراد تھے ان کا جھنڈا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا اور پھر آگے نکل گیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ بنو غفار ہیں ابوسفیان نے کہا: مجھے ان سے کیا غرض۔ پھر قبیلہ اسلم گزرا یہ دستہ چار سو نفوس پر مشتمل تھا ان کے پاس دو جھنڈے تھے ایک جھنڈا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا اور دوسرا ناجیہ بن اعجم رضی اللہ عنہ نے جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ اسلم ہے ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل مجھے قبیلہ اسلم سے کیا غرض میری ان کے ساتھ کوئی کھنڈت نہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسلمان لوگ ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ پھر بنو کعب کا پانچ سو افراد کا دستہ گزرا ان کا جھنڈا بشر بن شیبان نے اٹھا رکھا تھا پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ بنو کعب بن عمرو ہیں کہا: جی ہاں یہ محمد کے حلیف لوگ ہیں جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر مزینہ کا دستہ گزرا یہ دستہ ایک ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا ان کے پاس تین جھنڈے تھے اور سو کے لگ بھگ گھوڑے تھے ایک جھنڈا نعمان بن مقرن نے دوسرا بلال بن حارث نے اور تیسرا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نے اٹھا رکھا تھا جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی نعرہ تکبیر لگایا پوچھا: یہ کون لوگ ہیں فرمایا: یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل مجھے مزینہ سے کیا غرض، یہ اپنا پورا جتھا لے آچکے ہیں پھر جہینہ کا دستہ گزرا جو آٹھ سو نفوس پر مشتمل تھا ان میں چار جھنڈے تھے ایک جھنڈا ابوزرعہ معبد بن خالد کے پاس تھا دوسرا سوید بن صخر کے پاس تیسرا رافع بن مکیث کے پاس چوتھا عبداللہ بن بدر کے پاس جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی تین بار با آواز بلند نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر کنانہ بنو لیث، ضمرہ اور سعد بن بکر دو سو کے دستے میں گزرے ان کا جھنڈا حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے بالمقابل پہنچا اس نے بھی تین بار زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنو بکر ہیں ابوسفیان نے کہا: جی ہاں یہ نحوست والے لوگ ہیں انہی کی وجہ سے محمد نے ہمارے اوپر چڑھائی کی ہے۔

پھر ابوسفیان نے کہا: بخدا اس کے متعلق مجھ سے نہ مشورہ لیا گیا اور نہ ہی میں اسے ناپسند کرتا ہوں لیکن یہ ایک معاملہ ہے جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمہارے اوپر چڑھایا ہے اور تم بھی اسلام میں داخل ہوئے ہو۔

واقدی عبداللہ بن عامر ابو عمرو بن حماس سے مروی ہے کہ پھر بنو لیث گزرے ان کی تعداد دو سو پچاس (۲۵۰) تھی ان کا جھنڈا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا: ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنو لیث ہیں پھر قبیلہ اشجع گزرا یہ آخری دستہ تھا اس میں تین سو نفوس شامل تھے ان کا جھنڈا معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا دوسرا جھنڈا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ابوسفیان نے کہا: یہ لوگ محمد ﷺ کے عرب بھر میں سب سے زیادہ مخالف تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اسلام ڈال دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ابوسفیان نے کہا: ابھی تک محمد ﷺ میں

آپ نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اگر تم اس دستہ کو دیکھو جس میں محمد ﷺ ہیں تو تم ایسے گھوڑے اور بے مثال مردوں کو دیکھو گے جن کی طاقت کی مثال نہیں ملتی ابوسفیان نے کہا میرا خیال ہے کہ یہ طاقت کسی کے بس کی نہیں۔ جب رسول کریم ﷺ کا دستہ نمودار ہوا تو یوں لگا جیسے ٹوٹتی ہوئی بجلیاں ہیں۔ گھوڑے غبار اڑاتے ہوئے چلے آرہے تھے چنانچہ جو شخص بھی گزرا ابوسفیان کہتا محمد نہیں گزرے؟ عباس رضی اللہ عنہ کہتے نہیں حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنی قصواء اونٹنی پر سوار تشریف لائے آپ کے ایک طرف ابوبکر اور دوسری طرف اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما تھے آپ ﷺ ان دونوں سے باتیں کررہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ہیں رسول اللہ ان کے دستہ میں مہاجرین وانصار ہیں یہ سبز پوش دستہ ہے اور لوہے کی دیوار کی مانند ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی دستے میں تھے انہوں نے زرہ پہن رکھی تھی اور بلند آواز سے باتیں کررہے تھے ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل یہ باتیں کون کررہا ہے؟ جواب دیا یہ عمر بن خطاب ہیں ابوسفیان نے کہا: عدی کی شان وشوکت بڑھ گئی ہے بلاذلت ان کا قبیلہ قلیل اور بے مقام ہے یہ سن کر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بلندی عطا کرتا ہے عمر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام نے عزت وشوکت عطا کی ہے۔ اس دستے میں دو ہزار زرہ پوش تھے رسول کریم ﷺ نے اپنا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا اور سعد رضی اللہ عنہ دستے کے آگے آگے چل رہے تھے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس سے گزرے آواز دی: اے ابوسفیان! آج کا دن لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں قتل وقتال حلال ہوگا۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل ورسوا کرے گا چنانچہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے ابوسفیان نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی قوم کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے؟ چونکہ سعد اور ان کے ساتھیوں کا یہی خیال ہے۔ آپ ﷺ نے بھی وہی حضرت سعد والی بات کہی کہ اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کے دن کعبہ میں قتل وقتال حلال ہے آج اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل ورسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا میں آپ کو اپنی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں آپ لوگوں میں سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں سعد پر اعتماد نہیں کہ قریش پر حملہ کردے گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوسفیان! آج کا دن رحمت ومہربانی کا دن ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا رسول کریم ﷺ نے پیغام بھیج کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کردیا اور جھنڈا ان سے لے کر حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا جب سعد رضی اللہ عنہ کو جھنڈا واپس کرنے کا حکم ملا آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد سے انکار کردیا اور کہا میں جھنڈا تب واپس کروں گا جب میں کوئی نشانی دیکھوں گا۔ تاہم رسول اللہ ﷺ نے اپنا عمامہ بھیجا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عمامہ دیکھ کر جھنڈا اپنے بیٹے قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۵ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ والے سال رسول کریم ﷺ مرالظہران کے مقام پر پہنچے تو آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آئے ابوسفیان نے وہیں اسلام قبول کیا پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! ابوسفیان قوم کا سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے اگر آپ اسے کوئی ایسی چیز دے دیں جو اس کے لیے باعث فخر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجائے وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کردے گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۷۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے لیے تشریف لائے جبکہ رمضان کے دس دن گزر چکے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

آپ علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا

۳۰۱۷۷ ... صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ گویا جب بھی رسول کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں چنانچہ آپ کعبہ سے باہر تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں کبوتر کی شکل کی ایک مورت تھی جو لکڑی کی بنی ہوئی تھی آپ نے باہر آکر مورت کو توڑ دیا اور پھینک دی۔ رواہ ابن عساکر

چونکہ آپ خود رسول اللہ ﷺ سے عزرآپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آگاہ کر دیا تھا۔

۳۰۱۸۳ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ سے آٹھ ہزار یا دس ہزار کے لشکر جرار کے ہمراہ نکلے تھے؟ ان میں دو ہزار اہل مکہ بھی شامل تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کعبہ کی چھت پر اذان

۳۰۱۸۴ عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے اوپر کھڑے ہو کر اذان دی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۸۵ عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ کیا جب آپ عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ کا نائب مقرر کیا اور انہیں حکم دیا کہ لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ اس سال جو شخص حج کرے گا وہ امن میں ہو گا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر طواف کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۸۶ عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں مال غنیمت تقسیم کیے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

أتجعل نهبي ونهب العبيد

بين عيينة والأقرع

وما كان حصن ولا حابس

يفوقان مرداس في المجمع

وقد كنت في الحرب ذا تدرء

فلم أعط شيئا ولم أمنع

وما كنت دون امرئ منهما

ومن تضع اليوم لا يرفع.

ترجمہ: ... کیا آپ میرے اور میرے غلام کی غنیمت کو ان غلاموں کے برابر قرار دیں گے جو عیینہ اور اقرع کے درمیان لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ حالانکہ معرکہ میں مرداس پر حصن کو فوقیت تھی اور نہ ہی حابس کو جب کہ جنگ میں قوت مدافعت والا بن کر بھی میں آگے بڑھ گیا اور نہ روکا گیا اور میں ان دونوں آدمیوں سے کم نہیں تھا لیکن جس شخص کا مرتبہ اور مقام گھٹا دیا گیا اس کا مقام پھر کبھی بلند نہیں ہو سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جاؤ اور اس کی زبان کاٹ دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہو کر نکل دیے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو بازیاں دینے لگے کہا: اے مسعر تو اسلام قبول کرنے کے بعد میری زبان کاٹی جائے گی یا رسول اللہ! محمد ﷺ ایسا کبھی نہیں کریں گا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو بازیاں دیتے دیکھا کہا: رسول اللہ ﷺ نے تو فی الواقع تمہاری زبان ہی کاٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ میں تمہیں عالیشان جوڑا دے کر تمہاری زبان بند کر دوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۸۷ مسند علی رضی اللہ عنہ مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے سب لوگوں کے لیے امن عام کا اعلان کیا ان چھ کے لیے فرمایا کہ انہیں قتل کر دو خواہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں وہ یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رہی بات عبداللہ بن خطل کی وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا چنانچہ اس کی طرف حضرت سعید بن حریث اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ لپکے تاہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ پیچھے تھے

آ رہا ہے کیا لہو ہی سو گیا موقع ملتے ہی مقیس نے بھاری پتھر اٹھا کر فہری کے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر کچل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا پھر مقیس واپس لوٹ آیا اور یہ اشعار کہے

شفى النفس ان قد بات بالقاع مسندا

تضرج ثوبيه دماء الاخادع

وكانت هموم النفس من قبل قتله

تلم فتحميني وطاء المضاجع

قتلت به فهرا وغرمت عقله

سراة بني النجار ارباب فارع

حللت به نذري وادركت ثؤرتي

وكنت الى الاوثان اول راجع

ترجمہ: ..... ایک شخص جو کھلی جگہ پر ٹیک لگا کر سو گیا تھا اسے قتل کر کے میرے نفس کو شفا ملی ہے جو کا رگ دونوں کے خون سے اس کے کپڑے آلودہ ہے حالانکہ اس کے قتل سے قبل میرے نفس نے نرم بستروں کو بھلا دیا تھا میں نے فہری کو قتل کیا ہے اور اس کی دیت بنی نجار کے سرداروں کو دینے کے لئے تیار ہوں اسے قتل کر کے میں نے اپنی نذر پوری کی ہے اور اپنا بدلہ لیا ہے اور اب میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جو بتوں کی پوجا کی طرف لوٹ رہا ہے۔

رہی بات ام سارہ کی وہ قریش کی آزاد کردہ باندی تھی وہ مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی کوئی حاجت بیان کی آپ نے اس کی حاجت پوری کی پھر اس عورت کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا تا کہ ان پر احسان کرے اور اہل مکہ ان کے اہل وعیال کی حفاظت کریں (خط میں فتح مکہ کی پیشگی خبر دی گئی تھی یا ایک راز تھا جسے وہ افشا کرنا چاہتا تھا) چنانچہ جبرئیل امین نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی تو آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس عورت کے پیچھے روانہ کیا ان دونوں حضرات نے ایک جگہ عورت کو روک لیا اور اس کی تلاشی لی اور بہت ٹٹولی لیکن عورت نے صاف انکار کر دیا دونوں حضرات واپس لوٹنے لگے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں خدا دوبارہ عورت پر جاؤ۔ اس کے پاس سے خط ضرور ملے گا۔ چنانچہ دونوں حضرات دوبارہ عورت کے پاس لوٹ آئے اور اپنی تلواریں ننگی کر کے اس کے پاس آئے اور کہا: یا تو ہمیں خط دے دو ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے پہلے عورت نے انکار کیا لیکن جب بس نہ چلا اس نے یہ شرط لگائی کہ میں اس شرط پر خط دوں گی کہ آپ یہ خط رسول اللہ ﷺ کو واپس نہیں کریں گے انہوں نے عورت کی یہ شرط منظور کر لی عورت نے اپنے بالوں کے گچھے سے خط نکال کر انہیں دیا پھر دونوں حضرات خط لے کر رسول اللہ کے پاس واپس لوٹ آئے اور خط آپ کو دیا آپ نے مرسل کو بلایا اور پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے صرف اس لیے یہ خط لکھا ہے کیونکہ میرے اہل وعیال وہیں ہیں میں نے چاہا اہل مکہ پر احسان کر دوں تا کہ وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء" الآیۃ: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا جب آپ مکہ میں داخل ہوئے خود اتار دیا آپ کو اطلاع کی گئی کہ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

کفار کو پناہ دینا

۳۰۱۴۲ ۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے ابو العاص بن ربیع کو پناہ دے دی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس پناہ کی اجازت مرحمت فرمائی اور ام ہانی بنت ابی طالب نے اپنے بھائی عقیل بن ابی طالب کو پناہ دے دی تھی آپ ﷺ نے اس پناہ کو بھی برقرار رکھا۔ رواہ ابن عساکر۔ ابن عساکر کہتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے چونکہ ام ہانی نے بنی مخزوم کے دو آدمیوں کو پناہ دی تھی۔

۳۰۱۴۳ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے، زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: جاؤ اور مقام روضہ خاخ تک پہنچو وہاں تمہیں کجاوہ میں بیٹھی ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لے آؤ چنانچہ ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے روضہ خاخ تک پہنچے ہمیں کجاوہ میں بیٹھی ایک عورت مل گئی ہم نے کہا: خط نکالو بولی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے چنانچہ دھمکی سنتے ہی عورت نے اپنے بالوں سے خط نکال دیا ہم نے خط لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے دیکھا گیا تو اس میں یہ مضمون مندرج تھا: حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے اہل مکہ کے مشرکین کی طرف، خط میں آپ ﷺ کے بعض امور کو افشاء کیا گیا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی نہ کیجئے میں قریش میں ملا ہوا تھا فی الواقع قریش سے میرا کوئی تعلق نہیں آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے اہل مکہ کے ساتھ کوئی نہ کوئی تعلقات ہیں جو ان کے اہل وعیال کی حفاظت کا سامان ہیں تاہم مکہ میں میرا کوئی تعلق نہیں، جب میرا ان سے کوئی خونی رشتہ نہیں میں نے چاہا ان پر کوئی احسان کر دوں تاکہ وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں میں نے یہ حرکت دین سے پھر جانے یا مرتد ہونے کی وجہ سے اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہو کر کی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے (اور کہا اس نے جھوٹ...) فرمایا یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں یہ منافق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق حاطب غزوہ بدر میں شریک ہو چکا ہے اے عمر تمہیں کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے نظر رحمت سے اہل بدر کو دیکھ کر فرما دیا ہے کہ جو چاہو کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

یاایہا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الایة

رواہ الحمیدی واحمد بن حنبل والعدنی وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابوعوانة وابو یعلی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابن مردویہ وابو نعیم والبیہقی معافی الدلائل

۳۰۱۴۴ ۔۔۔ (ایضاً) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا تو پوشیدہ طور پر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوا اور کسی کو خبر نہ ہونے دی، ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ لوگوں میں چہ میگوئی ہوئی کہ آپ حنین کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں چنانچہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا کہ رسول کریم ﷺ تم پر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی خبر کر دی آپ ﷺ نے مجھے اور ابو مرثد کو بھیجا ہمارے پاس تیز رفتار گھوڑے تھے آپ نے فرمایا: روضہ خاخ پہنچو وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس خط ہوگا وہ خط اس سے لے لو ہم چل پڑے اور مقررہ جگہ پہنچے اور ہمیں ایک عورت مل گئی ہم نے عورت سے خط طلب کیا عورت نے کہا میرے پاس خط نہیں ہے ہم نے عورت کا سامان زمین پر رکھ دیا اور تلاشی لی ہمیں اس کے سامان سے خط نہ ملا ابو مرثد رضی اللہ عنہ بولے: شاید اس کے پاس خط نہ ہو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں ہم نے عورت کو دھمکی دی کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہیں ننگا کر دیں گے عورت بولی: تم خدا سے نہیں ڈرتے کیا تم مسلمان نہیں ہو ہم نے دوبارہ دھمکی دی کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہیں ننگی کر دیں گے۔ اب کی بار عورت نے خط اپنے تہبند سے نکال دیا ایک روایت میں ہے کہ عورت نے سر کے بالوں سے خط نکال کر دیا چنانچہ ہم خط لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خط میں تحریر تھا حاطب

بن ابی بلتعہ کی طرف سے خط کا مضمون سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ سے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! حاطب نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بدر میں حاضر نہیں ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! حاضر ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے لیکن اس نے عہد شکنی کی ہے اور آپ کے دشمنوں کی پشت پناہی کی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر رحمت کی ہے اور فرمایا ہے کہ تم جو چاہے کرو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ قریش سے میری کوئی قرابت نہیں فقط حلیفانہ تعلقات ہیں میرے اہل وعیال آج کل مکہ میں ہیں جن کا کوئی حامی اور مددگار نہیں بخلاف مہاجرین کے کہ مکہ میں ان کی قریش میں قرابتوں کی وجہ سے ان کے اہل وعیال محفوظ ہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ جب قریش سے میری کوئی قرابت نہیں تو ان کے ساتھ کوئی احسان کروں جس کے صلہ میں وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں بخدا کی قسم میں پکا مومن ہوں اور میرا اللہ اور رسول پر ایمان ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حاطب نے سچ کہا ہے چنانچہ اس کی شان میں بڑی بات مت کہو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یاایها الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیهم بالمودة

رواه ابویعلی وابن جریر وابن المنذر وابن عساکر

تتمہ فتح مکہ

اس میں غزوہ طائف کا ذکر بھی ہے۔

۳۰۱۹۵ ابن ابی شیبہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ کی سند سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ اہل مکہ سے رخصت ہوئے اور جاہلیت میں قبیلہ خزاعہ رسول اللہ ﷺ کا حلیف قبیلہ تھا جبکہ قبیلہ بنوبکر قریش کا حلیف تھا چنانچہ بنوخزاعہ رسول کریم ﷺ کی صلح میں داخل تھے اور بنوبکر قریش کی صلح میں داخل تھے خزاعہ اور بنوبکر کے درمیان جنگ چھڑ گئی قریش نے بنوبکر کو ہتھیار کمک پہنچائی تھی کہ اسلحہ دیا اشیائے خورد ونوش دیں اور پھر بھی ان کی پشت پناہی کی۔ اس کی پاداش میں بنوبکر کو خزاعہ پر غلبہ حاصل ہوا اور ان کے بہت سارے جنگجوؤں کو قتل کردیا قریش خوفزدہ ہوئے کہ مسلمان کہیں معاہدہ نہ توڑ دیں تاہم اس بچاؤ کے لیے قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ محمد کے پاس جاؤ اور معاہدے کو مضبوط کرو اور لوگوں میں صلح کراؤ چنانچہ ابوسفیان مدینہ پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ابوسفیان آرہا ہے اور وہ اپنی حاجت پوری کیے بغیر خوش وراضی واپس لوٹ جائے گا ابوسفیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے ابوبکر! لوگوں سے کئے معاہدے کی پاسداری کریں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اختیار میرے پاس نہیں اس کا اختیار تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ پھر ابوسفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی اسی جیسی بات کی انہوں نے فرمایا: تم نے معاہدہ توڑ دیا ہے جو معاہدہ میں جدید و قدیم اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈالے اور جو زبردست ہو اللہ سے منقطع کرے۔ ابوسفیان نے کہا: میں نے آج تک ایسا معاشرہ نہیں دیکھا جو زبردست رہنے کا قائل ہو پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: کیا تم اپنی قوم کی عورتوں کی فرمانروائی کروگی پھر وہی مسئلہ ذکر کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس معاملے کا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں اس کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھ میں ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج تک ایسا گمراہ شخص نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم خود ہی معاہدہ کو جاری کرواؤ اور لوگوں میں صلح کرواؤ چنانچہ ابوسفیان نے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا اور کہا: میں نے لوگوں میں معاہدے کا اجراء کردیا پھر مکہ واپس لوٹ گیا اور اہل مکہ نے خبر دی اہل مکہ نے کہا: بخدا! ہم نے آج کی طرح کوئی دن نہیں دیکھا کہ جس میں کسی قوم کا سفیر خیر واپس ہو کر لوٹے اور واپس لوٹے تم ہمارے پاس جنگ کی خبر نہیں لائے کہ ہم کوئی بچاؤ کا سامان کریں نہ تم صلح کی خبر لائے ہو کہ ہم بے خوف ہو جائیں۔

ہے جو مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا البتہ گھڑی بھر کے لیے جو میرے لیے حلال کیا گیا، حرم پاک میں شکار کی بھی حرمت ہے ہرگز نہ کاٹے جائے حرم کا شکار نہ بھگایا جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں حرم میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! البتہ اذخر گھاس کی اجازت ہے چونکہ سناروں، لوہاروں اور گھروں کے لیے یہ گھاس کام آتی ہے آپ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۹۸ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے ایک حجرے سے باہر تشریف لائے اور دروازے پر بیٹھ گئے آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب تنہائی میں بیٹھتے تو آپ کے پاس کوئی نہیں آتا تھا تاوقتیکہ آپ خود نہ بلاتے چنانچہ تھوڑی دیر بعد فرمایا: میرے پاس ابوبکر کو بلاؤ، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا لائے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے پھر سامنے سے اٹھا کر اپنے دائیں پہلو میں بٹھا دیا پھر فرمایا: عمر کو بلاؤ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ ان سے بھی کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے دوران گفتگو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہوئی وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ! اہل مکہ کفر کا سرغنہ ہیں ان کا گمان ہے کہ آپ جادوگر ہیں، وہ کاہن ہیں آپ جھوٹے ہیں اور افتراء پرداز ہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چیدہ چیدہ باتیں جو اہل مکہ آپ ﷺ کے خلاف کرتے تھے کہہ ڈالیں پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک طرف بیٹھنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ایک طرف بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسری طرف پھر آپ نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو صاحب کی مثالیں نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے چہرہ اقدس حضرت ابوبکر کی طرف کر کے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دودھ مکھن سے بھی زیادہ نرم تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے بلاشبہ معاملہ وہی ہے جو عمر کا ہے، تیاری کرو تم لوگ تیاری کرو لوگ اٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو لیے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! ہم عمر سے نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا سرگوشی کی ہے ہمیں بتا دیجئے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ مکہ پر چڑھائی کے بارے میں کیا کہتے ہو اور تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اہل مکہ آپ کی قوم ہے (گویا میں نے نرمی برتنے کا مشورہ دیا) میں سمجھا تھا آپ میری بات مان لیں گے پھر آپ نے عمر کو بلایا عمر نے کہا: اہل مکہ سرغنہ کفر ہیں حتیٰ کہ اس نے ہر برائی بیان کی اور کہا اللہ کی قسم عرب اس وقت تک ذلیل نہیں ہوں گے جب تک اہل مکہ ذلیل نہیں ہوتے آپ ﷺ نے ہمیں مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۹۹ جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے کعبہ کے آس پاس کی ہوئی تصویروں کو مٹا دینے کا حکم دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

حدود حرم میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے

۳۰۲۰۰ زہری کی روایت ہے کہ بنی دیل بن بکر کے ایک شخص نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لوں، ایک دوسرے شخص نے کہا: میرے ساتھ چلو، دوسرا بولا: مجھے ڈر ہے کہ مجھے خزاعہ قتل کر دیں گے چنانچہ وہ چلا اسے ساتھ لیتا گیا راستے میں خزاعہ کا ایک شخص ملا اور اسے پہچان لیا خزاعہ کے اس شخص نے دیلی کے پیٹ میں تلوار ماری بولا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ خزاعہ مجھے قتل کر دیں گے رسول اللہ ﷺ تک اس کی خبر ہوئی آپ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم (حرمت والا) قرار دیا ہے لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا ہے اللہ کی حرمت بجا لاؤ، مکہ گھڑی بھر کے لیے دن کے وقت میرے لیے حلال ہوا ہے تین شخص اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والے ہیں۔ ایک وہ شخص جو مکہ میں قتل کرے دوسرا وہ شخص جو غیر قاتل کو قتل کرے تیسرا وہ شخص جو جاہلیت کے کینہ اور بغض کا بدلہ لینے میں اس شخص کی دیت

ضرور بالضرور لوٹیں گا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

٣٠٢٠١ یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی اور محمد بن منکدر کی روایت ہے کہ مکہ میں فتح کے موقع پر صفا پر تین سو ساٹھ بت تھے مروہ پر ایک بت تھا جبکہ ان کے درمیان کا علاقہ بتوں سے اٹا پڑا تھا اور کعبہ بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا محمد بن منکدر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ بتوں کی طرف چھڑی سے اشارہ کرتے اور بت گر جاتے حتیٰ کہ آپ اساف اور نائلہ کے پاس آگئے یہ دونوں بت کعبہ کے دروازے کے بالمقابل نصب تھے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ انہیں توڑ دالو اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا نہیں؟ فرمایا: تم اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے ہی نے لشکروں کو شکست دی۔رواہ ابن ابی شیبۃ

٣٠٢٠٢ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی انہیں دیکھ کر صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا کیا تم اس غلام کی طرف نہیں دیکھ رہے حارث نے کہا اگر اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے تو اس کی شکل مسخ کر دے گا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

٣٠٢٠٣ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل بھاگ گئے اور سمندر میں کشتی پر جا سوار ہوئے سمندری طوفان کو دیکھ کر ملاح اور کشتی سواروں نے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ ہی سے فریاد کرنے لگے عکرمہ نے تو حید پرستی کی وجہ پوچھی کشتی بانوں نے کہا: اس جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نفع نہیں پہنچاتی عکرمہ رضی اللہ عنہ کہا: یہی تو محمد کا معبود ہے جس سے وہ پکارتا ہے مجھے واپس کرو چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اسلام قبول کر لیا جبکہ ان سے پہلے ان کی بیوی اسلام قبول کر چکی تھی اور یہ دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہے

رواہ ابن عساکر من مراسیل ابی جعفر وابن ابی شیبۃ

معاہدہ کی پاسداری

٣٠٢٠٤ ابو سلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان معاہدہ تھا جبکہ بنی کعب اور بنی بکر کے درمیان مکہ میں جنگ ہو گئی بنی کعب کا ایک شخص فریاد رسی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ اشعار پڑھے۔

لاہم انی ناشد محمدا

حلف ابینا وابیہ الا تلدا

فانصر ھداک اللہ نصرا اعتدا

وادع عباداللہ یاتوا مددا

اے میرے پروردگار میں محمد کو وہ معاہدہ یاد دلاتا ہوں جو میرے اور ان کے باپ کے درمیان ہوا تھا اللہ تمہیں ہدایت دے ہماری زبردست مدد کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھی مدد کے لیے بلائیں۔

راستے میں بادلوں کا ایک ٹکڑا گزرا رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: بادلوں کا یہ ٹکڑا بنی کعب کی مدد کا پیغام رساں ہے پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری تیاری کا سامان کرو اور کسی کو مت بتاؤ تھوڑی دیر بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انہیں متحرک دیکھ کر پوچھا کیا بات ہے؟ عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تیاری کا حکم دیا ہے پوچھا: کہاں کے لیے؟ عرض کیا: مکہ کے لیے (جب نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمائی تھی کہ معاملہ صیغہ راز میں رہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیوں بتا دیا؟ مطلب یہ کہ عوام الناس میں سے کسی کو نہ بتاؤ رہی بات ابوبکر و عمر جیسی خواص کی سو انہیں خود رسول اللہ ﷺ بارہا سب سے پہلے انہی سے مشورہ لیا کرتے خصوصاً ان کے لیے اجازت ہوگی اکثر کہ مانعت اور وں کے لیے تھی یہ حضرات اس سے مستثنیٰ تھے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! بعد ازیں ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ نہیں رہے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور ان سے تذکرہ کیا آپ نے

حلال ہوا ہے مگر قتل حرمت ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کا لقطہ اٹھانا ہو تو البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے، ابوشاہ نامی ایک شخص نے کہا جبکہ بعض محدثین نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول کیا ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اس حکم سے اذخر گھاس مستثنیٰ ہے چونکہ اذخر گھاس ہمارے گھروں اور لوہاروں کے کام آتا ہے۔

رہی بات ابن خطل کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا اور وہیں قتل کردیا گیا جبکہ مقیس بن صبابہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا بنی کعب کے چند لوگ اسے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے اس کے چچا زاد بھائی نمیلہ نے کہا اس کا راستہ چھوڑ دو بخدا! جو بھی اس کے قریب آئے گا میں اس کا سر قلم کردوں گا آگے بڑھنے والے چونک گئے اور پیچھے ہٹ گئے پھر خود ہی نمیلہ نے مقیس پر تلوار سے حملہ کردیا اور تلوار سر پر دے ماری جس سے اس کا سر کٹ گیا اور مقیس ٹھنڈا ہو کر زمین پر گر گیا نمیلہ نے ایسا اس لیے کیا تاکہ اس کے قتل پر کوئی اور فخر نہ کرسکے پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اتنے میں عثمان بن طلحہ داخل ہوا آپ نے فرمایا: اے عثمان! کہاں ہے بیت اللہ کی چابی؟ کہا وہ میری ماں سلافہ بنت سعد کے پاس ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سلافہ کے پاس آدمی بھیجا سلافہ نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم میں کبھی بھی چابی نہیں دوں گی عثمان نے ماں سے کہا: بخدا معاملہ بدل چکا ہے اگر تو چابی نہیں دے گی مجھے اور میرے بھائی کو قتل کردیا جائے گا پھر عثمان چابی لے کر چلا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا چابی نیچے گر گئی عثمان نے پکڑ کر تالا کھول دیا اور پھر بیت اللہ کا دروازہ کھولا آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے چاروں کونوں میں تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر دونوں ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امید ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ چابی مجھے عطا کریں گے یوں اس طرح سقایت اور حجابت (یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف اور دربانی) کا شرف ہمیں مل جائے گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان؟ جو شرف اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے میں اسے باقی رکھنا چاہتا ہوں یہ لو چابی۔

پھر بلال رضی اللہ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور اذان دی خالد بن اسید نے انہیں دیکھ کر کہا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ بلال بن رباح ہے خالد نے کہا: ابوبکر کا حبشی غلام؟ لوگوں نے کہا: ہاں کہا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ کہتا ہے: اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ۔ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے خالد کے باپ اسید کو یہ آواز نہیں سنوائی اسید جنگ بدر میں مشرک قتل کردیا گیا۔

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لے گئے جبکہ آپ کے مقابلے کے لیے ہوازن نے اپنے اموال بچے جمع کر رکھے تھے وہاں پہنچنے پر جنگ چھڑ گئی مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ويوم حنين اذ اعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئا" اور غزوہ حنین کے دن جب تمہیں تمہاری کثرت نے عجب میں ڈال دیا تھا جبکہ تمہاری کثرت تمہارے کچھ کام نہ آسکی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور کہا: یا اللہ! اگر تو چاہے تو آج زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: "شاھت الوجوہ" چہرے قبیح ہو جائیں پھر مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکیں، کنکریاں پھینکی ہی تھیں کہ دشمن الٹے پاؤں بھاگ گئے رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں اور ان کے اموال پر قبضہ کرلیا پھر قیدیوں سے کہا: اگر چاہو تو قید میں رہو چاہو تو فدیہ دے کر جان چھڑالو۔ اہل حنین نے کہا: آج کے دن ہم حسب و شرافت کو ترجیح دیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا جب میں باہر جاؤں تو مجھ سے سوال کرنا میرے پاس جو کچھ ہوگا میں تمہیں دوں گا البتہ مسلمانوں میں سے کسی کو مشکل پیش آئے! جو کچھ میں نے تمہیں دینا ہے اس کی مثل مسلمانوں نے کہا ہے سوائے عیینہ بن حصن کے اس نے کہا ہے کہ جو میرے لئے ہے وہ میں اسے نہیں دوں گا فرمایا: تو حق پر ہے چنانچہ اس دن اس کے حصہ میں ایک بڑھیا آئی اور وہ بھی نابینا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کرلیا اور یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اہل طائف کے پاس بھیجیں میں انہیں دعوت دوں گا فرمایا: اہل طائف تو تمہیں قتل کردیں گے چنانچہ عروہ اہل طائف کے پاس گئے اور انہیں دعوت الی اللہ دی تھی کہ ایک مشرک نے تیر مارا اور انہیں قتل کردیا رسول اللہ ﷺ نے عروہ کے متعلق فرمایا: اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کا واقعہ سورت یٰس میں بیان ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اہل طائف کے مال مویشی پکڑ لو تاکہ انہیں سخت حالات کا مقابلہ کرنا پڑے۔

فرمارہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر فرمایا: یا اللہ! اپنی مدد نازل فرما، اللہ کی قسم جب جنگ زور پکڑتی ہے ہم اس سے ڈر جاتے ہیں بہادر تو وہ ہوتا ہے جو اس میں کود جائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۳۰۲۰۷ ... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بخدا! غزوہ حنین کے موقع پر رسول کریم ﷺ پسپا نہیں ہوئے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان آپ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب۔

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابوعیسیٰ

۳۰۲۰۸ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان نبی کریم ﷺ کا خچر پکڑے چل رہے تھے جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب۔

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں ابن عبدالمطلب ہوں۔

چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے بڑھ کر حملہ کرنے والا کوئی شخص نہ دیکھا گیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۲۰۹ "مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" عبداللہ بن بریدہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن مسلمانوں کو (عارضی طور پر) پسپا ہونا پڑا اور آپ ﷺ کے پاس صرف زید نامی ایک شخص باقی رہا اس نے آپ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی یہ خچر نجاشی نے آپ کو ہدیہ بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کو بلاؤ چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے لوگو! یہ ہیں رسول اللہ ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ کسی پکار پر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا: خصوصاً اوس اور خزرج کو آواز دے کر بلاؤ چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اوس و خزرج کی جماعت! رسول اللہ ﷺ یہ ہیں تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے زید یا تیرا ناس ہو مہاجرین کو بلاؤ چونکہ انھوں نے بیعت کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں مجھے بریدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اس پر ایک ہزار مہاجرین اٹھے اپنی تلواریں بے نیام کرلیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور یوں اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۱۰ . حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو لوگ ثابت قدم رہے ان میں سے ایک ایمن ابن ام ایمن یعنی ایمن بن عبید بھی تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۲۱۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کا رن پڑے گا پھر آپ نے اپنی رکابیں کرلیں اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم مشرکین کو شکست ہوگی۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۱۲ : "مسند حارث بن بدل السعدی" حارث بن بدل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہزیمت ہوئی البتہ عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث آپ کے ساتھ جمے رہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے چہروں پر مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر ماریں ہمیں شکست ہوئی میں نے دیکھا کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہیں تھا جو ہمارے پیچھے بھاگ نہ رہا ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابونعیم وابن عساکر

۳۰۲۱۳ . حارث بن مسلم بن بدل کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں مشرکین کے ساتھ تھا رسول کریم ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کے چہروں پر ماریں اور فرمایا: شاہت الوجوہ یعنی چہرے قبیح ہو جائیں پھر یکایک اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کر دیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا ثابت قدم رہنا

۳۰۲۱۴ ''مسند حسین بن علی'' حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے دس تھے ان میں سے یہ بھی تھے عباس، علی، ابو سفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب، عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب، زبیر بن عوام، اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۵ حسین بن علی کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ان میں یہ بھی تھے عباس، علی، ابو سفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب، عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب، زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۶ ''مسند ابی سائب خباب'' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے آسمان سے زمین پر ایک آواز سنی جو یوں لگتی تھی جیسے کسی تھال میں کنکریاں پڑنے کی آواز ہوتی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ کنکریاں ماری تھیں اور ہمیں شکست ہوئی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۱۷ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حنین کے دن ابو سفیان بن حارث، صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو سو اونٹ (تالیف قلب کے طور پر) عطا کیے جبکہ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو ان سے کم اونٹ دیئے اس پر عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

انجعل نهبي ونهب العبيد
بين عيينة والاقرع
وما كان بدر ولا حابس
يفوقان مرداس في المجمع
وما كنت دون امرئ منهما
ومن يخفض اليوم لا يرفع

کیا آپ نے میرا حصہ اور میرے گھوڑے عبید کا حصہ عیینہ اور اقرع کے برابر کر دیا ہے حالانکہ بدر اور حابس کسی جنگ میں مرداس پر فوقیت نہیں لے جاتے تھے میں کسی طرح بھی ان دونوں سے کمتر نہیں ہوں لیکن جو شخص آج پست ہو گیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہو سکتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے بھی سو اونٹ مکمل کر دیئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۸ ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ہوازن کے غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اسی دوران ہم بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جبکہ ہم میں سے عموماً لوگ پیادہ تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا اس نے اپنے تھیلے سے رسی نکالی اور ایک نوجوان نے اس کا اونٹ باندھ دیا پھر وہ شخص آکر مسلمانوں کے ساتھ کھانے لگا جب اس نے مسلمانوں کی کمزوری کا مشاہدہ کر لیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ان کے پاس سواریاں بھی کم ہیں اٹھ کر اپنے اونٹ کی طرف دوڑ پڑا اس نے اونٹ کھولا پھر بٹھایا اور جلدی سے اس پر سوار ہو کر چل دیا اور اونٹ کو چابک مار کر بھگانے لگا اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص جس کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور اس شخص کے پیچھے ہو لیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا جب میں نے اسے جا لیا تو دیکھا کہ اونٹنی کا سر (جاسوس کے) اونٹ کی سرینوں سے لگتا تھا اور میں اونٹنی کے عین پیچھے تھا پھر میں بھاگتی سے آگے بڑھا اونٹ کی لگام پکڑ لی پھر اونٹ کو بٹھایا جب اونٹ نے گھٹنے زمین پر ٹیکے میں نے جھٹ تلوار سونت لی اور پھر میں نے اس کا سر کاٹ دیا یوں وہ ٹھنڈا ہو گیا میں اس کا ساز و سامان اور اونٹ لے کر واپس لوٹ آیا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: جاسوس کو کس نے قتل کیا ہے؟ مسلمانوں نے جواب دیا سلمہ بن اکوع نے چنانچہ آپ ﷺ نے مقتول کا ساز و سامان مجھے انعام میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۱۹ ..... ''مسند شیبۃ بن عثمان عبدی صاحب کعبہ'' مصعب بن شیبۃ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا بخدا! میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے نہیں گیا تھا البتہ میں اس لیے گیا تھا تاکہ ہوازن قریش پر چڑھائی کریں اور میں تماشا دیکھوں اسی اثناء میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا یک میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں ابلق گھوڑوں پر سوار لوگوں کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: اے شیبہ! ان گھڑسواروں کو کسی کافر کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر تین بار فرمایا: یا اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا فرما چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا کہ میرے دل کی دنیا بدل گئی اور سطح زمین پر مجھے رسول اللہ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں تھی چنانچہ مسلمانوں نے بےجگری سے جنگ لڑی جس نے جنگ میں قتل ہونا تھا وہ ہوا پھر نبی کریم ﷺ واپس لوٹے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا: کہاں ہیں مہاجرین عباس رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند یہ اعلان کیا رسول اللہ ﷺ یہ ہیں پھر لوگوں نے آپ کی طرف لوٹنا شروع کیا جبکہ آپ یہ رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے:

انا النبی لا کذب		انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر مسلمان اپنی تلواریں ننگی کیے ہوئی لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کا رن پڑے گا۔ رواہ ابن عساکر

عباس رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

۳۰۲۲۰ ..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی اسی اثناء میں مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی سواری کی لگام برابر پکڑے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو فتح عطا کی اور مشرکین کو شکست دی۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

۳۰۲۲۱ ..... حضرت عباس بن مطلب کی روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں آپ کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث تھے ہم دونوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چمٹے رہے آپ سے الگ نہیں ہوئے، آپ خچر پر سوار تھے میں نے لگام پکڑی ہوئی تھی اور برابر خچر کو روک رہا تھا جبکہ خچر مشرکین کی طرف دوڑے جا رہا تھا آپ نے مجھے فرمایا: اصحاب سمرہ کو بلاؤ اتنے میں مسلمان واپس لوٹ آئے دیکھا کہ آپ لڑائی کے لیے تیار ہیں آپ نے فرمایا: اب جنگ کے شعلے بلند ہوں گے پھر آپ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم مشرکین ہزیمت خوردہ ہو چکے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا وہ وقت مجھے یوں یاد ہے گویا میں ابھی ابھی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں آپ کے پیچھے ہوں۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۲ ..... ابوبکر بن سبرہ ابراہیم بن عبداللہ عبید بن عبداللہ بن عتبہ ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ حنین کی مہم سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو آپ کی رضاعی بہن سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تشریف لائیں آپ نے انھیں دیکھ کر مرحبا فرمایا اور ان کی لیے اپنی چادر بچھائی جب سعدیہ چادر پر بیٹھیں تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے آپ کی داڑھی تر ہو گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں مجھے ان کی رحمت پر رونا آتا ہے بالفرض اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس احد کے برابر سونا ہو پھر وہ خرچ کر دے وہ ان کی رضاعت کا حق ادا نہیں کر سکتا رہی بات میرے حق کی جو میں نے تم سے لیا ہے وہ تمہارا ہے رہا مسلمانوں کا حق سو وہ انکا اپنا حق ہے میں ان کی دلی رضامندی کے بغیر نہیں لے سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں نے جو بھی لیا تھا وہ دے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ..... مغنی میں ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ابوبکر بن سبرہ موضوع احادیث بیان کرتا تھا۔

۳۰۲۲۳ ابن مسیب کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے چھ ہزار کے لگ بھگ مرد اور عورتیں قید کیں اور ابوسفیان بن حارث کو ان پر نگران مقرر کیا۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

۳۰۲۲۴ عروہ بن محمد بن عطیہ عن ابیہ عن جدہ عطیہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عطیہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ہوازن کے قیدیوں کے متعلق رسول اللہ سے بات چیت کی تھی چنانچہ عرض کی یارسول اللہ! آپ کا خاندان ہے آپ کے علاوہ سب کو دودھ پلانے والے ہیں ہم نے آج کے دن کے لیے اس رشتہ کو چھپا رکھا ہے ہوازن کی عورتیں آپ کی مائیں ہیں آپ کی بہنیں ہیں اور آپ کی خالائیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بات چیت کی چنانچہ آپ نے قیدیوں کو واپس کردیا البتہ دو شخصوں نے قیدی واپس کرنے سے انکار کردیا آپ نے فرمایا انہیں ساتھ لے جاؤ اور انہیں اختیار دو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں بھی اپنا حصہ چھوڑتا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں اپنا حصہ نہیں چھوڑتا جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا آپ نے فرمایا یا اللہ! اس کے حصہ کو بے برکت کردے چنانچہ وہ جس غلام یا باندی کے پاس سے گزرتا چشم پوشی کر جاتا حتی کہ ایک بوڑھیا کے پاس سے گزرا کہنے لگا میں اپنے حصہ میں اسے لوں گا چونکہ یہ بستی والوں کی ماں ہے بستی والے گراں بدل دے کر اسے چھڑائیں گے اس پر عطیہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: چلو اسی کو لے لو تو یہ بارونق چہرے والی ہے نہ اس کے پستانوں سے دودھ نکلے گا اور نہ ہی اس کے قرب کی کسی کو خواہش ہوتی ہے ایک بڑھیا ہے جس کی طرف کسی کو رغبت نہیں جب اس شخص نے دیکھا کہ بڑھیا کے لیے کوئی تعرض نہیں کررہا اس نے اسے بھی چھوڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا اب لڑائی کے شعلے بھڑکیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن آپ ﷺ کے سامنے زبردست حملے کرتے تھے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کی دعا تھی یا اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حنین کے موقع پر آپ علیہ السلام کی بردباری

۳۰۲۲۷ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عمر بن محمد بن جبیر عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حنین سے واپسی کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے پھر اعراب میں آپ تھوڑی دیر کے لیے رک گئے اعراب آپ سے مانگتے تھے حتی کہ اسی عالم میں آپ کی چادر ایک درخت کے ساتھ اٹک گئی رسول اللہ ﷺ رک گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان جھاڑیوں کے بقدر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کردیتا پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے نہ جھوٹا پاتے اور نہ بزدل پاتے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیب

۳۰۲۲۸ نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین سے فارغ ہوئے آپ ثنیۃ الاراک کے مقام پر تھے اور لوگوں کو مال دے رہے تھے یوں آپ ﷺ ایک جھاڑی کے پاس جا پہنچے جھاڑی کی ایک ٹہنی سے آپ کی چادر اٹک گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو فرمایا میری چادر مجھے دو ہم نے چادر آپ کو دی پھر فرمایا: کیا تم مجھ پر بخل کا خوف کرتے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ان دو پہاڑوں کے درمیان خلا کے برابر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کردیتا۔

رواہ ابن جریر

۳۰۲۲۹ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا (یعنی غزوہ حنین) حتی کہ جب ہم واپسی پر مقام عشن نخلہ پر پہنچے تو وہاں آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم ہوگیا آپ لوگوں میں الجھے ہوئے تھے کہ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس سے اٹک کر آپ کی چادر اتر گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کے بدن کی سلوٹیں ایسی دکھائی دیتی تھیں جیسے سونے کی لکیریں ہوں فرمایا: اے لوگو! مجھے میری چادر دو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس درختوں اور پرندوں کے بقدر چوپائے

پھر آپ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور انصار مخصوص ہیں اور انصار میری جماعت اور میرے خاص لوگ ہیں اگر ہجرت کی تقدیر نہ ہوتی میں جماعت انصار میں سے ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۰۲۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہوازن حنین کے موقع پر اپنے بچے عورتیں اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے آئے اور صفیں بنا لیں انھوں نے ایسا اس لیے کیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی کثرت معلوم ہو جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر فرمایا اے مہاجرین کی جماعت! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول اللہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی کوئی تلوار نہیں چلائی اور نہ ہی کوئی نیزہ چلایا اس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا کافر کا سارا ساز وسامان قاتل کے لیے ہوگا چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور سب کا ساز وسامان انھوں نے لے لیا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کی گردن پر کاری ضرب لگائی ہے اس نے زرہ پہن رکھی تھی زرہ کٹ گئی تھی وہ مجھ سے بھاگ گیا اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا: دیکھو کس نے اس کا ساز وسامان لیا ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: میں نے اس کا ساز وسامان لیا ہے آپ ابو قتادہ کو راضی کر دیں اور مجھے دے دیں وہ یہ سامان مجھی کو دے دیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی مانگا جاتا آپ عطا کر دیتے تھے یا خاموش ہو جاتے تھے آپ اس مرتبہ خاموش رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک شیر کے مال کو چھین کر دوسرے شیر کو دے دے رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: عمر نے سچ کہا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ام سلیم سے ملے اور ام سلیم کے پاس خنجر تھا ابو طلحہ نے پوچھا: اے ام سلیم تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو اس سے میں اسے زخمی کروں گی اور اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ام سلیم کو نہیں سنا کیا کہتی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا بولیں: یا رسول اللہ! طلقاء میں سے ہمارے بعد جو شخص ہوگا میں اسے قتل کروں گی اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کفایت کر دی ہے اور ہمارے حق میں جنگ کا اچھا نتیجہ دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

غزوہ طائف

۳۰۲۳۵ "مسند صدیق" قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر کو غزوہ طائف کے موقع پر ایک تیر لگا جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے جان لیوا ثابت ہوا یہ تیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتیٰ کہ ثقیف کا وفد آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفد کو یہ تیر دکھایا اور پوچھا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس تیر کو پہچانتا ہے؟ چنانچہ سعد بن عبید بنی عجلان کے بھائی نے کہا: یہ تیر میں نے بنایا ہے اور اس کے پر بھی میں نے ہی لگائے ہیں اور میں نے ہی یہ تیر چلایا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی تیر ہے جس نے عبداللہ بن ابی بکر کو قتل کیا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے عبداللہ کو عزت بخشی تمہارے ہاتھ سے اور اس کے ہاتھ سے تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچنے دیا۔

رواہ البیہقی فی السنن

۳۰۲۳۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حنظلہ بن ربیع کو اہل طائف کے پاس بات چیت کرنے کے لیے بھیجا اہل طائف حنظلہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے گئے اور اپنے قلعہ میں داخل کرنا چاہتے تھے یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان لوگوں سے حنظلہ کو آزاد کرا لائے گا اس کے لیے اس غزوہ سے جیسا اجر وثواب ہوگا چنانچہ اس کام کے لیے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اٹھے انھوں نے دشمن کو قلعے کے دروازے پر جا لیا قریب تھا کہ وہ لوگ حنظلہ رضی اللہ عنہ کو قلعہ میں داخل کر لیتے عباس رضی اللہ عنہ نے حنظلہ رضی اللہ عنہ کو ان سے چھین لیا عباس رضی اللہ عنہ زبردست قوت کے مالک تھے جونہی حنظلہ رضی اللہ عنہ کو لے کر واپس چلے قلعے کے اوپر سے ان پر دشمن نے پتھروں کی بارش برسا دی نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے رہے حتیٰ کہ عباس رضی اللہ عنہ صحیح سلامت نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۳۷ ... "مسند سعد انصاری" سعید بن عبید ثقفی کی روایت ہے کہ میں نے ابوسفیان بن حرب کو غزوہ طائف کے دن دیکھا کہ وہ ابویعلیٰ کے باغ میں بیٹھے رہے تھے اور کچھ کھا رہے تھے میں نے آنکھ کا نشانہ لے کر تیر مارا جو سیدھا نشانے پہ جا لگا اور ان کی آنکھ جاتی رہی ابوسفیان اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری آنکھ شہید ہو چکی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تمہاری آنکھ درست ہو جائے گی اور اگر چاہو کہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت ملے ابوسفیان نے عرض کی: مجھے جنت ملے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ... حدیث میں ان بد باطن لوگوں کے شبہ کا ازالہ ہے کہ ابوسفیان کبھی بھی دل سے مسلمان نہیں ہوئے محض جان بچانے کے لیے اسلام قبول کر لیا تھا اور ہمیشہ تا وفات نفاق پر رہے بھلا ایک شخص اسلام قبول کرے اور کفر سے تائب ہو جیسا کہ فتح مکہ کے متعلق بے شمار مرویات میں گزر چکا ہے اور پھر اپنی آنکھ کو خدا کی راہ میں شہید کرے پھر شام کی فتوحات میں اہل خانہ کے ساتھ شریک ہو اس کے متعلق لب کشائی کرنا پرلے درجے کی بے ہودگی ہے کیا اسلام ماقبل کی برائیوں کو ختم نہیں کر دیتا۔

۳۰۲۳۸ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے طائف کے موقع پر مشرکین کے ہر اس غلام کو آزاد کر دیا جو مشرکین کے پاس سے نکل کر آپ کے پاس پہنچ گیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۳۹ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر دو غلام نکل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے انھیں آزاد کر دیا ان میں سے ایک حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۴۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی تھی۔ رواہ العقیلی

کلام: ... حدیث موضوع ہے چونکہ اس کی سند میں عبداللہ بن خراش بن حوشب راوی ہے امام بخاری اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۸۰۔

غزوہ موتہ

۳۰۲۴۱ ... حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوہ موتہ میں شریک رہا ہوں اس دن میں نے ایک شخص کو مقابلے کے لیے للکارا تاہم وہ میرے مقابلے پر اتر آیا اس کے سر پر خود تھا اور خود میں قیمتی موتی جڑا ہوا تھا اسے للکارنے سے میرا مقصد یہی قیمتی جوہر تھا میں نے اسے قتل کر کے موتی لے لیا پھر جب ہم پسپا ہوئے میں یہ موتی لے کر مدینہ واپس ہوا اور موتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے انعام میں وہ موتی مجھے عطا کر دیا پھر میں نے یہ موتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک سو دینار میں فروخت کیا۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۴۲ ... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے "سوئے موتہ جیش الامراء" کو بھیجا اور تاکید کی کہ تمہارا امیر زید بن حارثہ ہوگا اگر وہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا، اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا جعفر رضی اللہ عنہ نے جلدی کر عرض کی: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیسے مان جاؤں کہ آپ مجھ پر زید بن حارثہ کو امیر مقرر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: تم چلو تمہیں کیا معلوم کس میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی رکھی ہے چنانچہ لشکر اسلام روانہ ہو گیا پھر جیسا اللہ نے چاہا وہی انھیں پیش آیا کچھ دنوں بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: لوگوں کو مسجد میں جمع ہو جانے کے لیے اعلان کرو جب لوگ جمع ہو گئے آپ نے فرمایا یہ خیر کا دروازہ ہے تین بار فرمایا کیا میں تمہیں اس لشکر کے متعلق خبر نہ دوں۔ چنانچہ ہمارا لشکر منزل بہ منزل روانہ ہوا پھر دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا زید شہید ہو گیا لہٰذا تم لوگ اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کی فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا تھام لیا اس نے بڑی سخت حملہ کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے استغفار کرو لوگوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا پھر جھنڈا عبداللہ

گے اگر ان کی نافرمانی کی تو وہ بھی گمراہ ہو جائیں گے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی تھی کہ آپ چل دیئے اور ہم چل دیئے جب ہم نحر الظہیرہ کے
مقام پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ لوگ درختوں کے سائے تلے ہیں ہم ان کے پاس آئے مہاجرین کے کچھ لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ہم
نے ان سے پوچھا جب تم لوگوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور نماز کا وقت بھی ہو گیا تم نے کیا کیا؟ لوگوں نے کہا: بخدا ہم تمہیں خبر دیتے ہیں عمر رضی
اللہ عنہ آگے بڑھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: "انک میت وانھم میتون" آپ نے بھی مرنا ہے اور
لوگوں نے بھی مرنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا ہو لہٰذا آپ نماز پڑھائیں میں جا کر ادھر ادھر دیکھتا
ہوں اگر میں نے کچھ دیکھا ورنہ میں آپ کے ساتھ مل جاؤں گا چنانچہ نماز کھڑی کر دی گئی اور بات یوں ختم ہو گئی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والرویانی ورجالہ ثقات وروی بعضہ البیہقی فی الدلائل

۳۰۲۴۳... عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حضرت زید بن حارثہ ؓ کو امیر مقرر کیا اور
تاکید فرمائی کہ اگر یہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا چنانچہ لشکر منزل بہ
منزل آگے بڑھتا گیا اور جھنڈا حضرت زید بن حارثہ ؓ نے لے لیا دشمن سے جنگ ہوئی دلیری سے لڑتے رہے لیکن شہید ہو گئے ان کے بعد
حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی
اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت خالد بن ولید ؓ نے جھنڈا اٹھایا اللہ تعالیٰ نے ان
کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی نبی کریم ﷺ کو لشکر کی خبر پہنچی آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: بعد! تمہارے
بھائی نے دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا اور لڑتا رہا تا آنکہ وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑ
تا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا پھر جھنڈا اللہ تعالیٰ کی
تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے سنبھال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی آپ ﷺ نے جعفر کے گھر والوں کو
تین دن تک سوگ کرنے کی مہلت دی پھر آپ تین دن کے بعد آئے اور فرمایا آج کے بعد جعفر پر مت رو پھر آپ نے فرمایا میرے پاس
میرے بھائی کے بیٹوں کو لاؤ چنانچہ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا ہم یوں لگتے تھے جیسے چھوٹے چھوٹے چوزے ہوں پھر آپ نے حجام کو بلایا
اور آپ نے ہمارے سر منڈوائے پھر آپ نے فرمایا: رہی بات محمد کی سو یہ ہمارے چچا ابو طالب کے زیادہ مشابہ ہے رہی بات عون کی یہ صورت اور
سیرت میں میرے مشابہ ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یا اللہ! جعفر کا اس کے گھر میں اچھا جانشین بنادے اور عبداللہ کے ہاتھ کے سو
دے میں برکت عطا فرما آپ نے تین بار یہ دعا فرمائی ہماری ماں آپ کے پاس آئی اور ہماری یتیمی کا تذکرہ کرنے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کیا تمہیں ان بچوں کے فقر وفاقہ کا خوف ہے حالانکہ دنیا وآخرت میں میں خود ان کا ولی ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر

۳۰۲۴۴... ابو یسر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا تھا چنانچہ جب میں موتہ پہنچا لوگوں نے صفیں بنالیں پھر جعفر رضی اللہ عنہ اپنے
گھوڑے پر سوار ہوئے زرہ پہنی اور جھنڈا ہاتھ میں اٹھایا پھر آگے آگے چلنے لگے یہاں تک کہ دشمن کو دیکھ لیا پھر گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور کہا:
گھوڑا اس کے مالک تک کون پہنچائے گا؟ ایک شخص بولا میں پہنچاؤں گا پھر زرہ اتاری اور کہا: یہ زرہ اس کے مالک تک کون پہنچائے گا؟ ایک دوسرا
شخص بولا میں پہنچاؤں گا پھر آگے بڑھے اور اپنی تلوار سے بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے خبر سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں
آنسو آگئے چنانچہ آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ کوئی بات نہ کی پھر عصر کی نماز پڑھائی اور آپ بغیر کوئی بات
کئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے آپ نے مغرب وعشاء کی نمازوں میں بھی یہی کیا حالانکہ نماز کے بعد آپ کا معمول ہوتا تھا کہ رخ انور ہماری
طرف پھیر لیتے تھے چنانچہ آپ صبح کو حسب معمول نماز کے وقت سے قبل تشریف لائے میں اور ابو عامر بیٹھے ہوئے تھے آپ ہمیں آکر ہمارے
درمیان بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک خواب نہ بتاؤں جو میں نے دیکھا ہے؟ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہوا میں نے جعفر
کو دو پروں کے ساتھ دیکھا جن میں خون آلود تھا زید اس کے آگے تھا ابن رواحہ بھی ان کے ساتھ تھا لیکن ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ان سے

حضرت عاصم انصاری رضی اللہ عنہ نے نوسے والی کھجوریں دیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرا خیال ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنے گھر والوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن سے پوچھا کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی: میں نے اس سے کہیں زیادہ اور کہیں اچھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے آپ نے پوچھا بھلا اس کی مقدار کیا ہے؟ عرض کی میں نے وہ رزق اور وہ مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ تبوک پہنچے آپ نے وہاں سے علقمہ بن مجزز کو فلسطین روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۱ حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا سب سے آخری غزوہ غزوہ تبوک ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۲ ابن عائذ کی روایت ہے کہ ولید بن محمد، محمد بن مسلم زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے آپ ﷺ رومیوں اور شام کے عرب کفار سے نبرد آزما ہونا چاہتے تھے حتیٰ کہ جب آپ تبوک پہنچے تو آپ نے وہیں بیس دن تک قیام کیا اور وہیں اذرح اور ایلہ کے وفود آپ سے ملنے آئے ان سے جزیہ پر صلح کی پھر آپ تبوک ہی سے واپس لوٹ آئے اس سے آگے تجاوز نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

غزوہ ذات السلاسل

۳۰۲۵۳ ابن عائذ، ولید بن مسلم، عبداللہ بن لہیعہ، ابوالاسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شام کے مشرق میں غزوہ ذات السلاسل کیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بلی جو کہ عاص بن وائل کے ننھیال کا خاندان تھا کی طرف روانہ کیا نیز قضاعہ کی ایک جماعت کی سرکوبی بھی اس سریہ سے مقصود تھی جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ مقام مقصود پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن کی تعداد لشکر اسلام سے کہیں زیادہ ہے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا اور کمک کی درخواست کی چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ایک دستے کا امیر مقرر کر کے بھیجا اس دستے میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے چنانچہ جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ پہنچے ان کے ساتھ مہاجرین اولین تھے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں امیر ہوں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگی ہے اور آپ نے میری مدد کے لیے تمہیں بھیجا ہے جبکہ مہاجرین نے کہا: تم اپنے ساتھیوں کے امیر ہو اور امیر ابوعبیدہ ہیں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں میری مدد کے لیے بھیجا گیا ہے لہٰذا میں امیر ہوں جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فریقین کے درمیان اختلاف بڑھتا ہوا دیکھا تو کہا مجھے آتے وقت رسول اللہ ﷺ نے تاکید کی تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا لہٰذا اگر تم میری نافرمانی کرو گے بخدا میں تمہاری اطاعت کروں گا چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی امارت تسلیم کرلی۔ رواہ ابن عساکر

غزوہ ذات الرقاع

۳۰۲۵۴ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے کے لیے روانہ ہوئے ہم چھ آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ ساتھ تھا ہم باری باری اونٹ پر سوار ہوتے گویا سوار ہونے کی نسبت چلنا زیادہ پڑتا یوں ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور میرے ناخن بھی گر گئے ہم نے پاؤں کے لئے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (کپڑے) لپیٹ لئے اسی لئے اسے غزوہ ذات الرقاع کہا جاتا ہے۔

رواہ ابو یعلی وابن عساکر

روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اہل ابنیٰ پر صبح صبح حملہ کریں اور ان کے اموال (گھر وغیرہ) جلادیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اسامہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کوچ کر جاؤ اور آپ نے اپنے دست اقدس پر پرچم کو گرہیں لگا کر بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا بریدہ رضی اللہ عنہ پرچم لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کا پہلا پڑاؤ مقام جرف میں کیا چنانچہ لوگ مدینہ سے نکل کر جرف میں لشکر کے ساتھ شامل ہو جاتے اور جسے کوئی تھوڑی بہت مشغولیت ہوتی یا کوئی کام ہوتا وہ فارغ ہو کر لشکر سے جاملتا چنانچہ مہاجرین سابقین واولین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس لشکر میں شامل نہ ہوا ہو حتی کہ عمر بن خطاب، ابوعبیدہ، سعد بن ابی وقاص، ابو اعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم جیسے عمائدین اسلام بھی اس لشکر میں شامل تھے اس لشکر میں قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بن حریش بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے جبکہ مہاجرین میں سے بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے اس میں عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے اور کہتے تھے اس لڑکے کو مہاجرین اولین پر امیر بنادیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کر پر زور تردید کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر شکایت کی اس پر رسول اللہ ﷺ کو سخت غصہ آیا آپ (بیماری کی حالت ہی میں) گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھیں اور اپنے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں کچھ چہ میگوئیاں سن رہا ہوں جو اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر کی جارہی ہیں اگر تم نے اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دیئے ہیں تو قبل ازیں تم لوگ اس کے باپ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دے چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارت کا سزاوار ہے اس کا باپ مجھے محبوب تھا اور یہ بھی مجھے محبوب ہے یہ دونوں (باپ بیٹا) طالب خیر ہیں لہٰذا تمہیں اسامہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہو گئے یہ واقعہ بروز ہفتہ ۱۰ ربیع الاول کا ہے اس کے بعد مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو الوداع کہہ کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس (جرف میں) چلے جاتے، رخصت ہونے والوں میں عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو بھیج دو اسی اثناء میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) آپ ﷺ کی خدمت میں داخل ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اسامہ کو یہیں لشکر گاہ ہی میں عارضی طور پر قیام کی اجازت مرحمت فرمادیں حتیٰ کہ آپ کی صحت اچھی ہو جائے چونکہ اگر وہ آپ کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا اس کے دل میں آپ کے متعلق تردد رہے گا؟ آپ نے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو جانے دو چنانچہ جو لوگ پس وپیش میں تھے وہ بھی لشکر سے جاملے یوں گیارہ ربیع الاول کی رات لوگوں نے لشکر گاہ میں گزاری پھر اتوار کو اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کا بدن بیماری کی وجہ سے بوجھل ہوا جارہا تھا اور آپ پر غشی بھی طاری ہو جاتی تھی اسی دن لوگوں نے آپ کو لدود (ایک دوائی) پلایا تھا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار تھیں آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے اردگرد عورتیں جمع تھیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے قریب پہنچ کر سر جھکالیا اور آپ کا بوسہ لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بات نہیں کر سکتے تھے آپ دونوں ہاتھ اوپر آسمان کی طرف اٹھاتے اور پھر اسامہ رضی اللہ عنہ پر ڈال دیتے اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا کر رہے ہیں بالآخر میں لشکر گاہ میں چلا گیا پیر کی صبح اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی لشکر گاہ میں تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کو آج صبح افاقہ تھا اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ۔

آپ علیہ السلام کو افاقہ

اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو الوداع کہا آپ کو افاقہ تھا اور عورتوں نے آپ کو افاقہ میں دیکھ کر کنگھی کرنی شروع کر دی اور عورتیں خوش ہو گئیں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج آپ کو افاقہ ہے آج میری ابن خارجہ کے ہاں جانے کی باری ہے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں چنانچہ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی ابوبکر رضی اللہ عنہ مقام سخ کی

طرف روانہ ہو گئے اور ادھر اسامہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی لشکر گاہ کی طرف چل پڑے اور لوگوں کو بھی لشکر سے جا ملنے کا حکم دیا جب لشکر گاہ میں پہنچ کر لوگوں کو صبح کے وقت کوچ کرنے کا حکم دیا تھی کہ کوچ کی تیاریاں مکمل ہو گئیں اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر بس کوچ کرنے لگے تھے کہ راستے میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا قاصد پہنچ گیا اس نے پیغام لایا کہ ام ایمن کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری وقت ہے چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ مدینہ واپس لوٹ آئے جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے آپ دنیا سے رخصت ہونے جا رہے تھے چنانچہ جب سورج بلند ہوا آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ ۱۲ ربیع الاول سوموار کا دن تھا مسلمانوں کا جو لشکر مقام جرف میں جمع تھا وہ بھی مدینہ میں واپس لوٹ آئے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی لپٹا ہوا جھنڈا لے کر واپس لوٹ آئے اور جھنڈا لا کر رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر گاڑ دیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ یہ پرچم اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤ اور اسے کھولنا نہیں چنانچہ میں جھنڈا لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر یہ جھنڈا اسی حالت میں میں لے کر سوئے شام گیا اور جھنڈا برابر لپٹا رہا پھر یہ جھنڈا لے کر میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور اسی حالت میں ان کے گھر رہا حتیٰ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

جب عرب کے طول و عرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو بہت سارے لوگ اسلام سے برگشتہ ہو گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم اسی مہم کے لئے روانہ ہو جاؤ جس کے لیے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا چنانچہ لوگ پہلی لشکر گاہ مقام جرف میں جمع ہونے شروع ہوئے بریدہ رضی اللہ عنہ بھی پرچم لے کر لشکر گاہ میں تشریف لائے اقبال کی ابتدائی حالت دیکھ کر مہاجرین اولین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو مہم کے لیے جانا مناسب نہ سمجھا تھی کہ حضرت عمر عثمان ابو عبیدہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مرتدین نے چاروں طرف سے پر تولنے شروع کر دیے ہیں لہٰذا اس لشکر کا جانا حالات کے موافق نہیں فی الحال آپ لشکر کو مرتدین کے فتنہ کو فرو کرنے کے لیے بھیجیں تاکہ آپ مرتدین کے فتنہ کا سدباب کر سکیں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ لشکر میں چلے جائیں گے پیچھے مدینہ خالی رہ جائے گا کیا معلوم عورتوں اور بچوں پر کوئی حملہ کر دے ہاں جب داخلی شورش ختم ہو جائے گی اور مرکز پر کسی قسم کی یلغار کا امکان نہیں رہے گا تب آپ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دیں۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گفتگو سن لی فرمایا: کیا تم میں سے کسی اور شخص نے بھی کچھ کہنا ہے؟ انھوں نے عرض کی نہیں ہم نے جو کہنا تھا وہ آپ نے سن لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے درندے مدینہ میں نوچ لیں میں تب بھی اسامہ کا لشکر ضرور بھیجوں گا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی ہے اور آپ آخر وقت تک اس لشکر کے روانہ کرنے کی تاکید فرماتے رہے ہیں البتہ میں اسامہ سے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بات کروں گا کہ وہ عمر کو ہمارے پاس چھوڑ جائیں چونکہ عمر کے بغیر ہمارا کوئی چارہ کار نہیں بخدا مجھے معلوم نہیں اسامہ ایسا کرے گا یا نہیں۔

اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اظہار اطمینان

چنانچہ سب ہی لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کرنے کا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پختہ عزم کر لیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسامہ کے ساتھ ان کے گھر تک گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دینے کے متعلق گفتگو کی چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم خوشی سے عمر کو پیچھے رہنے کی اجازت دیتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان عام کر دیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اس لشکر کے لئے نکلا تھا وہ ضرور جائے اور پیچھے نہ رہے اگر میں نے کسی کو پیچھے پایا میں اسے پیادہ لشکر سے ملا دوں گا جن حضرات مہاجرین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں سختی سے ڈانٹا اور لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا چنانچہ لشکر سے پیچھے کوئی شخص نہ رہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کے ساتھ مشایعت کے لیے

چلے لشکر میں تین ہزار افراد شامل تھے ان میں سے ایک ہزار گھوڑ سوار تھے مقام جرف سے جب لشکر نے کوچ کیا اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھوڑا آگے تک چلتے رہے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نافذ کیا ہے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے تمام نصیحت کردی ہے میں تمہیں مزید کچھ حکم نہیں دیتا اور نہ منع کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ منزل بہ منزل آگے بڑھتے گئے جب کہ قبیلہ جہینہ اور قضاعہ تقریباً پورا ہی اسلام سے برگشتہ ہوگیا تھا جب اسامہ رضی اللہ عنہ مقام وادی القری میں پہنچے تو یہاں سے ایک جاسوس روانہ کیا یہ جاسوس بنی عذرہ کا ایک حریث نامی آدمی تھا چنانچہ جاسوس اونٹنی پر سوار ہو کر لشکر سے پہلے ہی روانہ ہوگیا اور ابنی جا پہنچا یوں راستہ اور حالات کا جائزہ لے کر جاسوس واپس لوٹ آیا اور ابنی سے دو دن کی مسافت کی دوری پر اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اس نے خبر دی کہ دشمن غفلت میں ہے اور دشمن نے ہمارے خلاف کوئی جمعیت اکٹھی نہیں کی جاسوس نے یہ بھی کہا کہ اب تمہیں وقت ضائع کیے بغیر بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جانا چاہیے تاکہ دشمن کو جمع ہونے کی فرصت نہ ملے اور یوں ان پر دفعۃً حملہ ہوجائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۷ ۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تو آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کررہے ہیں تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! شنید ہے کہ تم لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہو جبکہ تم لوگ قبل ازیں اس کے باپ پر بھی تنقید کرچکے ہو حالانکہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا اس کے ساتھ بہتر سلوک کرو چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔ سالم کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب بھی یہ حدیث سنائی ضرور کہا: بجز اسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یعنی رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ اسامہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فاطمہ رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ رکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۸ ۔۔۔ "مسند صدیق" سیف بن عمر، زہری، ابوضمرہ، ابو عمرو وغیرھما حسن ابن ابی الحسن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر ترتیب دیا لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا چنانچہ لشکر کے آخری فرد نے خندق عبور نہیں کر پائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر وہیں روک لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کے پاس واپس جائیں اور اجازت لیں کہ میں لشکر لے کر واپس آجاؤں چونکہ میرے ساتھ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ مشرکین مسلمانوں کو کوئی گزند نہ پہنچائیں انصار نے کہا: اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نہ مانیں تو ہماری بات ان تک پہنچا دیں کہ ہمارا امیر کسی ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیغام لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انھیں اسامہ کا پیغام دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے بدن کو کتے اور بھیڑیے نوچ نوچ کر کھا جائیں میں رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلہ کو کسی قیمت رد نہیں کرسکتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے انصار نے کہا ہے کہ آپ کو ان کا پیغام پہنچا دوں کہ آپ کسی ایسے شخص کو امیر مقرر کردیں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو انصار اس کا مطالبہ کررہے ہیں چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جھٹ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور فرمایا: اے ابن خطاب تیری ماں تجھے گم پائے اسامہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ میں اسے معزول کردوں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہو کر لشکر میں واپس لوٹ آئے اور لوگوں سے کہا تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں چلو آگے بڑھو، مجھے آج تمہاری وجہ سے خلیفہ رسول اللہ ﷺ سے سخت ڈانٹ پڑی ہے۔

پھر بذات خود ابوبکر رضی اللہ عنہ لشکر کے پاس تشریف لائے تاکہ لشکر کو رخصت کریں اور چند قدم بطور مشایعت کے لشکر کے ساتھ چلیں آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سواری کو پکڑے چل رہے تھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خلیفہ رسول یا تو آپ بھی سوار ہوجائیں یا پھر میں بھی نیچے اتر جاؤں گا؟ فرمایا: بخدا! تم نیچے نہ اترو و بخدا میں سوار نہیں ہوں گا میں تو اس لیے پیدل چل رہا ہوں تاکہ گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرے قدم غبار آلود ہوں چنانچہ مجاہد کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سات سو برائیاں مٹادی جاتی ہیں اس کے بعد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میری مدد کے لیے چھوڑ دو چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کو مخاطب کرکے فرمایا: اے لوگو! رک

تھی آپ نے فرمایا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خواب دیکھا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرے بازوؤں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انھیں سخت ناپسند کیا اور پھینک دیئے میں نے ان کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی ہے یعنی صاحب یمامہ اور صاحب یمن میں نے سنا ہے کہ کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں بخدا قبل ازیں لوگ اس کے باپ کی امارت پر بھی تنقید کر چکے ہیں بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اسامہ بھی امارت کا سزاوار ہے لہٰذا اسامہ کے لشکر کو چلتا کرو پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنھوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے نکل کر مقام جرف میں پڑاؤ ڈال لیا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت آگئی آپ ﷺ کی صحت یابی کے انتظار میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۰۲۷۲ ـــ ”مسند اسامہ“ اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ابنیٰ پر حملہ کروں اور ان کے اموال جلاؤں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد الطیالسی والشافعی و احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ والبغوی والطبرانی

۳۰۲۷۳ ـــ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

سریہ خالد بن ولید بسوئے اکیدر دومۃ الجندل

۳۰۲۷۴ ـــ ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دومۃ الجندل کی طرف ایک سریہ روانہ کیا اور فرمایا: تم لوگ اکیدر کو بستی سے باہر شکار کرتا دیکھو گے چنانچہ سریہ مہم سر کرنے چل پڑا اور اکیدر کو اسی حال میں پایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا مسلمان اکیدر کو پکڑ لائے اور مدینہ میں مسلمانوں کے پاس آوارد ہوئے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اکیدر سے کہا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم اپنی کتابوں میں محمد ﷺ کا ذکر پاتے ہو؟ وہ بولا: نہیں جبکہ اس کے پہلو میں ایک شخص کھڑا تھا وہ بولا: ہم اپنی کتاب میں محمد کا ذکر پاتے ہیں۔ اسی شخص نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ان لوگوں نے ابھی ابھی کفر نہیں کر دیا فرمایا: جی ہاں بس تم خاموش رہو تم بھی عنقریب کفر پر اتر آؤ گے چنانچہ وہ شخص خاموش ہو کر گھر میں داخل ہو گیا چنانچہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ایک شخص نے کہا: میں نے تجھے دومۃ الجندل میں کہتے سنا ہے کہ تم عنقریب کفر پر اتر آؤ گے اور یہ مسیلمہ کا خروج ہے کہا: نہیں البتہ وہ آخر زمانہ میں ہوگا۔

رواہ ابن مندہ والحاملی فی امالیہ وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

۳۰۲۷۵ ـــ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف دستہ دیکر بھیجا اور فرمایا: تم عرب کی جس بستی کے پاس سے گزرو اگر ان کی اذان کی آواز سنو تو ان سے تعرض مت کرو اگر اذان کی آواز نہ سنو تو انھیں اسلام کی دعوت دو اگر اسلام قبول نہ کریں ان پر چڑھائی کردو۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن سعید بن العاص

شاہ اکیدر کی گرفتاری

۳۰۲۷۶ ـــ ”مسند بجیر بن بجرہ الطائی“ ابو معارک شماخ بن معارک بن مرہ بن صخر بن بجیر بن بجرہ معارک بن مرہ بن صخر، مرہ بن صخر کی سند سے بجیر بن بجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر کی طرف لشکر دے کر بھیجا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے نیل گائے کا شکار کرتے پاؤ گے چنانچہ ہم نے اکیدر کو رسول اللہ ﷺ کی پیشنگوئی کے عین مطابق پایا چاندنی رات میں وہ باہر شکار کے لیے نکلا تھا ہم نے اکیدر کو پکڑ لیا اور اس کا بھائی ہمارے مقابلے پر اتر آیا ہم نے اسے قتل کر دیا اس نے دیباج کی قبا پہن رکھی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے یہ قبا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دی جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے یہ اشعار کہے۔

تبارک سائق البقرات انی
رایت اللہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک
فانا قد امرنا بالجھاد

گائیوں کو ہانکنے والی ذات بڑے برکت والی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے کہ وہ ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے جو کوئی تبوک والے سے واپس ہونے والا ہے ہمیں تو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے دانتوں کو گرنے سے محفوظ رکھے چنانچہ بجیر رضی اللہ عنہ کی عمر نوے سال ہوئی دوران کے منہ میں کوئی دانت ہلا تک نہیں اور نہ کوئی داڑھ ہے باقی رہی۔ رواہ ابونعیم وابن مندہ وابن عساکر

۳۰۲۷۷۔۔۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے یزید بن رومان اور عبداللہ بن ابی بکر نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کندی کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا تم اسے نیل گائے کا شکار کرتے ہوئے پاؤ گے خالد رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے تو چاندنی رات میں اس سے ملے وہ اپنے خاندان کے چند افراد کے ساتھ باہر گھوم رہا تھا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے گرفتار کر لیا اس کا بھائی مقابلے پر آیا اور مقتول ہوا پھر خالد رضی اللہ عنہ اکیدر کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی جان بخشی کی اور جزیے پر اس سے صلح کر لی پھر اسے رہا کر دیا اور وہ اپنی بستی میں واپس لوٹ آیا چنانچہ قبیلہ طی کے بجیر بن بجرہ نامی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا خالد رضی اللہ عنہ سے کہے ہوئے فرمان کہ ”تم اکیدر کو نیل گائے کا شکار کرتے پاؤ گے“ کا تذکرہ کیا اور یہ اشعار کہے۔

تبارک سائق البقرات لیلا
کذلک اللہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک
فانا قد امرنا بالجھاد

رواہ ابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر قال ابن مندہ ھذا حدیث مرسل فی شعاری

۳۰۲۷۸۔۔۔ خالد بن سعید بن عاص کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے خط دے کر روم کے بادشاہ قیصر کے پاس بھیجا جب میں قیصر کے دربار میں پہنچا میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اجازت دو قیصر کو اطلاع دی گئی کہ دروازے پر ایک شخص ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے دربار میں گھبراہٹ ہوگئی دوران پھر اجازت جاری ہوئی قیصر نے دربان سے کہا اسے اندر داخل کرو دربان مجھے اندر لے گیا قیصر کے پاس اس کے وزراء اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے خط دیا قیصر کو نامہ مبارک پڑھ کر سنایا گیا خط میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے رسول (ﷺ) کی جانب سے قیصر صاحب روم کی طرف اس پر قیصر کے ایک بھتیجے نے جو گوری رنگت نیلی آنکھوں والا اور سیدھے بالوں والا تھا نے کہا آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ خط کے مرسل نے خط کی ابتداء اپنے نام سے کی ہے اور پھر ملک روم (روم کا بادشاہ) نہیں کہا صاحب روم لکھا ہے۔ چنانچہ خط پڑھا گیا اور ختم کر دیا گیا پھر قیصر نے دربار میں موجودین کو چلے جانے کا حکم دیا پھر پیغام بھیج کر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے خط کے متعلق دریافت کیا میں نے اسے خبر دی پھر اس نے ایک پادری کو اپنے پاس بلایا جب پادری نے خط پڑھا بولا اللہ کی قسم یہ وہی پیغمبر ہے جس کی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں بشارت دی ہے اور جس کے آنے تک ہم منتظر تھے قیصر نے کہا تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا میں تو اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کی اتباع کرتا ہوں قیصر نے کہا میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ کا رسول برحق ہے لیکن میں اس کی اتباع کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں ایسا کروں گا تو میری بادشاہت ختم ہو جائے گی اور رومی مجھے قتل کر دیں گے۔

رواہ الطبرانی عن دحیۃ کلبی رضی اللہ عنہ

۳۰۲۷۹۔۔۔ ”مسند ابی عامر خباب“ حضرت خریم بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ حیرہ کی سرزمین

مجھے دکھائی گئی میں نے شیماء بنت نفیلہ ازدیہ کو سفید خچر پر سوار دیکھا ہے اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم حیرہ میں داخل ہوئے اور میں نے شیماء کو اسی حالت میں پایا تو وہ میری ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: اچھا وہ تمہاری ہوئی چنانچہ آپ کی رحلت کے بعد عرب اسلام سے پھر گئے بنی طے کا کوئی شخص بھی مرتد نہ ہوا ہم قیس سے اسلام پر لڑتے رہے ان میں عیینہ بن حصن بھی تھا اسی طرح ہم بنی اسد سے بھی لڑتے رہے ان میں طلیحہ بن خویلد فقعسی بھی تھا پھر خالد رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا جب ہم مسیلمہ کذاب اور اس کے اتباع سے فارغ ہوئے تو ہم نے بصرہ کے مضافات کی طرف کا قصد کیا یہاں ہرمز جم غفیر کے ساتھ ہمارا مقابل ہوا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور تمام امور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہرمز کا سامان خالد رضی اللہ عنہ کو انعام میں دیا پھر ہم طف کے راستے پر چلے اور حیرہ میں داخل ہوئے اور حیرہ میں سب سے پہلے ہماری جس سے ملاقات ہوئی وہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ ہی تھی وہ سفید خچر پر سوار تھی اور اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا میں فوراً شیماء کے ساتھ لپٹ گیا اور میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے یہ عورت مجھے ہبہ کی ہے خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے گواہ طلب کیے میں نے گواہ پیش کیے خالد رضی اللہ عنہ نے شیماء میرے حوالے کر دی۔ رواہ الطبرانی عن خریم بن اوس

۳۰۲۹۰ "مسند ابن عباس" واقدی، ابن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ، ابن عباس، محمد بن صالح، عاصم بن عمر بن قتادہ، معاذ بن محمد، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، اسماعیل بن ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ ان تمام اسناد سے حدیث مروی ہے دراصل کا اساس ابن ابی حبیبہ کی حدیث ہے روایت یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو بیس شہسواروں کے لشکر کا امیر مقرر کر کے ہوتے تبوک دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اکیدر کا تعلق قبیلہ کندہ سے تھا اور نصرانی تھا خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اکیدر کو اپنی گرفت میں کیسے لے سکتا ہوں حالانکہ وہ کلب کے علاقوں کے بیچوں بیچ ہے جبکہ میرے پاس تھوڑی سی جمعیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اکیدر کو نیل گائے کا شکار کرتے پاؤ گے اسے گرفتار کر لینا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اللہ کا نام لے کر چل پڑے۔ جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے چاندنی رات تھی اور سایہ واضح دکھائی دیتا تھا اکیدر گرمی سے بچاؤ کے لیے قلعہ کی چھت پر بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی رباب بنت انیف بن عامر کندیہ بھی تھی اس کے پاس کنیزیں گانا گا رہی تھیں، پھر اکیدر نے شراب طلب کی اور شکم سیر ہو کر پی اتنے میں نیل گایوں کا ریوڑ نمودار ہوا اور نیل گائیں قلعہ کے دروازے کو سینگوں سے کھرچنے لگیں: اکیدر کی بیوی نے کہا: آج رات کی طرح میں نے کوئی رات نہیں دیکھی جس میں اتنی کثرت سے ہمارے پاس گوشت آیا ہو کیا تم نے ایسی رات دیکھی ہے؟ اکیدر نے کہا: نہیں پھر کہنے لگی ان جیسی گایوں کو کون چھوڑتا ہے؟ اکیدر نے کہا: کوئی نہیں چھوڑتا بخدا! میں نے اتنی کثرت میں کبھی بھی گائیں نہیں دیکھیں میں نے انہی کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رکھے ہیں جنہیں تیار کرنے میں مجھے ایک ماہ سے زیادہ وقت لگا ہے۔ پھر اوپر چھت سے نیچے اترا اور اپنا گھوڑا تیار کرنے کا حکم دیا گھوڑے پر زین ڈال دی گئی چنانچہ اس کے ساتھ اس کے گھر کے بھی چند افراد گھوڑوں پر سوار ہوئے ان کے ساتھ اس کا بھائی حسان اور دو غلام بھی تھے چنانچہ شکار کے اوزار لے کر قلعہ سے باہر نکلے جب قلعے سے تھوڑا آگے پہنچے جبکہ خالد رضی اللہ عنہ کے شہسوار اکیدر اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ دیکھ رہے تھے مسلمانوں کے گھوڑوں نے ہنہنانا بند کر دیا تھا کہ کسی گھوڑے نے حرکت تک نہ کی جب اکیدر مسلمانوں کے حلقہ میں آ گیا فوراً اسے پکڑ لیا جبکہ اس کے بھائی حسان نے لڑائی کی لیکن مقتول ہوا جبکہ غلام اور دوسرے ساتھی بھاگ کر قلعہ میں داخل ہو گئے حسان نے دیباج کی قبا پہن رکھی تھی جو سونے کے تاروں سے جڑی ہوئی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے قبا اتار لی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ارسال کر دی اس قبا کو حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ اکیدر کو زندہ گرفتار کر کے لاؤ اگر وہ حرب پر اتر آئے تو اسے قتل کر دو لیکن بغیر حرب کے اکیدر مسلمانوں کی گرفت میں آ گیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمہیں قتل سے پناہ دینا چاہتا ہوں کیا تم سے یہ ہو سکتا ہے ہمارے لیے دومہ کا قلعہ کھول دو اور میں تمہیں حضور ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اکیدر نے اس کی حامی بھر لی اکیدر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا خالد رضی اللہ عنہ اسے قلعہ تک لے گئے اکیدر نے بآواز بلند اہل قلعہ کو پکارا کہ دروازہ کھول دو اہل قلعہ نے دروازہ کھولنے کا ارادہ

۳۰۲۸۵ جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے یمن کے ذی الخلصہ بت سے راحت نہیں پہنچاتے؟ چنانچہ میں ۱۵۰ سواروں کا دستہ لے کر سوئے یمن روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو آگ سے جلا دیا پھر جریر رضی اللہ عنہ نے ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ کو بطور قاصد نے بھیجا ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب میں یمن سے روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑا ہے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۰۲۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذی الکلاع بن ناکورا اور ذی ظلیم حوشب بن طخیہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا سریہ

۳۰۲۸۷ خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رسول کریم ﷺ نے ایک دستہ کے ساتھ بھیجا تھا ہمیں سخت پیاس لگی جبکہ ہمارے پاس نام کا پانی بھی نہیں تھا ہمارے ایک ساتھی کی اونٹنی بیٹھ گئی دیکھا کہ اس کی ٹانگوں کے درمیان مشکیزے کی مانند کوئی چیز موجود ہے چنانچہ ہم نے سیر ہو کر اس کا دودھ پیا۔ رواہ الطبرانی عن خباب

سریہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ کو بنی صیداء کے عوف ورقانی کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

سریہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور حکم دیا کہ تیاری کرو میں تمہیں آج یا کل ایک سریہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں یا فرمایا کل صبح انشاء اللہ بھیجوں گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے جب یہ فرمان سنا میں نے کہا میں صبح ضرور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں گا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں گا تاکہ عبدالرحمن کو کی گئی وصیت بھی سنوں چنانچہ میں مسجد میں بیٹھا رہا پھر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہو دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر، عبدالرحمن بن عوف اور کچھ دیگر لوگ کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں کہ تم لوگ آج رات ہی دومۃ الجندل کی طرف کوچ کر جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دو چنانچہ دوسرے لوگ چلے گئے لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ دریافت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھی سحری کے وقت کوچ کر گئے تھے اور مقام جرف میں جا ٹھہرے تھے۔ ان کی تعداد سات سو تھی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں سفر پر روانہ ہوتے وقت میری آخری ملاقات آپ سے ہو، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے سر پر عمامہ باندھ رکھا تھا آپ ﷺ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور اپنے دست اقدس سے ان کا عمامہ کھولا پھر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ ان کے کندھوں کے درمیان لٹکا دیا پھر فرمایا: اے ابن عوف یوں عمامہ باندھا کرو، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار لٹکا رکھی تھی پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد کرو فی سبیل اللہ کے لیے، اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اس سے قتال کرو، مال غنیمت میں خیانت نہیں کرنی، کسی سے دھوکا نہیں کرنا اور بچوں کو قتل نہیں کرنا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رخصت ہو کر چل پڑے اور اپنے

ساتھیوں سے جا ملے پھر لشکر لے کر دومۃ الجندل جا پہنچے جب مطلوبہ بستی میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی چنانچہ تین دن تک انھیں اسلام کی دعوت دیتے رہے تاہم پہلے اور دوسرے دن ان لوگوں نے اسلام سے انکار کیا اور جنگ کا عندیہ دیا البتہ تیسرے دن اصبغ بن عمرو کلبی نے اسلام قبول کر لیا یہ نصرانی تھا اور اپنے قبیلے کا سردار تھا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اطلاع کے لیے خط لکھ کر رافع بن مکیث کو بھیجا اور خط میں رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ میں ان لوگوں میں شادی کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے جواباً لکھا کہ اصبغ کی بیٹی تماضر سے شادی کرو چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے تماضر سے شادی کر لی اور انھیں زفاف ہوئی پھر اسے لے کر واپس لوٹے اور اسی عورت کے بطن سے سلمہ بن عبدالرحمن مشہور تابعی پیدا ہوئے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۰۲۹۰ عطاء خراسانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا اور ان کے لیے پرچم اپنے دست اقدس سے باندھا۔ رواہ ابن عساکر

سریہ معاذ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۱ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن روانہ کیا میرے ساتھ آپ ﷺ ایک میل سے زیادہ چلے اور فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو سچائی کا دامن مت چھوڑو، امانت ادا کرو خیانت ترک کرو پڑوسی کے حقوق کی رعایت کرو نرمی اپناؤ نرم کلام کرو یتیم پر شفقت کرو قرآن میں سمجھ بوجھ پیدا کرو یوم حساب سے ڈرتے رہو آخرت سے محبت کرو۔ اے معاذ! زمین پر ہرگز فساد مت پھیلاؤ مسلمان کو گالی مت دو جھوٹے کی تصدیق نہ کرو سچے کی تکذیب مت کرو امام عادل کی نافرمانی مت کرو۔ اے معاذ! میں تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ہر گناہ کے لیے توبہ کرتے رہو اگر خفیہ گناہ کیا ہے تو خفیہ توبہ کرو اور اگر اعلانیہ گناہ کیا ہے تو اعلانیہ توبہ کرو۔ اے معاذ! میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور وہی چیز تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں اے معاذ! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تا قیامت ہماری ملاقات ہوگی میں تمہیں کم سے کم وصیت کرتا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تا قیامت ہماری ملاقات ہوگی اے معاذ! تم میں سے وہ شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے جو مجھ سے اسی حالت میں ملاقات کرے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے نیز معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھی دیا کہ آدمی جس عورت کا مالک نہیں اسے طلاق نہیں ہوتی آدمی جس غلام کا مالک نہیں اسے آزاد بھی نہیں کر سکتا معصیت میں مانی ہوئی نذر کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ نذر بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو قطع رحمی میں مانی گئی ہو اور اس چیز کی نذر بھی نہیں جس کا آدمی مالک نہ ہو اور یہ کہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر کی قیمت کے کپڑے، قرآن کو بغیر طہارت کے مت چھوؤ جب تم یمن پہنچو گے تو یمن کے نصرانی تم سے پوچھیں گے کہ جنت کی کنجی کیا چیز ہے؟ تم کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ جنت کی کنجی ہے۔ رواہ ابن عساکر وفیہ زکریا القتلی متروک

۳۰۲۹۲ اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے وہ تم سے جنت کی کنجیوں کے متعلق سوال کریں گے انھیں کہہ دو کہ لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجیاں ہیں، یہ کلمہ ہر طرح کی رکاوٹ کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ اس کلمے کو لائے گا تو یہ کلمہ ہر طرح کے گناہوں پر بھاری رہے گا اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرو اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند فرمائے گا دنیا کو حقیر سمجھو اللہ تعالیٰ تمہیں حکمت کی دولت سے مالا مال کرے گا چنانچہ جو شخص دنیا کو حقیر سمجھتا ہے اور اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل میں امر کر دیتے ہیں پھر وہ منہ سے جو بات بھی نکالتا ہے اس سے علم کے سوتے پھوٹ رہے ہوتے ہیں اگر کسی معاملہ میں تمہیں مشکل پیش آئے کسی دوسرے سے پوچھو اور شرم نہ کرو مختلف امور میں مشورہ کرتے رہو چونکہ مشورہ کرنے والے کے پاس ندامت نہیں رہتا جس سے مشورہ لیا جائے سے امانتدار ہونا چاہیے پھر اجتہاد سے کام لو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجتہاد میں بھلائی دیکھی تو اس کی توفیق دے گا اگر کوئی معاملہ ملتبس (مشتبہ) ہو تو اسے موقوف کرو اور رک جاؤ تاوقتیکہ اس کی کوئی صورت واضح ہو جائے یا مجھے لکھ بھیجو ایسا فیصلہ ہرگز نہ کرو جو کتاب اللہ یا میری

ہے؟ ہم نے اسے روزے کے متعلق خبر دی چنانچہ گھبرا کر اس نے منہ بسور لیا جبلہ نے کہا: چلو جاؤ پھر اس نے ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجا جو ہمیں بادشاہ ہرقل کے پاس لے گیا چنانچہ جب ہم ہرقل کے شہر کے قریب پہنچے تو ہمارے راہبر نے کہا: تمہارے یہ جانور بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہوں گے اگر تم چاہو ہم تمہیں برذون گھوڑوں اور خچروں پر سوار کر کے لے جاؤ ہم نے کہا: بخدا! ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر شہر میں داخل ہوں گے چنانچہ دربانوں نے بادشاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ عرب کے ایلچی نہیں مانتے وہ اپنی سواریوں پر ہی شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں چنانچہ ہم اپنی سواریوں پر ہی داخل ہوئے ہم نے تلواریں لٹکا رکھی تھیں اور ہم نے سواریاں بادشاہ کے محل کے عین سامنے بٹھائیں بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا، ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر نعرہ تکبیر بلند کیا بخدا! ہماری آواز سے محل لرز اٹھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ ٹہنی ہے جسے ہوا ادھر ادھر پٹخ رہی ہے بادشاہ نے ہمیں پیغام بھجوایا کہ تم زبردستی اپنے دین کو ہمارے اوپر نہ پیش کرو بادشاہ نے پیغام بھجوا کر ہمیں اندر داخل ہونے کو کہا: ہم اندر داخل ہوئے بادشاہ عالیشان بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس اس کے امراء وزراء بیٹھے تھے اس کے پاس موجود ہر چیز سرخ تھی اس نے کپڑے بھی سرخ پہن رکھے تھے ہم اس کے قریب ہوئے وہ ہمیں دیکھ کر ہنسا اور کہا: کیا اچھا ہوگا اگر تم مجھے اپنے مروج طریقے سے سلام کرو بادشاہ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو فصیح عربی میں گفتگو کر رہا تھا اور بہت باتیں کرتا تھا ہم نے کہا: ہمارا طریقہ سلام جو ہمارے درمیان مروجہ ہے وہ تیرے لیے حلال نہیں اور جو تمہارا مروجہ طریقہ سلام ہے وہ ہمارے لیے حلال نہیں پوچھا تمہارا سلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم کہا کرتے ہیں ”السلام علیکم“ بادشاہ نے کہا: تم اپنے بادشاہ کو کیسے سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے بادشاہ کو بھی یہ سلام کرتے ہیں کہا: بادشاہ کیسے جواب دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ جواب میں یہی کلمات دہراتا ہے بادشاہ نے کہا: تمہارا عظیم کلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ جب ہم نے یہ کلمہ پڑھا ہرقل بولا بخدا! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کمرہ کپکپا رہا ہے حتیٰ کہ بادشاہ نے چھت کی طرف سر اٹھایا پھر کہا: یہ کلمہ تم جو ابھی پڑھتے ہو کمرہ کپکپانے لگتا ہے کیا اس کلمے سے تمہارے کمرے بھی کپکپاتے تھے؟ ہم نے کہا: ہم نے اپنے کمروں میں ایسا ہوتے نہیں دیکھا ہمیں اس کا مشاہدہ صرف تمہارے پاس ہو رہا ہے بادشاہ نے کہا: میں چاہتا ہوں تم یہ کلمہ پڑھتے رہو اور کمرہ جھولتا رہے اور اس سے میں اپنی نصف بادشاہت سے نکل جاؤں ہم نے کہا: وہ کیوں؟ چونکہ یہ ایسا ہونے سے عین ممکن ہے کہ یہ معاملہ سزاوار نبوت نہ ہو اور تم لوگوں کی جادوگری ہو۔ پھر ہرقل نے ہم سے مختلف سوالات کیے ہم نے ترکی بہ ترکی ہر ہر سوال کا جواب دیا۔

پھر ہرقل نے کہا: تمہاری نماز اور روزہ کیا ہے؟ ہم نے اس کا جواب بھی دیا، پھر ہرقل نے کہا: اٹھ جاؤ، ہم اٹھ کر چل دیے پھر ہمیں عالیشان مکان میں ٹھہرایا گیا ہم اس مکان میں تین دن تک رہے پھر ہمیں اپنے پاس بلایا اور اپنی بات دہرائی ہم نے جواب دہرا دیا، پھر ہرقل نے مربع شکل کی ایک صندوق نما چیز منگوائی اس میں سونے کے چھوٹے چھوٹے گھروندے رکھے ہوئے تھے اور ان میں دروازے بھی تھے بادشاہ نے ایک دروازہ کھولا اور پھر اس سے ریشم کا ایک دیوان نکالا جو رنگت میں سیاہی مائل تھا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی تصویر ایک ایسے شخص کی بنی ہوئی تھی کہ اس کی آنکھیں بڑی بڑی سرین موٹی لمبی گردن اس کی داڑھی نہیں تھی اس کے گیسو خدائی تخلیق کا شاہکار تھے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا یہ بھی سیاہی مائل تھا اس میں کسی سفید فام شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے لمبے تھے آنکھیں سرخ بڑا سر خوبصورت داڑھی بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں کہا: یہ حضرت نوح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا پرت پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس شخص کی رنگت گہری سفید تھی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی لمبے اور نمایاں رخسار اور داڑھی سفید یوں لگتا تھا جیسے وہ مسکرا رہا ہے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں بولا: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اس گھروندے سے بھی سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک خوبصورت سفید رنگت کی تصویر تھی بخدا! یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر تھی ہم یہ تصویر دیکھ کر رو دیے بادشاہ پہلے کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا اور کہا: بخدا! کیا یہ وہی شخص ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یہ ہمارے نبی آخر الزماں ہیں گویا ہم آپ کی طرف دیکھ رہے تھے تھوڑی دیر بادشاہ خاموش رہا اور تصویر کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا: آخری

وفود کا بیان

۳۰۳۱۰ ــــ ابوغدیرہ عبدالرحمن بن خصفہ فہمی کی روایت ہے کہ ہم بنی فہم کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے چھلانگ لگائی اور ان کے پیچھے سوار ہوگیا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون شخص ہے؟ میں نے جواب دیا فہمی ہوں فرمایا یہ درشتی کیسی؟ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین میری درشتی دشمن کے لیے ہے فرمایا اور دوست پر بھی ہے فرمایا اپنی حاجت بیان کرو پھر میری حاجت پوری کی اور فرمایا اب میری سواری کی پیٹھ فارغ کردو۔ رواہ ابن سعد والحاکم فی الکنی

۳۰۳۱۱ ــــ ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے ماموں جد بن قیس رضی اللہ عنہ نے ستر آدمیوں کے ہمراہ اپنے ساتھ سوار کیا یہ انصار کی ایک جماعت تھی اور ان لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا، رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے فرمایا اے چچا! مجھ سے اپنے ماموں کے متعلق عہد لے لیں۔ چنانچہ انصار کے ان ستر لوگوں نے کہا: ہم سے اپنے رب کے لیے کسی چیز کا سوال کریں اور اپنے لیے بھی جو چاہیں ہم سے سوال کریں آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کے لیے تم سے جس چیز کا مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جس چیز کا تم سے میں اپنے لیے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس چیز سے تم رکتے ہو اس سے مجھے بھی روکتے رہو وفد نے کہا: جب ہم ایسا کریں گے ہمارے لیے کیا ہوگا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے جنت ہوگی۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۲ ــــ ''مسند جری بن عمرو عذری'' جری بن عمرو عذری کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے وثیقہ لکھا کہ تمہارے اوپر ٹیکس ہوگا اور نہ ہی جلاوطنی۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۳ ــــ ''مسند جزء بن حدرجان بن مالک'' جزء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا بھائی قداد بن حدرجان بن مالک یمن سے ایک وفد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مقام قنونی سے قبیلہ ازدکی ٹولیوں کے ساتھ چلا تا کہ آپ ﷺ کو اپنے اور اپنے متعلقین کے ایمان کی خبر دیں ان میں سے اکثر ان کے خاندان کے لوگ تھے ان کی تعداد چھ سو گھرانوں کے لگ بھگ تھی، چنانچہ قداد اپنے والد حدرجان کا خط لے کر محو سفر ہوگیا راستے میں قداد کی ملاقات رسول اللہ ﷺ کے کسی لشکر سے ہوئی لشکر کے سواروں نے قداد پر حملہ کر دیا قداد نے بار بار کہا کہ میں مومن ہوں لیکن لشکر نے اس کی بات قبول نہ کی اور اسے قتل کر دیا ہمیں اس کی خبر ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا اور آپ کو ماجرا سنایا اور اپنے بھائی کے قصاص کا مطالبہ کیا اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ''یاایها الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللّٰه فتبینوا'' الآیۃ اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تحقیق کر لیا کرو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی کی دیت میں ایک ہزار دینار دیئے اور میرے لیے ایک سو اونٹوں کا حکم دیا پھر فرمایا: میں تمہیں ایک سو اونٹ اور دیتا لیکن ہم نے اور لشکر بھی بھیجے ہیں یوں وہم ہو جائے گا کہ مسلمان کی دیت دگنی ہے چنانچہ میں نے سر تسلیم خم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسلمانوں کے ایک سریہ پر امیر مقرر کیا اور میں نے قبیلہ خثعم کی ایک بستی پر حملہ کیا وہاں سے مجھے بہت سارا مال غنیمت میں ملا اور میں اپنے ساتھ چالیس عورتیں بھی قید کر کے لے آیا ان عورتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادیاں کرا دیں۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۴ ــــ ''مسند جنادہ بن زید حارثی'' سودہ بنت مخمس اپنی دادی ام مخمس بنت جنادہ بن زید سے روایت نقل کرتی ہیں کہ ان کے والد جنادہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بحرین سے اپنی قوم کا وفد لے کر حاضر ہوا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے دشمن مضر اور ربیعہ کے خلاف ہماری مدد کرے حتیٰ کہ وہ اسلام قبول کر لیں آپ نے دعا فرمائی اور ایک وثیقہ بھی لکھا وہ وثیقہ آج بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۵ ــــ ''مسند جندب بن مکیث بن جراد'' جندب بن مکیث کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی وفد حاضر ہوتا آپ اچھے کپڑے

اسلام قبول کرلو اور نبی کریم ﷺ کے پاس وارم کا کام نے کر فرصت کرو، ورنہ رب کعبہ کی قسم ہمارے ہاتھ تمہارے سروں پر ہوں گے اور ہماری کوندتی ہوئی تلواریں تمہاری کھوپڑیاں کچل رہی ہوں گی۔

یہ اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے لوگو! مجھے نہیں معلوم یہ کیا ہے، ہمارے خطیب نے تقریر کی لیکن ان کے خطیب کی آواز بلند تھی اور کیا خوبصورت تقریر کی ہے ہمارے شاعر نے اپنا کلام پیش کیا لیکن ان کے شاعر کا کلام کیا خوب تھا اور اس کی آواز تھی زبردست تھی پھر اقرع بن حابس رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے قبل ازیں جو کچھ کہا ہے وہ تمہارے لیے باعث ضرر نہیں۔

رواہ الرویانی وابن مندہ وابو نعیم وقال: غریب تفرد بہ المعلی بن عبد الرحمن بن الحکیم الواسطی وقال الدارقطنی هو کذاب ورواہ ابن عساکر

۳۰۳۱۷ ...... عمران بن حصین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نہد بن زید کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے نمائندے نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سرزمین تہامہ کے زیریں علاقے سے آئے ہیں اور ہم درخت کے پتے ہوئے کجاوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے، ہم موسلادھار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی نباتات ختم ہو چکی ہیں، پیلو کے درخت ختم ہو چکے (چلو ہم ان کے پھل کھا کر گزارا کر لیتے تھے) اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوارہ ٹکڑا دکھائی دیتا ہے ہم جو پہاڑ کی آس لگا بیٹھے ہیں مگر بادلوں کا وہ آوارہ ٹکڑا بانجھ نکلتا ہے ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے جہاں ہر طرف ہلاکت منہ کھولے کھڑی ہوتی ہے ہم کوئی نشیب و فراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں گھروائے رہے تا کا ہی بوندیں بھی خشک ہو گئیں مضافات پانی سے خالی ہو گئے نباتات اور جڑی بوٹیوں کی جڑیں بھی خشک ہو چکی ہیں جو اونٹ فربہ تھے ان کی فربہی جاتی رہی قحط کی وجہ سے تھنوں کی طراوت ختم ہو گئی گویا اونٹ ہلاک ہو گئے اور باغات سوکھ گئے یارسول اللہ! ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں وہ بربریت کا عقیدہ ختم کر دیا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہو جانا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا چاہتے ہیں جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے اور جب تک تعار پہاڑ قائم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نام کی کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکتا ہماری بکریاں کوسوں دور جنگل چھرتی ہیں مگر ان کے چرنے کے لیے سبزہ نام کی کوئی چیز نہیں ان کے تھن قحط زدہ ہو چکے ہیں قحط سالی نے ہمارا برا حال کر دیا ہے قحط کی وجہ سے ہمیں پہلے پتا ملتا ہے نہ بعد میں۔

وفد کے نمائندے کی غیر مانوس الفاظ سے لبریز تقریر سننے کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! انہیں نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما، ان کے بلوئے جانے والے دودھ میں بھی برکت عطا فرما، ان کی چھاچھ اور ان کے پیالے میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی سرزمین کو شاداب بنادے اور ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کر دے یا اللہ! ان کی اولاد میں سے جو مؤمن ہو اور نماز قائم کرتا ہو اسے برکت عطا فرما اسے بھی برکت عطا فرما جو زکوۃ ادا کرتا ہو اور غافل نہ ہو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ مسلمان ہے اے بنی نہد! مضافات کے کفار کے ساتھ تمہارے معاہدے ہیں اور تم بادشاہی ٹیکس دیتے ہو۔

نماز سے غافل نہ رہو زکوۃ سے انکار نہیں کرنا جب تک زندہ رہو بے دینی سے گریز کرو جو شخص اسلام پکار بند رہتا ہے اس کے لیے وہی کچھ ہے جو کتاب میں ہے جو شخص جزیہ کا اقرار کرتا ہے اس پر زکوۃ سے زائد بوجھ پڑتا ہے البتہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وفائے عہد اور ذمہ کا پاس ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۱۸ ...... حبیب بن فدیک بن عمرو سلامانی کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلامان کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔

رواہ ابو نعیم

۳۰۳۱۹ ...... ابوظبیان عمیر بن حارث ازدی کی روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد میں یہ لوگ بھی تھے مخنف بن موقع ابوسبرہ، مخلف عبداللہ بن سلیمان، عبد شمس بن عفیف بن زہیر نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا جندب بن زہیر جندب بن کعب، حارث بن حارث، زہیر بن مخشی، حارث بن عامر اس وفد کے لیے نبی کریم ﷺ نے وثیقہ بھی لکھا جس کا

رسول کریم ﷺ کے مراسلات

۳۰۳۲۸ ... اسد حشیش بن دیلمی صحابی کے علاوہ حشیش بن دیلمی کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زبر بن محسنس نبی کریم ﷺ کا خط لے کر آئے خط میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دین پر قائم رہنے اور جہاد کے لیے تیار رہنے اور اسود عنسی کی خبر دینے کا حکم دیا تھا آپ نے ہمیں تاکید بھی کی کہ ہم آپ کو ہر وقت حالات سے آگاہ کرتے رہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کے عرب اور عرب میں رہنے والے لوگوں کو بھی خطوط لکھے چنانچہ مختلف قبائل زیر بار رہے گئے اور اسود عنسی قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی پھر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹ آئے اور اپنی عملداریوں میں قیام پذیر ہو گئے ہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی عملداری میں تھے معاذ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے پھر ہم نے نبی کریم ﷺ کو خط لکھا چنانچہ ہمارا خط جب پہنچا آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے ہمارے خط کا جواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا۔ رواہ ابن مندہ وسیف وابن عساکر

۳۰۳۲۹ عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (دومۃ الجندل کا بادشاہ) اپنے دادا کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اکیدر کو خط لکھا آپ کے پاس مہر نہیں تھی تو آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۰ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خطوط لکھے جن کا مضمون یہ تھا: اما بعد! ایسے کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ کے سوا کسی کو رب نہ بنائیں اگر تم اس سے روگردانی کرو تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کسریٰ نے آپ کا نامہ مبارک چاک کر دیا اور اس کو دیکھا تک نہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگا اور اس کی سلطنت بھی پارہ پارہ ہوگی رہی بات نجاشی کی سو اس نے ایمان لایا اور اس کے پاس جو لوگ موجود تھے وہ بھی ایمان لے آئے نجاشی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جوڑے ارسال کئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے حال پر رہنے دو رہی بات قیصر کی سو اس نے نامہ مبارک پڑھا اور پھر کہا کہ میں نے سلیمان علیہ السلام کے بعد ایسا خط نہیں پڑھا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہو پھر قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو اپنے پاس بلا بھیجا یہ دونوں سرزمین شام میں تجارت کی غرض سے گئے تھے چنانچہ قیصر نے ان سے نبی کریم ﷺ کے متعلق مختلف سوالات کیے ایک سوال یہ بھی تھا کہ کن لوگوں نے اس کی اتباع کی ہے انہوں نے جواب دیا عورتوں اور کمزور لوگوں نے اس کی اتباع کی ہے ایک سوال یہ بھی کیا کہ مجھے بتاؤ اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس کے دین سے نکلا بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں قیصر بولا یقیناً وہ شخص نبی برحق ہے وہ میری حکومت پر قبضہ کرلے گا اگر میں اس کے پاس ہوتا اس کے پاؤں دھوتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

ذی یزن کے نام خط

۳۰۳۳۱ عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیف ذی یزن کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم! اما بعد محمد نبی ﷺ کی جانب سے زرعہ بن ذی یزن کی طرف جب میرے قاصد تمہارے پاس آئیں تو میں تمہیں ان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔

رواہ معاذ بن جبل وابن رواحۃ ومالک بن عبادۃ وعقبۃ بن نمر ومالک بن مرۃ وابن عساکر

۳۰۳۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور دومہ کے اکیدر کو خطوط لکھے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ رواہ ابو یعلی وابن عساکر

۳۰۳۳۳ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کو خط دے کر قیصر کے پاس بھیجا اور شجاع بن وہب کو منذر بن حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف خط دے کر بھیجا۔ رواہ ابن عساکر وابن اسحاق

۳۰۳۳۴۔۔۔ ابن شہاب عروہ بن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ مسور بن مخرمہ نے رسول اللہ کے خطبہ اور عیسیٰ علیہ السلام کا فرستادوں کے بھیجنے کے متعلق خبر دی اور حواریوں کے اختلاف عیسیٰ علیہ السلام کی شکایت اور ہر حواری کا قوم کی زبان میں کلام کرنا اور مہاجرین کا رسول اللہ کی طرف کھڑا ہونا اور مہاجرین نے جو رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ ہمیں حکم دیں اور آپ ہمیں اسی طرح بھیجیں کے متعلق خبر دی عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا: دعوت کا معاملہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر عزم کرلیا ہے لہٰذا چلو اور دعوت دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام (دعوت کا کام) کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع! ہرقل کے پاس جاؤ اور تمہارے ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی بھی جائے گا چونکہ وہ سرزمین شام سے بخوبی واقف ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۵۔۔۔ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے لوگو! میری طرف سے اس فریضہ کو ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحمت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے اسی چیز کی انھیں دعوت دی تھی جس کی میں تمھیں دعوت دیتا ہوں چنانچہ جس کی جگہ قریب ہوتی وہ اسے ناپسند کرتا عیسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ وہ لوگ جس قوم کی طرف بھیجے جاتے انھی کی زبان میں بات کرنے لگتے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا عزم کرلیا ہے چلو اور یہ کام کرو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع بن ابی وہب تم ہرقل کے پاس جاؤ اور ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی کو لیتے جاؤ اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۶۔۔۔ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے میری طرف سے دعوت کا فریضہ ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں اسی چیز کی دعوت دی جس کی میں تمھیں دعوت دے رہا ہوں چنانچہ جس حواری کو قریب کی جگہ میں بھیجتے وہ بخوشی چلا جاتا اگر دور بھیجتے تو بوجھل ہو کر بیٹھ جاتا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ ہر شخص جس قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ اسی قوم کی زبان میں بات کرنے لگا عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا تمہارے اوپر عزم کرلیا ہے لہٰذا تم چلو اور یہ کام کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو کسریٰ کے دربار میں بھیجا سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے بادشاہ ھوذہ بن علی کی طرف بھیجا حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو عمان کے بادشاہوں جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو قیصر کے پاس بھیجا حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کو منذر بن حارث ابی شمر کے ہاں بھیجا حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ چنانچہ یہ سبھی قاصدین رسول اللہ ﷺ کی رخصت سے پہلے واپس لوٹ آئے البتہ حضرت عمرو بن العاص واپس نہ لوٹ سکے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت بحرین میں تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۳۷۔۔۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے روم کے بادشاہ قیصر کے پاس خط دیکر بھیجا چنانچہ میں نے روم پہنچ کر دربانوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے لیے اجازت طلب کرو چنانچہ دربانوں نے قیصر سے کہا کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا خیال ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے چنانچہ درباری سن کر ہکا بکا رہ گئے قیصر نے دربانوں سے کہا: اسے اندر لے آؤ میں اندر داخل ہوا اس کے پاس عیسائی مذہبی پیشوا بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے خط دیا چنانچہ قیصر کو خط پڑھ کر سنایا گیا خط میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی تھی اور اس کے بعد لکھا تھا: محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے قیصر شاہ روم کی طرف خط کی اس طرز سے قیصر کا بھتیجا جو سرخ نیلگوں آنکھوں والا اور سیدھے بالوں والا تھا سخت برہم ہوگیا اور کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ مرسل نے خط میں پہلے اپنا نام لکھا ہے اور پھر ملک روم کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ بہر حال خط پڑھا گیا پھر دربار میں بیٹھے ہوئے مذہبی پیشواؤں کو وہاں سے چلے جانے کا کہا پھر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے مختلف سوالات کیے میں نے بحسن وخوبی اسے خبر دی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلایا اور جب پادری کو خط پڑھ کر سنایا گیا اس نے کہا: اللہ کی قسم

یا نبی تھا آخر الزماں ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں خبر دی ہے اور جس کا ہم انتظار کر رہے تھے قیصر نے کہا تو تجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا: رہی بات میری تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا اتباع اختیار کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ معاملہ یونہی ہے لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میری بادشاہت ختم ہو جائے گی اور روم والے مجھے قتل کر دیں گے۔

رواہ الطبرانی

کتاب الثانی از حرف غین

کتاب الغصب از قسم الاقوال

اس کتاب کی بعض احادیث ظلم کے عنوان کے تحت ذکر ہیں جو حرف میم سوء اخلاق کے بیان میں ہیں وہیں دیکھی جائیں۔

۳۰۳۲۸ انسان کے ہاتھ پر وہ چیز (واپس کرنا) واجب ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کردے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن سمرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۰ وضعیف ابی داؤد ۷۶۱

۳۰۳۲۹ جو شخص اپنا مال بعینہ کسی کے پاس پائے وہ اسے لینے کا حقدار ہے اور خریدنے والا فروخت کرنے والے کا پیچھا کرے۔

رواہ ابو داؤد عن سمرۃ

کلام: ...حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۷۵۸ وضعیف الجامع ۵۸۲۵

۳۰۳۳۰ جب کسی شخص کا مال گم ہو جائے یا چوری ہو جائے پھر وہ کسی اور کے ہاتھ میں دیکھے جو اس نے خریدا ہو اصل مالک اس کا حقدار ہے اور مشتری بائع سے ثمن کا مطالبہ کرے۔ رواہ البیہقی عن الحسن عن سمرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۰ وضعیف الجامع ۵۸۱

۳۰۳۳۱ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے کسی ساتھی کا مال نہ لے نہ مذاق اور نہ ہی سنجیدگی (سچ مچ) سے اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کا مال لے لے وہ اسے واپس کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والحاکم عن السائب بن یزید

حصہ اکمال

۳۰۳۳۲ جو شخص بھی کسی کا مال چھینتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا جبکہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن اشعث بن قیس

۳۰۳۳۳ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال بغیر کسی حق کے لے لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۳۴ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا عصا بھی لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے سختی سے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۳۵ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے دے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیہقی عن عمرو بن یثربی